

تم سے تم تک

از قلم کائنات اعجاز

مکمل ناول

اُسے کہو کہ بہت نامراد --- شے ہے جنوں

اُسے کہو کہ مجھے ہے بہت جنوں اُس کا

سرخ رنگ کی فراک جو اس کے قدموں کو چھو رہی تھی ساتھ کالے رنگ کا ٹائٹس پہنے اپنی خوبصورت نگاہوں کو یہاں وہاں کسی کی تلاش میں گھماتے وہ ساتھ سیڑھیاں بھی اتر رہی تھی.. کالے رنگ کا دوپٹہ جو شان بے نیازی سے گلے میں لٹک رہا تھا اس کا ایک سرا پاؤں کے نیچے آیا تو وہ اس کو اٹھا کر جیسے ہی آگے چلی سامنے سے آتے انسان سے ٹکرا گئی..

تم, میں تمہیں ہی ڈھونڈ رہی تھی .. کدھر تھے..؟. پاکیزہ نے سامنے کھڑے شخص سے چمکتے پوچھا
... چہرہ جو کچھ لمحے پہلے اداس تھا... اب اس کی موجودگی سے دھمک رہا تھا..

مجھے کیوں ڈھونڈ رہی تھی ایک نظر اپنے دل میں جھانک لیا ہوتا میں ادھر ہی تو تھا.. سامنے
کھڑے شخص نے آگے کو جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا..
اس کی اس حرکت پر پاکیزہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی.

تم بہت ہی برے اور انتہائی بدتمیز قسم کے انسان ہو... پاکیزہ نے خود کو سنبھال کر اسے
گھورتے ہوئے کہا..

بدتمیزی تو آج تک کبھی نہیں کی ویسے آج خواہش ہو رہی ہے تھوڑی سی بدتمیزی کرنے کی..
اس نے پاکیزہ کے لبوں کو فوکس میں رکھتے اور ایک ہاتھ سے اس کے کان کی بالی کو چھوتے
ہوئے محبت بھرے لہجے میں کہا

اس کی نظروں اور باتوں کا مفہوم سمجھتے ہوئے پاکیزہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی....

پاکیزہ نے اپنے ہاتھوں کو اس کے سینے پر رکھ کر پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی...
پاپا پاس تم ک کیا کر رہے ہو.. اس نے لرزتی آواز سے پوچھا..

زیادہ کچھ نہیں بس تھوڑا سا پیار اگر تم اجازت دو تو پاس نے اس کی حالت کا مزہ لیتے ہوئے
مزید شوخ لہجے میں آنکھ دباتے ہوئے کہا..

پاس کی اس بے باکی پر پاکیزہ کی جان پر بن آئی..

ت تم تم غائب ہو جاؤ یہاں سے، مجھے تم سے بات ہی نہیں کرنی ہے.. پاکیزہ نے شروع کے
الفاظ لڑکھڑاتے اور آخری الفاظ مضبوط لہجے میں کہے اور اپنے قدم اوپر کی طرف بڑھا دیئے...

اچھا سوری آپ جو بھی کہو گی سر آنکھوں پر... اس نے آگے بڑھ کر پاکیزہ کا راستہ روکتے ہوئے
کہا...

کان پکڑ کر سوری بولو پہلے مجھے پاکیزہ نے شرارت سے کہا...

ٹھیک ہے پارس نے آگے بڑھ کر پاکیزہ کے کان پکڑ لیئے اور شرارت سے بولا سوری...
پارس کی اس حرکت پر پاکیزہ نے اسے گھوری سے نوازا.. جبکہ پارس نے اس کی سبز آنکھوں
میں دیکھتے ہوئے کندھے اچکا دیئے...

جیسے کہ رہا ہو تم میں اور مجھ میں کوئی فرق ہے کیا
اس کی آنکھوں کا مفہوم سمجھتے ہوئے وہ ہلکا سا مسکرائی...

ایک شرط پر معاف کروں گی میرے ساتھ پارلر جاؤ گے تو... پارس نے پاکیزہ کے کان چھوڑ کر
نا سمجھی سے پاکیزہ کی طرف دیکھا...

کیا مطلب ہے پارلر جانا ہے... وہ ایکچلی مجھے اپنے بال کٹ کروانے ہیں پاکیزہ نے پرہوش لہجے
میں کہا...

جب کے پارس کا دماغ اس کی بات پر بھک سے اڑ گیا...

کیا بکواس کر ہی ہو یہ؟ پہلے جو پارس کی آنکھوں میں شرارت تھی اب اس کی جگہ غصے نے لے لی تھی

وہ وہ م مجھے آپنی نے بولا تھا مجھ پر اچھے لگئیں گے اس وجہ سے.. پاکیزہ نے پارس کی آنکھوں میں غصہ دیکھتے ہوئے لڑکھڑاتے الفاظ میں اپنی بات مکمل کی...

کونسی آپنی نے.. تمہارا دماغ خراب ہے جو تم کسی کے کہنے پہ بال کٹوا دو گی.. وہ غصے سے اپنی نیلی آنکھیں سبز آنکھوں میں گاڑتے ہوئے بولا..

اور ساتھ ہی آگے بڑھ کر اس نے پاکیزہ کے گولڈن بال جو اس کی کمر تک آتے تھے ان کو سہلایا...

پارس کے اتنے شدید ری ایکشن پر وہ سہمی ہوئی آنکھوں سے پارس کو دیکھنے لگی...

پاکیزہ میں سیریس ہوں اگر تم نے کٹوائے تو میں تمہارا بہت برا حال کروں گا... پارس نے پاکیزہ کو اپنی سرخ آنکھوں سے گھورتے ہوئے کہا...

م میں نہیں کٹواؤں گی.. پاکیزہ نے لرزتی آواز میں کہا...

تمہیں پتہ ہے یہ بہت خوبصورت ہیں مجھے بہت پسند ہیں.. اس دفعہ پارس نے محبت سے پر
لجے میں پاکیزہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا...

یہ شخص بالکل سمجھ میں نہیں آتا میرے، پارس کے اچانک سے موڈ بدلنے پر وہ سوچ کر رہ
گئی... جیسا بھی ہے میرا ہے... اس سوچ نے اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دی

پاکیزہ نے آگے بڑھ کر پارس کے کان پکڑ لیئے اور معصومیت سے سوری بولی..
پاکیزہ کی اس حرکت پر پارس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی اور اس کے گال پر ڈمپل نمودار
ہوا..

پاکیزہ کو اپنا دل اس میں ڈوبتا ہوا محسوس ہونے لگا.. اور پاکیزہ کا ہاتھ اس کے کانوں سے
چہرے پر آگیا... پاکیزہ کے ایسے کرنے پر پارس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوگئی..
پاکیزہ ایک دم ہوش میں آئی اور اپنی اس بے خودی پر جی بھر کر شرمندہ ہوئی اور دوسری طرف
نگاہیں کرگئی

کوئی بات نہیں جب دل کرے چھو سکتی ہو... پاس نے آگے ہو کر پاکیزہ کے کان میں
سرگوشی کی..

پاس کی بات سن کر پاکیزہ کا دل ایک علیحدہ ہی ساز پر دھڑکنے لگا...
اور اس کی پلکیں لرز نے لگیں..

پاس کو ایک دم سے اپنے ہاتھ پر شدید قسم کی جلن ہوئی جس نے اس کو یادوں کی دنیا سے
حقیقت میں لاپٹھا..

وہ لگاتار سموکنگ کرتے اس ظالم کو سوچ رہا تھا اس کی یادوں میں وہ اس قدر آگے نکل آیا کہ
ہاتھ میں موجود سگریٹ کو بھی فراموش کر گیا تھا اس نے جلدی سے ہاتھ کو جھٹکا.. اور سگریٹ
کا ٹکرا نیچے گر گیا... کمرے میں ہر طرف مسلسل کی جانے والی سموکنگ کا دھواں تھا.

کمرے میں اتنے دھوئیں کی وجہ سے گھٹن سی محسوس ہو رہی تھی لیکن وہ اس سب سے بے
نیاز تھا کیونکہ یہ گھٹن اس کے سامنے کچھ نہیں تھی جو اس وقت اس کے دل میں اٹھ رہی
تھی..

کیوں... کیوں... کیوں کیا ایسا میرے ساتھ پاکیزہ کیوں..؟؟ دل میں بڑھتی ہوئی درد کی شدت سے وہ چیخ پڑا اور کمرہ جو خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت تھا اس کو تھس تھس کر کے رکھ دیا.....

پاکیزہ تم میری ساری ویرانیوں کی وجہ ہو.. تمہیں بھی اسی آگ میں جلس کے تڑپنا ہوگا جس میں میں جل رہا ہوں

اس قدر چیخ کر اور کمرہ تھس تھس کر کے بھی اس کے دل کی اذیت میں زرا سا فرق نہیں آیا تو اس نے اپنا ہاتھ زور سے اس کے سامنے موجود دیوار کے شیشے پر دے مارا... دیوار چکنا چور ہو گئی اور اس کے ہاتھ سے خون بہنے لگا.. بہت جلد آ رہا ہوں میں پاکیزہ حسن..... پارس نے اپنے منہ میں بڑبڑایا...

تیرا سلوک مجھے ----- روز زخم تازہ دے

کسی کو پہلی محبت میں مات ہو جیسے



عنایا جو اپنے دیہان ہال کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہونے لگی تھی کسی سے بری طرح ٹکرا گئی..

اندھے ہو دیکھ کر نہیں چل سکتے، میرا سر پھاڑ کر رکھ دیا ہے عنایا جو پاکیزہ سے ملنے جا رہی تھی اس زور دار تصادم سے تلملا کر رہ گئی بغیر اوپر دیکھے اپنے سر کو سہلاتے ہوئے جو منہ میں آیا بول گئی۔ وہ جو پہلے ہی لیٹ ہو رہا تھا سامنے اس آفت کو دیکھ کر اس کا دماغ ہی گھوم گیا..

زبان سنبھال کر بات کیا کرو اور کدھر سے تمہارا سر پھٹا ہے دکھاؤ..
زاویار نے اس کا سر ادھر ادھر گھما کر دیکھتے ہوئے غصے سے بولا...

تم تو ہو ہی اندھے تمہیں کہاں نظر آنا ہے... میرے سر کی ساری ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں گی تم چلتی پھرتی دیوار ہو... عنایا کی پہلے تو زاویار کی آواز سن کر سیٹی گم ہوئی لیکن خود کو جلدی سے کمپوز کر کے بولی...

بھاڑ میں جاؤ تم.. اور مجھ سے تمیز سے بات کیا کرو تم سے بڑا ہوں

زاویار نے ماتھے پر بل چڑاتے کہا...

ہاں تو تم بھی پیار سے بات کیا کرو تم سے چھوٹی ہوں میں... عنایا نے شرارت سے کہا.....

اس کی آنکھوں کی شرارت دیکھ کر وہ آگے بڑھ گیا مزید کچھ کہے بغیر...

بڑا آیا تمیز سے بات کروانے والا بندر نہ ہو تو... شوخا... منہ میں بڑ بڑا کے وہ بھی اندر بڑھ گئی....

عنایا نے اپنے قدم ہال میں رکھ کر اپنی خوبصورت گہری کالی آنکھوں سے یہاں وہاں دیکھا ہال بہت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا..

ارے بیٹی عنایا آئی ہے.. ادھر آؤ دروازے کے پاس ہی کیوں رک گئی ہو... ملیجہ بیگم جو ملازمہ کورات کے کھانے کا مینیو بتا کر باہر ہی نکلی تھی سامنے عنایا کو دیکھ کر بولی..

عنایا کے کان میں ملیجہ بیگم کی آواز کے الفاظ گونجے تو مسکراتے ہوئے اپنے قدم ان کی طرف بڑھا دیئے...

کیسی ہو بیٹا ملیجہ نے محبت سے عنایا سے پوچھا...

میں اچھی ہوں لیکن قسم سے آپ بہت خوبصورت ہو.. عنایا نے شرارت سے جواب دیتے ملیحہ بیگم کے گلے لگ گئی...

سدھر جاؤ بیٹا ورنہ کسی دن مجھ سے بہت مار پڑے گی... ملیحہ بیگم نے عنایا کے بال سہلاتے ہوئے کہا...

اففف مارے نا آنٹی اپنے ان نرم و ملائم ہاتھوں سے میں تو کب سے ترس رہی ایسی مار کھانے کیلئے...

عنایا نے ملیحہ بیگم کے ہاتھ پکڑ کر مزید شوخ لہجے میں کہا...

ملیحہ بیگم واقعی میں بہت خوبصورت تھیں اوپر سے آج انہوں نے حسن کی فرمائش پر سفید رنگ کا جوڑا پہنا ہوا تھا جو ان کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا...

شرم نہیں آتی تمہیں زرا سی بھی.. ملیحہ بیگم نے عنایا کا کان کھینچتے ہوئے کہا...

اف میری شہزادی آنٹی جو سچ ہے وہ ہی بولوں گی نہ...

عنایا نے مسکرا کر ان کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے کہا...

ملیحہ بیگم صرف مسکرا کر رہ گئی..

پیاری آنٹی میری جان بہار کدھر ہے نظر نہیں آرہی؟؟ عنایا نے شوخ لہجے میں پوچھا..
بیٹا میں بہت تنگ اس لڑکی سے پتا نہیں کونسا خزانہ اس کے کمرے میں جو باہر ہی نہیں
نکلتی...

عنایا کا حوالہ سمجھ کر ملیجہ بیگم نے پریشانی سے کہا...

او میری آنٹی بالکل پریشان نہ ہوں میں ابھی جا کر اس کے کان کھینچتی ہوں..

عنایا نے ملیجہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے پیار سے کہا. خوش رہو بیٹا انہوں
نے دل سے دعا دی... عنایا سیکنڈ فلور کی طرف بڑھ گئی جہاں پاکیزہ کا کمرہ تھا.. جبکہ ملیجہ
کچن میں چائے اور دیگر اشیاء کا انتظام کروانے....



عنایا جیسے ہی دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوئی وہ کھڑکی کے سامنے کھڑی کالے رنگ کا
لباس پہنے جانے باہر کس چیز کی تلاش میں تھی...

عنایا نے دبے پاؤں آگے بڑھ کر پیچھے سے پاکیزہ کو اپنی بانہوں میں بھر لیا... مجھے یاد کر رہی
ہو دیکھوں میں آگئی.. عنایا نے چمکتے ہوئے اسے اپنی موجودگی کا احساس دلایا...

لیکن پاکیزہ نے کچھ ری ایکٹ نہیں کیا تو اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی طرف گھمایا....

لیکن پاکیزہ کے گالوں پہ بہتے ہوئے آنسوؤں، آنکھوں میں ویرانی دیکھ کر عنایا کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا..

ک ک کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ میں ہوں نہ.... کیوں رو رہی ہو ایسے؟؟ عنایا نے پاکیزہ کو واپس اپنی بانہوں میں بھرتے لڑکھڑاتی آواز میں کہا... کچھ لمحے پہلے جس کے چہرے پر زمانے بھر کی رونق اور شرارت تھی اپنی جان سے زیادہ عزیز دوست کی یہ حالت دیکھ کر پل میں غائب ہوئی تھی اور جان پہ بن آئی تھی...

ب بہت یاد آ رہا ہے وہ یہ یہاں بہت تکلیف اٹھ رہی ہے ایسے لگتا ہے میں سانس نہیں لے پا رہی.. عجیب گھٹن اور ازیت سی اٹھ رہی ہے..

پاکیزہ نے لرزتی اور بیگی ہوئی آواز میں دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر کہا...

تم بھول کیوں نہیں جاتی اس کو...

عنایا نے بے بسی سے کہا...

پاکیزہ نے اپنی نگاہیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا...

اس قدر زخمی اور شکایتی نظریں دیکھ کر.. عنایا کے دل میں تکلیف سی اٹھی اور وہ اس سے نظریں چرا گئی..

عنایا تمہیں پتہ ہے میں نے ہر اس چیز کو خود سے دور کر دیا ہے جو اس کو مجھ میں پسند تھی..!...

یہ یہ دیکھوں میں نے یہ کٹوا دیئے پاکیزہ نے اپنے بالوں کو چھو کر نم لہجے میں کہا.. جواب مختلف لیئرز میں کٹ تھے...

یہ یہ دیکھو میں اب بالیاں نہیں پہنتی اس نے اپنے کان کی لو کو چھو کر ازیت سے کہا جہاں اب کوئی بالی موجود نہیں تھی..

ہماری محبت کی نشانی بھی اتار دی میں نے پاکیزہ نے اپنے ہاتھ کی کلائی کو چھو کر کرب سے آنکھیں میچتے ہوئے کہا جہاں اب وہ بریلٹ موجود نہیں تھی...

کچھ نہیں اس وقت جو اسے بہت پسند تھا پھر بھی مجھے وہ بھولتا نہیں عنایا.. پاکیزہ نے انتہائی بے بسی، ازیت، تکلیف اور دکھ سے سسکتے ہوئے کہا... عنایا کا دل درد سے پھٹنے لگا تو اس

نے پاکیزہ کو آگے بڑھ کر اپنے سینے میں بھیج لیا اس میں مزید سننے کی سکت نہیں تھی...

شش شش چپ ہو جاؤ پلیز عنایا نے نم لہجے میں پاکیزہ سے کہا...

عنایا بتاؤ نہ کیوں نہیں بھولتا وہ...؟؟ پاکیزہ نے روتے ہوئے پھر سے سوال دوہرایا...

اس سے پہلے عنایا کچھ بولتی پاکیزہ نے اس کا حصار توڑ دیا... اور کہا میں بتاتی ہوں تمہیں بھی کیسے پتا ہو گا...

یہ یہاں پاکیزہ نے اپنے ماتھے کی طرف اشارہ کیا.. یہاں بہت جلن ہوتی ہے... تم جانتی ہو کیوں... پاکیزہ نے لرزتی آواز میں کہا... اس سے پہلے عنایا کچھ بولتی خود ہی بول پڑی کیونکہ یہ پیشانی آج بھی یہاں سے بہت جلتی ہے یہ یہاں اس نے اپنا لمس چھوڑا تھا... آج بھی اس کا احساس ویسا ہی ہے.... پاکیزہ نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے عنایا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا. عنایا کی آنکھیں روانی سے مہنے لگیں اس نے آگے بڑھ کر شدت سے پاکیزہ کو اپنی بانہوں میں سمو لیا...

پاکیزہ بس کر دو یار...

چھوڑنا چاہے بھی چھوڑ نہ پائے کچھ ایسا کر آیا ہوں....

اس کی پیشانی پہ اپنے لبوں کا لمس چھوڑ آیا ہوں 

عنایا کیوں دھوکا دیا اس نے مجھے کیوں؟ اب کی دفعہ پاکیزہ نے چیختے ہوئے پوچھا....

پاکیزہ کو اس کو سنبھالنا مشکل ہونے لگا.. وہ خود بے بسی سے رودی...

تم جانتی ہو جب جب اس کی بے وفائی یاد آتی ہے مجھے لگتا ہے آس پاس سے ساری ہوا ختم ہوگئی ہو... گھٹن ہونے لگتی ہے مجھے ہر چیز سے نفرت ہوتی ہے یہاں تک کہ اپنے وجود سے بھی.. میرا دل اس قدر شدت سے جلتا ہے جیسے کوئی دہکتے کوئلوں پر ننگے پاؤں چل رہا ہو اور راستہ ختم ہی نہ ہو.... پاکیزہ نے بے بسی سے پھوٹ پھوٹ کے روتے ہوئے کہا...

عنایا نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا اور اس کے سر پر لب رکھ دیئے... خبردار جواب تم نے ایک بات بھی کی... چپ... بس... چپ... ایک ایک لفظ پر زور دے کر عنایا نے کہا...

دل میں میرے آگ تو کیسی لگا گیا...

میرے عشقوں کو بھی رونا آگیا 🔥



پارس کے ہاتھ سے خون مسلسل بہہ رہا تھا مگر اسے کوئی پرواہ نہیں تھی کیونکہ جتنی آگ اس کے دل میں لگی تھی یہ تکلیف اس کے مقابلے کچھ بھی نہیں تھی.....

اسد جو کچھ دیر پہلے گھر آیا تھا چیزیں ٹوٹنے کی آواز سن کر اس نے پارس کے کمرے کی طرف قدم بڑھا دیئے تھے کمرے میں داخل ہو کر اسے گھٹن سی محسوس ہونے لگی جو مسلسل کی جانے والی سموکنگ کے دھوئیں کی وجہ سے تھی اس نے آگے بڑھ کر کھڑکی کھول دی لیکن جیسے ہی اس کی نظر پارس کے ہاتھ پر پڑی اس کے دل میں درد سا اٹھا... یہ یہ کیا ہوا ہے جلدی اٹھو بہت خون بہہ گیا ہے.. اسد نے پریشانی سے کہا...

کچھ نہیں ہوا زندہ ہوں میں، اتنی جلدی نہیں مرنے لگا.. مجھے تو موت بھی میسر نہیں.. پارس نے اسد کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچتے سپاٹ لہجے میں کہا... پارس کی اس بکواس اور بے حسی پر اسد کا دل کیا اسے تھپڑ جھڑ دے مگر صبر کے گھونٹ پی کر رہ گیا.. اور خود سائیڈ ٹیبل سے فرسٹ ایڈ باکس لا کر اس کے ہاتھ کی پٹی کرنے لگا... ساتھ اس کا معائنہ کرنے لگا... براؤن کلر کے بال جو ماتھے پر بکھرے تھے نیلی آنکھوں میں سرد مہری اور ازیت رقم تھی، سرخ و سفید رنگت، مغرور کھڑی ناک، ہونٹ جو سگریٹ کثرت سے پینے کی وجہ سے کالے اور سرخ

دونوں رنگت ظاہر کر رہے تھے 6 فٹ 4 انچ ہائیٹ کا یہ مالک بالکل شہزادوں جیسا حسن رکھتا تھا....

میرے بس میں ہو تو میں تمہاری ساری تکلیفیں لے لوں اور تمہارے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دوں.. اسد نے پارس کو پٹی کرتے ہوئے دل میں سوچا.

پاکیزہ اوپر دیکھو میری طرف.. عنایا نے پاکیزہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا....

تم آج کے بعد اپنی ان آنکھوں کو رو کر تکلیف نہیں دو گی... تمہیں ایسے دیکھ کر دل میں چبن سی اٹھتی ہے.. عنایا نے پاکیزہ کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا....

میں نہیں رونا چاہتی خدا گواہ ہے، لیکن جب ازیت حد سے بڑھتی ہے تو آنکھوں کے رستے آنسوؤں کی شکل میں نکل آتی ہے... پاکیزہ نے بے بسی سے آنکھیں جھکاتے ہوئے کہا..

عنایا نے آگے بڑھ کر اس کے ماتھے کو اپنے لبوں سے چھوا... عنایا پاکیزہ کو جان بہا ایسے ہی تو نہیں کہتی تھی سچ میں اس کی تکلیف دیکھ کر خود کے دل پر بن آتی تھی...

میں سمجھتی ہوں لیکن خود کو سنبھالو میری جان تم ایسے کرو گی تو تمہارے اپنوں کو بہت تکلیف ہوگی.... کیا تم ان کی ازیت کی وجہ بننا چاہتی ہو..؟؟

عنایا نے پاکیزہ کے بال سہلاتے پیار سے پوچھا...

عنایا وہ بھی تو میرا اپنا تھا... پاکیزہ نے بے بسی سے آنکھیں جھکاتے ہوئے کہا....

"وہ تھا" اور "ہم ہیں" کیا تم "تھا" کیلئے جو موجود ہیں ان کو دکھ پہنچاؤ گی.... عنایا نے 4 لفظوں پہ زور دے کر اپنی بات کہی....

کیا سچ میں اب بس وہ "تھا" بن کر رہ گیا.... پاکیزہ نے اپنے دل سے پوچھا... نہیں وہ ابھی "ہے" دل نے سرگوشی کی، پاکیزہ نے تکلیف سے آنکھیں میچ لیں....

یار تو کرب سے گزرے تو تجھے علم بھی ہو

کوئی بچھڑے تو بڑا درد ہوا کرتا ہے ♥

ٹک ٹک ٹک.. اس سے پہلے پاکیزہ جواب دیتی دروازے کی دستک نے انہیں اپنی طرف متوجہ کیا....

آجائیں پاکیزہ نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے جلدی سے جواب دیا...

بی بی جی آپ لوگوں کو کھانے پہ بلا رہی ہیں نصیرین نے اندر داخل ہو کر جواب دیا...

اوکے.. تم جاؤ ہم بس آرہے... عنایا نے جواب دیا.....

چلو اٹھو پاکیزہ تم مجھے جواب دینے کی بجائے عمل کر کے دکھاؤ...

آؤ سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاؤ... چلو اٹھو نیچے چلیں... عنایا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا....

میں شاور لے کے آتی ہوں ایسے ماما دیکھ کر پریشان ہوں گئیں پاکیزہ نے اپنی سوجھی ہوئی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا...

چلو تم شاور لو میں تب تک تمہاری دلکش سی ماما کو کمپنی دیتی ہوں... عنایا نے اس کے گالوں پر چٹکی بھرتے ہوئے کہا...

پاکیزہ مسکرا کر کبرڈ کی طرف بڑھ گئی کیونکہ وہ واقعی کسی کو اپنی ذات کی وجہ سے تکلیف نہیں پہنچانا چاہتی تھی جبکہ عنایا کمرے سے باہر نکل آئی اب اس کا موڈ کچھ آئی ساتھ مستی کرنے کا تھا....



تم تم اندھی ہو کیا... جو ہر وقت ٹکراتی رہتی ہو.. آنکھیں گھر چھوڑ آتی ہو کیا.. زاویار نے
جنجلائی آواز میں کہا... عنایا جو اپنے ہی خیالوں میں کھوئی ہوئی چل رہی تھی زاویار کے ساتھ ٹکرا
گئی تھی...

ہاں میں گھر چھوڑ آتی ہوں اور تم بھی کرائے پر دے آتے ہو.

عنایا نے جب زاویار کی جنجلائی آواز سنی تو اس نے بھی تپے ہوئے لہجے میں کہا...
ہاں بکواس کروا لو بس تم سے, بس تم اسی میں ماہر ہو... زاویار نے عنایا کے نزدیک ہو کر
غصے سے بولا...

تم تمیز سے بات کیا کرو... عنایا نے بھی غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...
تم مجھے ایک بات بتاؤ کیا تمہارا منہ کبھی بند ہوتا ہے کیا؟؟

زاویار نے عنایا کا بازو زور سے پکڑتے ہوئے کہا...
جنگلی انسان میرا بازو چھوڑو اور زبان بولنے کیلئے ہی ہوتی ہے... بند رکھ کر زنگ لگوا لوں اس پر..
عنایا نے اس کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر
کہا...

تم بچپن سے پاگل تھی یا اب ہوئی ہو.. زاویار نے بازو کو چھوڑ کر اس کی کمر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا...

زاویار کی اس حرکت پر عنایا سٹپٹا کر رہ گئی...

میرا نہیں تمہارا ضرور دماغ خراب ہو گیا ہے... چھوڑو مجھے... عنایا نے زاویار کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا....

لیکن زاویا کو ہوش ہی نہیں تھا وہ تو بس اس کی کالی گہری آنکھوں میں ڈوب رہا تھا جن میں ہلکی سی سرخی تھی... یہ کیا ہوا ہے؟ روئی کیوں ہو تم؟ زاویار نے عنایا کی بات کو انکسور کر کے اس کی تھوڑی کو اپنے دوسرے ہاتھ سے اوپر کو کر کے نہایت فکر مندی سے پوچھا...

زاویار کی اس قدر قربت اور فکر پر عنایا کے دل کی ایک بیٹ مس ہوئی...

ز ز زاویار یہ یہ ک ک کیا کر رہے ہو چھوڑو مجھے... عنایا نے لڑ کھڑاتی آواز میں کہا....

زاویار ایک دم سے ہوش میں آیا اور اس نے عنایا کو اپنی گرفت سے پیچھے کی طرف جھٹکا دیا...

اور اپنی بے خودی پر شرمندہ ہوا...

پاگل نہ ہو تو... عنایا جو گرتے گرتے بچی سنبھل کر بولی....

مجھ سے دور رہا کرو، ورنہ میں ایسی آگ ہوں، جس میں تم جل جاؤ گی۔۔ زاویار نے عنایا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شدت سے کہا۔۔۔

واٹ،، عنایا اپنے سر، چہرے اور بازوؤں کو ہاتھ سے چھونے لگی۔۔۔

زاویار جو اس کے ایک ایک عمل کو دیکھ رہا تھا اس کی یہ حرکت دیکھ کر آنکھوں میں حیرانی اٹھی اور اس کی بات سن کر شدید جھکا لگا۔۔۔۔

کدھر ہے آگ لگی مجھے دیکھو میرے جسم پہ کہیں نہیں ہے ابھی تو تم پاس ہی تھے۔۔۔۔ عنایا نے آنکھیں پٹ پٹاتے کہا۔۔۔ بڑا آیا پاس آئی تو جل جاؤ گی کہنے والا۔۔۔ عنایا نے اپنی آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔۔۔

زاویا کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے یا اس کا گلا دبا دے۔۔۔۔

کبھی آنا میری دسترس میں بتا دوں گا کیسے جل جاؤ گی۔۔۔

زاویار عنایا کے کان میں سرگوشی کر کے آگے بڑھ گیا۔۔۔ جبکہ عنایا اس کا مفہوم سمجھ کر جی جان سے کانپ گئی۔۔۔۔

بدتمیز، گھٹیا انسان عنایا بڑ بڑاتی ملیحہ کی طرف بڑھ گئی



عنایا جو ہال میں ملیجہ کی طرف بڑھ رہی تھی... اس کے ہاتھ میں موجود موبائل بجا... او میں
بس ابھی آئی آپ رکیں... اور فون رکھ کر صوفہ کی طرف بڑھ گئی جہاں ملیجہ بیگم کوئی کتاب پڑھ
رہی تھی...

او کے پیاری آنٹی اب اجازت دیں باہر ڈرائیور آگیا ہے اب گھر جارہی...
عنایا نے آگے بڑھ کر ملیجہ کو بولا...

کیوں بیٹا ابھی کھانا لگواتی کھا کر جانا میں تم لوگوں کا ہی ویٹ کر رہی تھی اور پاکیزہ کدھر
ہے... ملیجہ نے پریشانی سے کہا...

آنٹی پریشان نہ ہوں پھر جب آؤگی لازمی کھاؤں گی.... اور پاکیزہ بس آرہی وہ شاور لے رہی
ہے...

او کے بیٹا اگلی دفعہ ایسے نہیں جانے دوں گی... انہوں نے عنایا کو گلے لگاتے ہوئے کہا...
پکا آنٹی....

پھر عنایا باہر کو بڑھ گئی...

ماما کھانا لگوا دیں بہت بھوک لگی ہے... زاویار نے کپڑے بدل کر ہال میں آکر ملیجہ بیگم سے کہا....

اوکے میری جان بس دو منٹ دو.... ملیجہ نے زاویار کو کہہ کر نصرین کو کھانا لگانے کو بولا.... ماما یہ پاکیزہ اور پرہیزگار نہیں نظر آ رہیں..؟ زاویار نے اپنی دونوں چھوٹی بہنوں کا پوچھا.... بیٹا پاکیزہ تو شاور لے رہی ابھی آتی ہوگی اور پرہیزگار کے امتحان ہیں کوئی کمبائیں گروپ سڈی کا پلان تھا بس اسی سلسلے میں اپنی دوست کے گھر گئی ہے... کھانا کھا کر تم اسے لے آنا.... ملیجہ نے محبت سے اپنے لاڈلے بیٹے کو جواب دیا....

اوکے ماما لے آؤں گا.... زاویار نے احترام سے اپنی ماما کو جواب دیا....

تمہارے پاپا پتہ نہیں کدھر رہ گئے آج.... ملیجہ نے پریشانی سے کہا....

کیوں ماما جانی بابا کی یاد آرہی ہے آپ کو... زاویار نے آنکھوں میں شرارت لیئے کہا....

شرم کرو اب تم اپنی ماما سے مزاق کرو گے... ملیجہ نے زاویار کے گال پر ہلکی سے چت لگا کر کہا....

زاویار ہلکا سا مسکرا دیا اور پھر بولا... وہ ماما میں میٹنگ کے لیئے لیٹ ہو گیا تھا پاپا آفس تھے میں نے انہیں کہا وہ اٹینڈ کر لیں..

ٹھیک ہے بیٹا... ملیحہ نے پیار سے کہا

بی بی جی کھانا لگ گیا ہے کھالیں...

او کے ہم آرہے... ملیحہ نے نصرین کو کہا

چلو آجاؤ بیٹا کھانا کھاتے.... پھر وہ لوگ کھانا کھانے کے لیئے ڈائنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئے.....



چلو اٹھو اب فریش ہو جاؤ... اسد نے پارس کی پٹی مکمل کر کے کہا....
میری کل کی پاکستان جانے کی فلائیٹ بک کروا دو.... پارس نے اسد کی بات کو اگنور کر کے
سنجیدگی سے کہا....

ک ک کیا سچ میں,, اسد کے منہ سے خوشی سے الفاظ ہی نہیں نکل رہے تھے....
ہاں مزاق کرنے تو یہاں بیٹھا نہیں, کسی سے بہت حساب نکلتے وہ ہی بے باک کرنے جا رہا
ہوں... پارس نے سرد مہری سے کہا....

تم اسے کیسے تکلیف پہنچا سکتے وہ یہاں بستی ہے.... اسد جو خوش تھا اس کے واپس جانے پر،
پارس کے ارادے جان کر اس نے آگے بڑھ کر پارس کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر پریشانی
سے کہا.....

اسد کی بات پر پارس نے استزائیہ قہقہہ لگایا.....

بس دل میں ہی نہیں سانسوں میں بستی ہے وہ میری.... اس کی خوشبو میرے حواسوں پہ
چھائی ہے..... مجھ سے زیادہ مجھ میں موجود ہے وہ....

پارس نے زندگی سے خالی قہقہے لگاتے ہوئے کہا.....

پھر تو اسے کیسے ازیت دے سکتا ہے اسد نے پریشانی سے پارس کو کہا....

ازیت تو میں دوں گا جس آگ میں، میں جل رہا اسے بھی جلنا ہوگا.... جیسے میں تڑپ رہا اسے
بھی تڑپنا ہوگا..... پتہ ہے کیوں... کیونکہ اب مجھے محبت کے ساتھ ساتھ نفرت بھی ہے اس
سے..... پارس نے سلگتی ہوئی نظروں سے اسد کو دیکھتے ہوئے کہا....

لیکن نفرت اور محبت ایک ہی وقت میں دونوں کیسے موجود ہو سکتیں کسی کے لئے؟؟ اسد نے
پارس سے تعجب سے پوچھا.....

میرے دل میں موجود ہیں اس کے لئے اور دونوں میں ہی شدت ہے.....

اور تم جانتے ہو جب کسی چیز میں شدت ہو تو کیا ہوتا ہے ؟؟؟؟

سرخروئی یا بربادی

پارس نے سرد مہری سے کہا.....!.

پارس کے الفاظ سن کر اسد نے اپنے لب بھیج لیئے



After two days

پاکیزہ بہت تنگ آگئی ہوں میں تم سے, نا کھانے کا ہوش نہ پینے کا, پتہ نہیں کیا ہے اس کمرے میں جو تم باہر ہی نہیں نکلتی.... ملیجہ بیگم نے پاکیزہ کے کمرے میں داخل ہو کر پاکیزہ کو ڈانٹتے ہوئے کہا...

اچھا پیاری ماما آجاتی باہر پاکیزہ جو کھڑکی کے پاس کھڑی جانے کس سوچ میں مگن تھی ملیجہ کے کہنے پہ مڑ کے ان کو گلے لگاتے ہوئے کہا....

بیٹا باہر نکلا کرو ایسے کمرے میں نہ رہا کرو... ملیجہ بیگم نے پاکیزہ کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے کہا...

اوکے پیاری ماما آپ کا کہا سر آنکھوں پر... پاکیزہ نے ملیحہ کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا...

چلو پھر جلدی سے فریش ہو جاؤ تمہاری خالہ آرہی ہیں.... ملیحہ نے پاکیزہ کو محبت سے کہا...

او اچھا ماما میں ابھی ہو جاتی مجھے ابھی آپ کو کچھ دیر ہگ کرنا ہے... پاکیزہ نے اپنی ماما کے گالوں پر چٹا چٹ پیار کر کے ان کے گلے لگتی ہوئی بولی...

آخر ماں کی آغوش ہے ہی ایسی جگہ... جہاں انسان جتنا بھی دکھی ہو سکون محسوس کرنے لگتا ہے...

ملیحہ نے اپنی بیٹی کو پیار سے ہگ کیا.. اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا...

شہزادہ بیٹا ابھی آپ کی ماما کو کھانے کی خصوصی تیاری کروانی ہے تمہاری خالہ سدرا اور پارس آج آرہے ہیں... اور پارس تو کافی وقت بعد آرہا ہے...

ملیحہ نے پیار سے پاکیزہ کے بال سہلاتے ہوئے کہا...

پاکیزہ کو لگا ساتوں آسمان ایک ساتھ اس پر آگرے ہوں.. اور سانس لینا مشکل ہو رہا ہو....

کیا ہوا ہے بیٹا... پاکیزہ کی طرف سے خاموشی اور پھر اس کے جسم میں کپ کپاہٹ محسوس کر کے اس کا منہ سامنے لاتے ہوئے پوچھا...

وہ وہ ماما کیوں آرہے ہیں؟ پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں پوچھا...

کیا مطلب کیوں آرہے ہیں اور تم اتنا گھبرا کیوں رہی؟؟؟ پہلے تو پارس پارس کرتے نہیں تھکتی تھی اب اسی کے آنے پہ اتنا گھبرا کیوں رہی ہوں... ملیحہ نے پاکیزہ کے گال پر ہاتھ رکھ کر پریشانی سے کہا...

ن ن نہیں ماما وہ بس اچانک پتہ چلا نہ بس اسی وجہ سے...

پاکیزہ نے خود کو کمپوز کر کے کہا...

چلو پھر جاؤ جلدی سے فریش ہو جاؤ... اور وہ خود باہر کی طرف بڑھ گئیں...

ملیحہ نے پاکیزہ کی آنکھوں میں گھبراہٹ دیکھی تھی... لیکن بات کو کریدہ نہیں... کیونکہ وہ چاہتی تھیں پاکیزہ خود سے بتائے... جب وہ چھپا گئی تو انہوں نے بھی کریدنا صحیح نہیں سمجھا...



ملیحہ کے جانے کے بعد پاکیزہ بیڈ پر بیٹھ گئی... کیا وہ سچ میں آرہا ہے...

پاکیزہ نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بے یقینی سے کہا... ہاں وہ آرہا ہے دل نے ہلکی سی

سرگوشی کی... پاکیزہ کے گال دہکنے لگے... دل تیزی سے دھڑکنے لگا...

پارس تم میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہو.. نفرت ہے مجھے تم سے اور اپنے وجود سے جس نے تمہیں چاہا.... پاکیزہ کے زہن میں پارس کو کسے گئے اپنے الفاظ گونجے ...

پاکیزہ کی ہتھیلیاں گھبراہٹ سے نم ہونے لگیں... پاکیزہ نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پانا چاہا.. اور خود کو سمجھانے لگی

میں نے کچھ غلط نہیں کیا تھا وہ ہی کیا تھا جس کا وہ مستحق تھا... پاکیزہ نے گویا خود کو باور کروایا تھا.. دل نے ملامت کی تم نے زیادتی کی تھی... وہ اس کا مستحق تو نہ تھا... پاکیزہ نے اپنے دل کو ڈپٹ دیا... جو اس کے آنے کا سن کر ہی اس سے بے وفائی کر رہا تھا....

آپی آپنی... پرتکا بھاگتی ہوئی آکر پاکیزہ کے گلے لگ گئی...

پاکیزہ جو اپنے ہی اندر چل رہی جنگ سے جوج رہی تھی پاکیزہ کے پکارنے پر ہوش میں آئی....

کیا ہے... کیوں چیخ رہی ہو... پاکیزہ نے جنجلا کر پرتکا سے پوچھا....

آپی پارس بھائی آرہے خالہ جانی ساتھ... بہت مزہ آئے گا... پرتکا نے خوش ہو کر کہا... آپنی

پارس بھائی مجھے بہت اچھے لگتے ہیں... وہ بہت پیارے بھی ہیں اور خیال بھی بہت رکھتے

ہیں.... پرتکا بس بھی کردو کیا ہو گیا ہے اگر وہ آ بھی رہا ہے تو اس میں کونسی اتنی بڑی بات ہے...

پاکیزہ نے منہ بسور کر کہا... لیکن دل کی حالت ایسی تھی مانو ابھی سینے سے نکل کر باہر آجائے گا...

آپی آپ بہت بری ہیں... پرتکا نے ناراض لہجے میں کہا...

ہاں تمہارے پاس بھائی اچھے ہیں نہ جاؤ ان کے پاس چلی جاؤ... یہاں سے غائب ہو... پاکیزہ نے پرتکا کے کان کھینچتے ہوئے کہا...

ہاں تو جب وہ آئیں گے ان کے پاس ہی جاؤں گی... پرتکا نے اپنا کان چھڑا کا پاکیزہ کو زبان چڑا کر کہتی روم سے غائب ہو گئی...



پرتکا کے جانے کے بعد پاکیزہ کی نظر سامنے مرر پر پڑی اور کان میں پارس کے کسے ہوئے الفاظ گونجے "اگر تم نے اپنے کبھی بال کٹوائے تو تمہارا بہت برا حال کروں گا." پاکیزہ گھبراہٹ کے مارے جلدی سے اٹھ گئی اور اپنے سر پر دوپٹہ اوڑھ لیا... تاکہ اپنے ان بالوں کو چھپا سکے جو اب مختلف لیئرز میں کٹ تھے...

لیکن اس کے دماغ میں کڑوی سچائی ابھری... اور پاکیزہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے... دل میں درد سا اٹھنے لگا... بھاڑ میں جاؤ تم.... فرق نہیں پڑتا اب تم کیا سوچتے اور کیا کرتے ہو.... پاکیزہ نے غصے اور بے بسی سے کہا...

اور اس نے اپنے سر پر اوڑھا ہوا دوپٹہ بیڈ پر پھینک دیا...



ملیہ ملیہ... حسن جو ابھی ابھی گھر واپس آئے تھے آتے ہی اپنی لاڈلی بیگم کو پکار رہے تھے..

ملیہ جو رات کا کھانا بنوا رہی تھی اپنے شوہر جو ان کو ان کی جان سے بھی زیادہ عزیز تھے ان کی آواز سن کر باہر نکل آئیں....

جی بولیں.. ملیہ نے حسن سے محبت سے پوچھا... کچھ نہیں دل بہت اداس تھا آپ کے دیدار کا طلبگار تھا اس لئے بلایا... حسن نے محبت پاش نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا.... حسن کی بات پر ملیہ کے رخسار دہکنے لگے....

آپ کو شرم نہیں آتی کیا... اب آپ جو ان بچوں کے پاپا ہیں... ملیہ نے شرم سے سر نیچے جھکاتے ہوئے کہا...

ہاں تو دل تو بچہ ہی ہے نہ... جو تمہیں دیکھ کر الگ ہی ترنگ میں دھڑکتا ہے... حسن شاہ نے ملیہ کا چہرہ اپنی طرف کر کے پیار سے کہا...

حسن کی بات سن کر ملیحہ کے دل کی دھڑکن بڑھنے لگی... آپ بیٹھے میں ابھی آپ کے لئے
کھانا لگواتی ہوں... وہ خود کو سنبھال کر کہتی بغیر جواب سنے کچن کی طرف بڑھ گئیں.....

جبکہ حسن کا قہقہے ملیحہ کو اپنے پیچھے سنائی دیا...

ملیحہ نے دل ہی دل میں اپنے رب کا شکریہ ادا کیا جو ان کو اتنی محبت کرنے والا شوہر ملا...
اگر ہمسفر محبت کرنے والا ہو تو زندگی کے ہر موڑ پر محبت کم ہونے کی بجائے بڑھتی چلی جاتی
ہے... پھر خواہ وہ بڑھاپہ ہو یا جوانی....

تجھ کو دیکھا تو سیر چشم ہوئے

تجھ کو چاہا تو... اور چاہ نہ کی



پاکیزہ باہر جانے کی بجائے بیڈ پر ہی واپس بیٹھ گئی اور پرانی یادوں میں کھونے لگی وقت کا
احساس نہیں ہوا... اتنے میں پرتکا واپس آئی اور پاکیزہ کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی....

پاکیزہ نے کوئی رد عمل نہیں دیا...

آپی پارس بھائی اور خالہ نہیں آرہے...

پرتحا کی آواز گونجی...

کیوں نہیں آرہے وہ؟؟؟

پاکیزہ نے حیرت سے پوچھا... اس کے نہ آنے کا سن کر اس کے دل کو تکلیف سی ہوئی
تھی....

پتہ نہیں آپی بس ماما نے بولا وہ نہیں آرہے... پرتحا نے اداسی سے کہا...

پاکیزہ کے دل میں اٹھنے والی اچانک سی تکلیف سے اسے اپنا آپ عجیب لگا... ابھی تو نفرت
تھی اب یہ....

میں پاگل ہو جانا اس شخص کی وجہ سے....

پاکیزہ نے خود سے بے بسی سے کہا...

اسے سمجھ ہی نہیں آتا تھا وہ اس کے معاملے میں اتنی بے بس کیوں ہو جاتی ہے...

کوئی بات نہیں چلو تم جا کر پڑھو تمہارے پیپر ہیں نہ... چلو شاباش ہاکیزہ نے خود کمپوز کر کے
پرتحا کو پیار سے کہا.....

او کے آپی...



پریتھا کے جانے کے بعد پاکیزہ کھرکی کے سامنے جا کر کھڑی ہوگئی....

کیوں آؤ گے تم؟؟ کس شکل سے سامنے آؤ گے؟؟ دھوکے باز لوگ دور ہی رہتے ہیں.... اور
تم ان میں سے ہی ایک ہو.... دھوکے باز ہو.... بے وفا ہو.... پاکیزہ نے غصے , بے بسی سے
روتے ہوئے سوچا....

رکو رکو ارے کوئی تو رک جاؤ...

عنایا نے جھجھلاتے ہوئے گاڑی کو روکنے کی غرض سے کہا....

لیکن کوئی گاڑی نہیں رک رہی تھی .. عنایا کے چہرے پر پریشانی واضح تھی کیونکہ اس کی
گاڑی خراب ہوگئی تھی... اور آس پاس بالکل ویرانی ہونے کی وجہ سے سروس نہیں تھی جس
کی وجہ سے وہ کسی کو کال کر کے بلانے سے بھی قاصر تھی...

اتنے میں ایک اور گاڑی اس کے پاس سے گزرنے لگی...

ارے رکو رکو... لیکن گاڑی آگے بڑھ گئی... نہ رکو بھاڑ میں جاؤ تم... ایڈیٹ نہ ہو تو....

جب گاڑی نہ روکی تو غصے سے گاڑی والے کو سنایا....

لیکن گاڑی آگے جا کر ریورس ہوئی اور اس کے سامنے رک گئی.... اور شیشہ نیچے کیا....

اندر بیٹھے شخص کو دیکھ کر عنایا کی ہوائیاں اڑیں لیکن جلد ہی خود کو کمپوز کر گئی...

تم یہاں اس وقت کیا کر رہی ہو عقل سے پیدل لڑکی.... زاویار جو آفس سے گھر جا رہا تھا رستے میں عنایا کو دیکھ کر تپے ہوئے لہجے میں کہا.....

تمہارے دیدار کے لیئے رکی تھی کہ آخر کب زاویار حسن آئیں اور میں ان کا دیدار کر سکوں....
عنایا نے بھی طنزیہ الفاظ میں زاویار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

اگر تمہارا یہ دیدار ہو گیا ہو تو اپنی گاڑی میں بیٹھو اور یہاں سے رفو چکر ہو جاؤ.... زاویار نے گاڑی سے باہر نکل کر عنایا کو سرد لہجے میں کہا....

نہیں عالی جاں ابھی مجھے یہاں کھڑے ہو کر دھوپ سیکنی ہے....

عنایا نے معصومیت سے زاویار کو دیکھ کر کہا.....

واٹ؟؟؟؟

زاویار کو عنایا کی بات پر شدید جھکا لگا تھا کیونکہ چارو طرف اندھیرا پھیل رہا تھا...

ہاں بالکل.... عنایا نے سکون سے زاویار کو دیکھتے ہوئے کہا....

تم سچ میں پاگل ہو یا آج آنکھوں کے ساتھ ساتھ دماغ بھی گھر چھوڑ آئی ہو...؟؟؟ زاویار نے

آگے بڑھ کر عنایا کے دماغ کی طرف اشارہ کر کے کہا....

ہاں بالکل ویسے ہی جیسے تم چھوڑ آتے ہو.... نظر نہیں آ رہا گاڑی خراب ہے میری اور شوق سے تو نہیں لفٹ مانگ رہی....

عنایا نے زاویار کی طرف دیکھتے ہوئے تپے ہوئے لہجے میں کہا....

ہاں تو یہ بکو اس تم پہلے بھی کر سکتی تھی... زاویار نے عنایا کو اس کے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اپنی گاڑی سے لگاتے ہوئے کہا.... زاویار کی اس نزدیکی پر عنایا کے دل کی دھڑکن بڑھی.....

ہاں تو تم نے کونسا تمیز سے پوچھا تھا جو تمہیں بتا دیتی... عنایا نے خود کو کمپوز کر کے اس کی آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا....

ایک منٹ ایک منٹ مطلب اب تمہیں میری مدد کی ضرورت ہے... زاویار نے عنایا کی طرف مسکراتے ہوئے پوچھا....

ہاں ہے تو نہیں کرو گے.... عنایا نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا....
کروں گا بالکل کروں گا سویٹ ہارٹ.... بس تمہیں مجھے..... زاویار نے عنایا کے بالوں کو اس کے کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا... عنایا زاویار کی اس حرکت پر مرنے والی ہو گئی....

ک کیا مجھے ؟؟ عنایا نے لڑکھڑاتی آواز میں پوچھا..... تمہیں مجھے سوری بولنا ہوگا زاویار نے شوخ لہجے میں کہا...

عنایا جس کے دل کی دھڑکن بے قابو ہو رہی تھی زاویار کی اگلی بات سن کر ہوش میں آئی.....

کس خوشی میں بولوں... تمیز سے گھر چھوڑو مجھے... عنایا نے اس کو خود سے دور دھکیلتے ہوئے کہا....

نہ میری گریا پہلے اپنی تمام بدتمیزیوں کیلئے سوری بولو... ورنہ اس اندھیرے میں چھوڑ کر چلا جاؤں گا... اور ساری رات اپنی دھوپ سیکنے... زاویار نے شرارت سے آخری بات کہی... اور گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا...

اوکے سوری... عنایا نے موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے کہا... ورنہ اس کا دل تو زاویار کو دو لگانے کا کر رہا تھا...

سنائی نہیں دیا دوبارہ بولو... زاویار نے مزید شرارت سے کہا... سوری... عنایا نے زور سے چبا کر کہا...

کوئی بات نہیں آجاؤ چھوڑ دیتا ہوں.... زاویار نے کہا... عنایا نے دل ہی دل میں زاویار سے
بدلہ لینے کا منصوبہ بنایا اور گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی.....



ملیجہ بیگم نصرین کو کھانے کی ہدایت دے کر جیسے ہی پٹی تو دیکھا حسن انہیں دیکھ کر مسکرا
رہے ہیں.. ارے آپ یہاں کیوں آگئے... وہ میں آپ کو بتانے آیا تھا کہ پارس اور ملیجہ رستے
میں ہیں بس پہنچ رہے ہیں... حسن نے پیار سے ملیجہ کو دیکھتے ہوئے کہا... لیکن آپ کی کال
آئی تھی وہ کہہ رہی تھیں آج نہیں آنا... ملیجہ نے حسن کو کہا...

پارس کی کال آئی کہہ رہا تھا جس کام کی وجہ سے نہیں آنا تھا وہ ہو گیا ہے... اس لیے وہ
آ رہے ہیں... حسن نے محبت سے کہا...

شکر ہے آ رہے میرا دل بہت اداس تھا.. خاص کر پارس کو ملنے سے بچہ کافی وقت بعد آ رہا
ہے...

ان کی باتیں سن کر حسن مسکرا دیئے کیونکہ وہ جانتے تھے ملیجہ کو وہ کتنے عزیز ہیں....



پرتیحا نیچے آئی تو پارس اور سدرا خالہ کے آنے کا سن کر چمکنے لگی... اتنے میں ایک گاڑی اندر
گیراج میں آکر کی... پرتیحا حسن اور ملیحہ ان کا ویلکم کرنے کے لئے باہر نکل آئے... کیونکہ وہ
جانتے تھے آنے والے کون ہیں...

سلام رعا کے بعد سب آکر ڈرائیونگ روم میں بیٹھ گئے....

پارس بھائی مجھے آپ سے بالکل بات نہیں کرنی... پرتیحا نے پارس سے ناراض لہجے میں کہا....
پرتیحا کی بات سن کر حسن سدرا اور ملیحہ بھی ان کی طرف متوجہ ہو گئے...

کیوں گریا.... پارس نے پرتیحا کے گال پر چٹکی بھرتے ہوئے کہا...

کیونکہ آپ وہاں جا کر ہم سب کو بھول گئے تھے... اس لیے میں ناراض ہوں پرتیحا نے منہ بسور
کر شکوہ کیا... اس کی بات پر سب ہنس دیئے... اوہ... میں تو چاکلیٹ لایا تھا آپکو دینے کیلئے
چلو ٹھیک ہے اب وہ میں واپس لے جاؤں گا...

پارس نے مسکراتے ہوئے کہا....

نہیں بھائی میں نہیں ناراض.. پرتیحا نے جلدی سے کہا... کیونکہ وہ چاکلیٹس کی دیوانی تھی اور
پارس جانتا تھا...

سب ہی ہنس دیئے اس کی بات پر...



ملیجہ پاکیزہ اور زاویار کدھر ہیں نظر نہیں آرہے.... سدرا نے پیار سے پاکیزہ اور زاویار کا پوچھا...
پارس جو پرتکا ساتھ باتوں میں مصروف تھا.. اس دشمن جان کا نام سن کر اس کا دل,
پھیپھڑے, گردے, گویا سر سے پاؤں تک ہر چیز جواب سننے کیلئے بے تاب ہونے لگی...
سدرا کی بات پر ملیجہ نے اپنے سر پر ہاتھ مارا.. دیکھ لیں میں کہتی ہوں اس لڑکی کے کمرے
میں کوئی خزانہ ہے جو آس پاس کی زرا ہوش نہیں.. ملیجہ نے غصے سے کہا.....
اچھا آپ پریشان نہ ہوں جاؤ پرتکا بہن کو بلا کر لاؤ نیچے... حسن نے کہا...
پاکیزہ کا نام سن کر کچھ دیر جو پارس کی دھڑکنیں شور مچانے لگیں تھیں... اچانک سے اس
کے دماغ میں پاکیزہ کے کہے گئے الفاظ گونجنے لگے...
نفرت ہے مجھے اپنے وجود سے جس نے تمہیں چاہا... گھن آرہی ہے مجھے تم سے....
پاکیزہ کے الفاظ پارس کے دماغ میں ہتھوڑی کی طرح بجنے لگے... ازیت سے آنکھیں سرخ ہونے
لگیں... حسن نے پرتکا کو بھیج کر رخ پارس کی طرف کیا... پارس کی آنکھوں میں سرخی دیکھ کر
پریشان ہو گئے...

کیا ہوا ہے بیٹا؟؟

پارس جس کا ضبط کرنا مشکل ہونے لگا اس نے جلدی سے خود کو کمپوز کیا... کچھ نہیں انکل
میں ابھی واش روم سے ہو کر آیا... شاید آنکھوں میں کچھ چلا گیا ہے...

اوکے بیٹا جاؤ آپ....

پارس بغیر وقت ضائع کیے واش روم کی طرف بڑھ گیا...

واش روم میں داخل ہو کر پارس نے اپنا چہرہ مرر میں دیکھا... نیلی آنکھیں غصے اور ازیت سے
سرخ ہو رہی تھیں.. ہونٹ سختی سے آپس میں پیوست تھے.. دماغ میں پاکیزہ کے الفاظ خنجر کی
طرح لگ رہے تھے...

پاکیزہ کیوں... کیوں کیا؟؟ کس چیز میں کمی تھی... سب کچھ تو اپنا تم پہ وارنے کو تیار
تھا... پھر یہ تکلیف کیسے دے دی... کیسے بتاؤ... پارس جنونی ہو رہا تھا... اس کا بس نہیں
چل رہا تھا زمانے کو آگ لگا دے...

پاکیزہ حسن تم بھی اسی ازیت سے گزرو گی جس میں سے میں گزر رہا... تمہیں بھی ایسے ہی
تڑپنا ہوگا جیسے میں تڑپ رہا... تم نے آج تک میری محبت دیکھی ہے اب نفرت دیکھو گی..
انتہائی غصے سے کہہ کر اس نے اپنا چہرہ واش کیا اور باہر کی طرف بڑھ گیا....



آپی جلدی اٹھو ماما بلا رہی بہت غصہ کر رہی ہیں... پرتیکا نے پریشانی سے پاکیزہ کو ہلا کر کہا...

پاکیزہ جو پارس کی یادوں سے جو نہجی نہ جانے کب نیند کی وادی میں اتری.... اسے پرتکا کے یوں
جگانے سے کوفت ہوئی.... کیا مصیبت ہے... کونسا آسمان ٹوٹ پڑا جو تم پھر آٹکی ہو...
پاکیزہ نے تپے ہوئے لہجے میں پرتکا سے کہا...

آپی خالہ لوگ آئیں ہیں جلدی نیچے چلیں... پاکیزہ جو واپس سونے لگی تھی.. لفظ خالہ سن کر
اس کی نیند بھک سے اڑ گئی....

ک ک کیا مطلب خالہ لوگ پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں پوچھا...

خالہ لوگ مطلب خالہ سدا اور پارس بھائی... پرتکا نے آرام سے جواب دیا... جبکہ پاکیزہ کا چہرہ
لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا...

آپی اٹھ جائیں ورنہ ماما نے بہت سنائی... پرتکا نے پاکیزہ کو بلا کر واپس سے بولا... ہاں تم جاؤ
بس میں آرہی... پاکیزہ نے سنبھل کر کہا.... اوکے آپی... پرتکا کہہ کر چلی گئی....

پاکیزہ فریش ہو کر مرر کے سامنے کھڑے ہو گئی... پارس کی موجودگی کے احساس سے اس کے دل
کی دھڑکن معمول پر نہیں آرہی تھی...

اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے دل ابھی سارے باڑھ توڑ کر باہر آجائے گا..... کیا تکلیف ہے
تمہیں اتنا سب ہونے کے باوجود تم اسی کی مالا جپ رہے ہو... اس کے دیدار کے لیے بے

ہاں ہوتے جارہے ہو؟؟ پاکیزہ نے اپنے دل کو ڈپٹ کر کہا... لیکن اس پاگل کو کون سمجھائے دل کو ڈنٹنے سے وہ خاموش تھوڑی ہو جائے گا....

پاکیزہ کی آنکھوں سے بے بسی سے آنسو بہنے لگے.. کیونکہ وہ جانتی تھی پارس نے جو کچھ بھی کیا ہو اس کا دل آج بھی اسی کی مالا جپتا ہے.....

پاکیزہ نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے اور اپنے آپ کو سنبھالا... تم دھوکے باز ہو، گھٹیا ہو، نفرت ہے مجھے تم سے میں تمہاری وجہ سے نہیں روؤں گی... جہنم میں جاؤ تم اس نے خود کو اچھے طریقے سے باور کروا کر باہر کا رخ کیا...



پارس نے بھی خود کو اچھے سے سنبھال لیا تھا اور وہ حسن صاحب سے باتوں میں مشغول تھا... پاکیزہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے جلدی سے سدرہ کے پاس بیٹھ گئی اور ان کو ہگ کیا... سدرہ نے بھی پیار سے اور قریب کر لیا... کیونکہ انہیں یہ بہت عزیز تھی... پاکیزہ نے سر اٹھا کر اپنی ماما کی طرف دیکھا جو غصے سے اس کو گھور رہی تھیں... پاکیزہ نے کان پکڑ کر سوری کا اشارہ کیا... تو ملیحہ مسکرا دیں...

پاکیزہ جب سے کمرے میں داخل ہوئی تھی پارس نے اس کا چہرہ نہیں دیکھا تھا لیکن جس حساب سے اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوتی جا رہی تھی اور کمرہ اس کے وجود کی خوشبو سے مہک اٹھا تھا وہ سمجھ گیا تھا وہ آس پاس ہے...

وہ لاکھ درجہ اس سے نفرت کرنے کا دعویدار صحیح، لیکن اب اس کا دل اس کی ایک جھلک دیکھنے کو تڑپنے لگا تھا۔ اس کا دل بے قابو سا ہو رہا تھا۔ سسک رہا تھا کہ ایک جھلک دیکھنے دو۔ ظاہری سی بات تھی اسے دیکھے بھی تو 4 سال گزر گئے تھے دل نے پاگل تو ہونا ہی تھا۔

اسے دیکھ پاؤں میں اک نظر

محض اک نظر۔ فقط اک نظر

پارس کو اپنی اس حالت پر غصہ بھی آ رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا اپنے اس دل کو گولی مار کے کہیں دفن کر دے جو اپنی اتنی بیانک تزیل بھول کے اسی کی مالا بیٹھ کر چپ رہا ہے اور ساتھ ہی پارس نے اپنی نگاہ اٹھا کر اپنی اس دشمن جان کو دیکھنا چاہا۔ لیکن وہ اس کی طرف پچھا کئے سدرہ بیگم سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔



دوسری طرف پاکیزہ کی حالت بھی اس سے مختلف نہیں تھی، جب سے سنا تھا وہ نیچے موجود ہے اس کا دل ایک الگ ہی لے میں دھڑک دھڑک کر اسے پاگل کر رہا تھا۔

اسے اپنی ان دھڑکنوں کی بے وفائی پر رونا آ رہا تھا۔ وہ بار بار اپنے دل کو باور کروا رہی تھی کہ وہ دھوکہ باز ہے۔ نفرت ہے مجھے اس سے.... لیکن دل سن ہی نہیں رہا تھا بس ایک ہی خواہش کر رہا تھا وہ بھی بس ایک نظر اسے دیکھنے کی۔ لیکن وہ اسے بار بار ڈپٹ رہی تھی وہ قابل نفرت ہے نہ کہ دیدار کے... اور ضبط کے مارے اس کی خوبصورت سبز آنکھیں سرخ ہونا شروع ہو گئیں۔

کیا ہوا بیٹا تمہاری آنکھیں کیوں سرخ ہو رہی سدا خالہ نے پاکیزہ کا چہرہ اوپر کر کے پوچھا.. وہ وہ خ خ خ خ ہاں میری آنکھوں میں صبح سے الرزجی ہو گئی ہے۔ پاکیزہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے اپنی خالہ کو جواب دیا...

یہ پہلے الفاظ تھے جو اس نے ادا کیے تھے بول کر.... جو پارس کے کانوں تک بھی پہنچے تھے.... اس کی آواز سن کر پارس کے دل میں ایسے جیسے سکون اترتا ہو.... لیکن اس کے ساتھ ہی پاکیزہ کی آنکھوں کی الرزجی کا سن کر فکر بھی لاحق ہوئی....

اوہ بیٹا آپ نے کوئی ٹیبلٹ لینی تھی... سدا نے انتہائی شفقت سے پاکیزہ کی آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا....

بی بی جی کھانا لگ چکا ہے آکر کھالیں... نصرین نے دروازے پہ ہلکی دستک دینے کے بعد کمرے میں داخل ہو کر کہا....

چلو آ جاؤ سب باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی پہلے کھانا کھالیں.... ملیحہ نے پیار سے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

جی بالکل صحیح کہا... چلیں سب.... حسن نے بھی سب کو کہا...

اور سب کھانے کی ٹیبل کی طرف بڑھ گئے.....

کھانے کی میز پر مختلف قسم کے پکوان تیار ہوئے پڑے تھے...

لیکن پاکیزہ کا دیہان پارس پر تھا...

جو اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا تھا... اس کے ساتھ پرہیزا پھر ملیحہ... جبکہ پاکیزہ کے ساتھ سدرہ بیگم بیٹھی ہوئی تھی اور ہیڈ کرسی پر حسن...

زاویار ابھی تک نہیں آیا... کیوں... ملیحہ نے حسن سے پریشانی سے پوچھا... زاویار کی کال آئی

تھی کہہ رہا تھا کہ کوئی ضروری کام نکل آیا ہے تھوڑا لیٹ ہو جائے گا.. حسن نے پیار سے

ملیحہ کو جواب دیا...



پاکیزہ کو پتہ تھا اگر اس نے پلکیں اٹھا کر سامنے دیکھا تو وہ پارس کو دیکھ سکتی ہے... لیکن اس نے خود کو مضبوط رکھا اور سامنے دیکھنے کی غلطی بالکل نہیں کی... جبکہ دوسری طرف بیٹھا پارس جو کب سے اپنے دل پر بندھ باندھ رہا تھا... مزید برداشت نہیں کر پایا تو اس نے اپنی نظریں اٹھا کر پاکیزہ کی طرف دیکھا... پارس کو لگا اس کی آنکھیں پتھرا گئی ہوں... دل نے ایک بیٹ مس کی... وہ لگ ہی اس قدر خوبصورت رہی تھی اوپر سے کالا رنگ اس کے سراپے کو چار چاند لگا رہا تھا... سبز آنکھیں گہنی پلکوں کی چھاؤں میں چھپ کر نیچے کو جھکی ہوئی تھیں... سرخ و سفید رنگت جو ہاتھ لگانے سے میلی ہو جائے.. ستواں ناک اور گلابی ہونٹ... چہرے پر گھبراہٹ کے ایشار جو اس کے حسن کو مزید نکھار رہے تھے اس کے علاوہ جو چیز اس کی خوبصورت بنا رہی تھی اس کے سر پر موجود دوپٹہ تھا..

یہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئی ہے پارس کے دل نے اس سے سرگوشی کی... دوسری طرف پاکیزہ کو اپنے وجود کے عارپار پارس کی نگاہیں محسوس ہو رہی تھیں... اس کے دل کی دھڑکن بڑھتی جا رہی تھی اس لیے بے ساختہ اپنی نظریں پارس کی طرف اٹھائیں... لیکن اگلے ہی لمحے پاکیزہ کو لگا جیسے اس کے دل کی دھڑکن تھمی ہو وہ نظریں جھکائے کھانا کھانے میں مصروف، لگ ہی اس قدر دلکش رہا تھا پاکیزہ اپنی نظریں اسی وقت ہٹا ہی نہیں پائی.. وائیٹ شرٹ پہنے جس کے بازو فولڈ ہوئے ہوئے تھے، ساتھ بلیک جینز، سفید رنگت بلا کا حسن پاکیزہ کا اپنی

نگاہیں پھیرنا مشکل ہو گیا.. ساتھ ہی اس کا ہاتھ اپنے سر پر گیا جہاں دوپٹہ موجود تھا.. اس نے دل میں لاکھ دفعہ شکر کیا کہ موجود ہے... اگر پارس میرے کٹ ہوئے بال دیکھ لیتا پتہ نہیں میرا کیا حال کرتا...



اسی وقت پاکیزہ کی زہن میں ماضی کی ایک تلخ یاد ابھری... اس کی آنکھیں نمکین پانی سے بھرنے لگیں.....

پارس جو پاکیزہ کو دیکھنے میں مصروف تھا جیسے ہی پاکیزہ نے نظریں اٹھائی اسی لمحے نگاہیں جھکا کر کھانا کھانے میں مشغول ہو گیا تھا... لیکن مسلسل پاکیزہ کی نظروں کی تپش کی وجہ سے اس نے دوبارہ پاکیزہ کی طرف دیکھا... جو اسی کی طرف دکھ رہی تھی آنکھوں میں آنسو لیے... پارس کے دل میں پاکیزہ کو ایسے دیکھ کر تکلیف سی اٹھی... لیکن دیکھتے ہی دیکھتے پاکیزہ کی آنکھوں نے آنسوؤں سے غصے کی شکل ڈال لی... پھر غصے کی جگہ حقارت نے....

پارس کے دل کو ضرب سی لگی... ایسا لگا جیسے کسی نے اس کے دل کو بری طرح کچل کر رکھ دیا ہو...

پاکیزہ نے جلدی سے اپنا چہرہ نیچے جھکا لیا.. اور اپنے آنسو صاف کیے...

میں اس کی وجہ سے نہیں روؤں گی بھاڑ میں جائے.. لیکن دل میں درد سا اٹھا... اس کے دل کو نہ جانے کیوں لگتا تھا وہ صحیح ہے... پاکیزہ کا دل کیا اپنے اس دل کو کہیں دور دفن کر آئے... جو اتنی تکلیف سہنے کے باوجود اسی کے حق میں ہے...

دوسری طرف پارس کی نگاہیں اس تذلیل پر جل اٹھی... بہت ترپاؤ گا پاکیزہ حسن بہت زیادہ... چن چن کر بدلا لوں گا ہر چیز کا... تمہاری یہ اکڑ نہ توڑی تو پھر کہنا.. بہت شوق ہے نہ تمہیں دل میں حقارت نفرت اور دوسروں پر الزام لگانے کا... دیکھنا میں تمہارا حال کیا کرتا... غصے سے پارس کی نگاہیں سرخ ہونے لگیں... اس کا دل کیا سامنے بیٹھی اس لڑکی کو جان سے مار دے.....

آپی آپ مہوش اور ماہ رخ کو بھی ساتھ لے آئیں.. بلیجہ بیگم نے سدرا سے کہا... ان کے پیپرز ہیں بس اسی وجہ سے نہیں آپائی اگلی دفعہ لازمی لاؤں گی.. انہوں نے پیار سے کہا... ان کی آوازیں سن کر پاکیزہ اور پارس دونوں نے جلدی سے ایک دوسرے کو کمپوز کیا...



اور بیٹا پارس کیا خیال ہے آگے کا؟ حسن نے شفقت سے پارس سے پوچھا.....

کچھ نہیں انکل بس پاپا کا بزنس ہی جو پہلے بھی سنبھال رہا ہوں... پارس نے شائستگی سے حسن کو جواب دیا...

ماشاء اللہ بہت ہی پیارا بچہ ہے... اتنے کم عرصے میں سب سنبھال لیا ہے.. آئے دن تمہارے بارے میں نیوز آتی ہیں... دیکھ کر دل کو بہت خوشی ہوتی ہے.. حسن نے دل سے تعریف کی... وہ اس کا مستحق بھی تھا...

چلو اب سب اٹھ جاؤ آپ اور پارس دونوں تھک گئے ہوں گے... تھوڑا فریش ہو جائیں... ملیجہ نے سب کو مخاطب کر کے کہا... ماما ابھی اتنی جلدی نہیں... مجھے باتیں کرنی ابھی... پرتیحا کی بات پر سب ہنس دیے... بیٹا آپ کو صبح یونی جانا ہے نہ چلو جلدی سے اٹھ جاؤ... حسن نے پرتیحا کو پیار سے کہا...

اوکے پایا جانی... اس نے کرسی سے اٹھ کر اپنے پایا کو چٹا چٹ پیار کر کے کہا... لیکن ساتھ پارس کو یہ کہنا نہیں بھولی... بھائی آپ سے بہت ادھار نکلتے صبح ملتی آپ سے... آپکی خیر نہیں مجھ سے...

پرتیحا کی بات پر پارس مسکرایا.. اوکے گریٹا... جبکہ دوسری طرف پاکیزہ پارس کے چہرے پر ابھر کر معدوم ہونے والے ڈمپل میں کھونے سی لگی....

پاکیزہ تم پارس کو اس کا روم دکھا دو جو ذویار کے کمرے کے ساتھ موجود ہے وہ والا... آج ہی میں نے اس کی صفائی کروائی ہے... ملیجہ نے پاکیزہ سے کہا..

م م میں ماما... پاکیزہ جو پارس کے ڈمپل میں کھو رہی تھی ایک دم سے ہوش میں آکر گرٹڑا کر کہا....

ہاں تم ہی... ملیحہ نے پاکیزہ کو گوری سے نوازتے ہوئے کہا...

او کے ماما... پاکیزہ نے سعادت مندی سے کہا اور روم سے باہر نکل آئی..

او کے پھر صبح ملتے پارس بھی سب کو کہہ کر باہر نکل آیا.... چلیں آپی آپکو میں آپکا روم دکھاتی ہوں... ملیحہ نے سدرا سے کہا... اس طرح سب سونے کیلئے اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے...



پاکیزہ نے پارس کو ہاتھ کے اشارے سے کمرے کے بارے میں بتایا اور خود جیسے ہی پلٹنے لگی.... پارس نے پاکیزہ کو اس کے بازو سے تھام کر دروازہ کھول کر کمرے میں دھکیلا... اور دروازہ بند کر دیا....

یہ یہ کیا کر رہے ہو.... پاکیزہ نے حیرت سے پھٹی ہوئی آنکھوں سے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا....

پارس نے بجائے جواب دینے کے پاکیزہ کو دونوں بازوؤں سے تھام کر دیوار کے ساتھ لگا دیا... پارس کی اس حرکت پر پاکیزہ کے دل کی دھڑکن بڑھی.. دوسری طرف پارس کی حالت بھی اس

سے مختلف نہیں تھی اس کا دل بھی تیزی سے دھڑک رہا تھا.. اس وقت وہ صرف پاکیزہ کے وجود کی خوشبو کو محسوس کرنا چاہتا تھا... جو اس کی سانسوں میں بستی ہے....

پ پ پارس کیا کر رہے ہو... پیچھے ہو... پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں پارس کو ہاتھوں کی مدد سے پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا...

لیکن پارس پہ کچھ اثر نہیں ہوا... الٹا پارس نے کندھوں سے ہاتھ ہٹا کر اس کے ہاتھوں کو تھاما... اور پاکیزہ کی طرف محبت سے دیکھا...

پارس کی اس قربت پر پاکیزہ لرزنے لگی... پاکیزہ نے حیرت اور صدمے سے پارس کی طرف دیکھا...

پارس آہستہ سے اپنا ہاتھ پاکیزہ کی کلائیوں پر لے گیا... پاکیزہ کے دل کی دھڑکن گھبراہٹ سے بڑھنے لگی... پاکیزہ نے پارس سے اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کی... جبکہ پارس نے اپنی گرفت سخت کر دی... اور اپنی نیلی آنکھوں سے اس کی سبز آنکھوں کو گھورا.. یعنی کے وارن کیا کہ فضول کی مزاحمت مت کرو... پاکیزہ نے بے بسی سے نظریں نیچے کی طرف جھکا لیں.. جب پارس کو اپنے ہاتھوں کے نیچے کچھ محسوس نہ ہوا تو اس نے الجھن سے پاکیزہ کی طرف دیکھا... پھر نگاہیں کلائی کی طرف گھمائی... وہاں بریسٹ کو نہ دیکھ کر اس کے دل میں چبن سی اٹھی... پارس نے غصے سے پاکیزہ کی کلائیوں پر اپنی گرفت انتہائی سخت کر دی.. تکلیف کی

شدت سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے... پاکیزہ جانتی تھی پارس نے ایسا کیوں کیا ہے
بے بسی سے چہرہ نیچے کیے آنسوؤں کو پینے لگی... پارس نے پاکیزہ کی کلائیوں کو چھوڑ کر پاکیزہ
کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا... پاکیزہ پارس کی قربت اور ڈر دونوں سے بے ہال
ہونے لگی... پارس نے پاکیزہ کے سر کا تھوڑا سا دوپٹہ سر کا کر اس کے کانوں کو چھواتا کہ
پاکیزہ کی بالیوں کو محسوس کر سکے لیکن انہیں وہاں نہ موجود پا کر اس کے دل کو ازیت نے
گھیرا... مطلب اب وہ بالیاں نہیں پہنتی پارس کے دل نے اس سے سرگوشی کی... پارس نے
چپتی ہوئی نظر سے پاکیزہ کی طرف دیکھا جو گھبراہٹ سے آنکھیں بند کر گئی... پارس نے اپنا چہرہ
آگے لے جا کر پاکیزہ کے کان کو اپنے لبوں سے چھوا... پارس کی اس جسارت سے پاکیزہ کے
دل کی دھڑکن اس قدر بڑھی کہ اسے لگا اس کا دل ابھی سینے سے باہر نکل آئے گا....
دوسرے ہی لمحے پارس نے بے دردی سے پاکیزہ کے کان کی لو کو اپنے دانتوں سے کاٹا...
اس سے پہلے پاکیزہ کی چیخ نکلتی پاکیزہ نے جلدی سے اپنے لبوں کو دانتوں تلے دبایا...
جنگلی انسان نہ ہو تو... پاکیزہ نے زور سے پارس کو خود سے دور دھکیل کر نرم لہجے میں کہا....
جانم یہ چھوٹی سی سزا تھی جو تمہاری ہی غلطیوں کی وجہ سے دی ہے... پارس نے طنزیہ مسکرا
کر پاکیزہ کے چہرے سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا....

بھاڑ میں جاؤ تم.... پاکیزہ نے پارس کا ہاتھ خود سے جھٹک دروازے کی طرف بڑھ گئی...



اسی وقت پارس نے پاکیزہ کو روکنے کیلئے پیچھے سے اسکا دوپٹہ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا... پاکیزہ کا دوپٹہ سر سے سرک کر اس کے کندھے تک آگیا... گولڈن بال جو مختلف لیئرز میں کٹ تھے وہ پاکیزہ کے چہرے کے ارد گرد بکھر گئے... پاکیزہ کی خوف کے مارے ٹانگیں کانپنے لگیں.... پارس نے پاکیزہ کو اس کی کمر سے پکڑ کر زور سے دیوار کے ساتھ لگایا... وہ بے یقینی سے پاکیزہ کے بال چھو کر دیکھنے لگا...

غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں... پارس کی آنکھوں میں اس قدر غصہ دیکھ کر پاکیزہ کی جان ہتھیلی میں آگئی....

پارس نے اپنا ہاتھ پیچھے لے جا کر پاکیزہ کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جھکڑا اور زور سے پاکیزہ کا چہرا اوپر کی طرف کیا... تکلیف, خوف اور بے بسی سے پاکیزہ کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے ...

میں نے تم سے کیا کہا تھا؟؟؟ پارس نے پاکیزہ کے بالوں پر گرفت سخت کر کے پاکیزہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا....

پاپا پارس چھوڑو درد ہو رہا ہے... پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا....

میں جو پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ.....

پارس نے بالوں پر مزید گرفت سخت کر کے غراتے ہوئے کہا...

کہ کہ اگر م م میں نے اپنے ب ب بال کٹوائے تو میرا بہت برا ح ح حال کرو گے...

پاکیزہ نے روتے ہوئے لڑکھڑاتی آواز میں اپنے الفاظ ادا کیے...

تو پھر کیوں نہیں مانا.... اب میرا دل کر رہا ہے میں تم سے تمہاری سانسیں چھین لوں....

پارس نے بالوں پر گرفت مزید سخت کر کے کہا....

پا پا پارس پلیز....

اس سے پہلے پاکیزہ اپنے الفاظ مکمل کرتی...

پارس پاکیزہ کے لبوں پر جھکا اور شدت بھری گستاخی کرنے لگا...

پاکیزہ کو شدید جھٹکا لگا اور اس کی آنکھوں سے آنسو روانی سے بہنے لگے...

جبکہ دوسری طرف پارس مسلسل جھکا رہا.... پاکیزہ کو سانس لینا مشکل ہونے لگا تو اس نے

پارس کے سینے پر مکے برسانے شروع کر دیے... لیکن پارس پھر بھی پیچھے نہیں ہوا تو پاکیزہ کو

لگا اگر اب پارس پیچھے نہیں ہٹا تو وہ مر جائے گی.. پارس کے شدت بھرے لمس کی وجہ سے

پاکیزہ کا پورا وجود بری طرح کانپنا شروع ہو گیا...

اسی وقت پارس نے پاکیزہ کو جھٹکے سے چھوڑا...

پاکیزہ اپنی سانسیں ہموار کرنے کیلئے زور زور سے سانس لینے لگی۔۔ اسی وقت پاکیزہ کو اپنے منہ میں خون کا زائقہ محسوس ہوا۔۔ اس نے غصے سے پارس کی طرف دیکھا جس کے لبوں پر خون کا نشان موجود تھا۔۔ جبکہ پارس بھی پاکیزہ کو ہی سخت نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔۔۔ پارس نے آگے بڑھ کر دوبارہ پاکیزہ کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جھکڑا۔۔۔۔۔ یہ بس ایک چھوٹی سی سزا تھی ابھی آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا۔۔۔۔۔ پارس نے پاکیزہ کی طرف غصے سے جلتی ہوئی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ت ت تم کو شرم نہیں آتی۔۔۔ بے ہودا انسان یہ کیا کیا۔۔۔ پاکیزہ نے روتے ہوئے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔۔

کچھ زیادہ نہیں تمہیں بس سزا دی ہے تمہاری سانسیں روکنے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔۔۔ دل تو کر رہا تھا ساری کی ساری چھین لوں۔۔۔ لیکن پھر خیال آیا ابھی بہت حساب نکلتے ہیں۔۔۔ پہلے ان کا حساب لے لوں۔۔۔ اس لیے چھوڑ دیا۔۔۔

پارس نے سفاکی سے پاکیزہ کے لبوں پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تم ہوتے کون ہو مجھے سزا دینے والے۔۔۔ گھٹیا انسان۔۔۔ پاکیزہ نے چیختے ہوئے پارس کا ہاتھ اپنے لبوں سے پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کیونکہ میں حق رکھتا ہوں۔۔۔

پارس نے طنز یہ مسکرا کر کہا....

کیسا حق میں تمہیں جان سے مار دوں گی بدتمیز انسان... پاکیزہ نے پارس کا کالر پکڑتے ہوئے کہا....

یہ تم سے بہتر کون جان سکتا ہے میرا تم پر کتنا... اور کس حد تک حق ہے... پارس نے پاکیزہ سے اپنا کالر چھڑا کر پاکیزہ کو سرتا پاؤں دیکھتے معنی خیز لہجے میں کہا....

اسی وقت پاکیزہ کے کانوں میں... "قبول ہے، قبول ہے، قبول ہے" ان تین جملوں کا جھماکا ہوا۔

پارس کیوں گیا ہے اسلام آباد.... کیوں....

ماہا نے چیختے ہوئے ماہ رخ کے کمرے میں داخل ہو کر اس سے پوچھا....

کیا مطلب ہے تمہارا کیوں گئے ہیں بھائی وہاں... اور تم یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو...
ماہ رخ نے حیرانی سے ماہا کو دیکھتے ہوئے پوچھا...

وہ بس مجھے جاننا ہے ابھی پرسوں ہی تو آئے.... آتے ہی ادھر کیوں چلے گئے....

ماہا نے اس دفعہ تحمل سے لیکن اپنے الفاظ پر زور دے کر کہا....

بھائی کے کسی دوست کی شادی تھی... پھر ماما بھی خالہ لوگوں سے ملنا چاہتی تھی اس وجہ سے گئے ہیں... رات خالہ کی طرف رہیں گے صبح آجائیں گے.. ماہ رخ نے سکون سے ماہا کو جواب دیا....

ماہا نے مزید کچھ نہیں کہا بس غصے کے گھونٹ پی کر رہ گئی... اور کمرے کا دروازہ زور سے بند کر کے باہر نکل گئی....

اس دفعہ نہیں پارس,, اس دفعہ بالکل بھی نہیں....

کمرے سے باہر نکل کر آنکھوں میں آنسو لیے ماہا دل ہی دل میں بڑ بڑائی....



بھاڑ میں جاؤ تم گھٹیا انسان تمہارا مجھ پر کوئی حق نہیں ہے....

پاکیزہ نے پارس کی طرف غصے سے گھورتے ہوئے کہا....

یاد دلاؤں پھر میں تمہیں جانم... پارس نے پاکیزہ کو اس کی کمر سے پکڑ کر خود کے ساتھ لگاتے ہوئے کہا....

چھ چھ چھوڑو واہیات انسان مجھے نہیں یاد کرنا.... پاکیزہ نے نم ہوتے لہجے میں پارس کے سینے پر مکے برساتے ہوئے کہا....

نہیں میری جان اب یاد کروا کر ہی چھوڑو گا... پارس نے پاکیزہ کی آنکھیں جو مسلسل رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں انہیں اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے کہا...

پ پ پ پارس پلینز... پارس کی جسارت اور قربت پر پاکیزہ لرز نے لگی تو اس نے کپ کپ کپاتے ہوئے کہا...

پاکیزہ کی بات کو انکسور کر کے پارس مزید نیچے جھکا اور پاکیزہ کے جس لب پر ہلکا سا کٹ تھا اسے اپنے لبوں سے ہلکا سا چھوا.... پاکیزہ جی جان سے کانپ گئی... اس کی آنکھیں روانی سے بھگنیں لگیں....

پارس نے سر اٹھا کر پاکیزہ کا چہرہ دیکھا اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر پارس کو تکلیف ہوئی... اس نے پاکیزہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا...

شش... چپ مت رو پلینز مجھے تکلیف ہوتی ہے تمہارے رونے سے...

پارس نے محبت سے دوبارہ پاکیزہ کی آنکھوں کو اپنے لبوں سے چھو کر کہا... اور اپنے پوروں سے

اس کے آنسو چن لیے... پاکیزہ چند لمحوں کیلئے فریز ہوئی... اسے ایسا لگا جیسے اس کے دل کی دھڑکن تھمی ہو....

پاکیزہ نے پارس کے چہرے کو دیکھا جہاں زمانے بھر کی فکر اور محبت موجود تھی... پاکیزہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر پارس کے چہرے کے نقوش چھونے لگی.... لیکن پھر جیسے ہی اس کی نظر نیچے پارس کی گردن پر گئی... کڑوی یادیں پھر سے دماغ میں آسمائیں...

دور دو دور رہو مجھ سے... نفرت ہے مجھے تم سے... پارس تم نے مجھے چیٹ کیا ہے... میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی کبھی نہیں...

پاکیزہ نے روتے اور چیختے ہوئے پارس کو خود سے دور دھکا دے کر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر بھاگ گئی....

پارس حیرت صدمے اور بے بسی سے کچھ وقت کے لیے وہاں کھڑا رہا....

پاکیزہ کیوں کیوں.... تم مجھے کیا، میں تمہیں معاف نہیں کروں گا... تمہاری زندگی حرام کر دوں گا... پارس نے بے بسی سے نم لہجے میں زمین پر بیٹھتے ہوئے کہا....



پاکیزہ نے اپنے روم میں جا کر دروازہ بند کیا... اور دروازے کے ساتھ ہی ٹیک لگا کر زور شور سے رونا شروع کر دیا....

پارس تمہاری نزدیکی مجھے سکون دیتی ہے.... نفرت نہیں ہوتی مجھے تم سے تمہارے لمس سے.... میرے دل کو تم سے بس محبت ہے... بے شک تم نے جتنی بھی ازیت دی ہو... میرا دل

آج بھی تمہارے ہی حق میں گواہی دیتا ہے.... پاکیزہ نے روتے ہوئے بے بسی سے یہ الفاظ ادا کر کے اپنا چہرا ہاتھوں میں چھپا لیا... لیکن جب بھی تمہاری گردن پر موجود وہ نشان یاد آتے ہیں... ایسا لگتا ہے جیسے تم نے مجھے زندا زمین میں دفن کر دیا ہو.... بہت تکلیف ہوتی ہے... خدا گواہ ہے....

کیوں کیا پارس کیوں.... پاکیزہ کے رونے میں مزید شدت آگئی.... اس نے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے موجود تمام چیزوں کو ہاتھ مار کر زمین پہ گرا دیا....

زندگی میں مجھے کچھ نہیں چاہیے تھا صرف تم سے تم تک کی ہی خواہش کی تھی... پاکیزہ نے روتے ہوئے بیڈ سے بلینکٹ زمین پر پھینکتے ہوئے کہا....
کیوں پارس کیوں... یہ بے وفائی کیوں...

پاکیزہ روتے اور چیختے ہوئے بیڈ پر ہی گر گئی.... اور زار و قطار رونے لگی...

دوسری طرف پارس زمین سے اٹھ کر جا کے کھڑکی کے سامنے کھڑا ہو گیا... اور سموکنگ کرنے لگا... اپنے دل میں بڑھتی جلن کو اس سے کم کرنے لگا... دکھ، اذیت، تکلیف سے پارس کی آنکھیں سرخ ہونے لگی... تم نے میری محبت کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے پاکیزہ... اس دفعہ بہت تکلیف دوں گا... بہت ترپاؤں گا... تمہیں بھی اسی آگ میں جلنا ہوگا جس میں میں جل رہا... پارس نے آنکھیں اذیت سے بند کرتے ہوئے کہا....



چلیں جی میڈم جائیں آگیا آپکا گھر..... زاویار نے عنایا کے گھر کے سامنے گاڑی روک کر
کہا....

شکریہ ٹیکسی ڈرائیور... عنایا نے جلدی سے گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے کہا...
واٹ میں تمہیں ٹیکسی ڈرائیور لگتا... زاویار نے انتہائی حیرت سے عنایا کی طرف دیکھتے ہوئے
کہا...

ہاں بالکل راستے میں کسی سے بھی پوچھ لینا... عنایا نے معصومیت سے آنکھیں پٹ پٹاتے
ہوئے کہا...
اوہ سوری میں بھی کیوں تم سے پوچھ رہا تم تو خود آنکھیں گھر چھوڑ کے آتی ہو.... جاؤ اندر جا کر یاد
سے فٹ کروالو اپنی آنکھوں میں....

زاویار نے بھی طنزیہ مسکرا کر حساب بے باک کرتا... گاڑی زن سے آگے بڑھا گیا....
بدتمیز شوخا، بندر، ایڈیٹ، بھاڑ میں جاؤ... عنایا بھی زاویار کو مختلف القابات سے نوازتی گھر کی
طرف بڑھ گئی....



دیر رات گئے بھی پارس کے دل کی جلن کسی طور کم نہ ہوئی تو پارس نے اپنے قدم پاکیزہ کے کمرے کی طرف بڑھا دیئے کچھ بات کرنے کی غرض سے.....

پاکیزہ جو روتے روتے نہ جانے کب نیند کی وادی میں اتری

اسے محسوس ہوا جیسے اس کا چہرہ کسی کی نگاہوں کی تپش کی وجہ سے جلس رہا ہو اس نے بے ساختہ اپنی سبز آنکھیں کھول دیں جو گہری نیلی آنکھوں سے ٹکرائی..

سامنے کھڑا شخص جو اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا جیسے ہی پاکیزہ نے چیخ مارنے کے لئے لب کھولے اس نے اس کے گلابی ہونٹوں پر زور سے ہاتھ رکھ دیا....

شش گہری باری آواز پاکیزہ کے کانوں سے ٹکرائی ... خبردار جو تمہارے منہ سے چیخ سنائی دی میں تمہارا گلا دبانے سے بھی گریز نہیں کروں گا.. اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا...

پاکیزہ کی آنکھیں غم، شدت، خوف سے پھٹنے کو ہو گئیں.. پاکیزہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کا استعمال کر کے اپنے منہ سے اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی مگر بے سود... سامنے کھڑے شخص نے اس کے ان دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں لے کر اس کے اوپر جھکا...



اس کے لگے الفاظ سن کر پاکیزہ کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی..

میری جان جب کہوں سن لیا کرو تو سن لیا کرو.. ورنہ تم سے بہتر کون جان سکتا ہے میں کتنا گھٹیا اور آوارہ ہوں.. اور اس وقت تمہارے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہوں... اس نے پاکیزہ کے ہاتھوں پر گرفت سخت کر کے اور اس کو سر تا پاؤں گرمی نظروں سے دیکھتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہا... پاکیزہ کو ایسا لگا جیسے کسی نے پگلتا ہوا سیسہ اس کے کانوں میں انڈیل دیا ہو... پاکیزہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھرنا شروع ہو گئیں...

اس کے آنسوؤں دیکھ کر سامنے کھڑے شخص کو ایسا لگا جیسے کسی نے اس کے دل پر زور سے گھونسا مارا ہو... اس نے خود پہ ضبط کرتے ہوئے پاکیزہ کے ہاتھوں پر گرفت سخت کر دی... اور سختی سے اس کے کانوں میں غرایا اپنا یہ رونا دھونا بند کرو ورنہ میں ابھی تمہاری سانسیں چھین لینے میں زرا وقت نہیں لگے گا... پاکیزہ اس ظالم کی اس قدر سرد مہری پر تڑپ کر رہ گئی...

پارس نے اس کے ساتھ ہی پاکیزہ کے منہ اور ہاتھوں پر گرفت مزید سخت کر دی....

مجھے تم سے بات کرنی ہے چپ کر کے وہ سنو... پارس نے پاکیزہ کو غصے سے دیکھتے ہوئے کہا...

پاکیزہ نے اپنے منہ اور ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا... جو پارس کی گرفت میں تھے...
اگر میں نے تمہارے منہ سے کسی بھی قسم کی چیخ اور شور سنا تو میں تمہیں جان سے مار دوں
گا... پارس نے کرخت لہجے میں کہہ کر پاکیزہ کے منہ اور ہاتھوں پر سے اپنے ہاتھ ہٹا دیے...
ت ت تم انتہائی گھٹیا، فضول اور چھپھورے انسان ہو....

پاکیزہ نے اٹھ کر بیٹھ کے اپنے ہاتھ کی کلائیوں کو سہلاتے ہوئے کہا...
اور ساتھ ہی حقارت سے پارس کی طرف دیکھا...

پاکیزہ کی نظر میں حقارت دیکھ کر پارس کے دل پر ایک ضرب لگی...
وہ جو اس پر رحم کھانے کے موڈ میں تھا... آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ پاکیزہ کے پیچھے لے جا کر پاکیزہ
کے بال اپنی مسٹی میں جھکڑ کر زور سے کھینچ کر پاکیزہ کا چہرہ اوپر کی طرف کیا...
بہت زیادہ نہیں بکواس کرنے لگ پڑی مجھے اس پر قابو پانا بہت اچھے سے آتا ہے...

پارس نے پاکیزہ کے کان میں سرگوشی نما غراتے ہوئے کہا...
تکلیف کے باعث پاکیزہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر نے لگیں اور لب خوف کی شدت سے آپس
میں سختی سے بند کر دیے...

پ پ پارس چھوڑو پلیز بہت زیادہ درد ہو رہا ہے.... جب درد برداشت نہیں ہوا تو پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں پارس کو کہا....

لف "درد" سن کر پارس نے پاکیزہ کے بالوں پر گرفت مزید سخت کر دی..

لفظ درد تمہارے منہ سے اچھا نہیں لگتا... مس پاکیزہ حسن... اوہ سوری مسسز پارس ضیاع.... تم صرف درد دینا جانتی ہو، اور تم جانتی ہو تم درد بھی لگے بندے کو اس شدت سے دیتی ہو کہ وہ جیتے جی مرنے کی خواہش کرنے لگتا ہے.... پارس نے اپنی نیلی آنکھیں اس کی سبز آنکھوں میں گاڑتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا اور پاکیزہ کے بال ایک جھٹکے سے چھوڑ دیے....

پاکیزہ لمبے لمبے سانس لینے لگی اور اس کے آنسوؤں مزید شدت سے بہنے لگے....

ت ت تم جنگلی ہو، درندے ہو، بدتمیز انسان... پاکیزہ نے روتے ہوئے کہا....

جبکہ پارس پاس کھڑا اپنا غصہ ضبط کرنے لگا کیونکہ سامنے جو اس کے ہستی بیٹھی تھی وہ اسے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھی...

جنگلی، درندہ، بدتمیز اب تمہیں بن کر دکھاؤں گا پارس نے نیچے جھک کر پاکیزہ کے لب اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے بے دردی سے مسلتے ہوئے کہا.... اور جو بات کرنے آیا تھا وہ کیے بغیر روم سے نکل گیا....

بچھے سے پاکیزہ بے بسی سے روتی رہی...

پاس ایسے تو نہیں تھے.... سب کتنا الگ اور خوبصورت تھا... تم ایسے کیوں ہو گئے...

پاکیزہ نے پاس پڑا کشن زمین پر پھینکتے سوچا... اور واپس بیڈ پر گر گئی... آنسو روانی سے آنکھوں سے بہنے لگے... اور وہ پرانے وقت میں کھونے لگی.....



اوہ ماما سچ وہ سچ میں آ رہا ہے؟؟

پاکیزہ نے چمکتے ہوئے اپنی ماما کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے کہا....

ہاں میری جان بالکل سچ وہ سچ میں واپس آرہے پاکستان... وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے... آپنی

سدا کی کال آئی انہوں نے بتایا... ملیجہ نے اپنی بیٹی کے بال سہلاتے ہوئے کہا....

ماما میں بہت خوش ہوں بہت زیادہ وہ واپس آ رہا ہے... اس نے وعدہ کیا تھا وہ لوٹے گا...

دیکھو ماما وہ آ رہا ہے تیرا سال بعد میرے بچپن کا دوست میرا ساتھی....

پاکیزہ نے اٹھ کر جھومتے ہوئے کہا...

شرم کر لو لڑکی سامنے تمہاری ماں بیٹھی ہے... کیسے خوش ہو ہو کر لڑکے کا ذکر کر رہی... ملیجہ

نے اٹھ کر پاکیزہ کے کان کھینچتے ہوئے کہا...

اوہ میری ماما پلیز اس وقت میں اپنی ماما سے نہیں اپنی دوست سے بات کر رہی... پاکیزہ نے اپنی ماما کے گالوں پر چٹاچٹ پیار کرتے ہوئے کہا....

ملیجہ نے اپنے بچوں کو ماں اور دوست دونوں کا مان دیا تھا کہ ان کے بچے کبھی ان سے کچھ نہ چھپائے... جو دل میں ہو بلا جھک آ کر کہہ دیں ایک ماں سے نہیں تو اپنی دوست سے ضرور... مقصد صرف یہی تھا ان کو صحیح اور غلط میں فرق بتا سکیں..

اچھا چلو پھر جاؤ کالج اور دیہان سے اچھا سا پیپر دینا میری جان... ملیجہ نے شفقت سے اپنی بیٹی کے سر پر پیار دے کر کہا....

اوکے پیاری ماں میں فریش ہو کر آ جاؤں....



ہر ٹائم صرف بچوں کا خیال میرا تو اب کوئی خیال ہی نہیں رہا..

حسن نے ناراضی سے ملیجہ کو دیکھ کر کہا... جو ابھی بچوں کو ناشتہ کروا کر سکول، کالج اور یونی بھیج کر آرہی تھیں...

آپ بھی نہ آپ سے بڑھ کر کس کا خیال ہو سکتا....

ملیجہ نے مسکرا کر حسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا....

اچھا جی پھر ادھر آئیں ٹائی باندھیں میری... حسن نے پیار سے ملیجہ کو دیکھتے ہوئے کہا...

جی ضرور ملیجہ نے آگے بڑھ کر حسن کی ٹائی باندھنے لگی.

ٹائی بندھوانے کے بعد حسن نے ملیجہ کے بالوں پر بوسہ دیا... اور آفس کے لیے نکل گئے...



تم یہ کیا کر کے آئے ہو بولو؟

پاکیزہ نے پارس کو اپنی سبز آنکھوں سے گھورتے ہوئے کہا....

کیا کیا ہے میں نے؟؟ پارس نے شان بے نیازی سے الٹا سوال پوچھا....

تم نے احمد کو اتنی زور سے پیچ کیوں مارا ہے تمہیں پتہ ہے وہ کتنا رو رہا ہے....

پاکیزہ نے پارس کو تپے ہوئے لہجے میں بولا....

پارس نے اٹھ کر ایک نظر پاکیزہ کی طرف سرتا پاؤں دیکھا وائیٹ فراق پہنے، بال کھلے چھوڑے،

منہ پھولائے، سبز آنکھوں سے اسے گھورتی... پارس کو اپنی یہ پانچ سالہ کزن بہت عزیز تھی جو

اس سے اس پانچ سال چھوٹی تھی..

شکر کرو صرف پیچ مار کے آ رہا ابھی، دانت نہیں توڑ دیے اس کے میں نے...

پارس نے پاکیزہ کو اپنی نیلی آنکھوں سے گھورتے ہوئے کہا...

بہت بری بات ہے پارس وہ ہماری خالہ کا بیٹا ہے ایسے تھوڑی کرتے...

پاکیزہ نے پریشانی سے پارس کو کہا...

ہاں تو پھر یہ تمہیں خیال رکھنا چاہیے تھا جب منع کیا تھا کسی کے ساتھ نہیں کھیلنا پھر کیوں نہیں مانی بات...

پارس نے ناراض نظروں سے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا....

اس کا یہ نہیں مطلب پارس کہ تم ایسے مارو..

پاکیزہ نے فکر مندی سے کہا...

اب میں نے مزید تمہیں اس کی حملیت کرتے سنا نا.... میں تم سے بات نہیں کروں گا اور اسکا بھی جا کر منہ توڑ دوں گا....

پارس نے پاکیزہ کو گھورتے ہوئے کہا....

اوکے سوری پلیز میں کچھ نہیں کہہ رہی.... پارس کا بات نہ کرنا پاکیزہ کو تکلیف دیتا اس لیے جلدی سے بولی کہیں وہ چلا نہ جائے....

کان پکڑ کر سوری بولو مجھے پارس نے ناراض لہجے میں پاکیزہ سے کہا...

ایک شرط پر پھر تم مسکراؤ گے... کیونکہ مجھے تمہارا ڈسپل دیکھنا ہے... پاکیزہ نے معصومیت سے کہا...

اوکے ڈن پہلے تم بولو... پاس نے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

اوکے سوری پاس پلینز... پاکیزہ نے اپنے کان پکڑ کر انتہائی معصومیت سے کہا... جس پر پاس مسکرا دیا....

پاس مجھے یہ بہت اچھے لگتے ہیں پلینز مجھے تم یہ دے دو... پاکیزہ نے پسندیدہ نظروں سے پاس کے ڈسپل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا....

سوری یہ کیسے دے سکتا... ہاں ایک وعدہ ضرور کرتا ہوں جب تمہاری خواہش ہو تم انہیں چھو سکتی ہو یہ ہمیشہ تمہارے ہی رہیں گے میرے پاس رہ کر بھی...

پاس نے پیار سے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا....

سچی پاس ہمیشہ..... پاکیزہ نے چمکتے ہوئے پوچھا...

ہاں بالکل سچ میں ہمیشہ..... پاس نے مسکرا کر جواب دیا....

لیکن وہ پاس.... پاکیزہ نے پریشان لہجے میں کہا....

کیا لیکن..... پاس نے بھی پریشانی سے پوچھا...

وہ آنٹی کی شادی پر ماما بتا رہی تھیں جب بیٹیاں بڑی ہو جاتی ہیں انہیں شہزادے لینے آتے
پھر وہ ان کے ساتھ رہتی ہیں....

پاکیزہ نے پریشان لہجے میں پارس سے کہا...

ایسا کیوں کبھی ہوگا.. میں ہونے ہی نہیں دوگا.. تم کہیں نہیں جاؤ گی..

پارس نے غصے پاکیزہ کو گھورتے ہوئے کہا....

تو پھر کیا تم میرے شہزادے بنو گے؟ اگر تم بن جاؤ گے پھر میں ہمیشہ تمہارے پاس رہوں
گی... اور تمہارے یہ ڈمپل بھی میرے ہمیشہ کے لیے...

پاکیزہ نے خوش ہو کر پارس کو مشورہ دیا...

ہاں میں بنوں گا تمہارا شہزادا، میں ہی لے کر جاؤں گا تمہیں... اور میرے یہ ڈمپل ہمیشہ کے
لیے تمہارے...

واؤ سچی پارس. پاکیزہ نے پارس کا ہاتھ تھام کر پوچھا...

ہاں سچ میری شہزادی.... پارس نے پاکیزہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے یقین دلایا...

آج، سی.. کیا بد تمیزی ہے یہ، شرم نہیں آتی تمہیں... پاکیزہ نے تپے ہوئے لہجے میں سامنے
بیٹھی عنایا سے کہا....

اوپس جانی خیالوں میں کچھ زیادہ ہی آگے نکل گئی تھی جو میرا تمہاری انگلی چائے میں ڈالنا تمہیں آگ بگولہ کر رہا ہے.. عنایا نے معصومیت سے آنکھیں پٹ پٹاتے یوئے کہا...

یار جب سے سنا ہے وہ واپس آ رہا ہے اس کے ساتھ گزارے بچپن کے وہ دن بہت یاد آرہے ہیں...

پاکیزہ نے معصومیت سے آنکھیں نیچے جھکاتے ہوئے کہا...

ہائے زیارہ یاد آرہی ہے اپنی بچپن کی محبت کی.... عنایا نے شرارت سے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا...

اف اللہ جی میں نے کب کہا مجھے اس سے محبت ہے....

پاکیزہ نے عنایا کو گھورتے ہوئے کہا...

میڈم جیسے آپ بار بار اپنے ان کے خیالوں میں کھو جاتی لیٹار تو محبت کے ہی ہیں....

عنایا نے مزید شوخ ہو کر پاکیزہ کو کہا....

بھاڑ میں جاؤ تم میں بس ایکسائیٹڈ ہوں 13 سال بعد ملوں گی... کیا آج بھی وہ ویسا ہی ہو گا

اتنا ہی کیئرنگ، چارمنگ، پوزیسو اور ہائے اس کے وہ ڈمپل... پاکیزہ نے کھوئے کھوئے لہجے

میں کہا.. .

ویسے وہ اتنی آسانی سے امریکہ کیسے چلا گیا.... تمہیں چھوڑ کر...

عنایا نے حیرانی سے کہا....

اپنی فیملی کی وجہ سے اس کے دادا کی ڈیوٹی کے بعد اس کے بابا کا پاکستان رہنے کا حوصلہ

نہیں ہوا تو ان کا بزنس امریکا بھی تھا اس لیے وہ ادھر شفٹ ہو گئے...

لیکن جانے سے پہلے پارس نے بولا تھا میرا شہزادہ وہ ہی ہے.... وہ مجھے لے جائے گا... دیکھو

13 سال بعد وہ واپس آ رہا... عنایا میں بہت خوش ہوں....

پاکیزہ نے چمکتے ہوئے کہا...

ویسے تم نے ان چند سطروں کے سہارے تم نے اپنی زندگی کے اتنے سال گزار دیے

کیسے... حیرت ہوتی ہے یار... عنایا نے پاکیزہ کی سبز آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا...

پتہ نہیں یار، میں نے اسے ہمیشہ اپنے آس پاس محسوس کیا ہے... بچپن کی یادیں، اس کے

الفاظ، میرے خیالوں کو ہمیشہ مہکا دیتے ہیں...

میرا کسی کی طرف پلٹ کر دیکھنے کو بھی دل نہیں کرتا کیونکہ اسے نہیں پسند تھا... وہ چاہتا تھا

میری ذات ہمیشہ اس تک محدود رہے اور میں نے رکھی ہے...

میں نے خود کو اپنے خیالوں کو بس اس سے اس تک محدود رکھ لیا ہے...

پاکیزہ نے نرمی سے عنایا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا...

تمہیں پارس سے محبت ہے نہ...؟؟

عنایا نے پاکیزہ کا چہرہ تھامتے ہوئے پوچھا...

پتہ نہیں یار محبت ہے یا نہیں.... مجھے یہ بھی نہیں پتہ محبت ہوتی کیسی ہے.. میں بس اتنا

جانتی ہوں میری ذات صرف اس سے اس تک محدود ہے....

پاکیزہ نے معصومیت سے نظریں جھکاتے ہوئے کہا...

جھلی ہو تم اس لیے مجھے بہت پیاری ہو...

حد ہوگئی ہے، شرم نام کی کوئی چیز نہیں ہے بیٹا... گھر میں تمہارے بھتیجے کی شادی ہے اور

تم لوگ ابھی تک نہیں پہنچے.... اصغر صاحب نے غصے میں کال پر اپنے لاڈلے کو سنایا....

ابو جی بس آج رات ہی ادھر ہوں گے... وہ بس بچوں کے پیپر تھے...

حسن صاحب نے گڑبڑا کر جلدی سے جواب دیا....

اپنی مصروفیات کا الزام میرے بچوں کو مت دو.... تم مت آؤ ادھر ہی رہو... بس بہو، پاکیزہ،

پریتا اور زاویار کو حویلی بھیج دو...

اصغر صاحب کی کرخت آواز فون میں سے گونجی..

ن ن نہیں ابو جی ہم سب آج رات ہی ادھر ہوں گے میرے بھتیجے کی شادی ہے.. حسن نے سنبھلتے ہوئے جلدی سے جواب دیا...

رات کے رات تم لوگ سب یہاں موجود ہو... ورنہ پھر تم اپنے باپ کو تو جانتے ہی ہو.. اصغر صاحب نے غصے سے کہہ کر فون بند کر دیا...

جب کہ دوسری طرف حسن بس فون کو دیکھ کر رہ گئے.....



ملیجہ ادھر آئیں، مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے.... حسن نے ملیجہ کو اپنی طرف مخاطب کر کے کہا....

جی بولیں کیا بات ہے... ملیجہ نے پیار سے حسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

ابو جی کی کال آئی ہے... باسٹ کی شادی ہے 15 دن بعد ماریہ (باسٹ کی خالہ زاد) کے ساتھ... آج کے آج گاؤں پہنچنا ہے.... حسن نے رسائیت سے کہا...

اوہ ماشاء اللہ! آپ نے مبارک بعد دینی تھی بھائی حسنین اور بھابھی یا سمین کو.... ملیجہ نے پیار سے کہا....

وہ آمنے سامنے دیں گے جا کر ابھی جلدی سے پیکنگ کریں حویلی جانا ہے آج ہی.. اور زاویار کو بولیں بہنوں کو لے آئے آج خود ہی جلدی سے...

حسن نے ملیحہ کے سر کا دوپٹہ صحیح کرتے ہوئے کہا....

اوکے آپ فکر نہ کریں سب سنبھال لوں گی میں.... ملیحہ نے محبت سے کہا... اور وہ آپی سدرہ لوگ پاکستان آرہے ان سے ملنا؟ ملیحہ نے پریشانی سے کہا...

اوہ میری پیاری سی جان انہیں شادی کا کارڈ بھیج دیں ویسے بھی بچپن میں پارس کتنی دفعہ حویلی رہا ہوا.... اب ملاقات ان سے گاؤں میں ہی ہوگی... ابو کا پتہ ہے نہ اس لیے آج ہی جانا حویلی... حسن نے محبت سے ملیحہ کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا....

شکریہ میری زندگی میں آنے کیلئے حسن... اور اس میں اتنے رنگ بھرنے کیلئے... ملیحہ نے حسن کے گلے لگ کر کہا....

میری پیاری جان یہ صرف میرا نہیں ہم دونوں کا کمال ہے... آپ نے بھی ہر موڑ پر میرا ساتھ دیا ہے... شکریہ جانم... حسن نے ملیحہ کے ماتھے کو چومتے ہوئے کہا....



ویسے پاکیزہ ایک بات بتاؤ آج کے پیپر میں پارس نامہ تو نہیں لکھ آئی... عنایا نے شرارت سے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا...

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا....

پاکیزہ نے نا سمجھی سے عنایا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا...

سمپل یار ہر وقت تو پارس کو سوچتی رہتی ہو... مجھے فکر لاحق ہوئی کہیں پیپر میں پارس نامہ نہ جھاڑ آئی ہو....

عنایا نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا....

بھاڑ میں جاؤ تم ایڈیٹ انسان میں تمہارا قتل کردوں گی... پاکیزہ کو جب بات سمجھ آئی تو پاکیزہ نے پاس پڑی کتاب عنایا کے سر پر مارتے ہوئے کہا....

ایک تو فکر ہو رہی تھی اس لیے پوچھا ہے کہیں فیل نہ ہو جاؤ اوپر سے کتاب مار کر میرا ہی سر شہید کر دیا ہے...

عنایا نے پاکیزہ کو گھورتے ہوئے کہا....

اس سے پہلے پاکیزہ جواب دیتی اسے اپنے نبر پر زاویار کی کال آتی دکھی...

جی بھائی بولیں... پاکیزہ نے کال ریسو کرتے ہوئے کہا...

گرٹیا جلدی سے باہر آؤ میں اور پرتیحا باہر کھڑے تمہیں لے جانے کیلئے... زاویار نے پاکیزہ کو کہا..

خیریت بھائی پہلے تو آپ کبھی ایسے لینے نہیں آئے اور پرتیحا بھی... پاکیزہ نے پریشانی سے پوچھا..
ہاں گرٹیا بھائی باسط کی شادی ہے سب گاؤں جا رہے۔ بس اسی وجہ سے.... اب باتیں بند کرو
جلدی سے آؤ....

اوکے بھائی....

کیا ہوا... عنایا نے پریشانی سے کہا...

یار سب گاؤں جا رہے... بھائی کی شادی یے پلیز تم بھی چلو تمہیں اپنا گاؤں گھوماؤں گی
سارا... پاکیزہ نے چمکتے ہوئے کہا....

چلو ٹھیک ہے ویسے بھی ماما بابا کسی میٹنگ کے سلسلے میں آؤٹ آف کنٹری ہیں... میں بھی
یہاں کیا کرو گی چلتے ہیں...

عنایا نے ہامی بھرتے ہوئے کہا...

اوکے یار وہ بہت خوبصورت جگہ ہے... پارس کے ساتھ بچپن کی بہت سی یادیں ہیں... وہاں ہی اس نے مجھ سے لوٹ کے آنے کا وعدہ کیا تھا.. دیکھو وہ بھی آرہا اور میں اس جگہ واپس جا رہی....

پاکیزہ نے دنیا جہاں کی آنکھوں میں محبت سموئے عنایا کو گلے لگاتے ہوئے کہا...

عنایا نے بھی اسے اپنی بانہوں میں بھینچ لیا..... اور ساتھ اس کے گال پر بوسہ دیا....

اف بھائی باہر ویٹ کر رہے.... میں اس شخص کی وجہ سے سب بھولنے لگتی ہوں.. پلیز عنایا جلدی سے پیکنگ کر کے ہمارے گھر کی طرف آ جانا... ہم آج شام ہی نکل رہے... پاکیزہ نے مسکراتے ہوئے عنایا کا رخسار کھینچتے ہوئے کہا....

اوکے مائی لو..



عنایا پیکنگ کر کے شام سے کچھ دیر پہلے ان کے گھر موجود تھی وہ سب سے مل چکی تھی سوائے زاویار کے... سب نے خوش دلی سے اس کو ساتھ لے جانے پر ویلکم کیا تھا کیونکہ وہ اس گھر کے مکینوں کے دل میں اپنی جگہ بنا چکی تھی سوائے زاویار کے جسکی اس نے ابھی تک شکل بھی نہیں دیکھی تھی ہاں نام کافی سن رکھا تھا....

وہ لوگ شام کو روانہ ہوئے اور 2 گھنٹے کے سفر کے بعد وہ لوگ حویلی میں موجود تھے... جو خوبصورتی کا منہ بولتی ثبوت تھی...

....Wow what a beautiful house

عنایا نے حویلی کی طرف نظریں گھوماتے ہوئے کہا.. یار پاکیزہ یہ صرف باہر سے نہیں اندر سے اور بھی خوبصورت ہے... عنایا نے دوبارہ کہا... ہاں یار یہاں آکر دلی سکون ہوتا ہے... پاپا کو شوق تھا بزنس کا اس وجہ سے ہم لوگ وہاں اسلام آباد شفٹ ہو گئے.. ورنہ کس کا دل کرتا اس خوبصورت جگہ کو چھوڑ کر جانے کا... عنایا نے محبت سے سارے گھر کو دیکھا جہاں اس کا بچپن گزرا تھا...

حویلی میں موجود سب لوگوں نے ان کا پر تپاک استقبال کیا... اصغر صاحب تو اپنے تمام بچوں کو ایک ساتھ دیکھ کر پھولے نہیں سمارہے تھے.. یہ سب لوگ ہی تو ان کی زندگی کا کل اثاثہ تھے....

اہم اہم بہت مسکرایا جا رہا اکیلے اکیلے... پاکیزہ نے اپنے دادا جی کے گال کھینچتے ہوئے کہا... بس میری جان جب سب بچے ساتھ ہوتے ہیں دل کو بہت خوشی ہوتی ہیں... اپنے ارد گرد یہ رونقیں دیکھ کر... اصغر صاحب نے محبت سے اپنے تمام بچوں کو دیکھتے ہوئے کہا....

...Ooo Dadu i love you

ہمیں بھی بہت خوشی ہوتی آپکو مسکراتے دیکھ کر...

پاکیزہ نے اپنے دادا کے گال پیار سے کھینچتے ہوئے کہا... چاہے ان کا جتنا بھی رعب دبدبہ ہو.. لیکن وہ اپنے بچوں کو ساتھ دیکھ کر بالکل بچوں کی طرح ہستے مسکراتے.... لیکن زاویار نہیں آیا انہوں نے پریشانی سے کہا.... دادا جانی بھائی کے پیپر تھے وہ فری ہو کر آجائیں گے آپ فکر نہ کریں... پاس بیٹھی پرتحانے محبت سے کہا....

اوکے میری پیاریوں.... دادا جی نے دونوں کے سر پر بوسہ دے کر کہا...



دو ہفتے شادی کی تیاریوں اور گاؤں گھومتے کیسے گزرے بالکل بھی پتہ نہیں چلا عنایا نے بیڈ پر نیچے گرتے کہا....

ہاں مجھ سے پوچھو نہیں پتہ چلا کی کچھ لگتی... خالہ لوگ ابھی تک نہیں آئے آج شام مہندی ہے....

پاکیزہ نے منہ بسور کر کہا....

میری جان خالہ لوگ یا صرف خالہ کا بیٹا.. عنایا نے اٹھ کر پاکیزہ کو آنکھ مارتے ہوئے کہا...

جہنم میں جاؤ تم... اللہ پوچھے تمہیں... پاکیزہ نے عنایا کو کشن مارتے ہوئے کہا...

یار آج رات مہندی ہے آجائے گے آپ کے ہونے والے بچوں کے پاپا... تھوڑا صبر رکھیں

عنایا نے کہتے ہی روم سے باہر کو دوڑ لگائی اس سے پہلے پاکیزہ اب اس کا سر پھاڑ دیتی....

بدتمیز عورت... پاکیزہ پیچھے سے بلش کرتی دانت پیس کر رہ گئی....



عنایا جو مسکراتے باہر کو بھاگ رہی تھی سامنے سے آتے زاویار سے بری طرح ٹکرا گئی....

تم دیکھ کر نہیں چل سکتی کیا.. زاویار جو اپنے لاسٹ سمسٹر کے پیپر دے کر آج ہی آیا تھا... اس آفت سے ٹکرانے کے بعد اسے گھورتے ہوئے بولا.....

عنایا جو اس کی براؤن آنکھوں میں کھونے سی لگی تھی.. زاویار کے الفاظ سن کر ایک دم سے ہوش میں آئی

میں تو نہیں چل سکتی... لیکن تم تو دیکھ کر چل سکتے تھے نہ... مگر تم نہیں چلے کیونکہ تمہیں لڑکیوں سے ٹکرانے کا شوق ہے... عنایا نے بھی تپے ہوئے لہجے میں زاویار کو گھورتے ہوئے کہا....

تمیز سے بات کرو۔۔ اور تم ہو کون پاگل لڑکی۔۔ زاویار نے عنایا کو سلگتی ہوئی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں ایک خوبصورت حسینہ تمہیں سامنے نظر نہیں آرہی... عنایا نے شرارت سے کہا۔۔۔
خوبصورت کا تو پتہ نہیں ہاں چڑیل ضرور نظر آرہی مجھے سامنے اپنے۔۔۔
زاویار نے طنزیہ مسکرا کر کہا۔۔۔

ہاں تم خود جو چلتے پھرتے جن ہو۔۔۔ آس پاس چڑیلیں ہی نظر آئیں گی۔۔۔

عنایا نے زاویار کو شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کیا تب سے فضول بول رہی ہو۔۔۔ زاویار نے عنایا کا بازو پکڑ کر غصے سے کہا۔۔۔۔

زاویار کا بازو پکڑنا عنایا کو سٹیٹانے پر مجبور کر گیا۔۔۔

کیوں تمہیں اردو نہیں آتی جو فضول لگ رہا سب اتنے تم انگریز بندر۔۔۔۔

عنایا نے خود کو کمپوز کر کے زاویار سے اپنا بازو چھڑاتے کہا۔۔۔

تم خود بندریا ہو۔۔۔۔ پاگل... تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔ زاویار نے عنایا کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہارا پیچھا۔۔۔ عنایا نے معصومیت سے کہا۔۔۔

اس کی بات پر زاویار کو جھٹکا لگا...

کیا بلکواس کر رہی ہو تم یہ.... زاویار نے عنایا کو اس کے بازو سے خود کی طرف کھینچتے ہوئے کہا...

وہی جو سچ ہے.. وہ تم ہی تھے نہ جو میرا پرس چرا کر بھاگ گئے تھے چور نہ ہو تو... عنایا نے شرارت سے زاویار کو دیکھ کر کہا... اور اس سے خود کو دور کیا...

تمہارا دماغ خراب ہے کیا.. میں تمہیں ایسے کا دکھ رہا ہوں...

زاویار نے غصے سے عنایا کو گھورتے ہوئے کہا...

ہاں بالکل شکل سے تو چور ہی لگتے ہو....

عنایا نے آنکھیں گھوماتے ہوئے کہا....

ک ک کیا مطلب ہے تمہارا.... زاویار کو عنایا کی بات پر صحیح صدمہ لگا... وہ جو اس قدر دلکش تھا اسے چور لگ رہا تھا...

یہی کہ تم چور ہو... عنایا زاویار کو زبان چڑا کر اندر واپس بھاگی....



کیا ہوا ہے ایسے بھاگتی ہوئی آکر کیوں لیٹ گئی ہو.. کیا کارنامہ اب سرانجام دے کر آئی ہو۔
پاکیزہ نے عنایا کو گھورتے ہوئے پوچھا جس سے کچھ اچھے کی امید نہیں تھی...

یار باہر بہت ہی کوئی کیوٹ سا لڑکا تھا.... میرا دل کیا میں اس سے زیادہ باتیں کروں تو میں
چور بول کر بھاگ آئی ہوں.... عنایا نے مسکراتے ہوئے کہا...

کیا مطلب تمہیں وہ کیوٹ لگا تو تم اسے چور بول آئی ہو.... پاکیزہ کو عنایا کی بات سن کر صدمہ
لگا...

شکل سے کیوٹ ہے ویسے سڑو ہے.... پھر میں بھی اسے کہہ آئی جو جو میرا دل کیا.... عنایا
نے شرارت سے کہا...

تم جھلی ہو تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا.... پاگل.... پاکیزہ نے اس کے گال پر ہلکا سا تھپڑ لگا کر
کہا....

چلو جلدی سے ریڈی ہو جائیں کچھ دیر میں مہندی شروع ہو جانی ہے.... پاکیزہ نے عنایا کو بازو
سے اٹھا کر کہا....

اہم اہم فنکشن یا دیدار یار نصیب ہوگا آج وہ.... عنایا نے پاکیزہ کو آنکھ مارتے کہا....

تم تم تم ہاں تم جہنم میں جاؤ.. پاکیزہ کے الفاظ مکمل ہونے سے قبل ہی وہ چلیجنگ روم میں
بھاگ گئی تھی.....

ماشاء اللہ پاکیزہ بہت ہی خوبصورت لگ رہی ہو.... عنایا نے پاکیزہ کو سر تا پاؤں پسندیدہ نظروں
سے دیکھتے ہوئے کہا....

جو مہندی کے دن کی مناسبت سے مختلف رنگوں کے امتیاز کا لہنگا پہنے، اوپر اورنج رنگ کی
کرتی، گلے میں گرین رنگ کا دوپٹہ ڈالے، ماتھے پر ٹکا، کانوں میں جھمکے، ہاتھوں میں چوڑیاں، ہلکا
پھلکا سائیکپ کیے وہ کسی کا بھی دل دھڑکا دینے کی صلاحیت رکھتی تھی...
یار پاکیزہ آج تو پکا بھائی پارس تم پہ اپنا دل ہار بیٹھے گے... عنایا نے شوخ نظروں سے پاکیزہ کو
دیکھتے ہوئے کہا...

ایکسیوز می.... وہ دل ہار بیٹھے گے نہیں... وہ پہلے ہی مجھ پہ دل ہارے ہوئے ہیں وہ بھی
بچپن سے...

پاکیزہ نے عنایا کو دیکھتے ہوئے رشک سے کہا....

اللہ تمہارا یہ مان اس پہ ہمیشہ برقرار رکھے... عنایا نے پاکیزہ کا ماتھا چومتے ہوئے دل سے دعا دی...

آمین! اور تم بھی اس خوبصورت سے لہنگا کڑتی پہنے بہت حسین لگ رہی ہو... پاکیزہ نے عنایا کا رخسار کھینچتے ہوئے کہا....

میں تو ہوں ہی خوبصورت یہ کہہ کر عنایا کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی... اور پاکیزہ سینڈل پہننے لگی..

یار پاکیزہ... یہ حویلی پہلے ہی بہت خوبصورت ہے اور آج تو بالکل دلن کی طرح سچی ہوئی... دیکھو مہندی کے لیے سٹیج کو کس قدر خوبصورتی سے سجایا گیا ہے... عنایا نے ہر چیز کو سراہتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا....

یار یہ سب دادا جان کی چوائس کے مطابق ہے... ان کا ٹیسٹ ہر چیز میں بہت اعلیٰ ہے... پاکیزہ نے محبت سے اپنے دادا جان کا ذکر کرتے ہوئے کہا....



یار تمہارے کزن کی شادی پر کسی ریاست کا شہزادہ خود چل کر آیا ہے... پاکیزہ ادھر آؤ دیکھو کس قدر شاندار بندہ ہے... عنایا نے پیچھے مڑ کر پاکیزہ کو کہا...

شرم کر لو عنایا، بے شرم لڑکی... کسی کو بھی تاڑ رہی کھڑکی میں کھڑی ہو کر...

پاکیزہ نے عنایا کو تپے ہوئے لہجے میں کہا....

یار سچی بہت پیارا ہے... دیکھو اب کسی سے بات کرتے مسکرا رہا ہے... اف یار اس کو تو
ڈمپل پڑتے ہیں....

عنایا کا لفظ ڈمپل سن کر پاکیزہ کے سینڈل کے سٹرپ بند کرتے ہاتھ تھمے... اور منہ سے بے
ساختہ لفظ پارس نکلا...

پارس... عنایا وہ پارس ہے کیا... پاکیزہ نے ایک دم کھڑے ہو کر دھڑکتے دل سے پوچھا..

اوہ یار وہ حویلی کے دروازے میں داخل ہو گیا ہے... تم نے مس کر دیا.

عنایا بغیر پاکیزہ کے الفاظ سننے اپنی ہی دھن میں بولی...

عنایا وہ پارس تھا مجھے محسوس ہو رہا ہے.. پاکیزہ نے آہستہ سے اپنے دل کی دھڑکن پر قابو پاتے
عنایا کو کہا..

واٹ پاکیزی وہ پارس ہے... سچی بہت پیارا ہے.. اگر تم کہیں کی شہزادی لگ رہی ہو تو وہ

بھی تمہیں برابر کی ٹکر دیتا ہے... یار بہت ہی حسین تھا وہ جو بھی باہر تھا... عنایا نے

ستائشی نظروں سے پارس کو یاد کرتے ہوئے کہا....

اس کا مطلب وہ آگیا ہے نیچے موجود ہے... اف اللہ جی میں کیا کروں...

پاکیزہ نروس ہوتی اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لاتی ہوئی بولی..

ارے یار کیوں پزل ہو رہی جاؤ باہر جا کر ملو اتنی دیر بعد ملنا... عنایا نے پاکیزہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا...

اتنا آسان ہے یہ تمہارے لیے... میری جان پہ بن گئی ہے اور تم ہو کہہ....

پاکیزہ نے نروس ہوتے منہ بسور کر کہا....

تم تو ایسے نروس ہو رہی جیسے باہر تمہاری بارات کھڑی ہے... اور آج رات تمہاری پارس کے سنگ بہت حسین رات ہے... عنایا نے شرارت سے پاکیزہ کو کہا..

تم تم جہنم میں جاؤ، میں مر رہی اور تمہیں مستیاں سوجھ رہیں...

تم پر جب ایسا دن آئے گا تب پوچھو گی... پاکیزہ نے عنایا کو گھورتے ہوئے کہا...

اللہ معاف میں کیوں ایسے پزل ہوں گی.. میں تو خود نروس کروانے والو میں سے ہوں... عنایا نے شوخ لہجے میں کہا...

عنایا قسم سے مجھے تمہارے اس پر ترس آتا ہے بچارا....

پاکیزہ نے پریشانی سے کہا....

اس کے لیے بعد میں پریشان ہونا پہلے چلو نیچے چلیں سب کو ملنے مطلب خالہ کو... اوپس
سوری خالہ کے بیٹے کو.... عنایا نے شرارت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا...

ایک قتل معاف ہوتا نہ قسم سے آج تم میرے ہاتھوں مر جاتی...

پاکیزہ نے عنایا کو گھورتے ہوئے کہا...



پارس لوگ جو ابھی ابھی آئے تھے باقی سب حویلی میں داخل ہو گئے تھے سوائے پارس کے وہ رک
گیا تھا اسد کی وجہ سے.. وہ دونوں باہر کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے... اسد اور پارس
کی دوستی کافی گہری تھی اور وہ جانتا تھا پاکیزہ حسن پارس کے لیے کتنی اہمیت کی مالک ہے...
آج لوگ پاکیزہ سے ملیں گے کیسا محسوس ہو رہا ہے... اسد نے پارس کو شرارت سے دیکھتے
ہوئے کہا....

میں تمہارے دانت توڑ دوں گا اگر آج کے دن تم نے کوئی فضول بکواس کی تو قسم سے..
زاویار نے تپے ہوئے لہجے میں کہا...

ہاں خود تو تم خوبصورت ہو... آتے جاتے تم پہ لڑکیاں مرتی ہم غریبوں کو پہلے ہی کوئی نہیں
پوچھتا اوپر سے تم دانت توڑ دو میرے... کوئی بالکل ہی گاس نہ ڈالے...

اسد نے منہ بسور کر پارس کو کہا...

اور اسد کی بات پر پارس ہلکا سا مسکرا دیا...

زیادہ ڈرامے بازی نہ کرو جانتا ہوں تمہیں اچھے سے پارس نے اسد کو گھورتے ہوئے کہا..

اور چلو اندر دادا جانی اور باقی سب سے ملنا ہے... اور وہ دونوں حویلی کے اندر بڑھ گئے....



سب سے سلام دعا کے بعد پارس دادا جان سے ملنے ان کی طرف بڑھ گیا...

جب اصغر صاحب نے پارس کو اپنی طرف آتے دیکھا تو ان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی..

اور پارس کے 13 سال پہلے کے کہے گئے وہ الفاظ یاد آئے....

دادا جی مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے اگر آپ اجازت دیں تو....

پارس نے ادب سے اصغر صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا....

جی بیٹا بولو... میں سن رہا دادا جی نے شفقت سے کہا...

دادا جان میں نے سنا ہے گاؤں کے لوگ بہت محبت پرست ہوتے ہیں اور اپنی زبان کے پکے ہوتے ہیں... جان دے دیتے ہیں مگر اپنے الفاظوں سے نہیں پیچھے ہٹتے....

پارس نے اصغر صاحب کو دیکھتے ہوئے پختہ لہجے میں کہا...

پہلے تو اصغر صاحب حیران نظروں سے اس دس سالہ بچے کو دیکھتے رہے پھر سنبھل کر بولے... جی بالکل صحیح سنا ہے لیکن مجھے آپکی بات سمجھ نہیں آئی....

دادا جی نے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

میں آپ سے کچھ مانگنے آیا ہوں اور وہ آپکو ہر صورت دینا ہوگا... آج مجھے امریکا جانا ہے اپنی فیملی کے لیے.. لیکن بہت جلد لوٹوں گا اور وہ آپ سے لے جاؤں گا...

پارس نے یقین سے اصغر صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا....

اور وہ کیا ہے بیٹا جی... اصغر نے حیرت سے پارس سے پوچھا...

وہ پاکیزہ حسن ہے آپکی پوتی... اور وہ آج سے ادھر میری امانت ہے واپس آؤں گا اس کا شہزادہ بن کر اسے لے جاؤں گا... اس لیے آپ اس کی بات کبھی کہیں اور نہیں کریں گے... اکثر گاؤں میں زبان دے دی جاتی جلد ہی.... لیکن پاکیزہ حسن کے لیے صرف مجھے زبان دی

جائے...

پارس نے سچائی سے اصغر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

اور اگر میں انکار کر دوں تو... اصغر صاحب نے پارس کا امتحان لینے کی غرض سے کہا... ویسے بھی اتنے چھوٹے سے بچے سے اتنی بڑی باتیں ان کو شدید جھٹکا لگا گئی تھیں.....

نہیں آپ نہیں کر سکتے انکار، وہ میری ہے، وہ آسمان سے میرے لیے اتاری گئی ہے... صرف اور صرف پارس ضیاع کیلئے... اور میں وعدہ کر چکا میں اسکا شہزادہ بن کر آکے اسے لے جاؤں گا... اس وجہ سے زبان تو آپکو مجھے دینی ہی ہوگی...

پارس نے عقیدت سے کہا اصغر صاحب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا... کچھ تو تھا پارس کے لہجے اور آنکھوں میں پارس کی سچائی اور بہادری انہیں اس قدر بھائی کہ وہ انکار ہی نہیں کر سکے...

ٹھیک ہے بیٹا وہ آپکی امانت ہے آپ اسے لے جانا اس کی پڑھائی کے بعد... اصغر صاحب نے پارس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا...

اور دادا جان کیسے ہیں... پارس نے آگے بڑھ کر ان کا ہاتھ تھام کر کھڑا کر کے گلے لگاتے ہوئے کہا... اور وہ خیالوں کی دنیا سے حقیقت میں آئے...

پارس کو ساتھ لگائے انہیں دلی خوشی ہوئی اور اپنی دی گئی 13 سال پہلے کی زبان پر فخر... وہ بالکل شہزادوں جیسا ہی تھا...

میں بالکل ٹھیک میرے بچے تم کیسے ہو... اصغر نے پارس کا ماتھا چومتے ہوئے محبت سے کہا...

آپکی دعائیں ہیں دادا جان... پارس نے بھی محبت سے جواب دیا... اسد نے بھی آگے بڑھ کر سلام لی... پھر وہ آپس میں باتوں میں مشغول ہو گئے...



عنایا جو پاکیزہ کو باہر لے جانے کے لیے منا رہی تھی لیکن وہ مان نہیں رہی تھی، اتنے میں مہوش، ماہ رخ اور ماہا، سدرہ اور بلیجہ بیگم کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئیں...

پاکیزہ جلدی سے اٹھ کر سب سے نروس ہوتی ملی...

ماشاء اللہ پاکیزہ بہت بڑی ہو گئی ہو اور بہت خوبصورت بھی.. سدرہ نے آگے بڑھ کر پاکیزہ کا ماتھا چومتے ہوئے کہا.. اور پاکیزہ جینپ گئی..

اور یہ مہوش اور ماہ رخ ہیں اور ساتھ ماہا ان کی پھوپھو کی بیٹی..

ملیجہ نے آگے بڑھ کر سب کو پیار کرتے ہوئے ان کا تعارف کروایا... اور بچوں یہ عنایا ہے
پاکیزہ کی بیسی... ملیجہ نے پھر عنایا کا بھی تعارف کروایا...

سب لڑکیاں آپس میں باتیں کرنے لگی اور ملیجہ اور سدرہ آپس میں...
چلو بچو اب جلدی سے نیچے چلو... حناء کی رسم شروع ہونے والی...
ملیجہ نے لڑکیوں کو کہا... اور سب نیچے کی جانب چل دیے..

خوش گپیوں میں مصروف جب اچانک پاکیزہ کی نظر دائیں جانب اٹھی... اسکے دل کی دھڑکن
تھمی.. پارس جو اسد سے باتوں میں مصروف تھا اچانک محسوس ہوا وہ آس پاس ہے... اس نے
نظریں ادھر ادھر گھمائیں تو اس پر آکر ٹھہر گئیں... دونوں نظروں کے راستے دل میں ایک
دوسرے کو اتارنے لگے... پارس بلیک شلوار قمیص میں، گردن پہ بلیک چادر ڈالے نظر لگ
جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا... دونوں کا ایک دوسرے سے نظریں ہٹانا مشکل ہونے
لگا...

بس کر دے یار کتنا دیکھے گا... اب کیا کچا نگلنے کا ارادہ ہے کیا... اسد نے پارس کے کان
میں گھس کر سرگوشی کرتے ہوئے کہا....

پارس ایک دم سے ہوش میں آیا... کیا مسئلہ ہے تمہارا... پارس نے اسد کو چڑ کر کہا...
دوسری طرف عنایا بھی پاکیزہ کو بازو سے پکڑ کر نیچے لے گئی...

شرم نہیں آتی پہلے تو روم سے نہیں نکل رہی تھی اب پارس سے آنکھیں ہی نہیں ہٹ رہی
تھیں... عنایا نے پاکیزہ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا... جس پہ پاکیزہ جھینپ گئی...



اوکے یارک میں ابھی آتی ہوں... پلیز سب سنبھال لینا... پاکیزہ عنایا کو کہتی جلدی سے حویلی
کے اس کورنر میں آگئی جہاں وہ اور پارس اکثر باتیں کیا کرتے تھے.. اور کوئی مشکل سے ہی
ادھر آتا تھا...

پاکیزہ یہاں آکر آسمان پر موجود چاند کو دیکھنے لگی اور ساتھ ساتھ اپنی بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کو
معمول پر لانے کی کوشش کرنے لگی...
تم آگئے پارس فاسٹی، کتنے دلکش لگ رہے ہو نہ میرا دل کر رہا تھا آگے بڑھ کر تمہاری نظر اتار
دوں...

پاکیزہ آسمان پر موجود چاند میں پارس کا چہرہ تلاش کرتی اس سے باتیں کرنے لگی...
جانتے ہو پارس میں نے تمہیں بہت یاد کیا ہے ہر پل، ہر لمحہ، ہر سیکنڈ... پتہ ہی نہیں چلا
کب تم میری زندگی میں اس قدر ضروری ہو گئے.. تمہارے بغیر اب جینے کا تصور بھی موت لگتا
ہے... تم ہمیشہ میرے رہنا پلیز...

پاکیزہ جو دل ہی دل میں پارس سے مچو گفتگو تھی.. اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا...

جیسے ہی اس نے مڑ کر دیکھنا چاہا کسی کے سینے سے ٹکرائی...

...Stay here plZzz Don't move

...I wanna feel you for some time plZzz

اس سے پہلے وہ پیچھے ہوتی اس کے سینے سے ایک گھمبیر اور بھاری آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی...

الفاظ اور آواز سن کر پاکیزہ کے دل کی دھڑکن اس قدر بڑھی کہ اسے خدشہ ہوا دل ابھی ساری حدود توڑ کر باہر نکل آئے گا...

پارس کو ہال میں جب پاکیزہ کہیں نہیں دکھی تو اس کے دل نے گواہی دی وہ ادھر ہی موجود ہوگی... اس لیے وہ بھی ادھر ہی چلا آیا تھا...

پاکیزہ دو قدم پارس سے پیچھے ہوئی اور بغیر اس کی طرف دیکھے خود کو سنبھالتے تویلی کی طرف بڑھنے لگی۔ اس سے پہلے وہ تیسرا قدم اٹھاتی.. پارس نے پاکیزہ کو اس کی کلامی سے تھام کر

خود کے قریب کیا.... اور دوسرے ہاتھ سے پاکیزہ کو اس کی تھوڑی سے پکڑ کر اس کا چہرا اوپر کی طرف کیا...

پاکیزہ میری طرف دیکھو پلیز.. میں 13 سال اس چہرے کو دیکھنے کیلئے ترستا آیا ہوں... میں تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں... تمہیں پتہ ہے جب میں نے تمہیں سیڑھیاں اترتے دیکھا میرا دل کیا تمہیں جا کر چھو کر دیکھو، تمہارے ہونے کو محسوس کر سکوں... خود کو یقین دلا سکوں تم سچ میں موجود ہو... تمہیں اس ساری دنیا سے چھپا کر اپنے دل کے میں رکھ لوں... جہاں صرف میری رسائی ہو اور کسی کی بھی نہیں...

پارس نے پاکیزہ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پاکیزہ کے پہنے ہوئے جھمکے کو اپنے ہاتھ سے چھوا جو اس کے کانوں میں سب سے اچھے لگ رہے تھے... پارس کی باتیں اور نزدیکی سے پاکیزہ لرزنے لگی... اوپر سے دل نے الگ شور برپا کیا ہوا تھا...

پ پ پارس چھوڑیں پلیز ویسے بھی میں آپسے بہت ناراض ہوں...

پاکیزہ نے کچھ الفاظ لڑکھڑاتے اور باقی خود کو کمپوز کر کے بولی...

کیوں ناراض ہو مجھ سے بولو؟

پارس نے معصومیت سے پاکیزہ کو تھوڑا اور قریب کر کے اس کی کلائیوں میں موجود چوڑیوں کو اپنی انگلی سے ہلاتے ہوئے کہا...

کیونکہ آپکو میری کوئی فکر نہیں، نہ اپنے مجھے مس کیا.. اور نہ ہی آپ مجھ سے ملنے آئے... پاکیزہ نے اپنے دل کی دھڑکنوں پر قابو پاتی پارس کو خود سے دور دھکیل کر منہ پھولا کر کہا... پاکیزہ اگر تم یہ شکایتیں ایسے منہ بنا کر کرو گی نہ. تو قسم خدا کی میں کوئی گستاخی کر بیٹھو گا اور پھر تمہیں بہت شکایت ہو گی...

پارس نے پاکیزہ کے لبوں کو گرمی نظروں سے دیکھتے اور ساتھ اپنے انگوٹھے سے پاکیزہ کے لب کو چھوتے ہوئے کہا....

پارس کی نظروں اور باتوں کے مفہوم اور حرکت سے پاکیزہ سٹپٹائی اور ساتھ ہی دو قدم پارس سے دور ہوئی...

شرم نہیں آتی کیا.... امریکا جا کر آپ خراب نہیں ہو گئے... پاکیزہ نے اپنی سبز آنکھوں سے پارس کو گھورتے ہوئے کہا...

نہیں میری جان امریکا میں تو بہت ہی شریف تھا.. ہاں مگر تمہیں دیکھ کر میرا دل ضرور کچھ گستاخیاں کرنا چاہ رہا ہے

پارس نے پاکیزہ کو اس کی کمر سے پکڑ کر خود کے نزدیک کرتے ہوئے کہا...

اور تم کیا کہہ رہی تھی میں نے تمہیں یاد نہیں کیا...

میری جان یاد انہیں کیا جاتا جنہیں بھول جاتے ہیں... تم تو جب دنیا میں آئی تھی تب سے میرے دل کے نزدیک اور اب تو میری سانسوں میں بستی ہو۔ کیا کوئی کبھی سانس بھی لینا بھول سکتا ہے...

پارس نے پاکیزہ کے جھمکے کو چھوتے سرگوشی نما الفاظ میں کہا...

جو پاکیزہ کے دل کو گہرائیوں تک سرشار کر گئے... شرم اور حجک سے پاکیزہ کی پلکیں لرزنے لگیں...

او مزید آپ کیا کہہ رہی تھی میں آپ کو ملا نہیں...

تو اس میں کیا ہے میری جان ابھی مل لیتے... آپ اگر دیں اجازت تو میں آپکو ہگ کر لوں...

پارس نے پاکیزہ کے چہرے پر بکھرے رنگوں کو اپنی نگاہوں میں بساتے ساتھ چوڑیوں کو اپنی

انگلی کی پوروں سے کھنکاتے شوخ لہجے میں کہا....

پ پ پارس بہت برے اور بے شرم انسان ہیں آپ..

پاکیزہ نے پارس کو خود سے دور دھکیل کر شرم سے چور لہجے میں کہا..

یہ کیا بات ہوئی ایک تو میڈم کو شکایات کے حل بتا رہا... اوپر سے مجھے ہی بے شرم کہہ رہی..
پارس نے آگے بڑھ کر پاکیزہ کے بال جو چہرے پر بکھر رہے تھے انہیں کان کے پیچھے کرتے
ہوئے کہا....

آپ بہت برے ہیں اللہ پوچھے آپکو.. اندر چلیں مہندی کا فنکشن شروع ہو گیا ہوگا...
پاکیزہ نے پارس کو منہ بنا کر کہا...

رکو نہ پلیز ابھی تو میں نے تمہیں ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں...

اور ادھر آؤ ایک منٹ پھر چلتے ہیں.... پارس نے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...
جی بولیں پاکیزہ نے پارس کے قریب آکر کہا...

پارس نے اپنی جیب سے رومال نکال کر پاکیزہ کے ہونٹوں پر موجود لپسٹک ہٹا کر بالکل نہ ہونے
کے برابر کر دی..

پاکیزہ نے نہ سمجھی سے پارس کی طرف دیکھا اور پوچھا یہ کیا؟

وہ کیا ہے نہ جانم یہ میرا دل بے ایمان کر رہی ہے میرا دل کر رہا ہے کچھ گستاخیاں کروں اور
ابھی میں ایسا کوئی حق نہیں رکھتا اس لیے ہٹا دی ہے...

پارس نے پاکیزہ کے لبوں پر انگوٹھا پھیرتے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا...

پارس تم بھی نہ.. پاکیزہ پارس کو خود سے دور دھکیلتے بلش کرتے اندر بھاگ گئی حویلی کے..
پیچھے سے پارس کا قہقہہ بے ساختہ تھا...

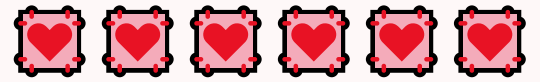
دو آنکھوں نے یہ منظر انتہائی نفرت اور حسد سے دیکھا تھا....

اوہ تو یہ وجہ ہے پارس ضیاء....

اسی وجہ سے میری دو ہفتوں کی محنت ضائع گئی ہے....

لیکن مزید نہیں.... بہت جلد یہ وجہ جڑ سے کھینچ کر ختم کر دی جائے گی اور تم بس دیکھتے رہ جاؤ گے....

ہا ہا ہا ہا.....



اوہ تو تم ادھر بیٹھے ہنس رہے ہو... اور میں تمہیں پوری حویلی میں ڈھونڈ رہا تھا.. پھر یونہی ادھر نکل آیا اور تو نظر آگیا.... کیا کر رہے ادھر... اور اکیلے مسکرا کیوں رہے.. کہیں پاگل واکل تو نہیں ہو گئے...

اسد نے پارس کو حیرانی اور پریشانی سے دیکھتے ہوئے کہا...

کچھ نہیں یار چل اندر چلتے.. پارس نے اندر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا....

پہلے مجھے بتا کس خوشی میں مسکرایا جا رہا تھا...

اسد نے اپنا سوال واپس دوہرایا...

تجھے کیا ہوا ہے تو کیوں بیویوں کی طرح سوال کر رہا... چل میرے ساتھ اندر... پارس نے اسد کو گھورتے ہوئے کہا...

ہاں 13 سال پرانی محبت جو مل گئی اب، مجھ میں تو نقص ہی نظر آنے... اسد نے منہ بنا کر کہا...

ڈرامے بازیاں بند کر اور چل اب اندر کی طرف... پارس نے مسکراتے ہوئے کہا...



ادھر آؤ تم پاگل لڑکی تمہیں پتہ ہے آنٹی نے تمہارے بارے میں کتنا پوچھا ہے... اتنی مشکل سے ان کا دیہان یہاں وہاں کی باتوں میں لگایا ہے... پاکیزہ جو ابھی آئی ہی تھی عنایا اسکا بازو پکڑ کر ایک سائیڈ پر لے جاتی ہوئی بولی...

وہ یار میں بس..... نروس ہونے کی وجہ سے پاکیزہ سے کچھ بولا ہی نہیں گیا....

کیا بس.. آگے بھی بولو.... عنایا نے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا....

یار وہ..... اس سے پہلے پاکیزہ اپنی بات مکمل کرتی اسکی نظر سامنے سے آتے پارس پر
پڑی... پھر اس نے غور کیا کہ وہ ان کی ہی جانب آرہا ہے....

یہ یہ ادھر کیوں آرہے ہیں اب.. عنایا پلینز کچھ کرو یار... پاکیزہ نے نروس ہوتے دھڑکتے دل
کے ساتھ عنایا کو کہا....

کون کدھر آرہا ہے یار، کس کا کیا کروں میں، کیا بول رہی ہو تم.... عنایا جو پاکیزہ کا ہی چہرا
دیکھ رہی تھی نا سمجھی سے پوچھا...

یار سامنے دیکھو گی تو پتہ چلے گا نہ... پاکیزہ نے جنجلاتے عنایا کا چہرا سامنے کرتے ہوئے کہا....
جہاں پارس اسد کے ساتھ انکی ہی طرف آرہا تھا...

تو اس میں کونسی بات ہے یار شادی والا گھر ہے اسکی مرضی جہاں دل چاہے جائے... تم
کیوں پریشان ہو رہی... تم نے کونسا صرف خود کے نام یہ جگہ بک کروائی...

عنایا نے منہ بنا کر پاکیزہ کو کہا....

تم جہنم میں جاؤ... اور یہ ادھر کیا لینے آرہا دوسری جانب جائے نہ... پاکیزہ نے نروس ہوتے
اور اپنی دھڑکنوں پر قابو پاتے ہوئے کہا... جو پارس کے ہر ایک بڑھتے قدم کے ساتھ تیز ہوتی
جاری تھیں...

پارس پاگل ہو گیا ہے کیا... ادھر کیا لینے جا رہا ہے.. اگر کسی نے نوٹ کر لیا تو... یہ گاؤں کی شادی ہے پاگل انسان.... شرافت سے آنٹی لوگوں کے ٹیبل کی طرف چل... اسد نے پریشانی سے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا....

یار تو اپنا منہ بند رکھ... سامنے دیکھو پاکیزہ کیسے نروس ہو رہی ہے... گھبراہٹ کے تاثرات اس کے چہرے کو اور بھی دلکش بنا رہے ہیں... مجھے یہ قریب سے دیکھنے ہیں جا کر...

پارس نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا....

حد ہے یار وہ اتنا گھبرا رہی ہے اور تمہیں اپنی دیوانگی کی سوجھ رہی... چلو واپس... اسد نے پارس کو تپے ہوئے لہجے میں کہا...

تو چپ چاپ چل میرے ساتھ... ورنہ نہیں تو جا اپنا راستہ ماپ... پارس نے بھی اس دفعہ اسد کو چڑ کر کہا...

پارس اور پاکیزہ کے درمیان اب بس 4 قدم کی دوری تھی...

ایک کی نظر میں زمانے بھر کی شرارت اور دوسرے کی نظر میں زمانے بھر کی گھبراہٹ..

پارس نے ایک قدم مزید پاکیزہ کی طرف بڑھایا..

پاکیزہ کی عنایا کے ہاتھ پر گرفت مزید سخت ہوئی... اور گھبراہٹ کے مارے یہاں وہاں دیکھنے لگی.. لیکن پارس رکا اور پاکیزہ کے حال پر ترس کھاتا اپنے قدم سدا اور ملیجہ لوگوں کے ٹیبل کی جانب بڑھا گیا...



پارس کے دوسری طرف چلے جانے پر پاکیزہ نے لاکھ دفعہ دل میں شکر ادا کیا...
آؤچ... اب چھوڑ بھی دو ظالم لڑکی میرے ہاتھ کو، اور کتنے ناخن مارو گی مجھے، چلا گیا ہے پارس... عنایا نے منہ بسورتے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا.. جو پزل ہونے کی وجہ سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیے ہوئے تھی...
سو سوری یار یہ سب پارس کا قصور ہے جو میں نروس ہوئی اسے چھوڑوں گی نہیں، بندر نہ ہو تو..
پاکیزہ نے عنایا کا ہاتھ سہلاتے اور ساتھ پارس کو گھورتے ہوئے کہا.. جو اب ٹیبل پر ان سب سے باتوں میں مصروف تھا...



پارس بھائی کیسے ہیں آپ... اسد اور پارس جیسے ہی ٹیبل پر پہنچے پرتحانے چمکتے ہوئے پوچھا...
پارس بھائی کی کچھ لگتی یہاں میں بھی ساتھ کھڑا ہوں اسکے، میرا بھی حال پوچھ لو...

اسد نے منہ بناتے پرتحا کو کہا...

اوہ سوری مجھے تو صرف پارس بھائی دکھے... آپ تو کہیں نظر ہی نہیں آرہے.. پرتحا نے شرارت سے اسد کو دیکھتے ہوئے کہا..

جس کی بات پر پاس بیٹھے سب لوگ ہنسنے لگے...

میں بالکل ٹھیک ہوں میری گریٹا کیسی ہے... پارس نے پرتحا کا رخسار کھینچتے ہوئے کہا..

کوئی بات نہیں میں جا کر پاکیزہ سے بات کر لیتا آپ سب سے ناراضگی اب میری...

اسد نے منہ بنا کر دور کھڑی پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا...

ایکسکیوز می.... پارس نے اسد کو گھورتے ہوئے کہا...

کیا ہے وہ میری چھوچھو کی بیٹی ہے اور بہن ہے میری.. کیا میں اس سے بات نہیں کر سکتا...

اسد نے تپے ہوئے لہجے میں پارس کو سرگوشی نما الفاظ میں کہا...

اوہ سوری جاؤ مل آؤ اپنی پیاری بہن سے...

پارس نے لفظ بہن پر زور دیتے ہوئے اسد کو مسکراتے ہوئے کہا...

جس پر اسد پارس کو صرف گھور کر رہ گیا..



پارس بھائی آپ آپنی پاکیزہ سے ملیں ہیں وہ کافی ایکسائیٹڈ تھی آپ سے ملنے کیلئے.. کہہ رہی تھی انکا بچپن کا دوست آرہا ہے...

پرتیحا نے معصومیت سے پارس کو دیکھتے ہوئے کہا...

نہیں یار ہماری کدھر اتنی قسمت, وہ تو لفٹ ہی نہیں کروا رہی, ابھی بھی نہ جانے کدھر غائب ہے... پارس نے چہرے پر زمانے بھر کی معصومیت سجاتے شرارت سے کہا...

اوہ میں ابھی بلا کر لاتی ہوں آپ رکیں... پرتیحا کہہ کر پاکیزہ کی طرف بڑھ گئی...

سب بچپن سے پاکیزہ اور پارس کی دوستی سے واقف تھے اسلیے مسکراتے ان کی باتیں سن رہے تھے سوائے ایک وجود کے, جو غصے کے گھونٹ پی کر رہ گیا تھا...



ہاتھ کو چھوڑو یہ تمہاری لپسٹک کدھر غائب ہے... عنایا نے پاکیزہ کے ہونٹوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

جس پہ پاکیزہ کا ہاتھ اپنے لبوں پر گیا.. اور اس کے ذہن میں پارس کی حرکت اور الفاظ گونجے... وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بلش کرنے لگی...

اہم اہم اہم... کچھ گڑبڑ ہے تم مجھے بتا سکتی ہو... عنایا نے معنی خیز لہجے میں پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا...

ن ن نہیں تو... وہ... اس سے پہلے پاکیزہ اپنی بات مکمل کرتی پرتیحا پاکیزہ کو بلانے چلی آئی...
آپی آپکو ادھر سب بلا رہے ہیں چلیں... پرتیحا نے آکر کہا...
اوکے گریٹا چلو... پاکیزہ نے جلدی سے کہا...

آخر کب تک بچو گی۔ ابھی تو پرتیحا بچا گئی، کمرے میں تو جانا ہی ہے نہ... عنایا نے پاکیزہ کے کان میں سرگوشی نما الفاظ میں کہا... جس پر پاکیزہ مسکرا دی اور وہ پھر آگے بڑھ گئیں



یہ لیں بھائی آگئی آپی... پرتیحا نے پاکیزہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پارس کو کہا...

پارس نے محبت پاش نظروں سے پاکیزہ کو دیکھا جو نروس ہونے کی وجہ سے اپنے لب کاٹ رہی تھی...

بیٹا سلام لو اور کدھر تھی اتنی دیر سے؟ ملیحہ نے محبت سے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...
وہ م م میں ماما...

آنٹی ایلچلی پاکیزہ کو جوتا تنگ ہونے کی وجہ سے چلنے میں دقت ہو رہی تھی اس وجہ سے وہ روم میں واپس جوتا تبدیل کرنے گئی تھی.. اس سے پہلے پاکیزہ جواب دیتی عنایا نے جلدی سے بولا جس پر پاکیزہ نے اسکو تشکر بھری نظروں سے دیکھا...

واقعی پاکیزہ جوتا بدلنے گئی تھی یا کچھ اور..... ماہا نے پاکیزہ کو چبتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا... سب نے حیرت سے ماہا کو دیکھا اور پھر پاکیزہ کو جس کا چہرہ فوق ہوا تھا...

ہاں میں کہہ رہی ہوں نہ... عنایا نے تپے ہوئے لہجے میں ماہا کو گھورتے ہوئے کہا...

اوہ اچھا... ماہا نے معنی خیز انداز میں پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا...

سب کو ماہا کا یوں کہنا انتہائی ناگوار گزرا مگر اس کا مہمان ہونے کی وجہ سے لحاظ کر گئے....

پارس کا دل کیا اسکا گلہ دبا دے مگر ضبط کرتا بیٹھا رہا اور انتہائی غصے سے ماہا کو دیکھا...

سوری پاکیزہ میں نے یونہی کہہ دیا پلیز.. پارس کی نگاہوں میں نہ جانے ایسا کیا تھا وہ سوری بولنے پر مجبور ہو گئی...

چلیں آئیں آپ سب لوگ بھی مہندی کی رسم کر لیں... اور یہ زاویار کدھر ہے... یا سمین (بلیچ کی جھٹانی) نے آکر سب کو محبت سے کہا...

بھابھی زاویار کے سر میں کافی درد تھا کہہ رہا تھا رسم کے دوران بلا لیجیے گا... میں بلواتی ہوں اور ہم سب بھی آرہے سیٹج کی طرف... ملیجہ نے احترام سے کہا...

اور پھر سب رسم کیلیے بڑھ گئے...



سب سیٹج پر جاکر مہندی کی رسم ادا کر رہے تھے جبکہ پاکیزہ ایک طرف آکر سب خاموشی سے دیکھ رہی تھی ماہا کی باتوں کی وجہ سے اس کے دل میں اداسی سی اتر آئی تھی...

پاکیزہ اس رسم کے بعد تم مجھے وہاں ہی ملنے آؤ جہاں ہم اب تک ملتے آئیں ہیں، مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے... پارس نے پاکیزہ کے پیچھے کھڑے ہو کر سرگوشی نما الفاظ کہے جو صرف پاکیزہ کی سماعتوں سے ٹکرائے..

پاکیزہ جو اپنے دیہان مہندی کی رسم دیکھنے میں مصروف تھی پارس کی سرگوشی پر ایک دم سے گھبرا گئی، لیکن پیچھے دیکھنے کی غلطی ہرگز نہیں کی...

پارس کیا مسئلہ ہے تمہارا، تم یہاں کیا کر رہے ہو، جاؤ یہاں سے... پاکیزہ نے دھیمی آواز میں پارس کو تپے ہوئے لہجے میں کہا...

میں کہیں نہیں جا رہا.. پہلے تم مسکراؤ اداسی اچھی نہیں لگ رہی پلیز.. ورنہ میں جاکر قسم سے اس ماہا کا منہ توڑ دوں گا...

پارس نے سرگوشی نما الفاظ میں پاکیزہ کو گھورتے ہوئے کہا...

تم پاگل ہو گئے ہو کیا، جاؤ یہاں سے پلیز... پاکیزہ نے پہلے تو غصے سے بعد میں التجائیہ کہا...
ہاں میں تمہارے لیے ہوں پاگل.. اگر تم نہیں مسکراؤ گی میں سچی جا کر جو کہا ہے وہ کر آؤں
گا...

پارس نے آہستہ مگر کرخت لہجے میں کہا.. اور ساتھ ہی پاکیزہ کا ہاتھ تھام لیا...

پارس تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا، سب موجود ہیں یہاں، ہاتھ چھوڑو میرا پلیز...

پاکیزہ نے پریشانی سے بغیر پارس کی طرف دیکھے کہا...

میں نہیں چھوڑ رہا پاکیزہ، اور مجھے یہاں کسی سے کوئی فرق نہیں پڑتا کوئی کیا کہتا اور کرتا ہے۔
مجھے صرف تم سے غرض ہے...

پارس نے دھیمی آواز میں پاکیزہ کے کان میں غراتے ہوئے کہا...

اوکے.. میں ٹھیک ہوں، دیکھو سماءل کر رہی.. اب چھوڑو ہاتھ.. پاکیزہ نے پارس کی طرف گھوم
کر مسکراتے ہوئے کہا...

یہ فیک سماءل ہے صحیح والی کرو پلیز... میرے لیے.. تمہیں ایسے دیکھ کر مجھے تکلیف ہوتی
ہے... پارس نے سنجیدگی سے منہ بنا کر کہا...

پارس کی اتنی فکر اور اوپر سے منہ بنانے پر پاکیزہ مسکرا دی...

اسے اپنے سامنے کھڑے شخص پر جی بھر کر پیار آیا...

گڈ گرل... پاکیزہ کے دل سے مسکرانے پر پارس نے محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا...

اچھا پارس اب تو ہاتھ چھوڑو پلیز...

پاکیزہ نے گھبراتے ہوئے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے کہا...

تم مجھے وہاں ہی ملنے آؤ گی مجھے کچھ کہنا ہے... پھر چھوڑو گا...

م م میں نہیں آنا... پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

اوکے پھر میں پیچھے ہٹ رہا اور اب اس طرح کھڑا ہوں گا سب کو میرے ہاتھ میں تمہارا ہاتھ
نظر آئے گا...

پارس نے شرارت سے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا...

اب تم مجھے دھمکی دو گے... پاکیزہ نے پارس کو گھورتے ہوئے کہا...

نہیں میری جان عمل کر کے دکھاؤں گا... تمہارے پاس 10 سیکنڈز ہیں...

پارس نے پاکیزہ کو شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا...

1,2,3,4,5

اوکے اوکے میں آؤں گی... پاکیزہ نے جلدی سے کہا... اسے پارس سے کسی بھی چیز کی امید تھی...

پارس نے پاکیزہ کا ہاتھ اپنی گرفت میں زور سے دبا کر چھوڑ دیا... اور ساتھ پاکیزہ کو آنکھ مارتا دو قدم دور کھڑا ہو گیا...

تم انتہائی بے شرم انسان ہو... پاکیزہ پارس کے آنکھ مارنے پر جھینپ کر بولی..

جس پر پارس مسکرا دیا...

مجھے زہر لگتے تمہارے یہ ڈمپل... پاکیزہ نے منہ بنا کر کہا...

ان کے پیچھے پاکیزہ کی پسندیدگی جانتے ہوئے پارس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی...



دور کھڑی ملیحہ اور سدرہ نے بھی انہیں ایک ساتھ دیکھا تھا اور ان دونوں کی خوشیوں کی دل ہی دل میں نظر اتاری تھی...

مجھے پاکیزہ دے دو ملیحہ مجھے بہت پسند ہے، میرے بیٹے کی خوشیوں کی وجہ ہے میں ہمیشہ اسے اپنی بیٹی بنا کر رکھوں گی...

سدر نے محبت سے ملیجہ اور پھر اپنے بچوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

مجھے کوئی اعتراض نہیں آپی.. میں بس ایک دفعہ حسن سے بات کر لوں مجھے یقین ہے وہ بھی انکار نہیں کریں گے... ملیجہ نے بھی محبت سے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا....

پاکیزہ سوری یار میں دوبارہ سے تم سے معافی مانگتی ہوں... مجھے سب کی موجودگی میں ایسا نہیں بولنا چاہیئے تھا... ماہا نے پاکیزہ کی طرف بڑھ کر کہا جو ماہ رخ سے باتیں کرنے میں مصروف تھی...

کوئی بات نہیں ماہا سب ٹھیک ہے... ماہا کے دوسری دفعہ معافی مانگنے پر پاکیزہ نے رسانیت سے کہا...

دل سے تم نے مجھے معاف کیا... ماہا نے آگے بڑھ کر پاکیزہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا...

ہاں یار دل سے...

پاکیزہ نے مسکرا کر کہا...

اوکے پھر مجھ سے دوستی کرو گی پکے والی؟؟؟ ماہا نے پاکیزہ کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا...

اوکے دوستی...

پاکیزہ نے کچھ تذبذب کا شکار ہونے کے بعد اسکا ہاتھ تھام کر بولا..

شکریہ یار تم بہت اچھی ہو... ماہا نے پاکیزہ کا رخسار کھینچتے ہوئے کہا... جس پر پاکیزہ محض مسکرا کر رہ گئی...



تم نے اس سے دوستی کیوں کی ہے مجھے اس لڑکی کو دیکھ کر زرا اچھی فیلنگز نہیں آئیں....
عنایا نے پاکیزہ کو گھورتے ہوئے کہا...

تمہیں جلن محسوس کرنے کی ضرورت نہیں تم ہی ہمیشہ میری بیسٹ فرینڈ رہو گی... پاکیزہ نے
عنایا کے گال پر چٹکی بھرتے ہوئے کہا...

وہ تو میں ہی رہوں گی ہمیشہ، کوئی اور میری جگہ پہ آیا میں اسکا منہ نہ توڑ دوں... بس یار ویسے وہ
اچھی نہیں لگی مجھے... عنایا نے پاکیزہ کو منہ بنا کر کہا...

اوہ میری چھوٹی سی جان کسی کے بارے میں اتنی جلدی رائے قائم نہیں کرنی چاہئے، ہو سکتا
ہے وہ بہت اچھی ہو... پاکیزہ نے عنایا کو سمجھاتے ہوئے کہا...

اوکے مان لیتی ہوں تمہاری میں.... عنایا نے مسکرا کر پاکیزہ کو گال پر بوسہ دیتے ہوئے کہا....



یار مہندی کی تو رسم ہوگئی یے اب ڈانس ہو جائے ویسے بھی ڈانس کے بغیر مہندی خشک سی ہے... عنایا نے پاکیزہ اور باقی سب لڑکیوں کو دیکھتے ہوئے کہا...

بات تو صحیح کہہ رہی ہو سب نے عنایا سے ہامی بھری...

چلو آجاؤ ہو جائے ڈانس عنایا نے چمکتے ہوئے کہا...

لیکن پارس.... پاکیزہ نے پریشانی سے کہا...

کیا پارس سب نے پاکیزہ کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا...

اگر اسے اچھا نہیں لگا تو وہ جان نکال کے رکھ دے گا...

پاکیزہ نے پریشانی سے کہا...

اوہ پاکیزہ یار کچھ نہیں ہوتا اب اسکی سوچ بہت بدل گئی ہے کچھ نہیں کہتا... ماہا نے پاکیزہ کا ہاتھ تھام کر کہا...

چلو اٹھو نہ پاکیزہ پلیز ڈانس کرتے اور تمہارا تو ڈانس بھی اس قدر شاندار ہوتا ہے.. عنایا نے بھی پاکیزہ کو کہا...

یار بٹ پھر بھی... پاکیزہ کو پتہ تھا پارس کتنا پوزیسیو ہے اسلیے اسے گھبراہٹ سی ہو رہی تھی... کچھ نہیں یار ہوتا شادی والا گھر ہے وہ دیکھو باقی سب بھی ڈانس کر رہی ہیں کوئی کچھ نہیں کہہ رہا... اٹھ جاؤ پاکیزہ.. اور وہ دیکھو سامنے پارس دیکھ بھی نہیں رہا اسکی بیک سائیڈ ہے... ہم ڈانس کرتے جا کر اسے نہیں پتہ چلے گا... ماہا نے پاکیزہ کے گال کھینچتے ہوئے کہا... ہاں یار ماہا صحیح کہہ رہی اس دفعہ سب نے کہا...

چلو ٹھیک ہے... سب کے کہنے پر پاکیزہ نے ہار مانتے ہوئے کہا...



یار وہ دیکھ کس قدر شاندار دکھ رہی ہے اوپر سے اسکا ڈانس.... مکمل دل دھڑکا دینے والا منظر لگ رہا ہے... ایک شخص نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا... صحیح کہہ رہا ہے یار بالکل قیامت لگ رہی ہے.. کسی کا بھی دل بے ایمان کر سکتی ہے... پاس کھڑے شخص نے سامنے ڈانس کرتی لڑکی کو دیکھ کر ہامی بھرتے ہوئے کہا... پارس جو اسد سے بات کر رہا تھا.... پاس کھڑے لڑکوں کا تبصرہ سن کر انہیں انتہائی ناگواری سے دیکھا... اسد نے ان کی باتیں سن کر سامنے کی طرف نظر دوڑائی تو اسکی نگاہیں تھمیں... اور منہ سے بے ساختہ نکلا پاکیزہ...

پارس جو ان لڑکوں کو غصے سے گھور رہا تھا اسد کے منہ سے لفظ پاکیزہ سن کر چونکا...

اور پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں پاکیزہ کچھ لڑکیوں کے ساتھ ڈانس کرنے میں مصروف تھی... حیرانگی سے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں.. اور اسی وقت پارس کی نگاہیں حیرانی کی جگہ غصے میں بدل گئیں...

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اسے دیکھنے کی... میں تم لوگوں کو جان سے مار دوں گا... ابھی اسی وقت یہ ویڈیو ڈیل کرو... ورنہ میں جو تم لوگوں کا حال کروں گا تمہاری روہیں تک تڑپ کر رہ جائیں گی...

وہ جو دونوں لڑکے ڈانس دیکھنے اور ساتھ ویڈیو بنانے میں مصروف تھے پارس کے غراتے ہوئے سرگوشی نما الفاظ کی سن کر بری طرح لرز کر رہ گئے... وہ وہ وہ ہم بس ابھی کر دیتے....

ان دونوں نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

صرف 5 سیکنڈ ہیں تمہارے پاس اس سے ایک بھی اوپر ہوا تمہاری زندگی موت سے بھی بدتر بنادوں گا... پارس نے سلگتی نگاہوں سے انہیں دھیمی آواز میں کہا... کیونکہ وہ یہاں کسی قسم کا تماشہ نہیں چاہتا تھا...

ہ ہ ہوگ گئی ہے ڈیل... ان دونوں نے کپکپاتی آواز میں کہا...

اسد ایک منٹ ہے تمہارے پاس یہاں کی لائٹ بند کرواؤ اگر نہ ہوئی تو پھر جو تمہارا حال کروں گا وہ تمہاری سوچ ہے اور ہاں ٹھیک 5 منٹ کے بعد چلا دینا...

پارس نے شعلے برساتی نظر سے اسد کو دیکھتے ہوئے کہا...

اسد جو پہلے ہی سچویشن کی وجہ سے پریشان ہوا تھا پارس کا غصہ دیکھ کر اسکی جان صحیح معنوں میں ہتھیلی پہ آگئی...

م م میں ابھی کرواتا ہوں پلیز تم ٹینشن نہ لو...

اسد نے لرزتی آواز میں کہا... کیونکہ وہ جانتا تھا پارس کا غصہ کس قدر جان لیوا ہوتا ہے... غصے میں وہ کسی بھی حد تک جاسکتا ہے... اس لیے وہ جلدی سے آگے بڑھ گیا تھا لائٹ بند کروانے کی غرض سے... بے شک اس لمحے یہ کرنا کتنا مشکل تھا...



ٹھیک ایک منٹ بعد لائٹ بند ہوگئی تو پارس آگے بڑھا اور پاکیزہ کو سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر ایک ہاتھ زور سے اس کے منہ پر رکھا اور دوسرا اسکی کلائی پر اور اسے کھینچتے ہوئے حویلی کی پچھلی سائیڈ پر لے جانے لگا....

پاکیزہ جو اچانک لائیٹ بند ہونے پر گھبرا گئی تھی اب اس اچانک افتاد پر بوکھلا کر رہ گئی.. ڈر کے مارے اس کے جسم سے جان نکلنے لگی... لیکن جیسے ہی اسے اپنے آس پاس کی بکھری خوشبو محسوس ہوئی تو اس نے پاس سے اپنا آپ چھڑانے کی مزاحمت بند کر دی... اور اپنا جسم ہلکا پھلکا چھوڑ دیا...

پاس نے پاکیزہ کو حویلی کی بیک سائیڈ لے جا کر زور سے دیوار کے ساتھ لگایا... اور اس کے دونوں اطراف اپنے بازو حائل کر دیے...

پاکیزہ کو اپنے دل میں کسی گڑبڑ کا احساس ہوا خوف کی وجہ سے اس کی آنکھیں کھلنے سے انکاری ہو گئیں...



ٹھیک 5 منٹ بعد لائٹ آگئی...

یہ پاکیزہ کدھر گئی ابھی تو یہاں ہی تھی عنایا نے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے پریشانی سے کہا... شاید لائٹ بند ہونے کی وجہ سے حویلی کے اندر چلی گئی ہو... ماہ رخ نے عنایا کو دیکھتے ہوئے کہا... لیکن اسے تو اندھیرے سے ڈر لگتا ہے... چلو رو میں دیکھ کر آتی ہوں.. عنایا نے پریشانی سے کہا اور حویلی کے اندر کی طرف بڑھ گئی...

ہاہا جاؤ جان من دیکھو کدھر گئی تمہاری سہیلی ہماری لگائی ہوئی آگ میں جلس رہی ہو گی... ماہا
نے طنزیہ سوچا اور آگے کی طرف بڑھ گئی...



یہ لو تمہارا انعام گڈ جاب...

ماہا نے سامنے کھڑے دو لوگوں کو رقم دیتے ہوئے کہا..

وہ تو شکریہ میڈم لیکن وہ سر بہت غصے والے ہیں.. ہم نے آپ کے کسے کے مطابق ان کا
دیہان تو ڈانس کی طرف کروا دیا تھا... لیکن سامنے جو لڑکی ڈانس کر رہی تھی اب اسکی حالت ہر
رحم آ رہا ہے...

ان میں سے ایک نے پریشان لہجے میں کہا...

یہی تو میں چاہتی ہوں... بہت محبت ہے نہ پارس پاکیزہ میں بچپن سے... ان دونوں کو ایک
دوسرے سے الگ نہ کیا تو میرا نام بھی ماہا نہیں...

ماہا نے منہ ہی منہ میں بڑ بڑایا...

اور ہاں تم لوگوں نے اپنے منہ سے ایک لفظ بھی نکالا تو..... آگے سمجھدار ہو سمجھ جانا...

ماہا نے انہیں غصے سے گھورتے ہوئے کہا..

پہلا تحفہ مبارک ہو دوستی کا میری پیاری دوست پاکیزہ.... ماہا خیالوں میں پاکیزہ سے مخاطب ہو کر
بولی... اور آگے بڑھ گئی...



کیوں کر رہی تھی ادھر ڈانس.. کیوں پاکیزہ.... پاس نے غصے سے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے
کہا...

پاس کی اس قدر غصے سے بھری آواز سن کر پاکیزہ جی جان سے کانپ گئی اور اپنی آنکھیں اور
شدت سے بند کر دی...

....Open your eyes dammit and answer my question

پاس نے پاکیزہ کے بازو کو زور سے پکڑتے ہوئے کہا...

پ پ پاس یہ ت ت تو نارمل ہے نہ ش ش شادی پر س سب ڈانس کرتے ہیں...

پاکیزہ نے اپنی آنکھیں کھول کر پاس کی طرف دیکھتے ہوئے لڑکھڑاتی آواز میں اپنے الفاظ ادا
کیے...

تم ان سب جیسی نہیں ہو... تم مختلف ہو... تم میری ہو... تمہیں ایسے دیکھنے کا کسی کو
کوئی حق نہیں...

پارس نے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے اس کی کلائی کو تھاما اور وہاں اپنی گرفت سخت کرتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا...

پ پ پارس لیکن ڈانس تو نارمل ہے شادی پہ... پاکیزہ نے لرزتی آواز میں کہا.....
میں نے جو کہا سمجھ نہیں آیا مجھے نہیں پسند تمہیں میرے علاوہ ایسے دیکھے بھی کوئی.. پارس نے پاکیزہ کی کلائی پر اپنی گرفت مزید سخت کر کے کہا... جس کی وجہ سے پاکیزہ کی کلائی میں موجود چوڑیاں ٹوٹ گئیں... جو کچھ وقت پہلے اسی ہاتھ کے زیر اثر کھنک رہیں تھیں اب وہی توڑنے کا سبب بن رہا تھا...

درد کی وجہ سے پاکیزہ کی آنکھیں نم ہونے لگیں... لیکن شکایت کرنے کی جگہ پاکیزہ نے اپنا دوسرا ہاتھ آگے بڑھا کر پارس کے دل کے مقام پر رکھ دیا...

پارس میں ایسا کبھی کچھ نہیں کروں گی جو تمہیں نہیں پسند... مجھے سب نے بولا تو میں نے ڈانس کر لیا... خدا گواہ ہے اگر تمہیں نہیں اچھا لگا میں آج کے بعد کبھی نہیں کروں گی... پلیز میرا یقین کرو... پلیز یوں غصہ مت ہو... میں نہیں کروں گی پلیز...

پاکیزہ نے نم لہجے میں پارس کے دل کے مقام پر اپنے نام کا پہلا حرف لکھتے ہوئے کہا..

پاکیزہ کی آنکھوں کی نمی اور اس کے دل پر موجود پہلا لفظ جو پاکیزہ اپنے ہاتھوں سے لکھ رہی تھی اسے ہوش کی دنیا میں لایا...



پارس کی نظر پاکیزہ کی آنکھوں سے کلامی پر گئی جہاں کچھ چوڑیاں ٹوٹنے کی وجہ سے کٹ لگا تھا... پارس نے حیرت سے پہلے پاکیزہ کو دیکھا جو چہرہ نیچے کیے اپنے آنسو ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی... پھر کلامی کو دیکھا...

.....I'm so sorry my princess, plZzz forgive me

پارس نے پریشانی سے کہتے ہوئے جلدی سے اپنے لب پاکیزہ کے کٹ والی جگہ پر رکھ دیے اور اسکا بہتا ہوا خون روکنے کی کوشش کی....

پاکیزہ جو چپ چاپ سی تھی پارس کے لمس پر لرز کے رہ گئی...
درد، تکلیف کہیں دور جا سوائے ایک نیا احساس دل میں اترا جو دل کو اندر تک سکون بخش گیا...
پاکیزہ کے آنسو تھمے اور دل کی دھڑکن بڑھی...

پلیز پاکیزہ مجھے معاف کر دو میں غصے میں تمہیں اتنی تکلیف پہنچا گیا.. پلیز میری جان مجھے معاف کر دو...

پارس نے پاکیزہ کی کلامی کو سہلاتے ہوئے شرمندگی سے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...
پاکیزہ بغیر کچھ کہے بس پارس کو دیکھے گئی...

پلیز مجھے معاف کر دو پاکیزہ میں جانتا ہوں تم کبھی ایسا کچھ نہیں کرو گی... بس مجھ سے
برداشت نہیں ہوا تمہیں ایسے کوئی دیکھے... میرے دل کو جلا دیتا ہے جب کوئی اور تمہیں
دیکھتا ہے... میں مانتا ہوں تمہارا قصور نہیں ہے مگر میں بے بس ہوں تمہارے معاملے میں...
پارس نے پاکیزہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے انتہائی بے بسی سے کہا...
کوئی بات نہیں پارس... میری غلطی ہے مجھے خیال کرنا چاہیے تھا...
پاکیزہ نے نگاہیں جھکاتے ہوئے کہا...

ایک منٹ رکویہ لو تم بھی مجھے تکلیف پہنچا لو... پارس نے اپنے بازو پاکیزہ کے سامنے کرتے
ہوئے کہا...

پاکیزہ نے پارس کے دونوں بازوؤں کو نیچے کر دیا... اور آنکھوں سے اشارہ کیا نہیں....

I'm sorry plZz forgive me this time... i will never hurt u
...again plZzz

پارس نے دوبارہ پاکیزہ کی کلامی پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا...

ک ک کوئی بات نہیں پارس...

پارس کی دوبارہ جسارت پر پاکیزہ نے لرزتے ہوئے کہا...

شکریہ میری جان تم بہت ہی پیاری اور کیوٹ ہو میری شہزادی...

پارس نے پاکیزہ کے دونوں رخسار کھینچتے ہوئے کہا...

پارس آئندہ اگر تم نے مجھے ہڑت کیا میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی... اور نہ تم سے

بات... پاکیزہ نے پارس کو منہ پھلا کر کہا...

میں ایسا کبھی نہیں کروں گا آئی پراس... اور دوبارہ سے سوری

پارس نے پاکیزہ کے کان پکڑتے ہوئے کہا....

اپنے کان پکڑ کر بولیں سوری مجھے...

پاکیزہ نے منہ بنا کر کہا...

تم میں اور مجھ میں کیا فرق میری جان... ہم تو ایک ہی ہیں... اسلیے تمہارے پکڑوں یا اپنے

ایک ہی بات ہے...

پارس نے مسکراتے ہوئے کہا...

بہت برے ہیں آپ... پاکیزہ یہ کہہ کر مسکرا دی...

کیونکہ وہ جانتی تھی سامنے کھڑا شخص جیسا بھی تھا صرف اسی کا ہی ہے...

اس سوچ نے پاکیزہ کی مسکراہٹ کو مزید گہرا کر دیا...

ایک منٹ اب تم کدھر جا رہی ہو...؟؟
پاکیزہ جو واپس جانے کیلئے آگے بڑھنے لگی تھی پارس نے اسکا ہاتھ تھام کر روکتے ہوئے پوچھا..
پ پ پارس میں اندر جانے لگی ہوں سب ڈھونڈ رہے ہوں گے مجھے... تم بغیر بتائے ایسے ہی
لے آئے ہو مجھے...

پاکیزہ پہلے تو پارس کے یوں ہاتھ تھامنے پر بوکھلائی پھر سنبھل کر منہ پھولا کر اسے دیکھتے ہوئے
بولی...

لیکن میں نے ابھی اندر جانے کی اجازت نہیں دی.. تو پھر کیوں جانے لگی تھی...
پارس نے پاکیزہ کے ماتھے پر موجود ٹکے کو درست کرتے ہوئے کہا...

ک ک کیا مطلب ہے اس بات کا اجازت نہیں دی....

پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں پوچھا...

مطلب صاف ہے ابھی میں نہیں چاہتا کہ تم اندر جاؤ... اور ویسے بھی مجھے تم سے کچھ کہنا ہے...

پارس نے پاکیزہ کے بال کان کے پیچھے کر کے اس کے جھمکے کو چھوتے ہوئے کہا...
پارس کی اتنی نزدیکی اور باتوں پر پاکیزہ کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا...

او کے م م میں سن رہی ہوں تم بولو کیا کہنا ہے...

پاکیزہ نے اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لاتے ہوئے لرزتی آواز میں نظریں جھکاتے ہوئے کہا...
پارس نے پاکیزہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا... اور اس کے چہرے کے نقوش کو حفظ کرنے لگا...

پارس اور پاکیزہ دونوں کا دل ایک ہی دھن پر تیزی سے دھڑکنے لگا...
پاکیزہ نے خود کے دل کو سنبھالنے کیلئے اپنی آنکھیں زور سے بند کر گئی..

Open your Beautiful eyes plZzz i wanna see my
reflection here...

پارس نے پاکیزہ کے کان میں محبت سے چور لہجے میں کہا...
پارس کی اس قدر محبت سے بھرپور سرگوشی پر پاکیزہ نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول دیں جو
گہری نیلی آنکھوں سے ٹکرائی... جہاں محبت کا ایک سمندر بہہ رہا تھا..
محبت سے لبریز آنکھوں میں دیکھنا پاکیزہ کیلئے مشکل ہونے لگا تو واپس سے نظریں جھکا گئی...



پاکیزہ کی اس ادا پر پارس کو ٹوٹ کر پیار آیا..

اور جیب سے رومال نکال کر پاکیزہ کی آنکھوں سے کاجل صاف کرنے لگا جو پاکیزہ کے رونے کی وجہ سے بکھرا تھا..

یہ یہ کیا کر رہے ہو تم...؟؟

پاکیزہ نے پارس سے دو قدم دور ہو کر لرکھڑاتی آواز میں کہا...

کچھ نہیں میری جان بس تھوڑا سا کاجل بکھر گیا ہے وہ صحیح کر رہا ہوں..

پارس نے پاکیزہ کو اسکی کمر سے پکڑ کر خود کے نزدیک کرتے ہوئے کہا اور واپس سے صاف کرنے لگا...

شرم و حیا سے پاکیزہ کی ہتھیلیاں نم ہونے لگیں...

پ پ پ پارس آپ رہنے دو نہ.. میں خود کر لوں گی... آپ چھوڑیں نہ مجھے پلیز...

پاکیزہ نے نظریں جھکاتے ہوئے شرم سے چور لہجے میں کہا...

یہ دیکھو.. بس... یہ.. ہو گیا...

پارس نے پاکیزہ کا کاجل بالکل ٹھیک کرتے ہوئے کہا...

شکریہ پارس...

پاکیزہ نے دل ہی دل میں پارس کی نظر اتارتے ہوئے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے

کہا...

کوئی بات نہیں جانم اور بھی کبھی کوئی ضرورت ہو بندہ ہمیشہ آپکی خدمت میں حاضر ہے...
پارس نے پاکیزہ کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے آنکھ مار کے کہا...
کوئی بہت ہی بے شرم انسان ہو آپ....

پارس کی حرکت پر پاکیزہ نے اس کے سینے پر مکے برساتے ہوئے کہا...
جس پر پارس محض مسکرا کر رہ گیا...



پاکیزہ, پاکیزہ یار کدھر ہو... پتہ نہیں یہ لڑکی کہاں غائب ہو گئی ہے...
عنایا نے اونچی آواز میں پاکیزہ کو پکارتے ہوئے کہا...
پ پ پارس یہ تو عنایا ہے... پلیز پیچھے ہوں مجھے اندر جانا ہے...
عنایا کی آواز سن کر پاکیزہ نے پارس کو خود سے دور دھکیل کر گھبراتے ہوئے کہا...
ہاں تو عنایا ہی ہے... کیا ہو گیا ہے.. رکو یہاں ہی چپ کر کے...
پارس نے واپس سے پاکیزہ کا بازو پکڑ کر کہا...

پارس آپکا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا؟؟ عنایا ہے وہ دوست ہے میری... اگر ایسے دیکھی گی تو
کیا سوچے گی...

پاکیزہ نے پارس کو گھورتے ہوئے تپے ہوئے لہجے میں کہا...

تو پھر کیا ہے دوست ہے تو... میں ڈرتا نہیں کسی سے بھی.. اور تمہیں اتنی پریشانی ہو رہی تو کہہ دینا میں بھی دوست ہوں تمہارا وہ بھی بچپن کا....

پارس نے پاکیزہ کے بالوں کو سہلاتے ہوئے شرارت سے کہا....

کیا مسئلہ ہے پارس، آپ دوست تھوڑی ہو میرے، آپ تو میرے.....

پاکیزہ جو غصے سے پارس کو بول رہی تھی آخر میں اپنے الفاظ کا احساس ہوا تو جلدی سے اپنی زبان دانتوں تلے دبا گئی...

پارس جو بہت دیہان سے پاکیزہ کی بات سن رہا تھا... اسکے آخری الفاظ پر پارس کے دل کی دھڑکن بڑھی... مگر یوں رک جانے پر چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی...

آہاں... دوست نہیں ہوں میں، تو کیا ہوں میں تمہارا.. کیا کہنے والی تھی تم پاکیزہ بولو.... پارس نے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا...

وہ وہ پارس، وہ عنایا آرہی ہے میں جا رہی ہوں...

پاکیزہ نے خود کو جلدی سے کمپوز کر کے کہا اور آگے کو بڑھنے لگی...

ایک منٹ سویٹ ہارٹ یہ ہم دونوں کی جگہ ہے یہاں کوئی مشکل سے ہی آتا ہے... اور تمہاری دوست کب کی جا چکی ہے، اب جو میں پوچھ رہا وہ بتاؤ....

پارس نے پاکیزہ کو بازو سے پکڑ کر خود کے قریب کیا... اور محبت پاش لہجے میں پوچھا...

پارس تم میرے.....

پاکیزہ نے یہ کہہ کر اپنے قدم پیچھے کی طرف بڑھائے لیکن اسکی کمر دیوار ساتھ جا ٹکرائی...
ہاں بولو پاکیزہ کیا تمہارا میں...؟؟

پارس نے پاکیزہ کے نزدیک جا کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا...
پارس تم....

پاکیزہ یہ کہہ کر دوسری جانب کو نکلنے لگی.. پاکیزہ کا ارادہ سمجھتے ہوئے پارس نے جلدی سے
وہاں اپنا بازو حائل کر دیا...

ہاں پاکیزہ بولو جانم کیا میں...؟؟

پارس نے پاکیزہ کے ایک طرف اپنا بازو حائل کر کے دوسرے ہاتھ سے پاکیزہ کی تھوڑی کو
پکڑتے ہوئے پوچھا...
پارس تم میرے....

پاکیزہ یہ کہہ کر دوسری جانب سے اس بار نکلنے لگی تو پارس نے اس کا ارادہ سمجھتے ہوئے
تھوڑی سے ہاتھ ہٹا کر پاکیزہ کے دوسری جانب حائل کر دیا...

اب درمیان میں پاکیزہ اور اسکے دونوں اطراف میں پارس نے اپنے بازو حائل کر کے اسکا یہاں
سے نکلنے کا راستہ بند کر دیا تھا...

پارس تم میرے دوست نہیں ہو کیونکہ تم میرے.... پاکیزہ اپنا ہاتھ پارس کے کالر پر لے گئی
اور اسے صحیح کرنے لگی.. ساتھ ساتھ پارس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہنے لگی...

پارس جو پاکیزہ سے ایسی کسی چیز کی امید نہیں کر رہا تھا... پاکیزہ کی اس حرکت پر اسکے دل نے ایک بیٹ مس کی.. اور وہ پاکیزہ کی آنکھوں میں مدہوش ہونے لگا...

ہاں پاکیزہ بولو نہ پلیز میں تمہارا کیا... پارس نے پاکیزہ کی نظروں اور ہاتھوں کی گردش پر مدہوش لہجے میں پوچھا...

پارس تم میرے....

پاکیزہ یہ کہہ کر اپنے ہاتھ پارس کے کالر سے چہرے پر لے گئی اور اسے پیالے کی شکل میں تھام لیا...

پارس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا...

پارس تم میرے دل....

پاکیزہ نے پارس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے یہ کہہ کر اپنے ہاتھ پارس کے سینے پر لے گئی... پارس پوری طرح سے پاکیزہ کے سحر میں کھونے لگا....

پاکیزہ نے پارس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھوں سے دباؤ ڈالا... اور اسے خود سے دور دھکیلا اور جلدی سے وہاں سے نکل کر اندر کی جانب بڑھنے کیلئے فاصلے پر جا کھڑی ہوئی...

اتنی آسانی سے بھی نہیں بتاؤں گی مسٹر پارس ضیاع....

پاکیزہ نے پارس کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا...

پارس جو پاکیزہ کے سحر میں گھم ہو رہا تھا... کچھ لمحے لگے اسے خود کو سنبھالنے میں... اور ہوش

میں آیا...

میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں پاکیزہ,, دیکھو یہ چیٹنگ ہے واپس آؤ مجھے نہیں پتہ... میں نہیں یار,
ایسے تھوڑی ہوتا ہے..

پارس نے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے منہ پھولا کر کہا....

اف پارس...

you are my Only One

and You are Mine for Forever and ever...

پاکیزہ نے اپنے خیالوں میں پارس سے مخاطب ہو کر کہا... کیونکہ پارس کے اس ناراض ناراض
سے چہرے کو دیکھ کر اس کا دل کر رہا تھا سامنے کھڑے اس شخص پر اپنی جان تک وار
دے....

کوئی چیٹنگ نہیں ہے سمجھ میں آیا نہ... اور میں نہیں بتا رہی اتنی آسانی سے... کتنے شوخے ہو
رہے ہو...

پاکیزہ نے خیال سے حقیقت میں آکر پارس کو شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا....

تمہیں میں بتاؤں گا بس ایک دفعہ تم میرے ہاتھوں میں آجاؤ...

پارس نے پاکیزہ کو گھورتے ہوئے کہا...

تب کی تب دیکھیں گے ابھی کیلئے..

Good night Sweet Dreams

پاکیزہ نے پارس کو شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا...
چھوڑوں گا نہیں تمہیں گڈ نائٹ سویٹ ڈریمز کی کچھ لگتی...

پارس نے پاکیزہ کو تپے ہوئے لہجے میں کہا...

اور ہاں تمہارے روم میں تمہاری کبرڈ میں کچھ رکھا ہے کل مجھے تم اس میں نظر آؤ...
پارس نے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا..

اوکے جناب آپکا کہا سر آنکھوں پر... پاکیزہ یہ کہہ کر کھلکھلاتی اندر کی جانب بڑھ گئی...
جبکہ پارس بھی مسکرا دیا... تم صرف میری ہو، میرے لیے آسمان سے اتاری گئی ہو، میری
سانسوں میں بستی ہو... تمہیں ہمیشہ اپنے دل میں چھپا کر رکھوں گا... بہت جلد لے جاؤں گا
اپنا بنا کر... پارس دل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوا اور اندر کی طرف بڑھ گیا...



اوہ نو یہ کیسے ہو سکتا ہے... جتنی کوشش کرتی انہیں دور کرنے کی یہ اتنے قریب آجاتے
ہیں...

ماہا جو پارس اور پاکیزہ کی لڑائی کا سوچ رہی تھی لیکن یہاں پاکیزہ کو مسکراتے حویلی کے اندرونی
حصے میں داخل ہوتے اور پھر پیچھے پارس کو بھی مسکراتے دیکھ کر اس نے غصے سے دیوار پر
ہاتھ مار کر کہا...

میں سوچ رہی تھی پارس پاکیزہ کا بہت برا حال کرے گا ظاہری سی بات ہے بچپن سے اسکا دیوانہ جو ہے... لیکن یہاں تو کچھ اور ہی ہے...
پارس تم کیوں پاکیزہ سے دور نہیں رہ سکتے...
ماہا نے چیختے ہوئے کہا...

لیکن میں دور کر دوں گی قسم سے دور کر دوں گی تم دونوں کو... اگر تم میرے نہیں تو تمہیں کسی اور کے قابل بھی نہیں چھوڑوں گی...
بچپن میں مجھے تم سے اٹرکشن تھی لیکن اب جب تمہیں امریکا سے واپس آنے پر دیکھا تم سے محبت ہو گئی ہے.. لیکن تمہیں پاکیزہ کے آگے کچھ نظر ہی نہیں آ رہا.. مجھے لگا امریکا سے واپس آکر بدل گئے ہو گے مگر نہیں تم آج بھی وہی ہو...
ماہا نے جلتی نگاہوں سے سوچا...
موبائل پر بار بار آتی کال اور بلنک ہوتے نمبر نے ماہا کا دھیان ادھر کو کھینچا...
آگیا آپکو میرا خیال... ؟

ماہا نے کال اٹھاتے ہوئے تپے ہوئے لہجے میں کہا... اور باہر کی جانب بڑھ گئی جہاں تنہائی ہو...
کس لہجے میں بات کر رہی پاگل ہو گئی ہو...
کال سے آواز گونجی...

ابھی تک تو ٹھیک ہوں لیکن اگر وہ نہ ملا تو لازمی پاگل ہو جاؤں گی... مجھے چاہئے وہ...
ماہا نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا..

کیا بول رہی ہو تم، کون نہ ملا، کال سے پریشان سی آواز گونجی...

آپکا بھتیجا... پارس... ماما مجھے چاہیے وہ... ہر صورت پلیز آپ ماموں سے بات کریں...

ماہا نے اپنی ماما شمائہ بیگم سے نم لہجے میں کہا....

اوکے بیٹا ٹینشن نہ لو میں بات کروں گی... باقی تو قسمت کے فیصلے اللہ کے ہاتھ میں ہیں...

شمائہ بیگم نے اپنی لاڈلی کو سمجھاتے ہوئے کہا...

ماما مجھے قسمت وغیرہ کا نہیں پتہ آپ ماموں سے بات کریں اور انہیں منائیں... اکلوتی بہن ہیں

انکی... دباؤ ڈالیں... جو مرضی کریں... لیکن مجھے پارس چاہیے ماما...

ماہا نے ہلکی آواز میں چیختے ہوئے کہا...

اوکے بیٹا فکر نہ کرو میں بات کرتی بھائی سے...

شمائہ نے اپنی بیٹی کو سمجھاتے ہوئے کہا...

اوکے ماما اپنا خیال رکھیے گا پھر بات ہوتی...

ماہا نے کہہ کر فون بند کر دیا...

بہت جلد پارس تم میرے ہو گے صرف میرے... ہر اس وجہ کو ختم کر دوں گی جو تمہیں مجھ

سے دور کرے....



جبکہ دوسری طرف عنایا جو پاکیزہ کو ڈھونڈتے ہوئے اوپر کی جانب جا رہی تھی راستے میں سامنے سے آتے شخص سے بری طرح ٹکرا گئی تھی..

اوہ میرے خدایا کیا تم سچ میں اندھی ہو...

زاویار جس کے سر درد میں زرا کمی آئی تو سب سے ملنے کی غرض سے باہر جانے لگا تھا سامنے سے آتی اس مصیبت سے ٹکرانے پر چڑتے ہوئے بولا...

تمیز سے رہو بندر، تم خود ہو گے اندھے... اور تمہیں لڑکیوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے.. عنایا جو سامنے دوبارہ اس کیوٹ سے لڑکے کو دیکھ کر سٹیٹائی تھی جلدی سے سنبھل کر بولی...

وہ کیا ہے نہ مجھ میں لڑکیوں سے بات کرنے کی تمیز ہے.. لیکن چڑیلوں کے معاملے میں زرا نہ اہل ہوں...

زاویار نے عنایا کو گھورتے ہوئے طنزیہ مسکرا کر کہا...

اوہ.. تو پھر آج رات دیہان سے سونا... کیونکہ اگلا میرا شکار تم ہی ہو. کافی دنوں سے خون نہیں پیا...

عنایا نے زاویار کو دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا...

اوہ تو میں ڈر گیا... جنگلی بلی...

زاویار نے اپنے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھا کر ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا...

باڑھ میں جاؤ تم پاگل انسان...

عنایا نے زاویار کو گھورتے ہوئے کہا...

تمہیں ساتھ ہی لے کر جاؤں گا فکر نہ کرو...

زاویار نے عنایا کے چہرے پر موجود کچھ بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا...

زاویار کی حرکت پر عنایا کے دل نے ایک بیٹ مس کی...

کیوں وہاں تمہارا میرے بغیر دل نہیں لگے گا...

عنایا نے معصومیت سے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا...

میرا تو لگ جائے گا دل... لیکن کیا پتہ وہاں مجھے چڑیل کی ضرورت پڑ جائے... ویسے بھی وہ

چڑیلوں کی ہی رہائش ہے...

زاویار کو اپنی بے خودی پر شرمندگی ہوئی... خود کو کمپوز کرتے جلدی سے بولا...

تم تم بہت برے ہو... اور تمہیں بہت پتہ ادھر چڑیلیں رہتی ہیں... تم خود جو جن ہو اسلیے

وہاں رہ کر آئے ہو... اس وجہ سے جانتے ہو...

عنایا نے غصے سے زاویار کو گھورتے ہوئے کہا...

اچھا تو میں جن ہوں چلو پھر ابھی تمہارا ہی شکار کرتا ہوں...

زاویار نے آگے بڑھ کر عنایا کے چہرے کی ایک سائیڈ پر ہاتھ رکھتے ہوئے شرارت سے کہا...

ی ی یہ ک ک کیا کر رہے ہو تم... دور رہو...

عنیا نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا...

عنیا کے گھبرانے پر زاویار کو مزا آنے لگا تو وہ اپنا ہاتھ عنیا کی رخصار سے لب کے نزدیک لے گیا...

زاویار کے ایسے کرنے پر عنیا کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا...

عنیا نے حیران نظروں سے زاویار کو دیکھا...

یہ ک ک کیا کر رہے ہو تم...

اب کی بار عنیا نے گھبراتے ہوئے زاویار کا ہاتھ دور جھٹکتے ہوئے کہا...

کچھ نہیں بس شکار کرنے لگا ہوں میں اپنا آج کا...

زاویار نے دوبارہ سے عنیا کے لب پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا...

دیکھو ت تم... یہ کہتے ہی عنیا نے زور سے زاویار کی انگلی کو اپنے دانتوں تلے دبایا... اور

کاٹا...

آوچھ... کیا کر رہی ہو پاگل لڑکی سچ میں جنگلی بلی ہو کیا...

زاویار نے عنیا کے دانتوں سے اپنی انگلی نکالتے ہوئے اسے گھورتے ہوئے کہا...

عنیا نے جلدی سے زاویار کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا... اور اسکی انگلی کو سہلانے لگی...

جہاں سے ہلکا سا خون نکل رہا تھا....

I'm sorry plZzz

دیکھو میں نے دیہان نہیں دیا تھا... بس ہو گیا... سوری میری وجہ سے تمہیں درد ہوا پلیز...

عنایا نے زاویار کی انگلی کو سہلاتے ہوئے نم لہجے میں کہا...

زاویار کو عنایا کے ہاتھ پکڑنے پر جھٹکا لگا تھا... لیکن اس کی فکر اور الفاظ پر زاویار کے دل نے ایک بیٹ مس کی...

ادھر دیکھو، کوئی بات نہیں ہے... خیر ہے، میں ٹھیک ہوں...

زاویار نے عنایا کا چہرہ اوپر کر کے اسکی گہری کالی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا... جہاں ہلکی ہلکی نمی تھی..

زاویار کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا... لیکن جلد ہی خود کو کمپوز کر گیا...

دیکھو پریشان نہ ہو... تم تو ویسے بھی چڑیل ہو اور چڑیلوں سے ایسی ہی امید ہوتی ہے...

زاویار نے عنایا کا موڈ بدلنے کیلئے شرارت سے کہا...

دیکھو اگر تم نے مجھے دوبارہ سے چڑیل کہا میں تمہارا سچ میں خون پی جاؤں گی...

عنایا نے واپس سے زاویار کو گھورتے ہوئے کہا...

عنایا کو واپس سے اپنی ٹون میں آتے دیکھ کر زاویار کو کچھ سکون ہوا... اور ساتھ اپنی اس حالت

پر حیرانی... پتہ نہیں کیوں دل کو اس کی آنکھوں میں نمی اچھی نہیں لگی تھی...

اب چڑیل کو چڑیل نہ کہوں تو کیا کہہ کر بلاؤں تم بتا دو مجھے...

زاویار نے عنایا کو دیکھتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا...

تم بارڈ میں ہی جاؤ سچ میں...

عنایا زاویار کو گھورتے ہوئے کہہ کر آگے کی طرف بڑھ گئی...

بارڈ میں اس وجہ سے بھیج رہی نہ کیونکہ تم خود بھی چاہتی ہو میرے ساتھ آؤ... کیونکہ وہاں تو

میں تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا...

زاویار نے پیچھے سے عنایا کو سنایا...

جو عنایا کے کانوں نے بخوبی سنا بھی... لیکن وہ محض مسکرا دی اور پیچھے دیکھنے کی غلطی نہیں کی...



مجھے آپ سے بالکل بات نہیں کرنی جا کر اپنی مصروفیات کو ٹائم دیں آپ....

بلیچ بیگم جو سب کو انکے کمروں میں بھیج کر آکر کب سے حسن کا ویٹ کر رہی تھی... انہیں

آتا دیکھ کر منہ بنا کر بولی...

اوہ میری جان میری کونسی مصروفیات ہے بس شادی والا گھر ہے بھائی اور بابا سے کچھ ڈسکس

کر رہا تھا... سوری میری جان...

حسن نے بلیچ کے پاس بیٹھ کر محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا...

لیکن پھر بھی آپ سب میں مجھے بھول گئے... آپکو ویسے ہی مجھ سے اب محبت نہیں رہی...

ملیجہ نے حسن کے کندھے پر سر رکھ کر منہ بنا کر کہا...

ارے ایسے کیسے ہو سکتا ہے... تم سے تو ہر دن محبت بڑھتی ہے... میری زندگی میں سکون کی وجہ ہو... میری اتنی پیاری اولاد کی ماں ہو... میری خوشیوں کا سبب ہو... میں تمہیں کیسے بھول سکتا... میری صبح کا پہلا اور رات کا آخری خیال ہو تم...

حسن نے ملیجہ کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا...

حسن کی اتنی خوبصورت باتوں پر ملیجہ کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا...

حسن سب کہتے ہیں جب محبوب میسر ہو جاتا ہے محبت کم ہونے لگتی ہے... لیکن آپکی سنگت میں سب مختلف ہے... ہر وقت ہر لمحہ آپ سے محبت سے زیادہ عشق ہونے لگا ہے... میں چاہتی ہوں آپ ہمیشہ میرے آس پاس ہی رہا کریں... ملیجہ نے اٹھ کر اپنی جان سے زیادہ عزیز شوہر کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا...

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں... جو وقت سے ساتھ صرف بڑھے گی.. اس میں کبھی کوئی کمی نہیں آئے گی... میں وعدہ کرتا ہوں...

حسن نے ملیجہ کے دونوں ہاتھ تھام کر محبت سے انہیں چومتے ہوئے کہا...

آمین.. انشاء اللہ

ملیجہ نے محبت پاش نظروں سے حسن کو دیکھتے ہوئے کہا...

اف اللہ جی میرے سر میں اتنا شدید درد کیوں ہو رہا ہے...

پاکیزہ نے سو کر اٹھ کے اپنا سر ہاتھوں میں تھام کر کہا...

پھر اسکی نظر کمرے کے چاروں اطراف میں گئی جہاں مختلف چیزیں بکھری پڑی تھیں... اس کے زہن میں رات پارس کی بے حسی پھر سے اٹھنے لگی...

دل میں اٹھنے والی تکلیف کی شدت سے پاکیزہ نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا اور آنسوؤں روانی سے بہنے لگے...

پارس کیوں، کیوں،، بتاؤ نا مجھے کیوں کیا؟ میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی.. پاکیزہ کی آنکھوں سے آنسو روانی سے بہنے لگے...

تم تو دعویٰ دار تھے محبت کے، کہتے تھے پاکیزہ حسن تم میری سانسوں میں بستی ہو... میرے جینے کی وجہ ہو... پارس تم کہتے تھے تمہاری دنیا مجھ سے شروع ہو کر مجھ پر ہی ختم ہو جاتی ہے.... پھر پارس یہ بے وفائی کیوں، یہ دھوکہ کیوں....

پاکیزہ نے چیختے ہوئے کہا اور پاس پڑے کشن زمین کی طرف غصے سے اچھال دیے...

کیوں پارس جواب دو نہ مجھے کیوں....

خدا گواہ ہے پارس بہت تکلیف ہوتی ہے ایسا لگتا ہے جیسے کوئی کسی ریگستان کے صحرا میں

بھٹک گیا ہو اور وہاں دھوپ کی شدت ہے مگر پانی میسر نہیں....

بالکل ایسے ہی مر رہی ہوں میں پل پل... تمہاری یہ بے وفائی نگل جائے گی مجھے،، زندہ درگور

کردے گی پارس...

پاکیزہ نے شدت سے روتے ہوئے اپنا آپ خود میں ہی بھینچتے ہوئے کہا...

ٹک ٹک ٹک...

پاکیزہ جو دل میں اٹھتے درد کی وجہ سے پاگل ہو رہی تھی... دروازے پر کسی کی موجودگی پر جلدی سے خود کو سمیٹا...

جی آجائیں.... پاکیزہ نے اپنے آنسو خشک کر کے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا...

بی بی جی آپکو نیچے ملیجے بیگم بلا رہی ہیں.. کہہ رہی آکر ناشتہ کر لیں... نصرین نے کمرے میں داخل ہو کر ادب سے کہا...

اوکے تم ایسا کرو ساجدہ (ملازمہ) کو بلا کر میرا روم سیٹ کروا دو اور ماما سے جاکر بولو میں شاور لے کے بس ابھی آرہی ہوں....

پاکیزہ نے نصرین کو دیکھتے ہوئے کہا...

اوکے بی بی جی.. یہ کہہ کر نصرین چلی گئی... اور پاکیزہ بھی کپڑے لے کر واش روم کی طرف بڑھ گئی...



میں اس لڑکی کا کیا کروں، مجھے بالکل سمجھ میں نہیں آتا ہے، نہ اسے کھانے کا ہوش، نہ

پینے کا ہوش, بس ایک اپنے کمرے سے محبت ہے اسکو... اور اب نوابزادی شاور لینے لگی ہے...

نصرین کے بتانے پر ملیحہ بیگم نے انتہائی پریشانی سے پاس بیٹھے حسن صاحب کو کہا...
کچھ نہیں ہوتا بچی ہے ابھی وہ, آپ اتنی فکر نہ کیا کریں... حسن نے رسانیت سے ملیحہ کو سمجھاتے ہوئے کہا... کیونکہ انہیں وہ پریشان یا تکلیف میں زرا اچھی نہیں لگتی تھی انکا دل کرتا ملیحہ بس ہمیشہ ہنستی مسکراتی خوش رہے...
آپ کے ہی بے جا پیار نے اسے بگاڑا ہوا...

ملیحہ نے منہ بنا کر حسن سے کہا...
اما صحیح کہہ رہی ہیں آپ, پاپا کا ویسے بھی پاکیزہ آپی ساتھ زیادہ پیار ہے... پرتیحا نے بھی منہ پھولا کر کہا..

چپ کرو گریبا, ایسا کچھ نہیں ہے... ویسے بھی اتنی پیاری اور معصوم سی بہن ہے میری... اور کیا ہو گیا اما ابھی وہ چھوٹی ہے خود ہی ٹھیک ہو جائے گی.... زاویار نے محبت سے اپنی لاڈلی کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا...

ہاں سب اسکی ہی طرف داریاں کرو اسی وجہ سے وہ اتنی بگھڑی جا رہی ہے.... ملیحہ بیگم نے چڑ کر کہا... سب ہنسنے لگے...

وہ ہے ہی تعریف کے قابل... سدا بیگم نے بھی محبت سے کہا...

لیکن یہ سب جو کہہ رہے نجی ہے نجی ہے شادی کی عمر ہو گئی ہے اسکی.. شادی کا سوچیں
آپ لوگ...

ملیجہ نے حسن اور زاویار کو گھورتے ہوئے کہا... جس پر وہ صرف مسکرا دیے.. لیکن پاس بیٹھا
پارس جو تب سے سب کچھ بے نیاز ہو کر سن رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا پاکیزہ یہاں کیوں موجود
نہیں...

لیکن ملیجہ بیگم کے کہے گئے شادی کے الفاظ پر اس کے دل کی دھڑکن تھمی... ایسا لگا آس
پاس ہر چیز ساکن ہو گئی ہو...

لیکن جلد ہی خود کو کمپوز کر کے واپس سے کھانے میں مشغول ہو گیا...
ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد حسن آفس کیلئے نکل گئے کیونکہ ایک میٹنگ تھی جبکہ پرتکا یونی
اور زاویار رک گیا کیونکہ اسکا اپنے جگر کو کمپنی دینے کا ارادہ تھا...



پاکیزہ فریش ہو کر نکھری نکھری سی روم سے نکلی اور نیچے کی جانب بڑھ گئی... سدرہ کی نظر
سامنے سیڑھیاں اترتی پاکیزہ پر پڑی تو ان کے دل نے بے ساختہ ماشاء اللہ کہا... کیونکہ پاکیزہ سیلو
رنگ کی فراک جو اس کے گھٹنوں تک آ رہی تھی ساتھ وائیٹ کیپری پہنے گلے میں دوپٹہ لیے
انتہائی حسین لگ رہی تھی...

پارس جو زاویار سے باتوں میں مشغول تھا آس پاس پاکیزہ کے وجود کی بکھری خوشبو محسوس کر کے

اس کے دل کی دھڑکن بڑی مگر خود کو کمپوز کرتے زاویار سے باتوں میں مصروف رہا اور پاکیزہ کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی...

پارس کی موجودگی نے پاکیزہ کے چہرے پر بھی کتنے رنگ بکھیرے مگر خود کو سنبھالتی جا کر ملیجہ بیگم کے پاس بیٹھ گئی اور اپنی بانہیں سدرا کے گرد حائل کر دیں...

i miss you so much khala jani

یہ کہتے ہی پاکیزہ نے اپنی پیاری خالہ کا بوسہ بھی لے لیا...

Miss you too khala ki jaan

سدرا نے پاکیزہ کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا...

بس بس مکھن نہ لگاؤ زیادہ خالہ کو... ابھی یاد آئی تمہیں خالہ کی.. ملیجہ بیگم نے پاکیزہ کو کان سے پکڑتے ہوئے کہا...

اما نہ کرو، اٹھ گئی ہوں نہ... پاکیزہ نے محبت پاش نظروں سے اپنی اما کو دیکھتے ہوئے کہا...

اف یہ معصومیت دل کرتا ہر دفعہ اس پہ فدا ہو جاؤں... پارس جو باتیں زاویار سے کر رہا تھا

لیکن سرتا پاؤں اس کا وجود پاکیزہ کی باتیں سننے میں مصروف تھا... بغیر اسے دیکھے اپنے دل

ہی دل میں بڑ بڑایا...

چلو بیٹھو میں تمہارے لیے ناشتہ لگواتی ہوں... ملیجہ نے پاکیزہ کے بال سہلا کر کہا...

نہیں اما میں خود جاتی ہوں مجھے چائے پینی ہے وہ میں خود بناؤں گی سڑونگ والی...

پاکیزہ نے پیار سے کہا... ویسے بھی پارس کے پاس بیٹھے ہونے سے اسکا دل بار بار اس سے بے وفائی کر رہا تھا... اسلیے جلد سے جلد یہاں سے اٹھنا چاہتی تھی...
گڑیا ایک کپ چائے میرے لیے بھی... زاویار نے پاکیزہ کو کہا...
اور ایک میرے لیے بھی... پارس نے بغیر پاکیزہ کی طرف دیکھے کہا...
پارس کی آواز سن کر پاکیزہ کا دل زور زور سے دھڑکا...
م م میں ابھی بنا کے لاتی ہوں...

پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا اور جلدی سے کیچن کی جانب بڑھ گئی...



کیچن میں آکر پاکیزہ اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لانے کی کوشش کرنے لگی جو صرف اس ظالم کی آواز اور کی جانے والی فرمائش پر ہی بے ہال ہو رہی تھیں...
چائے بنا کر پلاؤ... بڑا آیا کہنے والا... میں نہیں بنا کے پلانے والی... پاکیزہ نے منہ بسور کر خود کو کہا...

اللہ جی پلیز مجھے بچا لو... میں کیسے اس انسان سے نفرت کا دعویٰ کر سکتی جب اس کی نزدیکی اور آواز ہی میرا دل پاگل کر دیتی ہے... میں دیوانی ہو جاتی ہوں.. میرا اللہ ہی حافظ ہے... یہ انسان جتنا بھی ظلم کر لے دل اسکی ہی پکار پر لبیک کہے گا... شاید مجھے پاگل خانے کی ضرورت ہے جہاں میرا علاج ہو سکے... پاکیزہ دل ہی دل میں خود سے بڑ بڑائی...

بی بی جی آپ ٹھیک ہیں... نصرین جو برتن صاف کر کے ابھی فارغ ہوئی تھی پاکیزہ کے
چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ کر بولی...

ہاں میں ٹھیک ہوں... مجھے چائے بنانی ہے تب تک تم زرا چائے کے ساتھ باقی سرو کرنے
والی چیزیں دیکھ لو.... پاکیزہ نے خود کو کمپوز کر کے کہا...

اچھا بی بی جی... نصرین سعادت مندی سے بولی...

پاکیزہ سب کے لیے چائے بنانے لگی چائے بن جانے کے بعد اس کے زہن میں ایک شیطانی
خیال آیا... بہت شوق ہے نہ میرے ہاتھوں سے چائے پینے کا اب پیو چائے پارس... پاکیزہ
دل ہی دل میں پارس سے مخاطب ہو کر بولی...

پاکیزہ نے دو کپوں میں چائے ڈالی اور نصرین کو پکڑائی یہ ماما اور خالہ جانی کو دے کر آؤ ساتھ
کچھ سنیکس بھی لے جاؤ...

نصرین کو دینے کے بعد... پاکیزہ نے دو کپوں میں مزید چائے ڈالی...

پھر کبرڈ سے ایک بوکس نکالا اور ایک کپ میں تین چمچ سرخ مرچی کے ڈال دیے... کیونکہ وہ
جانتی تھی پارس زیادہ مرچی نہیں کھاتا...

نصرین کے آنے سے پہلے اسے اچھی طرح سے مکس کر دیا...

یہ لو پی لو چائے پارس... مجھے امید ہے تمہیں بہت پسند آئے گی...

پاکیزہ دل ہی دل میں بول کر مسکرا دی...

نصرین کے آنے کے بعد اس نے دو کپ اسے چائے کے پکڑائے... یہ والا کپ زاویار بھائی کا اور دوسرا پارس کو دینا جو ساتھ بیٹھا ہے۔ اور زرا بھی تبدیلی نہیں ہونی چاہیے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا...

پاکیزہ نے زرا رعب جھاتے ہوئے کہا..

پہلے تو نصرین کو حیرت ہوئی مگر اپنی حیرت پر جلدی سے قابو پاتے ہوئے کہا اوکے بی بی جی...



اپنی چائے کا لگ لے کر پاکیزہ کچن کے دروازے پر ہی کھڑی ہو گئی کہ پارس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ سکے...

پارس جو اس دشمن جان کے ہاتھ کی بنی چائے پینے کیلئے بے تاب تھا چائے آجانے کے بعد جیسے ہی اس نے چائے کا پہلا گھونٹ پیا...

اس کا ہلق مریچوں کی وجہ سے جلنے لگا... پارس سمجھ گیا یہ پاکیزہ نے جان بوجھ کر کیا ہے... اس نے نظر اٹھا کر پاکیزہ کو ڈھونڈنا چاہا لیکن اسے زیادہ مشکل نہیں ہوئی وہ بالکل سامنے کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی... پارس کی گہری نیلی آنکھیں پاکیزہ کی سبز آنکھوں سے ٹکرائی تو وہ لرز کر رہ گئی... پاکیزہ کی نظروں میں دیکھتے ہوئے پارس نے دوسرا گھونٹ بھرا!... پاکیزہ جی جان سے

کانپ گئی مگر نظریں نہیں ہٹائیں... ایسے ہی پارس نے تیسرا پھر چوتھا اور مسلسل چائے پیتا چلا گیا...

پاکیزہ کی نظریں پارس کی تکلیف پر جلنے لگیں جو بغیر کچھ کہے بس پیتا جا رہا تھا...
اللہ جی میں تو بس چھوٹی سی تکلیف دینا چاہتی تھی... انہیں اتنی مشکل ہو رہی ہے رکھ کیوں نہیں دیتے... پاکیزہ خود سے بڑ بڑائی اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے...
وہ جو کھڑے ہو کر اسکی حالت کا مزہ لینا چاہتی تھی اب اسکی ہلکی سی تکلیف دل کو برداشت نہیں ہوئی... اپنی انگلی سے آنسو صاف کرتی... جلدی سے کیچن میں اپنا کپ رکھتی باہر گارڈن والی سائیڈ کی طرف بڑھ گئی...

دوسری طرف پارس جو مسلسل پاکیزہ کی نظروں میں دیکھ رہا تھا... اسکی آنکھوں سے آنسو نکلنے پر اسکے دل کو تکلیف ہوئی تھی... پاکیزہ کے وہاں سے ہٹنے کے بعد پارس اپنا چہرہ نیچے کیے خود کو کمپوز کرنے لگا...

کیا ہوا ہے یار چہرہ اتنا سرخ کیوں ہو رہا ہے... زاویار جو موبائل پر مصروف تھا سامنے پارس کا سرخ چہرہ دیکھ کر بولا...

کچھ نہیں یار... تو بس یہاں رک میں ابھی آیا....

پارس زاویار کو بول کر اس طرف بڑھ گیا جہاں پاکیزہ گئی تھی....



پارس باہر کی طرف آیا تو اسے سامنے ہی پاکیزہ نظر آگئی... پارس نے آگے بڑھ کر اسے اس کے بازو سے پکڑا اور ایک کورنر میں لے جانے لگا... پاکیزہ جو اپنے آنسو ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی پارس کے یوں ہاتھ تھامنے پر بوکھلائی...

کک کیا کر رہے ہو۔ ہاتھ چ پھوڑو میرا جنگلی انسان.... پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں پارس سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا...

ایک کورنر پر لے جا کر بغیر پاکیزہ کو سنبھلنے کا موقع دیے وہ اسکے لبوں پر جھکا اور جھکتا چلا گیا...

تکلیف، درد اور بے بسی سے پاکیزہ کی آنکھوں سے آنسو روانی سے بہنے لگے... پاکیزہ کیلئے جب سانس لینا مشکل ہونے لگا تو اس نے پارس کے کندھے پر اپنے ہاتھوں کا دباؤ ڈالا مگر پارس جھکا رہا... پاکیزہ کی آنکھوں سے آنسو شدت سے بہنے لگے اس کا پورا وجود کانپنے لگا... اگر پارس نے اسے سہارا نہ دیا ہوتا اب تک وہ یقیناً زمین بوس ہو چکی ہوتی...

اپنے اندر موجود تمام زائقہ پاکیزہ میں اندیلنے کے بعد پارس پاکیزہ سے پیچھے ہٹا اور پاکیزہ کا چہرہ دیکھنے لگا...

پاکیزہ خود کو سنبھالنے کیلئے لمبے لمبے سانس لینے لگی...

تتتم انتہائی گھٹیا چھپھوڑے اور ایک نمبر کے واہیات انسان ہو...

پاکیزہ نے خود کی سانس کو نارمل کرتے اور اپنے منہ میں موجود مہچوں کا ذائقہ محسوس کرتے

ہوئے نم لہجے میں بولی...

میری جان یہ جو تم نے کیا ہے اسی کی سزا دی ہے... میں چاہتا ہوں تم بھی ذائقہ محسوس کرو جو میں نے کیا ہے...

پارس جو مسلسل پاکیزہ کو ہی دیکھ رہا تھا...

آگے بڑھا اور پاکیزہ کے پیچھے اپنا ہاتھ لے جا کر اسکے بال اپنی گرفت میں لے لیے اور انہیں زور سے کھینچتے ہوئے پاکیزہ کا منہ اوپر کی طرف کر کے بولا...

پ پ پارس چھوڑو پلیز مجھے درد ہو رہا ہے....

پاکیزہ نے لرزتی آواز میں پارس کے سینے پر مکے برساتے ہوئے کہا...

تمہیں پتہ ہے مجھے کتنی تکلیف ہوتی ہے جب میں تمہارے یہ کٹ ہوئے بال دیکھتا ہوں....

پارس نے پاکیزہ کے بالوں پر مزید گرفت سخت کر کے کہا..

پ پ پارس پلیز...

پاکیزہ نے درد سے بھری آواز میں کہا...

میں قسم کھاتا ہوں پاکیزہ اگر آج کے بعد تم نے سر تا پاؤں کسی بھی اپنے وجود کے حصے کو چوٹ پہنچانے کی کوشش کی... یا آئندہ کبھی اپنے بال کٹ کیے میں تمہیں جان سے مار دوں گا.... اور یہ محض الفاظ نہیں حقیقت ہے... میں ایسا ہی کروں گا...

پارس نے پاکیزہ کی آنکھوں میں دیکھتے غراتے ہوئے کہا... اور ایک جھٹکے سے پاکیزہ کے بال

چھوڑ دیے...

ت ت تم ہوتے کون ہو جنگلی انسان...

پاکیزہ نے روتے ہوئے پارس کا گریبان پکڑ کر کہا... جبکہ اسکا سارا وجود ڈر اور خوف سے کانپ رہا تھا...

تمہارا شوہر، بھول گئی کیا اپنے نکاح کو... مسسز پارس ضیاع... پارس نے پاکیزہ کی کمر کے گرد اپنے بازو حائل کر کے کہا...

م م میں نہیں مانتی کسی بھی نکاح کو تم نے دھوکا دیا ہے... تم دھوکے باز ہو... پاکیزہ نے روتے ہوئے پارس کے دل کے مقام پر مکا مارتے ہوئے کہا... اور اسکے سینے کے ساتھ اپنا سر ٹکا دیا....

پاکیزہ نکاح میں تو ہو میرے تم، بیوی ہو میری، جب چاہوں تمہیں یہاں سے اپنے ساتھ لے جاسکتا ہوں....

پارس نے پاکیزہ کے گرد اپنی گرفت سخت کر کے کہا....

مت بھولو زبردستی کیا ہے تم نے مجھ سے نکاح...

پاکیزہ نے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے غصے اور تکلیف دونوں کے ملے جلے تاثرات میں کہا....

جیسے بھی ہوا ہو مجھے فرق نہیں پڑتا... میرے لیے کافی ہے تم میری بیوی ہو...

پارس نے پاکیزہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا



تم بہت برے ہو پارس اور میں اس زبردستی کے نکاح کو نہیں مانتی... تم جو مرضی کر لو چاہے...

پاکیزہ نے روتے ہوئے پارس کے سینے پر ملے برساتے ہوئے کہا....
پاکیزہ تمہارے انکار کرنے سے یہ نکاح ختم نہیں ہو جائے گا... تمہارے ان حسین لبوں نے ہی اقرار کیا تھا... پارس نے پاکیزہ کے لبوں پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا....
اور ویسے بھی آج خالہ بول رہی تھیں تمہاری عمر ہو گئی ہے شادی کی.... تم کہو تو انکو بتا دوں انکی لاڈلی پہلے ہی میرے نکاح میں ہے آپ بس آج میرے ساتھ اسکی رخصتی کی تیاری کریں..

پارس نے پاکیزہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے انتہائی سکون سے کہا...
پاکیزہ کی آنکھیں حیرت، تکلیف اور بے بسی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں....
ک ک کیا مطلب ہے تمہارا...

پاکیزہ نے کپکپاتی آواز میں کہا...
زیادہ کچھ نہیں بس رخصتی میری جان...

پارس نے پاکیزہ کے کان کی لو کو اپنے لبوں سے چھو کر کہا...
پاکیزہ جی جان سے کانپ گئی...

ت ت ت تم پ پ پاگل ہو گئے ہو کیا... وہ کیا سوچیں گے...

پاکیزہ نے ازیت سے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

مجھے کسی سے کوئی فرق نہیں پڑتا کوئی کیا کرتا، کیا کہتا، کیا سوچتا ہے، میرا جو دل کرے گا میں کروں گا...

پارس نے پاکیزہ کی کمر پر اپنی گرفت سخت کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا...

تم انتہائی ایک ظالم اور بے حس انسان ہو پارس...

پاکیزہ نے روانی سے روتے ہوئے پارس سے اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا...

اگر پاکیزہ اب تم نے اپنا آپ مجھ سے چھڑانے کی کوشش کی تو میں اندر جا کر سب کو بتا دوں

گا تم میرے نکاح میں ہو... اگر چاہتی ہو ایسا نہ ہو تو چپ کر کے یہاں کھڑی رہو...

پارس نے غصے سے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

تم تم بہت ہی گھٹیا ہو پارس.... تمہیں پتہ ہے انہیں کتنی تکلیف ہو گی.. انہیں تم سے

کس قدر محبت ہے... اور تم اپنا کارنامہ اندر جا کر بتاؤ گے کہ تم نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا

ہے....

پاکیزہ نے انتہائی بے بسی سے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

کوئی گواہ کہ میں نے زبردستی کی تھی... میں کہہ دوں گا ہم دونوں نے رضامندی سے کیا

تھا...

پارس نے پاکیزہ کے ماتھے پر لب رکھ کر کہا....

تم تم بارھ میں جاؤ ایڈیٹ انسان... وہ ہماری فیملی ہے ٹوٹ جائے گی تکلیف سے.....

پاکیزہ نے پارس کو کالر سے پکڑتے ہوئے تکلیف سے کہا....

مجھے پرواہ نہیں ہے کسی کی بھی....

پارس نے بے نیاضی سے کہا...

پارس کیوں کیا ایسا بتاؤ مجھے... پاکیزہ نے پارس کے سینے پر سر رکھ کر شدت سے روتے ہوئے

کہا...

پارس کے زہن میں وہ درد بھری رات آئی کتنی ازیت صحیح تھی اس دن اس نے.....

کیونکہ مجھے تمہیں تکلیف دینی تھی پاکیزہ، درد دینا تھا، بالکل ویسا درد جیسا تم نے مجھے دیا تھا...

دیکھو کامیاب بھی ہوں میں اس میں... پارس نے پاکیزہ کی آنکھوں سے آنسوؤں چلتے ہوئے

کہا....

مجھے درد دینا تھا پارس.. مجھے.... بے وفائی تو تم نے کی تھی... دھوکہ تم نے دیا... پھر بھی درد

مجھے دینا تھا یہ کیسا انصاف ہے... پاکیزہ نے پارس کے سینے میں منہ چھپا کر شدت سے روتے

ہوئے کہا....

لفظ بے وفائی سے پارس کے زہن میں کیا کچھ نہیں آیا تھا.... پاکیزہ کے وہ تکلیف دہ الفاظ جو

اسکی روح تک کو کچل گئے تھے....

ہاں پاکیزہ کیونکہ مجھے تم سے نفرت ہے....

...I hate u pakeeza... i won't forgive you ever

پارس نے جھٹکے سے پاکیزہ کو اپنے وجود سے الگ کرتے ہوئے کہا....

پاکیزہ نے روتے ہوئے پارس کی طرف دیکھا...

آنسو دیکھ کر پارس کے دل میں درد کی شدت سی اٹھی... اسکا دل کیا سامنے کھڑے وجود کو واپس سے اپنی بانہوں میں بھر لے اور ہر تکلیف کو اس سے دور کر دے... لیکن تمہیں بھی تکلیف سہنی ہوگی پاکیزہ جیسے میں سہتا آیا ہوں اتنی آسانی سے معاف نہیں کروں گا... پارس دل میں خود سے مخاطب ہوا...

پاکیزہ جانتی ہو تمہاری آنکھوں سے جب یہ آنسو بہتے ہیں مجھے انتہائی سکون پہنچاتے ہیں... میری روح تک پر سکون ہو جاتی ہے یہ آنسو دیکھ کر...

پارس نے آگے بڑھ کر پاکیزہ کے آنسو چن کر انتہائی سفاکی سے کہا...

پارس کی بات سن کر پاکیزہ کے آنسو اور شدت سے بہنے لگے...

i hate u paras, i really do, u are cheater, liar, i will never

...ever forgive you trust me

پاکیزہ نے ازیت سے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے اسکا ہاتھ اپنے چہرے سے جھٹکتے ہوئے کہا...

Good job sweetheart

اس میں تو اور بھی مزا آئے گا...

پارس نے اپنی نیلی آنکھیں سبز آنکھوں میں گاڑتے ہوئے کہا...

تم تم بارھ میں جاؤ پارس...

پاکیزہ نے نم لہجے میں کہا... اور اندر کی جانب بڑھ گئی...

پارس نے پیچھے سے تکلیف اور بے بسی سے اپنی آنکھیں بند کر لیں... اور خود پر ضبط کرنے لگا

پاکیزہ پارس کے پاس سے روتے ہوئے سیدھا واش روم میں گئی... اور اپنا چہرہ واش کرنے لگی..

لیکن آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے...

کیا یہ سچ ہے پارس میرے آنسو تمہاری روح تک کو پر سکون کر دیتے ہیں... کیا سچ میں اس

قدر نفرت کرنے لگے ہو میرے وجود سے... پاکیزہ نے روتے ہوئے بے بسی سے اپنے چہرے پر

پانی پھینکتے ہوئے سوچا... وہ جتنا پانی چہرے پر ڈال کر آنسو ختم کرتی، آنکھیں اتنی ہی شدت

سے آنسو بہانے لگتیں....

پارس نفرت کرنے کا حق تو صرف میرا ہونا چاہئے بے وفائی تم نے کی دھوکا تم نے دیا... اور

تم کتنی سفاکی سے کہہ رہے تھے میرے آنسو تمہارے دل کو سکون دیتے ہیں... کیا سچ ہے یہ

پارس... پاکیزہ نے بے بسی سے وہیں زمین پر بیٹھتے ہوئے سوچا...

نہیں یہ سچ نہیں ہے پاکیزہ تم نے اسکی آنکھوں میں تکلیف نہیں دیکھی، کتنا درد تھا وہاں... یہ صرف اس کے الفاظ تھے اسکی آنکھیں انکار کر رہی تھی... تمہاری تکلیف پر کتنا بے بس تھا وہ... دل نے سرگوشی نما الفاظ میں پارس کے حق میں گواہی دی... تم تو چپ ہی رہو... اس کے معاملے میں تو، تم ہو ہی اس کے چچے، مجھ سے زیادہ تمہیں اسکی فکر ہوتی ہے... پاکیزہ نے اپنے دل کو ڈپٹتے ہوئے کہا... اور دوبادہ سے اپنا چہرہ واش کر کے اپنے روم میں چلی گئی...

روم میں جا کر پاکیزہ کھڑکی کے سامنے جا کھڑی ہوئی جہاں سے گارڈن نظر آ رہا تھا... پاکیزہ نے بالکل نیچے اسی کورنر کو دیکھا جہاں ابھی تک پارس اسی حالت میں کھڑا تھا.. پارس کو ایسے دیکھ کر پاکیزہ کے دل میں چبن سی اٹھی.... دیکھو پاکیزہ تکلیف میں ہے وہ بھی... پاکیزہ کا دل پھر سے پارس کے حق میں مسمنایا... پارس تب سے وہاں ہی کھڑا اپنے دل کی جنگ سے جوج رہا تھا... اپنے اوپر مسلسل کسی کی نظروں کی تیش محسوس کی تو اس جانب اپنی نگاہیں اٹھائیں.. جو گہری سبز نظروں سے ٹکرائی... پاکیزہ جو مسلسل پارس کو دیکھ رہی تھی یوں پارس سے نظر ملنے پر گھبراہٹ سے اسکی ہتھیلیاں نم ہونے لگیں.... دل زور شور سے دھڑکنے لگا..

اف اللہ جی کتنا درد ہے ان نظروں میں... پارس کی تکلیف سے سرخ ہوتی نظروں میں دیکھتے

ہوئے پاکیزہ خود سے بڑ بڑائی... پاکیزہ کا دل کیا جا کر واپس سے اس شخص کو اپنی بانہوں میں جھکڑ لوں اور کبھی خود سے رہائی نہ دوں... تکلیف سے پاکیزہ کی آنکھیں پھر سے برسے لگیں...

پارس جو پہلے ہی درد کے کئی مرحلوں سے گزر رہا تھا... اس کی تکلیف سے سرخ ہوتی نیلی آنکھوں نے سبز آنکھوں کو برستے دیکھا تو ازیت سے اپنی مٹھیاں بند کر کے خود پر ضبط کرنے لگا... مت رو پاکیزہ پلیز نہ رو، تمہارے یہ آنسو میرے دل پر گرتے ہیں.... تم جتنی بھی تکلیف دو مجھے قبول ہے لیکن تمہیں یوں درد میں نہیں دیکھ سکتا... پلیز روک لو اپنے آنسوؤں کو.... یا مجھے بتا دو میں کیا کروں جو یہ رک جائیں.... پارس نے بے بسی سے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا... اور ازیت سے اسکی آنکھوں کے گوشے نم ہو گئے...

پاکیزہ جس کی نگاہیں تب سے پارس کی نیلی آنکھوں کا طواف کر رہی تھی.. پارس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے پر پاکیزہ کو لگا جیسے کسی نے اسکے دل پر خنجر دے مارا ہو... ازیت اور تکلیف سے پاکیزہ نے اپنی آنکھیں بند کر لیں...

پارس پلیز یہ کیسا دورا ہا ہے... تمہاری آنکھیں کیسے بہہ سکتی مت بیگنیں دو انہیں.... میں برداشت نہیں کر پاؤں گی... پاکیزہ نے سوچتے ہوئے شدت سے اپنی آنکھیں بند کر لیں... اور اسکی آنکھوں سے آنسو روانی سے بہنے لگے....

اوہ نو پاکیزہ... اب نہیں... اور نہیں.... یہ کہتے ہی پارس بھاگتا ہوا پاکیزہ کے فلور پر گیا اور پھر اس کے کمرے کے سامنے دروازہ کھول کے جا کھڑا ہوا...

پارس کے یوں وہاں سے چلے جانے پر پاکیزہ کے دل کو تکلیف ہوئی لیکن جیسے ہی دروازہ کھلنے کی آواز پر پلٹی اور اسنے سامنے پارس کو دیکھا اسکا دل زور زور سے دھڑکا بغیر کچھ سوچے سمجھے بھاگتے ہوئے پارس کی بانہوں میں جا سمائی...



پاکیزہ نے زور سے پارس کو اپنی بانہوں میں بھینچ لیا...

i missed you paras... i really missed you in last 4 years...

...Trust me

میری زندگی کا ایسا کوئی پل نہیں گزرا جس میں تم یاد نہیں آئے...

پاکیزہ نے سختی سے پارس کو اپنی بانہوں میں بھینچتے ہوئے کہا...

پاکیزہ کے یوں اچانک سے گلے آگئے پر پارس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا... اوپر سے پاکیزہ کے

الفاظ، پارس نے مضبوطی پاکیزہ کے گرد اپنی بانہوں کا حصار باندھ دیا.... اپنی بانہوں میں سمائے

ہوئے وہ پاکیزہ کو لے کر دو قدم آگے ہوا اور پیچھے سے دروازہ بند کر دیا...

...i missed you too merii jan... Trust me missed u a lot

پارس نے پاکیزہ کو اور مضبوطی سے اپنے سینے میں بھینچ کر اس کے سر پر لب رکھ کر کہا...

پاکیزہ نے اپنا سر پارس کے سینے سے اٹھایا... اور گرمی نیلی آنکھوں میں دیکھنے لگیں جہاں اب

درد نہیں سکون موجود تھا... پاکیزہ نے اپنے ہاتھ آگے بڑھائے اور پارس کی آنکھوں کو چھوا...
پارس کا دل اتنی شدت سے دھڑکا کہ اسے لگا ابھی سینا توڑ کر باہر آجائے گا... پارس نے پاکیزہ
کی کمر سے ہٹا کر اس کے چہرے کو پیالے کی شکل میں تھام لیا... اور پاکیزہ کی نم
آنکھوں پر باری باری اپنے لب رکھے.... پاکیزہ نے اپنے دل کی دھڑکنوں پر قابو پانے کیلئے پارس
کی شرٹ کو زور سے اپنی مٹھی میں جھکڑا...

..Pakeeza u know... u became my addiction

...i need u in my life terribly

....Trust me i can't live without you

پارس نے واپس سے پاکیزہ کو اپنی بانہوں میں شدت سے بھینچتے ہوئے سرگوشی نما الفاظ میں
کہا....

i just can't

پارس نے پاکیزہ کو کمر سے چھوڑ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا...
پاکیزہ کو خود کے دل کو سنبھالنا مشکل ہونے لگا... پارس کی نزدیکی، لفظ اور لمس نے پاکیزہ کے
سارے وجود کو لرزنے پر مجبور کر دیا...

خود کو سہارا دینے کیلئے اس نے پارس کی شرٹ پر اپنی گرفت مزید سخت کر دی....

پ پ پارس م م میں بھی یہی چاہتی تم ہمیشہ میرے پاس میرے بہت قریب رہو...
پاکیزہ نے پارس کے سینے سے سر لگاتے ہوئے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...
میں وعدہ کرتا ہوں پاکیزہ چاہے کچھ بھی ہو... جیسا بھی ہو تمہارے آس پاس ہی رہوں گا...
تمہیں کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا... تم جانا چاہو تب بھی نہیں جانے دوں
گا... ہمیشہ اپنے دل میں محفوظ رکھوں گا... پارس نے سرگوشی نما الفاظ میں پاکیزہ کو اور خود میں
بھیختے اور اسکی کان کی لو کو چومتے ہوا کہا...
پاکیزہ کا دل پارس کے الفاظ پر شدت سے دھڑکنے لگا... اور پاکیزہ پارس کے دل کی بڑھتی ہوئی
دھڑکنوں کا بھی بخوبی اندازہ لگا سکتی تھی... دونوں کے دل ایک ہی لے پر تیزی سے دھڑک
رہے تھے...
پاکیزہ نے اپنا سر اٹھایا... اور پارس کا چہرہ دیکھا جہاں زمانے بھر کی محبت موجود تھی... پاکیزہ
نے اپنا ہاتھ پارس کی رخصار پر رکھا...
پ پ پارس م م مجھے یہ دیکھنے ہیں...
پاکیزہ نے پارس کی گال پر اشارہ کیا جہاں اسکے ڈمپل موجود ہوتے تھے لیکن ایک عرصے سے
انہیں چھو کر محسوس نہیں کیا تھا...
کیا دیکھنا ہے میری جان نے...
پارس نے پاکیزہ کے سر سے اپنا سر لگا کر کہا...

یہ یہ ڈڈمپل ج ج جو میرے ہیں... یاد ہے وہ بچپن کا وعدہ.... پاکیزہ نے واپس سے ڈمپل کے مقام پر انگلی رکھ لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

پاکیزہ کے معصومیت سے کہنے پر پارس کے لب خود بہ خود مسکرائے...
پارس کے چہرے پر ڈمپل ابھرنے سے پاکیزہ نے جلدی سے اسے اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ چھوا... اسکا روم روم خوشی سے نڈال ہونے لگا جیسے دنیا بھر کا خزانہ میسر ہو گیا ہو... پاکیزہ کی حالت دیکھتے ہوئے پارس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی...



میری جھلی، صرف اور صرف میری... پارس دل ہی دل میں بڑبڑایا اور آگے بڑھ کر پاکیزہ کی ماتھے پر لب رکھ دیے...

پاکیزہ پارس کے عقیدت بھرے لمس پر اپنی آنکھیں جھکا گئی... جب پارس پیچھے ہوا تو اسکی آنکھیں پارس کے چہرے کا طواف کرنے لگیں...

جانے کیا جادو ہے اس چہرے میں... جب جب دیکھتی ہوں ایسا لگتا ہے پہلی بار دیکھ

رہی... ہر دفعہ دل ایک الگ ہی ترنگ میں پاگل کرتا ہے... ایک بار اور ایک بار اور...

پاکیزہ پارس کے چہرے کو اپنی نظروں میں سموتے اور ایک ایک نقوش کو چھو کر دل ہی دل

میں خود سے مخاطب ہوئی....

پارس سانس روکے صرف پاکیزہ کی آنکھوں میں موجود خود کیلئے محبت دیکھتا پاگل سا ہونے لگا...

پاکیزہ پارس کے چہرے کو چھوتے اچانک اسکی انگلیاں پارس کی گردن پر گئیں.... پاکیزہ کے ہاتھ کپکپا اٹھے... آنکھوں کا رنگ بدلا اور ان میں وحشت ابھری... اذیت، تکلیف اور وحشت سے پاکیزہ نے پارس کی آنکھوں میں دیکھا..

اوہ میرے خدایا... ابھی نہیں پلیز پاکیزہ ابھی نہیں... میں تمہارے قدموں میں پڑتا ہوں ابھی نہیں... یہ لمحہ خراب مت کرنا... پلیز پاکیزہ خدا کا واسطہ ہے... میں نے ابھی تمہیں جی بھر کے محسوس بھی نہیں کیا... پلیز پاکیزہ پلیز.....

پارس دل ہی دل میں انتہائی اذیت سے پاکیزہ سے مخاطب ہوا....

پارس کیوں کیا یار، کیوں، بہت تکلیف ہوتی ہے جب جب یاد آتی ہے تمہاری بے وفائی تمہارا دھوکا... پاکیزہ نے وحشت سے پارس کو دیکھتے ہوئے اس کے دل کے مقام پر زور سے مکا مارا اور اس سے دو قدم دور ہوئی....

تکلیف سے پارس نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر کے دوبارا کھولیں... پاکیزہ ابھی نہیں... ایک لفظ نہیں... پارس نے خود کو کمپوز کرتے سختی سے پاکیزہ کو منع کیا....

کیوں نہیں... سچ جو ہے... اور سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے...

پاکیزہ نے نم لہجے میں پارس کو چیختے ہوئے کہا...

پاکیزہ میں کہہ رہا ایک لفظ اور نہیں... پارس نے پاکیزہ کے بازو کو سختی سے پکڑتے ہوئے کہا...

بچ چھوڑو تم گھٹیا انسان ہو... جانے کس کس کو چھوہا ہے ان ہاتھوں سے... دور دور دور دور رہو مجھ سے....

پاکیزہ نے روتے ہوئے پارس سے اپنا بازو چھڑاتے ہوئے کہا....
پاکیزہ....

غصے سے پارس نے اپنا ہاتھ اٹھایا اس سے پہلے پاکیزہ کے چہرے پر اپنی چھاپ چھوڑتا.. پارس نے اپنا ہاتھ ہوا میں ہی رہنے دیا.. اور تکلیف سے اپنی مٹھی بند کر گیا....
تمہیں پتہ ہے پارس کتنی تکلیف ہوتی ہے جب جب خیال آتا ہے تمہارے نزدیک میرے علاوہ بھی کوئی رہا ہے.. تم جانتے ہو یہ اذیت مجھے پل پل ختم کرتی ہے.... تم پر، تمہارے وجود پر، تمہاری سانسوں تک پر میرا حق تھا... پھر کیوں کسی اور کو دے دیا... پارس تمہیں ایک لمحہ بھی میرا خیال نہیں آیا... میں کیا کروں گی... میرا کیا ہو گا... تمہیں مجھ پر زرا رحم نہیں آیا....
تمہیں نہیں پتہ تھا تمہاری یہ بے وفائی مجھے پاگل کر دے گی... پاکیزہ نے آگے بڑھ کر پارس کے کالر کو پکڑتے ہوئے انتہائی بے بسی سے کہا... اور پھر کالر چھوڑ کر ویسے ہی نیچے کو اس کے قدموں میں بیٹھتی چلی گئی.... پارس تمہیں رحم نہیں آیا نہ مجھ پر... تم ظالم ہو یہ شروع سے جانتی تھی اور وہ ظلم بھی قبول تھا... اس ظلم پر تو اپنی جان بھی وار دیتی... لیکن یہ بے

وفائی... تم نے جان لے لی پارس ختم کر دیا مجھے... پاکیزہ نے پارس کے قدموں میں بیٹھے اپنا
چہرہ ہاتھوں میں چھپائے شدت سے روتے ہوئے کہا...



اذیت اور تکلیف سے پارس کی آنکھیں نم ہونے لگیں...

یا خدا رحم کر میرے حال پر... مجھے اس مصیبت سے باہر نکال... مجھ سے اور برداشت نہیں

ہوگا... اور تو تو اپنے بندے کو اتنا ہی آزماتا ہے جتنی اس میں برداشت ہو... یا اللہ پلیز سب

سنجھال لے اس سے پہلے میری برداشت جواب دے جائے اور میں کچھ غلط کر

بیٹھوں... بہت گناہگار ہوں.. مجھے سنجھال لے میرے خدا...

پارس نے اذیت، تکلیف اور دکھ سے آنکھیں بند کرتے ہوئے اپنے رب سے التجا کی...

پاکیزہ ادھر دیکھو... سب ٹھیک ہے کچھ غلط نہیں ہوا، تمہارے ساتھ میں کیسے کچھ غلط کر

سکتا...

پارس نے گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھتے ہوئے پاکیزہ کے بال محبت سے سہلاتے ہوئے کہا...

ن ن نہیں تم جھوٹے ہو، دھوکے باز ہو، تم نے میری روح تک کو تکلیف دی ہے... اور دور

رہو مجھ سے... نفرت ہے مجھے تمہارے وجود سے تم سے... گھن آتی ہے مجھے تم سے... پاکیزہ

نے پارس کا ہاتھ خود سے جھٹکتے ہوئے کہا...

پارس جو سب صحیح کرنے کا سوچ رہا تھا پاکیزہ کے چار سال پہلے کہے گئے الفاظ دوبارہ سن کر

اسکا خون کھول اٹھا....

پارس آگے بڑھا اور پاکیزہ کے بال اپنی گرفت میں لے کر انتہائی زور سے کھینچتے ہوئے اسکا رخ اپنی طرف کیا... ہاں تو مجھے کونسی تم سے بہت محبت ہے... میں کونسا تم پہ مرا جا رہا ہوں... مجھے بھی نفرت ہے تم سے تمہارے وجود سے... سمجھ میں آیا....

اور کیا کہہ رہی تھی تمہیں گھن آتی ہے میرے وجود سے... اسلیے چار سال پہلے یہ وجود تم پہ لازم و ملزوم کر گیا تھا... تمہاری آخری سانس تک تمہیں اس گھٹیا انسان سے رہائی نہیں ملے گی... تم اسی نفرت کے قابل انسان کی قربت میں ہر پل ہر لمحہ جھلسو گی.. مگر راہ فرار نہیں ملے گی....

پارس نے پاکیزہ کے بالوں پر اپنی گرفت انتہائی سخت کر کے کہا....
تکلیف, ازیت اور دکھ سے پاکیزہ کی آنکھیں شدت سے بہنے لگیں...

ت ت تم اس قدر گھٹیا اور جنگلی ہو گے میں نے نہیں سوچا تھا پارس... پاکیزہ نے روتے ہوئے انتہائی تکلیف سے کہا...

ویسے جان من گھٹیا پن تو ابھی کیا نہیں... آج سوچ رہا کر کے ہی جاؤں... پارس نے پاکیزہ کے بال گردن سے پیچھے کر کے وہاں اپنے لب رکھ کر معنی خیز لہجے میں بولا...

پاکیزہ کو لگا کسی نے جلتا ہوا کوئلہ اس کی گردن پر رکھ دیا... تکلیف سے آنسوؤں میں شدت

آگئی... وہ جلدی سے پارس کے قریب سے اٹھی... اور وقفے پر جا کھڑی ہوئی...
ت ت تم بہت ہی برے انسان ہو پارس... پاکیزہ نے لرزتی آواز میں کہا..
تمہارے مطابق تو جانے میں کتنی راتیں حسین کر چکا ہوں... سوچ رہا ہوں... آج ایک رات
اپنی پیاری بیوی کے نام کی جائے... اوپس سوری ابھی رات نہیں دن ہے... چلو دن ہی کر
دیتے....

پارس نے پاکیزہ کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا...
پاکیزہ کی آنکھیں اور روانی سے برسنے لگیں...
پ پ پارس اگر تم نے مجھے ہاتھ لگایا میں تمہیں جان سے مار دوں گی...
پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...
میں خوشی خوشی تمہارے ہاتھوں اپنی موت قبول کر لوں گا اور شکایت میں اف بھی نہیں کروں
گا... پارس نے پاکیزہ کے قریب آکر اسے اسکی کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کرتے ہوئے
کہا...

م م میں اپنی جان دے دوں گی پارس...
پاکیزہ نے کانپتے ہوئے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا....
پارس نے پاکیزہ کو ایک جھٹکے سے چھوڑا اور 3 قدم اس سے دور ہوا سرخ ہوتی نظروں سے اسنے
پاکیزہ کی طرف دیکھا....

پارس کی آنکھوں میں اس قدر سرخی دیکھ کر پاکیزہ کی گھبراہٹ سے ہتھیلیاں بھینگنیں لگیں... اور خوف سے دو قدم پیچھے ہوئی... پارس پیچھے کو مڑا وہاں کانچ کا ایک ٹیبل پڑا ہوا تھا پارس نے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے زور سے کانچ پر اپنا ہاتھ دے مارا... جس کی وجہ سے پارس کے ہاتھوں میں کانچ لگنے کی وجہ سے خون تیزی سے بہنے لگا...

پاکیزہ کی آنکھیں تکلیف سے کھلی کی کھلی رہ گئی... وہ اسی وقت پارس کی طرف بڑھی کہ اسکا ہاتھ تھام سکے.. اس سے پہلے پاکیزہ پارس کا ہاتھ تھامتی پارس نے اسی ہاتھ سے پاکیزہ کے بال اپنی مٹھی میں جھکڑ لیے... تمہاری ہمت کیسی ہوئی پاکیزہ یہ بلکواس کرنے کی.... اس قدر نفرت مجھ سے کہ میرے چھونے سے خود کو ختم کر لو گی... تم خود کے وجود کے ایک حصے کو جان بوجھ کر ہلکی سی چوٹ تو پہنچا کر دیکھو.. میں تمہیں زندہ زمین میں نہ دفن کردوں تو پھر کہنا... پارس نے پاکیزہ کے بالوں پر اپنی گرفت سخت کر کے کہا...

پ پ پارس ت ت ت تمہیں چ چ چوٹ لگی ہے. پلیز دکھاؤ مجھے اپنا ہاتھ... پاکیزہ نے پارس کے الفاظ اور اپنے درد کی پرواہ کیے بغیر پارس کو کہا...

میں جو بول رہا ہوں سمجھ آیا... پارس نے پاکیزہ کے بالوں کو جھٹکے سے چھوڑ کر اسکے بازو پر گرفت سخت کرتے ہوئے کہا...

ہ ہ ہاں سنا... ک ک ک کبھی ک کچھ نہیں کروں گی... پ پ پلیز اپنا ہاتھ دو اب یہاں...

پاکیزہ نے واپس سے پارس کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا...
گڈ گرل... کیونکہ تمہاری سانسیں تو وقت کے ساتھ ساتھ میں خود ہی چھین لوں گا...
پارس نے پاکیزہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا...
ج ج جو دل کرے کرنا پلیز... اپنا ہاتھ دو دیکھو کتنا خون بہہ رہا ہے...
پاکیزہ نے نم لہجے میں کہا...

یہ آنسو کیوں جان من جن سے نفرت کی جاتی ہے ان کیلئے آنسو نہیں بہائے جاتے...
پارس نے پاکیزہ کی آنکھوں سے بہتے آنسو چنتے ہوئے کہا...

لیکن پاکیزہ کو ابھی کسی چیز کا ہوش ہی کہاں تھا... ابھی تو اس ظالم کی تکلیف پر دل بری
طرح پاگل ہو رہا تھا..

پ پ پارس....

اس سے پہلے پاکیزہ اپنی بات مکمل کرتی پارس پاکیزہ کو وہیں چھوڑ کر باہر نکلنے لگا.. لیکن پاکیزہ
اس کے پیچھے بھاگی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا...

پ پ پارس رک جاؤ پلیز بہت خون بہہ رہا ہے... لیکن پارس نے پاکیزہ کا ہاتھ جھٹک دیا
اور آگے بڑھا ابھی دو قدم مزید آگے چلا تھا اپنے پیچھے پاکیزہ کو آتا محسوس کیا تھا وہ رکا... اور پاکیزہ
کو اس کے بازو سے زور سے تھام کر واپس اس کے کمرے میں لے گیا...

کیا مسئلہ ہے زیادہ شوق ہے اپنا تماشہ بنوانے کا..

پارس نے پاکیزہ کی طرف دیکھ کر غصے سے کہا...

ک ک کیا مطلب ہے تمہارا... پاکیزہ نے پارس کو دیکھتے ہوئے لرزتی آواز میں کہا...

پارس پاکیزہ کو پکڑ کر مر کے سامنے لے گیا...

پاکیزہ نے پریشان حالت میں اپنا آپ مر میں دیکھا.. بالوں میں موجود خون، گال پر، سیلو فراق کے بازوؤں پر بھی.. پاکیزہ نے تکلیف سے اپنی آنکھیں بند کر لیں...

اس لیے جان من اب یہاں ہی بیٹھو میرا پیچھا مت کرنا... ورنہ تمہارے گھر والے کیا سوچیں گیں... خیر مجھے تو فرق نہیں پڑتا... تم چاہو تو آجاؤ بتا دینا... ایک شوہر اپنی بیوی سے کیا کیا فرمائشیں کر رہا تھا... اوپس سوری یہ تو ہم دونوں کا سیکرٹ جس کی حفاظت اب تم کمرے میں رہ کر کرو نہ کے سب کو بتا کہ یہاں ابھی کیا ہوا ہے... پارس پاکیزہ کے کان میں سرگوشی نما الفاظ میں بول کر باہر کی جانب بڑھ گیا...

پاکیزہ کا وہاں رہنا مشکل ہونے لگا... اس لیے بھاگتے ہوئے اس کے پیچھے گئی... لیکن صرف دروازے تک اس سے باہر قدم نہیں رکھ پائی... بس پارس کو جاتا دیکھتی رہی اور اسکی آنکھوں سے آنسو بہتے چلے گئے...

جلدی سے وہاں سے کبرڈ کی طرف بڑھی کپڑے لیے اور واشروم میں گھس گئی... تاکہ شاور لے کر ایک نظر اسے دیکھ سکے...

یا اللہ پلینز زخم گہرا نہ ہو پلینز اللہ جی... وہ دل ہی دل میں اللہ سے مخاطب ہوئی.

یہ یہ کیا ہوا ہے پارس خون کیوں نکل رہا تمہارے ہاتھ سے... زاویار جو اوپر کی جانب جانے لگا
تھا پارس کو نیچے آتا دیکھ کر اسکی جانب بڑھا مگر اس کے ہاتھ سے خون نکلتا دیکھ کر پریشانی سے
پوچھنے لگا...

ارے یار کچھ بھی نہیں ہے صرف معمولی سا کٹ ہے.... پارس نے اپنا ہاتھ زاویار کے ہاتھوں
سے نکالتے ہوئے کہا....

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے، کتنا خون نکل رہا ہے... زاویار نے واپس سے ہاتھ پکڑ کر پریشانی
سے کہا....

ک ک کیا ہوا ہے پارس کو... سدرا بیگم جو سامنے ہی بیٹھی تھی زاویار کے الفاظ سن چکی
تھیں... اس لیے پریشانی سے ان کے منہ سے الفاظ لڑکھڑا کر نکلے.. ہاں بیٹا بتاؤ کیا ہوا ہے
پارس کو... ملیحہ بیگم نے بھی پریشانی سے کہا...

ارے میری پیاری ماما اور لاڈلی خالہ کچھ بھی نہیں ہوا.. بس غلطی سے کانچ پر ہاتھ لگ گیا تو ہلکا
سا کٹ لگ گیا ہے... پارس نے ان دونوں کے نزدیک آکر رسانیت سے کہا...

کدھر معمولی ہے کتنا خون بہہ رہا ہے جاؤ بیٹا فرسٹ ایڈ باکس لے کر آؤ... ملیحہ نے زاویار کو
پریشانی سے کہا... جی ماما بس ابھی لایا... زاویار کہہ کر جلدی سے روم کی طرف چلا

گیا... پارس زیادہ درد تو نہیں ہو رہا... سدرا بیگم نے آگے بڑھ کر اپنے پیٹے کا ماتھا چومتے ہوئے
کہا... نہیں ماما بالکل بھی نہیں، میں ٹھیک ہوں آپ فکر نہ کریں... پارس نے محبت سے اپنی

اما کی طرف دیکھتے ہوئے کہا... جن کی نظروں میں نہ جانے کتنی فکر تھی... اما یہ درد تو میرے دل کے اندر موجود درد کے مقابلے کچھ بھی نہیں.... وہ بس سوچ کے رہ گیا... لیکن زبان پر نہیں لایا...

اتنی دیر میں زاویار آیا اور پارس کا زخم صاف کرنے لگا... میں ہلدی والا دودھ لے کر آتی ہوں بہتر محسوس کرو گے.. ملیجہ کہہ کر کیچن کی جانب بڑھ گئیں... حد ہے پارس پتہ نہیں کدھر تھا تمہارا دیہان جو کانچ کو ہاتھ لگا بیٹھے... شکر ہے کٹ زیادہ گہرا نہیں آیا... میں نے بینڈج کر دی ہے مگر اب احتیاط کرنا... زاویار نے پارس کی بینڈج کے بعد اسے دیکھتے ہوئے کہا...

جی جناب ضرور... پارس نے زخمی مسکراہٹ سے زاویار کو دیکھتے ہوئے کہا... چلو بیٹا جلدی سے یہ ختم کرو... ملیجہ نے پارس کے آگے دودھ بڑھا کر کہا... نہیں خالہ جان میں نہیں پینا یہ... پارس نے منہ پھولا کر کہا... کوئی بہانہ نہیں جلدی سے ختم کرو... ملیجہ نے پارس کے بال سہلا کر کہا... اوکے جی... پارس نے منہ بسور کر جلدی سے ختم کیا...

چلو زاویار فیصل مسجد کا چکر لگا کر آتے.. پھر شام میں نکلیں گے اما... پارس نے اٹھتے ہوئے کہا...

لیکن بیٹا ہاتھ کا زخم... ملیجہ نے پریشانی سے کہا... میری پیاری خالہ ٹھیک ہوں میں... پارس

نے محبت سے یقین دلایا... چل جگر آجا پھر گھوم کے آتے زرا باہر.... زاویار بھی کہہ کر اٹھ گیا...

وہ دونوں باہر کی طرف نکلنے لگے...

پارس کا دل تیزی سے دھڑکا... وہ سمجھ گیا پاکیزہ آس پاس ہے... اس سے پہلے پاکیزہ اس تک آتی پارس جلدی سے ہال سے باہر نکل کر گیراج کی طرف بڑھ گیا... وہ نہیں چاہتا تھا ابھی پاکیزہ کو دیکھے... دل نے تو مخالفت کی مگر وہ نظر انداز کر گیا....

پاکیزہ شاہور لے کر ایسے ہی بال کھلے چھوڑے پریشانی سے بھاگتی ہوئی نیچے آئی تھی۔ اس سے پہلے وہ پارس تک پہنچتی پارس اسے باہر جاتا ہوا دکھا...

پ پ پارس.... پاکیزہ نے لرزتی آواز میں کہا... مگر وہ جا چکا تھا... پاکیزہ کیا ہوا بیٹا اور یہ کیا بال نہیں خشک کیے... ملیحہ نے پاکیزہ کی طرف بڑھ کر کہا... اور بیٹا آپکی آنکھیں اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہیں کیا ہوا آپکو... سدرا بیگم نے بھی پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے پریشانی سے کہا....

وہ وہ ماما خالہ پ پ پارس کے ہ ہ ہاتھ میں کانچ لگا تھا وہ وہ کیسا ہے... پاکیزہ نے نم لہجے میں ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

وہ بیٹا ٹھیک ہے زاویار نے پٹی کر دی ہے... آپ پریشان نہ ہوں... ملیحہ نے پاکیزہ کے ماتھے

پر بوسہ دیتے ہوئے کہا... وہ جانتی تھی پارس بچپن سے پاکیزہ کو کتنا عزیز رہا ہے...
ہاں بیٹا وہ بالکل ٹھیک ہے... ادھر آؤ میرے پاس... سدرہ نے پاکیزہ کو اپنے ساتھ بٹھاتے
ہوئے کہا....

کتنی فکر ہے نہ اس بچی کو میرے بیٹے کی... اس لیے میری خواہش تھی میری یہی ہو
بنے... لیکن پتہ نہیں پارس نے کیوں منع کیا تھا... اور امریکا چلا گیا تھا... کاش میری یہ
خواہش پوری ہو جاتی... سدرہ بیگم نے پاکیزہ کو اپنے سینے سے لگا کر سوچا... پاکیزہ بال گیلے ہیں
بیٹا بیمار ہو جاؤ گی... تم اپنے روم میں جا کر انہیں خشک کرو میں چائے بھیجتی ہوں... ملیحہ نے
محبت سے پاکیزہ کے بال سہلاتے ہوئے کہا...

پاکیزہ بغیر کچھ کسے اپنے روم میں چلی گئی...

تم جان بوجھ کر چلے گئے نہ پارس... تم میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے تھے... اسی وجہ
سے چلے گئے... میں جانتی ہوں تمہیں... دیکھ لینے دیتے مجھے ایک بار کیا جاتا تھا... لیکن تم تو
پارس ضیاع ہو جب تک سزا نہ دو تمہیں سکون نہیں آتا... اور یہ تم نے مجھے سزا دینے
کیلئے کیا نا... اپنے روم میں آکر اپنا چہرہ منہ میں چھپا کر پاکیزہ نے شدت سے روتے ہوئے کہا...

پارس کس قدر خوبصورت تھا نہ سب جب تم امریکا سے 13 سال بعد آئے تھے کتنا الگ تھا
سب... بہت دلکش تھا پھر سب خراب ہو گیا سب کچھ... پاکیزہ نے روتے ہوئے پاس پڑا

لیمپ زمین پر پھینک دیا... اور اوندھے منہ بیڈ پر گر کے رونے لگی... اور پرانی یادوں میں
کھونے لگی جو دل کو سکون میسر کرتی تھیں..



حویلی میں پاکیزہ سیدھا اپنے روم میں پہنچی تو اسکا وجود خوشی سے جھوم رہا تھا... پارس کی باتیں
اسکے زہن میں مسلسل گھونج رہیں تھیں... خوشی سے کبھی آنکھیں کھولتی کبھی بند کر لیتی...
"پاکیزہ تمہاری کبرڈ میں کچھ رکھا ہے کل تم مجھے اس میں نظر آؤ" پاکیزہ کے زہن میں پارس کے
الفاظ گونجے... پاکیزہ جو بیڈ پر بیٹھی تھی جلدی سے اٹھ بیٹھی اور کبرڈ کی جانب بڑھ گئی...

دھڑکتے دل کے ساتھ اسنے کبرڈ کھولا تو سامنے ہی اسے تین گفٹ پیک ہوئے نظر
آئے... پاکیزہ کا دل خوشی سے تیزی سے دھڑکنے لگا... اس نے ہاتھ آگے بڑھایا اور گفٹس کو
محبت سے چھوا... اور پہلا گفٹ کھولا اس میں سے بلیک کلر کی میکسی نکلی جو انتہائی
خوبصورت تھی... پاکیزہ نے پھر دوسرا گفٹ کھولا اس میں بلیک کلر کے دلکش سے سینڈل
تھے اور تیسرا گفٹ کھولا اس میں ڈریس کے ساتھ کی میچنگ جیولری تھی... ہر چیز خوبصورتی کا
منہ بولتا ثبوت تھی... پاکیزہ کی نظر سامنے ایک کارڈ پر گئی... پاکیزہ نے جب کارڈ کھولا...

For my Beautiful princess plZzz wear it tomorrow i

...wanna see u in this dress

پاکیزہ نے دل کی دھڑکنوں پر قابو پاتے ہوئے ان سطروں کو محبت سے چھوا..

ضرور پارس... پاکیزہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہو کر بولی... وہ جو مسلسل کارڈ کو دیکھنے میں مصروف تھی... اپنے گرد کسی کا حصار باندھنے پر چونکی... اور گھبرا کر باہر نکلنے کی کوشش کی... اتنی آسانی سے بھی نہیں سویٹ ہارٹ.... پاکیزہ کے کانوں میں عنایا کی سرگوشی گونجی... پاکیزہ جو بوکھلا کر چیخنے کا سوچ رہی تھی... عنایا کی آواز سن کر اسکا دل کیا اس لڑکی کا قتل کر دے.. یہ کیا بد تمیزی تھی عنایا.. تم کبھی کچھ سکون سے کر سکتی ہو... پاکیزہ نے اپنا آپ چھڑا کر عنایا کو تپے ہوئے لہجے میں کہا...
اوہ میری جان کو دکھ ہوا ہے.. یہ دیکھ کر کے بانہوں میں، عنایا نے کیوں بھر لیا کاش پارس ہوتا... عنایا نے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے آنکھ مار کر کہا...
جس پر پاکیزہ کے گال دھک اٹھے.. ت تم انتہائی کوئی بے شرم لڑکی ہو... پاکیزہ نے خود کو کمپوز کر کے کہا...
اوپسس ویسے میں شرافت سے ہی کمرے میں آئی تھی لیکن تم ہی پارس کے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی... ویسے کیا دیکھ رہی تھی.. عنایا نے آگے بڑھ کر دیکھتے ہوئے کہا...
وہ وہ میں وہ....

wow so beautiful pakeeza

عنایا نے ڈریس کو پھر باقی سب چیزوں کو دیکھتے ہوئے کہا...
لیکن یہ سب باہر کیوں ہیں... عنایا نے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا...

وہ وہ اس سے پہلے پاکیزہ کچھ بولتی عنایا نے پاکیزہ کے ہاتھ سے کارڈ پکڑ لیا...
عنایا وہ نہیں پلیر واپس کرو مجھے... پاکیزہ نے آگے بڑھ کر کارڈ پکڑنا چاہا...
اہم اہم پوزیٹو پوزیٹو... اب تو دیکھنا پڑے گا... ویسے بھی بیسٹ فرینڈ سے کچھ نہیں
چھپاتے...

عنایا نے یہ کہہ کر کارڈ ریڈ کر لیا....
عنایا کے حیران کن ایکسپریشن دیکھ کر پاکیزہ بلش کرنے لگی...
omg what a romantic person.... wow u are so lucky
...pakeeza

عنایا نے پاکیزہ کے گال کھینچتے ہوئے کہا... پاکیزہ کی شرم سے نگاہیں جھک گئیں...
اف اللہ جی آج کوئی بہت شرم رہا ہے... عنایا نے پاکیزہ کو چھیڑتے ہوئے کہا...
یار نہ کرو پلیر... اور دو کارڈ واپس... پاکیزہ نے التجائیہ کہا...
ایک شرط پر واپس کروں گی... عنایا نے شرارت سے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا...
ک ک کیسی شرط... پاکیزہ نے بوکھلا کر کہا کیونکہ اسے عنایا سے کسی اچھی چیز کی امید نہیں
تھی... وہ ایک ڈیڑ دوں گی وقت آنے پر تم کرو گی... عنایا نے معصومیت سے آنکھیں
پٹپٹاتے ہوئے کہا... مطلب ٹرتھ ڈیڑ والا ڈیڑ... تمہارا مطلب تم مجھے کوئی کام دو گی... جو
مجھے ہر صورت کرنا ہو گا... پاکیزہ نے صدمے سے عنایا کو دیکھتے ہوئے کہا...

جی میری جان بالکل صحیح سمجھا اپنے... عنایا نے پاکیزہ کے بال ٹھیک کرتے ہوئے کہا... تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے... تم انتہائی کوئی فضول کام دے دو گی تمہارا کیا ہے... میں کچھ نہیں کرنا مجھے کارڈ واپس کرو... پاکیزہ نے تپے ہوئے لہجے میں کہا... اوکے پھر میں کارڈ بھی نہیں دے رہی جاؤ... یہ کہہ کر عنایا باہر کی جانب بڑھنے لگی... پاگل لڑکی اوکے دُن اب دو مجھے... پاکیزہ نے منہ بسور کر کہا... ہائے یہ محبت کیا کیا کرواتا ہے لوگوں سے... عنایا نے شرارت سے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا...

اب تم اپنی بکواس بند کرو اور مجھے دو واپس... پاکیزہ نے عنایا کو گھورتے ہوئے کہا اور ساتھ آگے ہاتھ بھی بڑھایا...

ایک منٹ یہ تمہارے بازو پہ زخم کیسا ہے چوڑیاں بھی کم ہیں کیا ہوا یہاں... عنایا نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر زخم کو چھو کر کہا...

ک ک کچھ نہیں... پاکیزہ نے بوکھلاتے ہوئے اپنا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے کہا... اور ساتھ اس مقام پر واپس سے پارس کے لب رکھنے کا خیال آنے پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری اور گال شرم سے دہکنے لگے....

عنایا حیرانی سے پاکیزہ کو دیکھنے لگی... پاکیزہ تمہارا دماغ چل گیا ہے میں چوٹ کی بات کر رہی اور تم مسکرا کر لال ٹماٹر ہو رہی... عنایا نے واپس سے پاکیزہ کا بازو پکڑتے ہوئے پریشانی سے

کہا...

درد تو نہیں ہو رہا... عنایا نے زخم پر اپنی انگلی چلاتے ہوئے پوچھا...

درد تو ہے لیکن میٹھا میٹھا... پاکیزہ نے مسکراتے ہوئے کہا...

درد میٹھا کیسے ہوتا ہے پاکیزہ... درد تو درد ہوتا ہے... یا تمہارے درد میں شکر مل گئی تھی... عنایا نے پاکیزہ کو الجھتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا...

نہیں شکر نہیں شہد مل گیا تھا میرے درد میں... پارس کا لمس محسوس کر کے پاکیزہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا...

پاکیزہ آپ کے ادھر کوئی پاگلوں کا ہسپتال ہے؟؟ عنایا نے پاکیزہ کو گھورتے ہوئے پوچھا... نہیں کیوں... تم نے کیا کرنا ہے.. پاکیزہ نے پریشانی سے کہا...

میری جان تمہیں ایڈمٹ کروانا ہے تمہارا دماغی توازن درست نہیں رہا... عنایا نے پاکیزہ کو مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا...

تم جہنم میں جاؤ عنایا ایڈیٹ انسان... بات سمجھ آنے کے بعد عنایا کو کہا اور ساتھ اسکے ہاتھ

سے کارڈ پکڑ لیا... میں سیریس ہوں پاکیزہ تمہیں جو درد میں شہد محسوس ہو رہا... یہ پاگل پن ہے... عنایا نے پھر سے پاکیزہ کا بازو پکڑ کر کہا... تم باڑھ میں جاؤ... پاکیزہ نے عنایا کو کشن مارتے ہوئے کہا.. اور پھر چیزیں سمیٹنے لگی...

ارے آپ لوگ یہاں ہو ہم کب سے تلاش کر رہی تھیں... ماہ رخ نے کمرے میں داخل ہو کر کہا اور اسکے ساتھ مہوش اور ماہا بھی تھے... ہاں یار بہت تھکاوٹ ہو گئی پہلے سب کپڑے

بدل لیتے پھر آرام سے باتیں کریں گے... عنایا نے سب کو دیکھتے ہوئے کہا...
اوکے چلو.. ماہ رخ نے ہامی بھری اور وہ سب کپڑے بدلنے میں مصروف ہو گئیں...



چلو لڑکیوں جلدی سے تیار ہو جاؤ بارات بس نکلنے والی ہے...
بلیچہ بیگم نے کمرے میں داخل ہو کر کہا...

جی آئی بس ہو رہے ہیں... ماشاء اللہ آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں... عنایا نے بلیچہ کو
دیکھتے ہوئے کہا...

شکریہ بیٹا... لیکن یہ کیا پاکیزہ تو ابھی تیار ہی نہیں ہوئی... اف میں اس لڑکی کا کیا
کروں... بلیچہ نے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو شاور لے کر ابھی نکلی تھی..

اما آپ پریشان نہ ہوں جلدی ہو جاؤں گی... پاکیزہ نے رسائیت سے کہا....

پاکیزہ میں تمہاری نیند سے بہت تنگ ہوں یقیناً ابھی سو کر اٹھی ہو گی... بلیچہ نے پاکیزہ کو
گھورتے ہوئے کہا...

اچھا اما اب بس ہو رہی ہوں نہ... پاکیزہ نے منہ بسور کر کہا... چلو جو تیار ہیں میرے ساتھ
آجاؤ بارات بس نکلنے والی یہ خود ہی زاویار ساتھ آجائے گی.. بلیچہ نے سب کو دیکھتے ہوئے

کہا... اس طرح عنایا اور ماہرخ پاکیزہ ساتھ رک گئیں.. باقی مہوش اور ماہا اور پرتیحا جو مکمل تیار
تھیں بلیچہ کے ساتھ نیچے آ گئیں..



چل پارس بارات کب کی نکل چکی ہے اور تو ابھی تک ادھر ہی ہے... پرنس چارمنگ تو تم ایسے لگ رہے جو آج تمہارا نکاح ہو... اسد نے پارس کو پسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جو بلیک کلر کی پینٹ، وائیٹ شرٹ اوپر بلیک کوٹ اور بلیک ٹائی ہلکی ہلکی داڑھی میں قیامت ہی ڈھا رہا تھا... ہاں تو تم کیوں جل رہے کیا پتہ آج ہو جائے... پارس نے اپنے اوپر پرفیوم چھڑکتے ہوئے کہا.... بس کر جانی اتنا بھی ہوا میں نہ اڑ آج تیرا نہیں باسط بھائی کا نکاح ہے جو کب سے نکل چکے... اور تو بھی اب رحم کر اور نکل... اسد نے منہ بسور کر کہا....

ویسے پارس اگر میں لڑکی ہوتی آج پکا تم پہ دل ہار چکی ہوتی... اسد نے پارس کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا... کوئی فائدہ نہیں ہونا تھا تمہیں کیونکہ میرا دل پہلے ہی کوئی اور قبضے میں لیے ہوئے ہے... پارس نے مسکراتے ہوئے پاکیزہ کو سوچتے ہوئے کہا... نہ جانے اس نے وہ لباس پہنا ہوگا یا نہیں... پتہ نہیں کیسی دکھ رہی ہوگی.... پارس نے اپنے دل سے مخاطب ہو کر سوچا.....

ہاں جانتا ہوں... بیچاری پاکیزہ ترس آتا ہے اس پہ... اتنی خطرناک چیز اس سے دل لگا بیٹھی... اسد نے شوخ نظروں سے پارس کو دیکھتے ہوئے کہا.... کچھ اور فضول بولا نہ آج تمہارے دانت توڑ دوں گا... اور اپنے خطرناک ہونے کا تمہیں واضح ثبوت دوں گا... پارس نے اسد کو گھورتے ہوئے کہا....

او بھائی رحم کر ابھی شادی تو دور منگنی بھی نہیں ہوئی میری... تو مجھ سے کچھ فاصلے پر چل.. تیرا کیا بھروسہ... اسد نے پارس کو صدمے سے دیکھتے ہوئے کہا... اور سچ میں دو قدم کے فاصلے پر چلنے لگا... جس پر پارس محض مسکرا کر رہ گیا....

تم لوگ ابھی نکلے نہیں ہو... جیسے ہی اسد اور پارس باہر آئے زاویار نے ان سے پوچھا... ہاں یار بس نکل رہے تھے پارس کی تیاریاں ختم نہیں ہو رہی تھیں.... اسد نے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا... کسی کو لگتا اپنے دانتوں کی اب مزید ضرورت نہیں رہی... پارس نے اسد کو دیکھتے ہوئے کہا... ن نہیں یار میں مزاق کر رہا... اسد نے سنبھلتے ہوئے کہا....

یار کیا الجھ رہے ہو تم لوگ ایک پریشانی ہے پاپا لوگوں کی گاڑی خراب ہو گئی ہے راستے میں... میں ابھی نکل رہا... تم دونوں ماہر خ پاکیزہ اور عنایا جو پاکیزہ کی دوست ہے انہیں لیتے آنا... زاویار نے پارس کو دیکھ کر کہا... لیکن وہ ابھی تک یہاں... پارس نے حیرت سے پوچھا.... ہاں تمہیں پتہ تو ہے لڑکیاں تیار ہونے میں کتنا وقت لگاتی ہیں... چلو تم جاؤ ہم لے آئیں گے... اسد نے کہا... اور زاویار نکل گیا...

ویسے تمہارے دل میں تو لڈو پھوٹ رہیں ہوں گے جان بہار کے سنگ سفر کرنے کو ملے گا... اسد نے شرارت سے پارس کو دیکھتے ہوئے کہا... تمہیں اپنی ضرورت نہیں مزید... پارس اسد کی طرف بڑھا... لیکن اسد پھرتی سے پانچ قدم دور جا کھڑا ہوا....



یار ٹھیک تو لگ رہی نہ میں... پاکیزہ نے گھبراتے ہوئے کوئی دسویں مرتبہ عنایا سے پوچھا... ریلیکس میری جان بہت پیاری لگ رہی عنایا نے پاکیزہ کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا... اور وہ تینوں باہر کی جانب بڑھ گئیں...

پارس جو اسد کی جانب بڑھنے لگا تھا سامنے پاکیزہ کو دیکھ کر اسکی آنکھیں پتھرا گئیں... جو اس کے دیے ہوئے لباس میں کوئی اسپر ہی لگ رہی تھی بلیک رنگ کی میکسی جو اس کے قدموں کو چھو رہی تھی.. چہرے پر ہلکا ہلکا میکپ، گولڈن بال جنہیں ہلکا ہلکا کرل کیا گیا تھا... اور جو چیز اسکے حسن کو چار چاند لگا رہی تھی وہ اس کے چہرے کی گھبراہٹ اور معصومیت تھی... پاکیزہ نے اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کی تو سامنے کی جانب نظریں اٹھائیں جو گہری نیلی آنکھوں سے ٹکرائیں... پاکیزہ کے دل کی دھڑکن بڑھی... پاکیزہ کے دل نے پارس کو دیکھ کر بے ساختہ ماشاء اللہ کہا... دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ہٹنے سے انکاری ہونے لگیں.. دونوں کے دلوں کی دھڑکن بڑھی... ایسا لگا جیسے زندگی ایک دوسرے کو دیکھنے تک محدود ہے...

پارس کا دل کیا.. آگے بڑھے اور اس ہستی کو اس دنیا سے چرا کر اپنی کسی الگ دنیا میں لے جائے... یا آگے بڑھ کر محض ایک دفعہ اسے محسوس کر کے دیکھے...

بس کر دے یار نظر لگائے گا کیا... اسد نے پارس کے کان میں گھس کر کہا... پارس ایک

دم ہوش میں آیا اور پاکیزہ سے نظریں ہٹائیں...

دوسری طرف پاکیزہ بھی ہوش میں آئیں اور عنایا کی طرف دیکھا جو صرف مسکرا رہی تھی...

you both looking so mesmerizing... just made for each

....other

عنایا نے پاکیزہ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا جس پر پاکیزہ محض بلش کر کے رہ

گئی...

اہم اہم اہم ہمیں تو پتہ ہی نہیں تھا ہمارے بھائی آپکے اس قدر دیوانے ہیں... ماہرخ نے پاکیزہ

کے کان میں بولا... جس پر وہ بس جینپ کر رہ گئی.... اور شرم سے نظریں جھکا گئی...

پارس اسد کی بات کو اگنور کرتا پاکیزہ کی طرف بڑھا جو ماہرخ کے درمیان میں کھڑی

تھی... پارس کو اپنی جانب آتا دیکھ کر پاکیزہ کے دل کی دھڑکن بڑھی... یہ پاگل ہو گیا ہے

قسم سے... اسد دل ہی دل میں بڑبڑایا... پارس بالکل پاکیزہ کے سامنے جا کھڑا ہوا... پارس اور

پاکیزہ دونوں کے دل تیزی سے دھڑک رہے تھے... پاکیزہ نے عنایا کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ

لیا... پاکیزہ کی گھبراہٹ پر پارس مسکرایا... اور نیچے کی جانب جھکنے لگا اور اس کے قدموں میں

بیٹھ گیا.. پاکیزہ سانس روکے دیکھنے لگی...

پ پ پارس... پاکیزہ نے کپکپاتی آواز میں کہا...

مگر وہ اگنور کرتا... پاکیزہ کے سینڈل تھام گیا اور سٹپ بند کرنے لگا جو کھلی ہوئی تھی... پاکیزہ

کے دل کی دھڑکن اس قدر بڑھی کہ ایسا لگا دل سارے بند توڑ کے ابھی باہر نکل آئے گا...
جبکہ پاس کھڑے اسد ماہرخ اور عنایا پہلے تو یہ سب حیرت سے پھر رشک بھری نظروں سے
دیکھنے لگے... سڑپ بند کر کے پاس کھڑا ہوا اور اسکی نظریں پاکیزہ کے چہرے کا طواف کرنے
لگیں... چلیں... پاس نے محبت پاش نظروں سے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا... اور پھر سب
کو....

ہاں چلیں... اسد بھی ہوش میں آکر بولا...

پاکیزہ، عنایا اور ماہرخ آگے بڑھ کر جا کے گاڑی میں بیٹھ گئیں...

تورک جا میں ڈرائیو کر لیتا... جیسے ہی پاس گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول کے بیٹھنے لگا اس کے
کان میں اسد کی آواز گونجی...

کیوں مجھے کیا ہے ڈرائیو کرتے ہوئے پاس نے اپنا ایک آئی برو اٹھا کر اسد سے پوچھا..
یار وہ میں سوچ رہا تھا دیہان تو تیرا سارا پچھلی سیٹ پر رہنا، ایسے نہ ہو کوئی ایکسیڈنٹ ہو جائے...
اسد نے شرارت سے پاس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

پاس جو بہت سیریس ہو کر اسد کو سن رہا تھا بات سمجھ آنے پر زور سے اسد کی کمر پر مکا مارا
اور بغیر اسکی دہائیاں سننے گاڑی میں بیٹھ گیا...

ایک تو فائدہ کی بات کر رہا تھا اوپر سے میری کمر توڑ دی پاگل انسان... اسد نے پارس کو گھورتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے آکر دروازہ کھول کر بیٹھ گیا...

اسد تمہارے منہ سے اب ایک بھی لفظ نکلا میں تمہیں گاڑی سے باہر پھینک کر خود انہیں لے کر چلے جانا... پارس نے طنزیہ مسکرا کے اسد کو دیکھتے ہوئے کہا اور گاڑی آگے کو بڑھا دی...

شرم آنی چاہئے تمہیں مجھے ایسے کہتے... میں تمہارا اکلوتا دوست ہوں... اسد نے منہ بسور کر کہا...

ہاں تو بس اسی وجہ سے اب تک تمہارا لحاظ کر رہا ورنہ اب تک تمہاری ٹانگیں توڑ چکا ہوتا... پارس نے اسد کو دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا...

دیکھ رہی ہو پاکیزہ یہ تمہارے بھائی کی ٹانگیں توڑنی کی باتیں کر رہا.. پاکیزہ جو تب سے اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لانے کیلئے عنایا سے جانے کونسی باتیں کر رہی تھی اسد کے یوں اپنی باتوں کے درمیان میں گھسیٹنے پر سٹپٹائی.....

ک ک کیا بھائی... کیا مطلب... پاکیزہ نے بوکھلاتے ہوئے اسد سے کہا...
اف اللہ پاکیزہ اتنا گھبرا کیوں رہی ہو... ویسے صحیح ہی گھبرا رہی جب آس پاس جن ہوں تو ڈرنا ہی چاہیے انسان کو.. اسد نے شرارت سے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے پاکیزہ کو کہا... اسد کا

اشارہ سمجھ کر عنایا اور ماہ رخ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری... مگر پاکیزہ نے گاڑی میں موجود

مرر سے پارس کو دیکھنا چاہا... لیکن اسی وقت پارس کی نظر ممر میں اٹھی دونوں کی نظریں آپس میں ٹکرائیں... پاکیزہ اور پارس دونوں کے دل کی دھڑکن بڑھی... پاکیزہ نے جلدی سے نظریں جھکا لیں.. پاکیزہ کی اس حرکت پر پارس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری... اہم اہم اہم ابھی تو کوئی سبز مرچیں چبا رہا تھا اب یہ مسکراہٹ کوئی خاص سیکرٹ... اسد نے پارس کو دیکھتے ہوئے کہا.. جس پر عنایا اور ماہ رخ ہنسی جبکہ پاکیزہ اپنے آپ میں سمٹ کر رہ گئی... پارس نے اسد کی بات کو اگنور کر دیا اور میوزک چلا دیا... اور گاڑی میں لیریکس گونجے...



عشق بلاوا جانے کب آوے

عشق بلاوا آوے جب آوے

پارس جو تبدیل کر کے کچھ اور لگانے لگا تھا اگلے لیریکس پر اس کے ہاتھ تھمے..

میں تاں کول تیرے رہنا

میں تاں کول تیرے رہنا

میں تاں بیٹھا کول تیرے

بند کرنے کی جگہ پارس نے والیوم بڑھا دیا...

پاکیزہ جو خود کو کمپوز کرنے کیلئے باہر دیکھ رہی تھی... لیریکس سن کر اس کے دل کی دھڑکن بڑھی...

تینوں تکدا رواں, باتوں پہ تیری ہسدا رواں...

پاگل میں خود نوں بنادا رواں,

تو ہسدی روے میں ہساندا رواں

پاکیزہ نے نظر اٹھا کر مرر میں دیکھا جہاں اس کی نظریں گہری نیلی نظروں سے ٹکرائی... جہاں وہ
دونوں میوزک کے زریعے ایک دوسرے کو اپنے دل کی بات بتانے لگے...

تینوں تکدا رواں...

عجیب رنگاں دی تو ہے بڑی لگے الگ ہی جہاں دی..

عجیب رنگاں دی تو ہے بڑی لگے الگ ہی جہاں دی..

پارس نے محبت پاش نظروں سے پاکیزہ کو دیکھا پاکیزہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی... اور

نظریں جھکا گئی... جب کہ پارس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی...

ایتاں نظراں نظراں دی گل اے...

تو وی سن لے زرا میں تاں کول تیرے رہنا,

میں تاں رہنا کول تیرے..

پاکیزہ نے واپس سے مرر میں دیکھا جہاں پارس ابھی ابھی اسے ہی دیکھ رہا تھا...

تینوں تکدی میں رواں,

نیناں چہ تیرے وسدی رواں..

تو ہسدا روے میں ہسانی رواں...

عشق بلاوا جانے کب آوے

عشق بلاوا آوے جب آوے

میں تاں کول تیرے رہنا

میں تاں کول تیرے رہنا

شرم و حیا سے پاکیزہ کی ہتھیلیاں بیگنیں لگیں... اور وہ اپنی بڑھتی دھڑکنوں کو معمول پر لانے کیلئے پارس سے نظریں ہٹا کر باہر کی جانب دیکھنے لگی...



پاکیزہ میں نے تمہیں ایک ڈیئر دینا تھا وہ میں سوچ رہی ابھی کرواں لوں... عنایا نے پاکیزہ کے کان میں سرگوشی نہا کہا...

پاکیزہ جو خود کے دھڑکتے دل کو قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی ایک دم سے عنایا کی بات پر چونکی...

ک ک کیا مطلب ہے تمہارا... پاکیزہ نے گھبراتے ہوئے پوچھا...

یار ڈیئر پورا کروانا ہے بس یہی کہا ہے تم کیوں گھبرا رہی ہو...

عنایا نے پاکیزہ کو گھورتے ہوئے کہا...

ک ک کچھ نہیں.. اور میں کچھ نہیں کر رہی... پاکیزہ نے خود کو کمپوز کر کے اونچی آواز میں

بولاً...

جو سب تک پہنچا... کیا نہیں کرنا پاکیزہ... اسد نے پریشانی سے پوچھا... پارس نے بھی مرر سے
ابجھتے ہوئے پاکیزہ کو دیکھا...

ماہ رخ نے بھی پاکیزہ کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا..

م م میں ک ک کچھ نہیں.... یہ بس عنایا ایویں تنگ کر رہی.. پاکیزہ نے سب کی نظریں خود
پر محسوس کر کے کپکپاتے ہوئے کہا....

اف یار یہ کتنی معصوم ہے تم جیسے خطرناک انسان کو کیسے سنبھالے گی... اسد نے پاکیزہ کے
گھبرانے پر پارس کے کان میں سرگوشی نما الفاظ میں کہا...
تو اپنا منہ بند رکھ اس چیز کی ٹینشن نہ لے... پارس نے اسد کو تپے ہوئے لہجے میں آہستہ سے
کہا...

پارس نے مرر سے پاکیزہ کو دیکھا جس کے چہرے پر گھبراہٹ صاف نظر آرہی تھی... پتہ نہیں
عنایا سے ایسی بھی کیا بات چل رہی جو اتنا گھبرا رہی... پارس کا دل کیا اسے سب سے چرا کر
کہیں بہت دور لے جائے...

پاکیزہ کرنا تو پڑے گا دیکھو یہ غلط ہے، دھوکا ہے، نہ انصافی ہے... عنایا نے پاکیزہ کو
گھورتے ہوئے منہ پھلا کر کہا...

چلتی گاڑی سے کیا ڈیئر دو گی تم مجھے... یہی کہ میں اس گاڑی سے کود جاؤں... پاکیزہ نے

عنایا کو گھورتے ہوئے کہا، جس کا ہر کام ہی نرالہ ہوتا ہے...

دیکھو تم میری جان ہو، اور میں خود کی جان پر اتنا بھی ظلم نہیں کرو گی.. عنایا نے پاکیزہ کے بال سہلاتے ہوئے کہا...

اچھا تو پھرو کرو بکواس کیا کروں میں دو کام.... پاکیزہ نے عنایا کو گھورتے ہوئے کہا... زیادہ کچھ نہیں میری جان بس پارس کے کان کو پکڑو اور آئس کریم کھلاؤ پارس سے گاڑی رکوا کر....

عنایا نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا...

ت ت تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا... پاکیزہ نے ہلکی آواز میں احتجاج کیا اور نظر اٹھا کر مرر میں دیکھا.. جہاں پارس پریشانی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا... پارس نے آنکھوں سے اشارا کیا سب ٹھیک ہے.. پاکیزہ نے آنکھوں آنکھوں میں جواب دیا سب ٹھیک ہے... لیکن وہ پاکیزہ کے چہرے سے سمجھ سکتا تھا کچھ گڑبڑ ہے...

عنایا کے فضول سے کام پر اس کے دل کی دھڑکن بڑھ رہی تھی... دل کر رہا تھا عنایا کو پکڑ کر گاڑی سے باہر پھینک دے.

میں آئس کریم کا بول دیتی لیکن یہ نہیں کر رہی میں... پاکیزہ نے عنایا کو گھورتے ہوئے کہا...

تم ہو ہی ڈرپوک سدا کی... عنایا نے پاکیزہ کو چھیڑتے ہوئے کہا...

دیکھو م م میں کیسے.. وہ کیا سوچیں گے.. پاکیزہ ہلکی آواز میں منمنائی....
دیکھو کوئی کیا سوچتا بھول جاؤ بس ڈیئر پورا کرو.... عنایا نے پاکیزہ کو گھورتے ہوئے کہا...
تم جہنم میں جاؤ عنایا پلیز...
پاکیزہ نے چڑ کر کہا...

مطلب تم ڈرپوک ہی ہو نہیں کرو گی...
عنایا نے پاکیزہ کو چیلنج کرتی نظروں سے کہا... میں کر رہی ہوں تم اپنی بکواس بند کر کے بیٹھ
جاؤ اب... پاکیزہ نے منہ پھولا کر کہا...

....okay then do it baby m waiting

عنایا نے پاکیزہ کو شرارت سے دیکھتے ہوئے کہا...
پاکیزہ جو پارس کے بالکل پیچھے بیٹھی ہوئی تھی سیٹ پر تھوڑا آگے ہوئی... اور اسد کی طرف دیکھا
جو سیل پر کوئی گیم کھیل رہا تھا... پھر اسکی نظر ماہرخ پر گئی جو ونڈو سے باہر دیکھ رہی
تھی... اس نے دل میں شکر کیا... کوئی نہیں دیکھ رہا... پاکیزہ نے عنایا کو دیکھا جو مسکراتی
نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی... پارس جو گاڑی چلاتے چلاتے مرر سے پاکیزہ کو دیکھ رہا تھا
اسے پاکیزہ کا ایسے سب کو گھبرا کر دیکھنا کچھ مشکوک لگ رہا تھا...

پاکیزہ نے عنایا کو گھورتے ہوئے دیکھا اور پھر دھڑکتے دل کے ساتھ پارس کو مرر میں جو اسے
ہی دیکھ رہا تھا...

پاکیزہ کے دل کی دھڑکن بڑھی مگر خود کو کمپوز کرتی اس نے آگے بڑھ کر پارس کے کندھے پر ہاتھ رکھا... اپنے کندھے پر پاکیزہ کا ہاتھ محسوس کر کے پارس کے ہاتھ سٹیئرنگ پر تھمے اور دل کی دھڑکن بڑھی... اس نے نظر اٹھا کر پاکیزہ کو مرر میں دیکھا... جس کا چہرہ شرم سے لال ٹماٹر ہو رہا تھا..



یہ میڈم کا کیا ارادہ ہے کہیں میری جان لینے کا تو نہیں.... پارس مرر میں پاکیزہ کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ کر خود سے بڑ بڑایا... پاکیزہ کی ہمت جواب دے گئی... جلدی سے پیچھے ہو کر اپنے دل کو سنبھالنے لگی.. م م میں نہیں پکڑ رہی کان... پاکیزہ نے گھبراتے ہوئے عنایا کو کہا... یار یہ کیا بات ہوئی کندھے پر بھی تو ہاتھ رکھا نہ چلو کان پکڑو کچھ بھی نہیں ہوتا... عنایا نے پاکیزہ کو دلاسا دیتے ہوئے کہا.. پارس سمجھ گیا یہ کوئی گیم ہے... اب اسے بھی پاکیزہ کی حالت لطف دینے لگی... مطلب عنایا نے پاکیزہ کو کوئی کام دیا ہے پارس نے مرر میں دونوں کو دیکھتے ہوئے خود سے بڑ بڑایا..

یار میں نہیں... پاکیزہ نے منہ بنا کر کہا....

اوکے مان لو پھر تم ڈرپوک اور ایک نمبر کی لوزر ہو... عنایا نے پاکیزہ کو گھورتے ہوئے کہا...

کیوں میں کیوں... پاکیزہ نے عنایا کو تھپڑ لگا کر کہا.. تم کر رہی ہو یا تمہاری ہونے والی نند کو
بتاؤں تم کتنی ڈرپوک ہو... عنایا نے شوخ نظروں سے ماہ رخ کی طرف اشارہ کیا جو باہر نہ
جانے کیا کھوج رہی تھی...

تم تمیز سے رہو... میں کر رہی... پاکیزہ نے عنایا کو گھورتے ہوئے کہا...
اور اپنی ہتھیلیوں کو آپس میں مسلنے لگی... تھوڑا آگے ہوئی اور پارس کے کندھے پر اپنا کپکپاتا
ہوا ہاتھ رکھا اور مرر سے پارس کی طرف دیکھا اور اپنے ہاتھ کو اوپر کی جانب بڑھایا جبکہ پارس
سانس روکے اس کے ہاتھوں کی گردش محسوس کرنے لگا یہ لڑکی ضرور آج ایکسیڈنٹ کروائے
گی مجھ سے... پارس دل ہی دل میں بڑبڑایا... اور سٹیننگ پر اپنی گرفت سخت کر گیا... اور ایک
نظر پاکیزہ کو دیکھا جو گھبرائی شرمائی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی.. پاکیزہ اپنا ہاتھ تھوڑا اوپر گردن
پر لے گئی... پارس کے دل کی دھڑکن اس قدر بڑھی کہ اسے لگا اسکا دل ابھی سینے سے باہر
آجائے گا... جبکہ پاکیزہ سانس روکے اپنا ہاتھ گردن سے پارس کے کان پر لے گئی... پارس
نے مدہوش ہوتی نظروں سے مرر سے پاکیزہ کی طرف دیکھا... جو شرم سے نظریں کبھی جھکاتی
کبھی اسے دیکھتی... پاکیزہ نے پارس کے کان کی لو کو اپنی انگلی کے پورو سے ہلکا سا چھوا اور
پھر اسے دبایا... پارس نے مدہوش اور شکایتی نظروں سے اسے دیکھا اور گلہ کیا...

Dont test my patience sweetheart otherwise u won't

...bear its consequences

پارس کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے پاکیزہ کا پورا وجود کپکپایا اور جلدی سے پیچھے ہو کر اپنی دھڑکنوں کو قابو کرنے لگی... جبکہ دوسری طرف پارس بھی خود کو کمپوز کرتا سرک پر اپنی نظر مرکوز کر گیا...



اوہ واؤ بہادر لڑکی... عنایا نے پاکیزہ کے ہاتھ تھام کر کہا جو ابھی تک کانپ رہے تھے... ریلیکس جانی کچھ نہیں ہوا... دیکھو سب نارمل ہے...

عنایا نے گاڑی میں نظر دوڑاتے ہوئے کہا....

ت ت تم باڑھ میں جاؤ پاکیزہ نے عنایا کو گھورتے ہوئے کہا....

دیکھو باڑھ میں بعد میں بھیجنا پہلے آئیں کریم کھلاؤ.... عنایا نے منہ بنا کر کہا...

اور اس آئیں کریم میں تمہیں تھوڑا زہر نہ ملا کر دوں.... پاکیزہ نے عنایا کو تپے ہوئے لہجے میں آہستہ سے کہا...

بے شک ملا دینا زہر بس آئیں کریم کھلاؤ.... عنایا نے شوخ لہجے میں کہا...

جہنم میں جاؤ تم... پاکیزہ نے منہ بنا کر کہا...

دیکھو آدھا ادھورا کام نہیں چھوڑتے چپ کر کے آئیں کریم کھلاؤ... عنایا نے ضد کرتے ہوئے کہا...

پ پ پ پارس....

پاکیزہ نے اونچی آواز میں پارس کو مخاطب کیا... پارس نے چونک کر مرر سے پاکیزہ کو دیکھا...
جبکہ اسد اور ماہ رخ بھی متوجہ ہو گئے...
کبھی پارس کو دیکھتے اور کبھی پاکیزہ کو....

م م مجھے آئس کریم کھانی ہے ابھی راستے سے ک ک کھلاؤ پلیز...
سب کی نظریں خود پر محسوس کر کے پاکیزہ نے لرزتی آواز میں کہا...

یا اللہ پلیز مجھے بچا لو آج یہ لڑکی گھر سے ارادہ کر کے آئی میری جان لینے کا... ایک تو اتنی
خوبصورت لگ رہی اوپر سے یہ معصومیت کون جو دل نہ ہارے.... پارس دل ہی دل میں بڑ
بڑایا...

ہاں پارس بولو نہ پاکیزہ نے آئس کریم کھانی ہے.. اسد نے شرارت سے پارس کو کہا... جو
پاکیزہ کے سر اُپے اور معصومیت میں الجھ رہا تھا...

یہ راستے میں ایک آئس کریم پارلر ہے وہیں سے کھاتے ہیں....

پارس نے مرر سے پاکیزہ کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا... ایسے کیسے ہو سکتا تھا
پاکیزہ کسی چیز کی فرمائش کرے اور وہ پوری نہ کرے..

پاکیزہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری... اور اس نے فتح یاب نظروں سے عنایا کو دیکھا.... عنایا

نے دل ہی دل میں پاکیزہ کی خوشیوں کی نظر اتاری.... شکریہ پارس تم بہت اچھے اور پیارے
ہو اور صرف اور صرف میرے ہو... پاکیزہ دل ہی دل میں پارس سے مخاطب ہوئی...

لیکن پارس ہم لیٹ ہو رہے آئس کریم تو ادھر جا کر بھی کھا سکتے... اسد نے شوخ لہجے میں پارس کو کہا...

نہیں 15 منٹ سے کچھ نہیں ہوتا... پارس نے مسکرا کر کہا....

جی جی سمجھ سکتا میں.... اسد نے پارس کو شرارت سے دیکھتے ہوئے کہا...

اور ٹھیک کچھ دیر بعد وہ لوگ آئس کریم گاڑی میں ہی کھا رہے تھے کیونکہ لڑکیوں نے اتنے ہیوی کپڑوں میں باہر نکلنے سے منع کر دیا تھا... اور پارس چاہتا بھی نہیں تھا وہ لوگ باہر آئیں..

اس لیے ان کی پسند کے فلیور وہ لوگ گاڑی میں ہی لے آئے تھے...

پارس یار جلدی چلاؤ زاویار کی کال آچکی ہے... اسد نے پریشانی سے کہا...

یار بس پہنچ گئے فکر نہ کرو... اور کچھ دیر میں وہ لوگ میرج ہال میں موجود تھے....



کہاں تھے آپ سب لوگ اتنی دیر کیسے ہو گئی... ملیجہ بیگم نے ان کی جانب بڑھتے ہوئے پریشانی سے کہا...

آگے ہیں پھوپھو جان پلیز اتنا پریشان نہ ہوں... آپ مسکراتی ہی پیاری لگتی... اسد نے آگے بڑھ کر پیار سے کہا...

چلو پھر آپ دونوں باسط کے پاس بس نکاح کی رسم ہونے لگی ہے.. اور تم لڑکیوں چلو دلہن

کے پاس بس رسم ہونے لگی ہے...

ملیچہ نے پہلے پارس اور اسد کو کہا اور پھر ان تینوں کو....

او کے پیاری خالہ جا رہے... پارس نے محبت سے ملیچہ کے ہاتھ تھام کر کہا...

اور ایک نظر پاکیزہ پر ڈال کر لڑکوں والی جانب چلا گیا اور ساتھ اسد بھی... پاکیزہ بھی گھبراتی

ہوئی ان دونوں کے ساتھ دلہن کے روم کی جانب بڑھ گئیں...

تم لوگ اب آرہے ہو... کیا کر رہے تھے راستے میں... ماہا نے جلستنی نظروں سے پاکیزہ کو دیکھ

کر کہا... مگر اپنا لہجہ نارمل رکھا... جب سے اسے پتہ چلا تھا یہ لوگ پارس کے ساتھ آرہیں

ہیں... اسکا دل جل کر خاک ہو گیا تھا... اور اس نے ابھی تک پارس کو دیکھا تک نہیں تھا...

وہ ہم لوگ سیدھا یہاں ہی آئے ہیں اور کدھر لیٹ ہوئے ہم لوگ... ماہ رخ نے آرام سے

جواب دیا... جبکہ پاکیزہ اور عنایا چپ ہی رہیں... ماہا بس دل ہی دل میں پاکیزہ کا حسن دیکھ کر

سلگ کر رہ گئی... ماہا خود بھی بہت خوبصورت تھی... لیکن پاکیزہ میں کچھ خاص تھا اور وہ اس

کے چہرے کی معصومیت تھی.. اور ساتھ اسکا گھبرانا اس کے چہرے کو اور بھی دلکش بنا دیتا

تھا۔

ماشاء اللہ سب بہت اچھے سے ہو گیا ہے... افنان صاحب نے آس پاس موجود چیزوں کو
سراہتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا...

جی بس اللہ کا فضل ہے سب ٹھیک سے ہو گیا... حسن نے احترام سے کہا...
مجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سے... مجھے پاکیزہ بیٹی کا رشتہ چاہئے اپنے بیٹے کیلئے... افنان
صاحب نے حسن کو دیکھتے ہوئے کہا...

ماشاء اللہ یہ تو بہت اچھی بات ہے مجھے اور کیا چاہئے بس ایک دفعہ گھر میں سب سے بات کر
لوں پھر آپکو جواب دوں گا... حسن نے خوشدلی سے کہا...

جس سے مرضی بات کریں بس جواب ہاں ہونا چاہیے انکار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا... افنان
نے کچھ اس لہجے میں چبا چبا کر کہا کہ حسن نے اسے حیرت سے دیکھا...
یہ دھمکی ہے کیا... حسن نے بھی ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا...

جو بھی سمجھو جواب بس ہاں میں ہونا چاہیے... افنان صاحب نے آرام سے صوفہ سے ٹیک لگا
کر کہا...

اور اگر اس کے باوجود میں انکار کر دوں تو... حسن نے شعلہ برساتی نظروں سے افنان کو دیکھتے
ہوئے کہا کیونکہ افنان کا دھمکی دینا انہیں اندر تک سلگا گیا تھا...

تو اس کے نتائج کے ذمہ دار تم خود ہو گے... افنان یہ کہہ کر ڈرائینگ روم سے باہر کو بڑھ
گیا... جبکہ پیچھے سے حسن صرف غصے کے گھونٹ پی کر رہ گیا..



پاکیزہ ادھر آؤ بیٹا مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے ملیحہ نے پاکیزہ کو اپنی طرف بلاتے ہوئے کہا...

جی ماما بولیں... پاکیزہ جو سب کے ساتھ بیٹھی تھی ملیحہ کی طرف بڑھ کر محبت سے کہا... وہ اسے ساتھ لیے گارڈن سائیڈ آگئی..

خیریت ماما کیا ہوا ہے... آپ پریشان لگ رہیں... پاکیزہ نے ملیحہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے پریشانی سے کہا...

میں جو پوچھو گی سچ سچ بتاؤ گی اپنی ماں کی حیثیت سے یا دوست کچھ بھی سمجھ کر... ملیحہ نے پاکیزہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا...

ماما ایسے کیوں بول رہیں آپ پوچھیں جو بھی پوچھنا ہے آرام سے.. میں جواب دوں گی ہر بات کا... پاکیزہ نے محبت سے ملیحہ کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا...

بیٹا تم میں اور پارس میں کیا چل رہا ہے... میں نے تمہیں اس کے کمرے سے باہر نکلتے دیکھا تھا کیا تھا وہ سب... ملیحہ نے فکر مندی سے پاکیزہ کے بال سہلاتے ہوئے کہا... شرم اور گھبراہٹ سے پاکیزہ کی نظریں جھک گئیں..

پاکیزہ مجھے یقین ہے تم پہ.. اپنی تربیت پر.. پھر بھی ماں ہوں فکر ہوتی اس لیے پوچھ رہی.. ملیحہ نے پاکیزہ کو اپنے گلے سے لگاتے ہوئے کہا...

پاکیزہ کی آنکھیں نم ہونے لگیں..

ماما آئی پرامس میں نے ایسا کچھ نہیں کیا جس پر آپکو کبھی بھی میری وجہ سے شرمندگی ہو... آپ نے جو مجھے مان دیا ہے میں مر کر بھی کبھی نہیں توڑو گی.. اور رہی بات پارس کی. ماما وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے... پاکیزہ نے نم لہجے میں ملیحہ کو اپنی بانہوں میں بھینچتے ہوئے کہا...

مجھے پتہ ہے بیٹا آپ کبھی کچھ غلط نہیں کرو گی... اسی وجہ سے پہلے میں نے اپنی پیاری بیٹی سے کنفرم کیا ہے... وہ مجھے خود بتائے سب... مجھے اچھا لگا تم نے بتایا... بیٹا ایک بیٹی اپنی ماں کی پرچھائی ہوتی ہے.. اس لیے ہر بیٹی کو محتاط رہنا چاہیے.... ملیحہ نے پاکیزہ کے بال سہلاتے ہوئے کہا...

ماما آپ فکر مت کرو... میں کبھی ایسا کچھ نہیں کرو گی جہاں بات آپ کی تربیت پر آئے... سوری ماما پلیز میری وجہ سے آپ کو پریشانی ہوئی... پاکیزہ نے ملیحہ کے گرد حصار اور مضبوطی سے باندھتے ہوئے کہا...

کوئی بات نہیں میری جان کچھ بھی ہو بس بتایا کرو... اور آپکی خالہ سدرہ نے بھی آپکا رشتہ مانگا ہے لگتا اب تو لازمی ہاں کرنی پڑے گی.. میں آج ہی تمہارے پاپا سے بات کروں گی... ملیحہ پاکیزہ کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے محبت سے کہا...

اوہ ماما آپ دنیا کی سب سے اچھی ماں ہو... پاکیزہ نے نم آنکھوں سے اپنی ماما کو دیکھتے ہوئے

کہا...

اور تم میری جان ہو جس پر مجھے خود سے زیادہ یقین ہے.... ملیحہ نے پاکیزہ کی دونوں آنکھوں کو باری باری چومتے ہوئے کہا...

اور میں یہ یقین کبھی نہیں توڑوں گی آئی پرامس.. پاکیزہ نے دوبارہ سے ملیحہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا...

گڈ گرل... چلو اب اندر سب دیکھ رہے ہوں گے کدھر گئے... ملیحہ نے محبت سے پاکیزہ کے بال سہلا کر کہا...

رکو ماما پلیز آپکی بانہوں میں بہت سکون ملتا ہے کچھ دیر محسوس کرنے دو خود کو پلیز... پاکیزہ نے اور سختی سے ملیحہ کو اپنی بانہوں میں بھینچتے ہوئے کہا...

پتہ نہیں کیوں ماما آج لگ رہا ہے کچھ غلط ہوگا... مجھے یہاں ہی رہنے دو یہ جگہ بہت سکون دیتی ہے... پاکیزہ نے دل ہی دل میں ملیحہ سے مخاطب ہو کر کہا...

میں سمجھ رہی میری جان لیکن اندر سب مہمان موجود ہیں... وہاں جانا ضروری ہے... ملیحہ نے پاکیزہ کو خود سے دور کر کے اسکی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے کہا..

اوکے ماما اور وہ دونوں اندر کی جانب بڑھ گئیں....



اوہ نو پاپا سچ میں آج ہی نکلنا ضروری ہے کیا... یہ سب پرسوں نہیں ہو سکتا... پارس نے

جنگلاتی آواز میں کال پہ اپنے والد ضیاع سے کہا...

ہاں بیٹا ضروری ہے.. یہ پروجیکٹ بہت ضروری ہے اگر میں یہاں امریکا میٹنگ کے سلسلے میں نہ آیا ہوتا میں لازمی اٹینڈ کر لیتا اب تمہیں ہی جانا ہوگا... میں نہیں چاہتا میری غیر موجودگی میں سلمان یزدانی یہ پروجیکٹ حاصل کر جائے... ضیاع کی پریشان سی آواز کال سے گونجی... آپ فکر نہیں کریں پاپا میں شام میں نکل جاؤں گا اور جا کے دیکھ لوں گا فائل اور سب مٹیل آپ فکر نہ کرو... پارس نے یقین سے کہا...

شکریہ بیٹا سب دیکھ لینا یہ پروجیکٹ بہت ضروری ہے...

Don't worry papa i won't let you down...

پارس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا...

مجھے بھروسہ ہے تم پر... اوکے بیٹا بائے. اپنا اور سب کا خیال رکھنا... اور ساتھ ہی کال بند ہوگئی...

اوہ تو پارس تم لاہور واپس جا رہے.. یہ ایک اچھا موقع ہے... ماہا منہ ہی منہ میں بڑبڑائی اور اپنے قدم پارس کی جانب بڑھا دیے...

پارس تم ٹھیک ہو... کوئی مدد چاہیے ہو تو میں کر دوں... ماہا نے آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ پارس کے کندھے پر رکھ کر کہا...

پارس جو پاکیزہ کو لیکر پریشان ہو رہا تھا اب کیا کرے... ماہا کے یوں ہاتھ رکھنے پر کرنٹ کھا کر پلٹا... اور ماہا سے دو قدم دور جا کھڑا ہوا... نہیں کوئی ضرورت نہیں اور تم میرے کمرے میں کس سے پوچھ کر آئی ہو... پارس نے سلگتی نظروں سے ماہا کو دیکھتے ہوئے کہا...

کیوں پارس میں کیوں نہیں آ سکتی.. ویسے بھی میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں... ماہا نے پارس کی طرف قدم بڑھا کر اس کی شرٹ کے بٹنوں پر انگلی چلاتے ہوئے کہا...

پارس کو ماہا کی اتنی بے باکی پر شدید جھٹکا لگا...

شٹ اپ ماہا اپنی حد میں رہو... پارس نے ماہا کو خود سے دور دھکیل کر چیختے ہوئے کہا...

لیکن پارس مجھے سچ میں تم سے بہت محبت ہے... ماہا نے پارس کو بازو سے پکڑتے ہوئے کہا... میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں پارس پلیز....

تمہیں شرم آنی چاہیے اتنی بے باک گفتگو کرتے ہوئے... پارس نے ماہا کو چبھتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جو غصے سے سرخی مائل ہو رہی تھیں اور ماہا کو خود سے دور دھکیلا...

میں سچ کہہ رہی پارس مجھے تم سے محبت ہے اور یہ بے باک گفتگو نہیں میرے دل کی بات ہے... میں پاگل ہوں تمہارے لیے... ماہا نے دوبارہ سے پارس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا...

ماہا اگر تم نے اب میری جانب بڑھ کر مجھے ایک دفعہ بھی اور ہاتھ لگایا میں قسم کھاتا ہوں تمہیں جان سے مار دوں گا... اور دفعہ ہو جاؤ یہاں سے ابھی اسی وقت... پارس نے شعلہ برساتی نظروں سے ماہا کو دیکھتے ہوئے کہا....

میرا چھونا تمہیں اتنی تکلیف دے رہا اور جب پاکیزہ یہی سب کمرے وہ.... اسے نہیں جان سے مارنے کو دل کرتا تمہارا... ماہا نے پارس کو دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا....

خبردار اگر تم نے اسے اپنی ذات سے جوڑا... وہ تمہاری طرح اتنی بے باک نہیں ہے... پارس نے آگے بڑھ کر ماہا کا گلا اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیتے ہوئے کہا...

ایسا بھی کیا ہے اس پاکیزہ میں جو مجھ میں نہیں ہے... میں بھی خوبصورت ہوں... ہر چیز ہے مجھ میں جو اس میں موجود ہے... پھر وہ ہی کیوں... ماہا نے جلتی نظروں سے پارس کو دیکھا... پارس نے اپنے ہاتھ کا دباؤ ماہا کی گردن پر بڑھایا...

وہ معصوم ہے تمہاری طرح بے حیاء نہیں ہے... وہ خود سے لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنے کی دعوت نہیں دیتی.. وہ پاک ہے... تم اس کے ہاتھ کے ناخن کے برابر بھی نہیں ہو... پارس نے ماہا کو کہتے ہوئے اسکی گردن پر مزید گرفت سخت کی... ماہا کی آنکھیں شدید تکلیف کی وجہ سے بیگنیں لگی... وہ اپنے ہاتھوں سے پارس کو خود سے دور دھکیلنے لگی.. لیکن وہ وزن بڑھاتا رہا... میرا بس چلے تمہیں ابھی جان سے مار دوں لیکن چھوڑ رہا آئندہ مجھ سے اتنا بے باک ہونے کی غلطی مت کرنا... اور پاکیزہ سے دور رہو... ورنہ تمہاری جان لینے سے گریز نہیں کروں گا.. پارس نے ایک جھٹکے سے ماہا کو چھوڑتے ہوئے کہا... اور کمرے سے باہر نکل گیا...

ماہا کو سانس لینے میں مشکل ہونے لگی اور وہ زور زور سے کھانسنے لگی.. کچھ لمحے بعد جب اس

میں جان آئی ,, آگے بڑھی اور سائڈ ٹیبل سے گلاس میں پانی ڈال کر منہ کو لگا لیا...
اس قدر زلت اور بے عزتی پارس تمہیں اسکا حساب دینا ہوگا... بہت مان ہے نہ پاکیزہ پر...
کل تک یہ سب برباد نہ ہوچکا ہوا تو میرا نام بھی ماہا نہیں... تمہیں تو میرا ہونا ہی ہوگا ہر
صورت... ماہا نے اپنے گلے میں انگلی چلاتے ہوئے کہا... اور اپنی سوچ پر عملی جامہ پہنانے
کیلئے مہوش کی طرف بڑھ گئی...



اوہ ہائے مس بیوٹیفل یاد ہوں میں کیا آپکو.... پاکیزہ جو اوپر کی طرف جانے لگی تھی سامنے سے
آتے احمد کی آواز پر رک کر اسے دیکھا...
اوہ نہیں سوری پلیز میں نہیں جانتی آپکو... پاکیزہ نے مسکرا کر کہا اور آگے کی طرف بڑھنے
لگی...

دیکھو لڑکی اب یہ ناانصافی ہے اتنے ہنڈسم بندے کو پہچاننے سے انکار کر رہی ہو... احمد نے
آگے بڑھ کر پاکیزہ کا راستہ روکتے ہوئے منہ بنا کر کہا... پاکیزہ نے گھبرا کر یہاں وہاں دیکھا...
کہیں پارس تو نہیں وہ دوبارہ سے اسکو غصہ نہیں دلانا چاہتی تھی...
وہ نہیں ہے آس پاس اب کچھ بات ہو سکتی... احمد نے پاکیزہ کے چہرے پر پریشانی کے
تاثرات دیکھ کر منہ بنا کر کہا...

ن ن نہیں ایسا کچھ نہیں ہے... ویسے آپکو جان سے مرنے کا شوق ہے... پاکیزہ نے

شرارت سے احمد کو دیکھتے ہوئے کہا...

ہاہا بالکل نہیں یار ابھی کنوارہ نہیں مرنا مجھے... کوئی شادی وادی ہو جائے دو تین بچے
ہو جائیں... پھر سوچا جاسکتا ہے... احمد نے شوخ لہجے میں کہا... جس پر پاکیزہ شرم سے نظریں
جھکا گئی...

پھر آپکو مجھ سے دس قدم کی دوری پر چلنا چاہیے کیونکہ جو آس پاس رہتا میرے وہ جان سے
مارنے سے گریز نہیں کرے گا آپکو... پاکیزہ نے یقین سے چمکتی آنکھوں سے کہا اور آگے کی
طرف بڑھ گئی... تمہاری آنکھوں کی یہ چمک ہمیشہ قائم رہے... احمد دل ہی دل میں بڑبڑایا اور
آگے کی طرف بڑھ گیا...



یار میں بہت تنگ ہوں اپنے بھائی سے جب سے پاکستان آیا ہے ایک رات بھی نہیں گزاری
گھر میں... ساری ساری رات گھر سے باہر رہتا ہے میرا تک تو ٹھیک تھا لیکن اب یہاں
بھی... پاکیزہ جو ماہ رخ کے پاس جانے کیلئے ان کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی مہوش
کے الفاظ سن کر اس کے قدم تھمے اور دل کی دھڑکن بڑھی... لگے الفاظ سن کر اسے لگا سانس
ہی نہیں لے پائے گی... قسم سے ماما بھی بہت پریشان ہوتی ہیں اسکی حرکتیں بہت مشکوک
ہیں... پتہ نہیں کسی کے سنگ راتیں گزرتی اسکی...

پاکیزہ نے خود کو گرنے سے بچانے کیلئے دیوار کا سہارا لیا... ماما نے سامنے مرر سے پاکیزہ کی

حالت چمکتی نظروں سے دیکھی... ایک منٹ آپنی میں ابھی آئی بس رکیں... ماہا نے سرگوشی نما
الفاظ میں کہا جبکہ پیچھے مہوش اسے دیکھتی رہ گئی...

اوہ تو پاکیزہ میڈم چھپ چھپ کر ہماری باتیں سن رہیں ہیں...

ماہا نے کمرے کا دروازہ بند کر کے پاکیزہ کی آنکھوں سے آنسو چنتے ہوئے کہا...

اوہ تو اب یقین نہیں رہا پارس پر... میں نے تو پہلے ہی وارن کیا تھا لیکن تم نے سنا ہی

نہیں... ماہا نے مزید اپنی آواز میں پریشانی سموتے ہوئے کہا...

یہ یہ ج ج جھوٹ ہے م م مجھے یقین ہے ایسا کچھ نہیں ہے... پاکیزہ نے ماہا کو دور دھکیلتے

ہوئے اپنے قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھا دیے...

پاکیزہ کوئی بے وقوف ہوتا ہے لیکن تم کوئی انتہائی قسم کی بے وقوف ہو جو اب اسکی بہن کی

زبانی سن کر بھی یقین نہیں کر رہی... ماہا نے پاکیزہ کے کمرے میں داخل ہو کر اسے طنزیہ

لہجے میں کہا...

ت ت تمہیں شرم آنی چاہئے کچھ ایسا کہتے ہوئے بھی وہ تمہارا کزن ہے.. تم ایسا کیسے سوچ

سکتی... پاکیزہ نے خود کو کمپوز کر کے تپے ہوئے لہجے میں کہا...

کیونکہ میں تمہاری طرح بے وقوف نہیں ہوں.. میں نے لاہور میں اسکی عیاشیاں دیکھی

ہیں... ایک رات بھی اس نے گھر میں نہیں گزاری... ماہا نے سلگتے ہوئے لہجے میں کہا...

ت ت تو کیا ہو گیا وہ کافی عرصے بعد یہاں آئے ہیں اپنا آفس اور بزنس سیٹ اپ کر رہے

ہوں گے.. پاکیزہ نے نم لہجے میں کہا... دل میں اس کے کہیں درد سا اٹھنے لگا..
پاکیزہ کی بات پر ماہا نے استہزائیہ قہقہہ لگایا... ایسا بزنس سیٹ اپ ہوتا ہے جہاں واپسی پر آپ
کے کندھے اور گلے میں کسی اور کے سنگ گزارے لمحات کے نشان ہوں...
ماہا نے چبا چبا کر کہا...

ماہا کی بات پر پاکیزہ کو لگا کسی نے اس کے دل کو بری طرح کچلا ہو...
ماہا.... غصے میں یہ کہتے ہی پاکیزہ نے ماہا کے چہرے پر تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا اس
سے پہلے ماہا کے چہرے پر اسکی چھاپ پڑتی ماہا نے پاکیزہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا...
تم ایک انتہائی بدتمیز اور بے شرم لڑکی ہو... پاکیزہ نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا...
میں صرف دوستی نبھا رہی ہوں پاکیزہ تمہیں مجھ پر نہیں یقین نہ.. دیکھنا پارس آج رات یہاں
نہیں گزارے گا... کیونکہ عادت ہے نہ اسے کب تک یہاں رہے گا... وہ اپنی عادت کے
مطابق آج رات چلا جائے گا... میں تو حیران ہوں دو روتیں بھی کیسے گزار لیں....

"بتاؤ نہ پاکیزہ کیا ہوں میں تمہارا مجھ سے مزید صبر نہیں ہو رہا... پارس کی بے صبری سی آواز
اس کے ذہن میں آسمائی... پ پ پارس میں آج رات بتاؤ گی صبر کر لو نہ کچھ دیر... پاکیزہ
کے ذہن میں پارس اور اپنے الفاظ بکھرنے لگے..."

بالکل نہیں آج رات پارس کہیں نہیں جائے گا... پاکیزہ نے ماہا کو یقین سے کہا...
پاکیزہ کے یقین پر ماہا ایک پل کو ٹھٹھکی...

وہ جائے گا پاکیزہ ہر صورت جب کسی چیز کی عادت ہو اتنی آسانی سے نہیں جاتی... اور تمہاری
زات تو ابھی اسکو اتنی میسر بھی نہیں ہوگی.. ماہا نے بے باکی سے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا...
اپنی حد میں رہو ماہا بہت بکواس کر رہی ہو... اب تم نے ایک بھی غلط لفظ نکالا میں تمہارا منہ
توڑ دوں گی... پاکیزہ نے ماہا کو گھورتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا...

اور وہ کہیں نہیں جا رہا آج رات... وہ یہاں ہی رہے گا... میں تمہیں غلط ثابت کر دوں
گی... پاکیزہ نے ماہا کو سلگتے لہجے میں کہا... بظاہر تو خود کو مضبوط دکھایا لیکن اندر سے کہیں کچھ
ٹوٹنے بکھرنے لگا...

مجھے ترس آتا ہے پاکیزہ چلو دیکھتے آج رات... کون کس کو غلط ثابت کرتا ہے... ویسے بھی باہر
اندھیرا بس چھانے والا ہے... ماہا طنز یہ کہہ کر کمرے سے نکل گئی...
جبکہ پاکیزہ وہاں ہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی...

ت ت تم ایسے نہیں ہو نہ پارس... م م مجھے یقین ہے تم پر... پ پ پلیز م م میرا یقین
مت توڑنا میں بکھر جاؤں گی.. م م مجھے میری زندگی میں صرف تم چاہئے ہو... میں نے خود کو
ہمیشہ تمہارا ہو کر جانا ہے... پلیز یہ سب کبھی سچ نہ ہونے دینا میں زندہ ہو کر بھی مر جاؤں گی
پلیز پارس...

پاکیزہ نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپاتے ہوئے ازیت سے کہا....

م م مجھے نہیں رونا م م مجھے مسکرانا ہے... آج رات پارس نے مجھے اور میں اسے اپنے دل کی

بات بتانی ہے... وہ کہیں نہیں جائے گا... وہ جانا بھی چاہے میں جانے نہ دوں... اسے رہنا ہوگا... تم رہو گے نہ پارس کہیں نہیں جاؤ گے نہ... پاکیزہ نے اپنے آنسو صاف کر کے جلدی سے اٹھ کر واشروم میں جا کر اپنا چہرہ واش کیا... اور مرر کے سامنے آکھڑی ہوئی...
اف پاکیزہ اس شکل میں پارس کو اپنے دل کی بات بتاؤ گی... یہ رومی رومی آنکھیں بکھری حالت... میں جلدی سے فریش تیار ہوتی ہوں... تم کہیں نہیں جاؤ گے پارس... مجھے تم پر یقین ہے... پاکیزہ نے اپنی آنکھوں کی نمی صاف کر کے دل میں بڑبڑائی اور خود کو دوبارہ سے تیار کرنے لگی..

آج کی رات بہت میموریل ہوگی پارس..

پاکیزہ نے ہلکا پھلکا سا خود کو تیار کر کے مرر میں دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا....



کہاں گئی تھی تم یہ اچانک سے... اور تم نے مجھے بتایا بھی نہیں میری ایکٹنگ کیسی تھی... ماہا جب واپس آئی تو مہوش نے منہ بسور کر کہا... یار آپنی بہت اچھی تھی بالکل آپ کے جیسی شاندار... ماہا نے مہوش کے گال کھینچتے ہوئے کہا... اور آپکو کسی بھی ڈرامے میں آسانی سے رول مل جائے....

ویسے تم نے بہت عجیب سے ڈائلاگ دیے... مہوش نے ماہا کو گھورتے ہوئے کہا...

آپکو ہی ایکٹنگ کا شوق تھا میں بس چیک کر رہی تھی آپکے لاڈلے بھائی پر آپکا ٹیلنٹ کم نہ

ہو جائے... لیکن ماننا پڑے گا آپ نے بہت زبردست کیا....

شکریہ لڑکی... مہوش نے خوش ہو کر کہا...

اصل میں مہوش اور ماہا میں کچھ بات چیت چل رہی تھی جس سے اسے پتہ چلا مہوش کو ایکٹنگ کرنے کا کریز ہے تو اس نے مہوش کی ایکٹنگ کو چیلنج کیا... جب ماہا نے پاکیزہ کو احمد سے بات کرنے کے بعد اوپر آتے دیکھا اسی پل مہوش کو ایکٹنگ کرنے کا بولا... اور پاکیزہ کا فک ہوتا رنگ دیکھ کر دل میں سکون سا اترتا تھا....

آپی ایک منٹ میں آئی... یہ کہہ کر ماہا باہر کی جانب بڑھ گئی...



میں نے اپنی چال چل دی... آگے تمہاری باری ہے دیکھتے تم کتنا کامیاب ہوتے اب اس میں... ماہا نے اس کے پاس جا کر کہا...

فکر مت کرو میں سب سنبھال لوں گا... وہ یہ کہہ کر آگے کی طرف چل دیا...

لیکن کیسے کرے گا... ماہا نے منہ میں بڑبڑایا...

مجھے کیا... مجھے صرف پارس سے غرض ہے... بس وہ چاہے، جیسے بھی ملے... ماہا یہ کہہ کر کندھے اچکاتی اندر کی طرف بڑھ گئی...

کیا ہوا ہے بہت پریشان لگ رہا ہے آج خیریت ہے؟؟ اسد نے پارس کو مسلسل سگریٹ پیتے دیکھا تو آگے بڑھ کر پریشانی سے پوچھا...

کچھ نہیں یار آج واپس جانا ہے لاہور لیکن آج رات میں جانا نہیں چاہ رہا... دل میں ایک عجیب سا درد اٹھ رہا ہے کچھ غلط ہونے کا... میں کیا کروں کچھ سمجھ نہیں آ رہا... پارس سگریٹ کا کش بھرتے ہوئے تکلیف سے کہا...

اللہ پارس اس وجہ سے تو تب سے خود کو جلا رہا ہے... نہیں دل کر رہا تو مت جا رہ جا میں پہ... اسد نے پارس کے ہاتھ سے سگریٹ پکڑ کر حیرت سے کہا...

ضروری ہے سلمان یزدانی سے یہ پروجیکٹ نہیں ہار سکتے... پاپا نے بہت امید سے کہا... مجھے اس پروجیکٹ کے بارے میں کوئی آئیڈیا بھی نہیں جا کر ساری فائلز ریڈ کرنی ابھی صرف گھنٹے تک نکلنا ہے.. 7 پہلے ہی بج چکے ہیں... پہنچتے پہنچتے بھی وقت لگنا... میں کیا کروں یار... پارس نے پریشانی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا...

وہ تو تو ہینڈل کر لے گا سب مجھے پتہ ہے... اصل وجہ بتا تجھے درد کس بات کا اٹھ رہا ہے... کہیں پاکیزہ سے دور جانے کا تو نہیں... اسد نے پارس کو گھورتے ہوئے آخری بات شرارت سے کہی...

ہاں یار یہی تکلیف، یہی ازیت اور یہی درد اٹھ رہا ہے... آج اس سے کچھ سننے اور سنانے کی رات تھی اور سب خراب ہو گیا... پارس تکلیف سے آنکھیں بند کرتے دل ہی دل میں بولا اور

زبان پر الفاظ نہیں لایا....

کیا سوچ رہا ہے... آنکھیں بند کر کے اسکا چہرہ دیکھنے سے بہتر ہے.. جا کر ایک دفعہ اس سے بات کر لو... ہو سکتا ہے یہ آخری دفعہ بات ہو آپ لوگوں کی... اسد نے سنجیدگی اور شوخ لہجے میں کہا....

اسد کے آخری الفاظ سن کر پارس نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں... کیا مطلب ہے اس بکو اس کا آخری دفعہ بات ہوگی.. پارس نے غصے سے اسد کا کالر پکڑتے ہوئے کہا...

م م میرا مطلب ہے جیسی تمہاری حالت ہے اگلی ملاقات میں تم دونوں کی شادی ہو چکی ہوگی... اسد نے بوکھلاتے ہوئے کہا...

اوہ سوری یار... پتہ نہیں غصے میں مجھے کیا ہو جاتا ہے... پارس نے اسد کا کالر چھوڑتے ہوئے کہا..

کوئی بات نہیں میں بھی تمہارے ساتھ لاہور چلتا... جیسے تو غصہ کر رہا میں نہیں چاہتا تو میٹنگ کے دوران کسی کا قتل کر دے... اسد نے مسکراتے ہوئے کہا...

تو بھی نہ اوکے گاڑی نکال میں بس ابھی آیا... اور پارس نے اپنے قدم تویلی کی جانب بڑھا دیے...

میری طرف سے پاکیزہ کو سلام کہنا... پارس کے کانوں میں اسد کی شوخ سی آواز گونجی... اس

نے پلٹ کر گھور کے اسد کو دیکھا جس پر اسد نے کندھے اچکائے... پارس مسکراتا اندر کی طرف بڑھ گیا.. وہ سچ میں جانے سے پہلے اسے دیکھنا چاہتا تھا...



سب مہمانوں کے چلے جانے کے بعد حسن اپنے کمرے میں آکر پریشانی سے ٹہلنے لگا... سب ٹھیک ہے اتنا پریشان کیوں دکھ رہے آپ... ملیحہ نے کمرے میں داخل ہو کر حسن کا پریشان چہرہ دیکھ کر پوچھا...

افنان نے اپنے بیٹے کیلئے پاکیزہ کا رشتہ مانگا ہے...

ملیحہ کی سانس تھمی اور وہ سانس روکے حسن کے لگے الفاظ سننے لگی.. مجھے خوشی ہوئی ان کا رشتہ مانگنے پر... ظاہری سی بات ہے اس قدر شاندار بچہ ہے... کس باپ کا نہیں دل چاہے گا اسے اپنی بیٹی دے... لیکن مجھے انکا رشتہ مانگنا بہت عجیب لگا اور وہ ہی چیز پریشان کر رہی... حسن نے بات کر کے ملیحہ کی جانب دیکھا جو انتہائی تکلیف سے سب سن رہی تھی... ملیحہ کیا ہوا ہے کچھ بولو بھی اب... حسن نے ملیحہ کو اس کے کاندھے سے تھامتے ہوئے کہا...

ت تو آپ نے ک ک کیا کہا پھر انہیں... ملیحہ نے کپکپاتی آواز میں کہا... ابھی تو کچھ وقت مانگا ہے لیکن جلد ہی ہاں کردوں گا... حسن نے ملیحہ کو بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کہا...

ن ن نہیں پلیز انکار کر دے آپ رشتے کیلئے میں نہیں چاہتی آپ ہاں کرو پلیز... ملیحہ نے حسن

کا بازو تھامتے ہوئے خم لہجے میں کہا... آج ہی تو انہوں نے اپنی بیٹی کے چہرے پر کسی اور کی محبت میں گرفتار ہونے کے رنگ بکھرے دیکھے تھے... وہ ماں ہو کر سب جانتے ہوئے اپنی اولاد کو کیسے تکلیف دے سکتی تھیں..

ادھر دیکھو ملیحہ وہ بچہ بہت دلکش اور شاندار ہے ہماری بیٹی وہاں راج کرے گی.. ویسے بھی نہ کا سوال ہی نہیں ہے... میں فیصلہ لے چکا... حسن نے ملیحہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا...

آپ بہت سنگدلی کا مظاہرہ کر رہے... ہماری بیٹی ابھی پڑھ رہی... میری خواہش ہے پلیز ہاں نہ کرنا آپ...

ملیحہ نے روتے ہوئے کہا...

ملیحہ چپ ہو جاؤ یا آج ہی شادی نہیں کر رہا بس اپنی زبان دے رہا اور مجھے یقین ہے میری بیٹی میرا کبھی غرور نہیں توڑے گی وہ مان جائے گی آپ اسکی فکر نہ کریں...

حسن نے ملیحہ کی آنکھوں سے آنسو چنتے ہوئے کہا...

لیکن حسن.... بس ایک لفظ اور نہیں... حسن نے دھیمی مگر سخت آواز میں کہا... ملیحہ اپنا آپ چھڑا کر باہر کی جانب بڑھ گئی... اس سے پہلے ملیحہ اپنے قدم باہر رکھتی حسن نے اسکا ہاتھ تھام کر روکا...

ملیحہ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اسکا ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ... میں ابھی بات کر رہا اور تم

درمیان میں چھوڑ کر باہر جا رہی... حسن نے سلگتی نظروں سے ملیحہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

آپ کو پتہ ہے آپ بہت برے ہیں... م م مجھے ابھی آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہے.. اور جا کر آپ اپنا فیصلہ افنان بھائی کو سنائیں... میں کیا چاہتی آپکو تھوڑی کوئی فرق پڑتا... ملیحہ نے نم لہجے میں کہا...

دیکھو ملیحہ وہ فیصلہ ہو چکا اب اس میں رد و بدل کا سوال پیدا نہیں ہوتا... اور تم اپنا موڈ ٹھیک کرو، یقین کرو ہماری بیٹی وہاں راج کرے گی وہ اکلوتا وارث ہے ہر چیز کا... حسن نے محبت سے کہا...

م م میں کچھ دیر ابھی اکیلا رہنا چاہتی ہوں... ملیحہ نے اپنا چہرہ نیچے جھکاتے آنسو پیتے ہوئے کہا... کیونکہ وہ جانتی تھی اب حسن سے بحث کرنا فضول ہے....

اوکے تم اس کمرے میں رہو میں ہی چلا جاتا... لیکن میری واپسی پر تمہارے اس چہرے پر یہ سوگ موجود نہ ہو... ورنہ مجھے جانتی ہو... حسن تپے ہوئے لہجے میں کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا...

سوری پاکیزہ تمہیں اب یہ کرنا ہی ہوگا اپنی ماں کو معاف کر دینا... ملیحہ نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر روتے ہوئے کہا...



"Pakeeza come at same place where we often meet "

"...right now

پارس کا میسج ریڈ کر کے پاکیزہ کے دل کی دھڑکن بڑھی...

دیکھا وہ کہیں نہیں جا رہا میرے پاس ہی ہوگا... پاکیزہ دل ہی دل میں بڑبڑائی...

ایک منٹ لیکن اس نے تو بولا تھا آج باغ میں مجھے اسے اپنے دل کی بات بتانی پھر یہاں کیوں... پاکیزہ نے پریشانی سے سوچا...

اف پاگل پاکیزہ اتنا مت سوچ وہ آگیا ہے اور جگہ اہمیت نہیں رکھتی سامنے موجود شخص اہمیت رکھتا ہے جگہ تو پھر کھنڈر بھی ہو تو چلے گی... دل نے سرگوشی کی... جس پر پاکیزہ مسکرا دی... اور اپنے قدم باہر کی جانب بڑھا دیے... میں تمہیں غلط ثابت کردوں گی ماہا وہ یہیں رہے گا کہیں نہیں جائے گا... پاکیزہ اپنے دل ہی دل میں بڑبڑاتی اسی جگہ آکھڑی ہوئی... جہاں پارس پریشانی سے ٹھل رہا تھا... پارس کو دیکھ کر پاکیزہ کے دل کی دھڑکن بڑھی وہ ایک ایک قدم اٹھاتی اسکی جانب بڑھنے لگی...

پاکیزہ کے وجود کی بکھری خوشبو محسوس کر کے پارس نے پاکیزہ کی جانب نظریں اٹھائیں... پاکیزہ کے چہرے پر گھبراہٹ اور معصومیت دیکھ کر اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی... یا اللہ آج رحم کرنا میرے حال پر... جو اتنے اچھے لمحات پیچھے چھوڑ کر جا رہا... پارس آگے بڑھا اور پاکیزہ کا ہاتھ تھام کر اسے دیوار کے ساتھ لگا دیا... پاکیزہ نے بوکھلا کر پارس کی طرف دیکھا...

پ پ پارس ک کیا کر رہے ہو.....

پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں پوچھا...

کچھ نہیں بس تمہیں دیکھنا چاہتا تھا جانے سے پہلے...

پارس نے اپنا انگوٹھا پاکیزہ کے ہاتھوں کی انگلیوں میں پھیرتے ہوئے محبت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا...

ک ک کیا مطلب کہاں جا رہے ہو تم...

پاکیزہ نے سانس روکے پارس کو دیکھتے ہوئے کہا...

کچھ کام ہے میری جان ابھی بس نکلنا ہے، بہت ضروری ہے جانا کل واپس آجاؤں

گا... پارس نے پاکیزہ کے چہرے پر بکھرے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا...

ت ت تم نہیں جاؤ پلینز آج... میں نہیں چاہتی تم جاؤ....

پاکیزہ نے تکلیف سے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا... اور اسکی آنکھیں نم ہونے لگیں...

شش پلینز چپ پاکیزہ... ایسے مت رو مجھے تکلیف ہوتی ہے.. جانا ضروری ہے... ورنہ میں کبھی

نہیں جاتا....

پارس نے پاکیزہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا...

د د دیکھو پارس مت جاؤ پلینز... میں نہیں چاہتی تم جاؤ پلینز رک جاؤ... مت جاؤ... پاکیزہ نے پارس

کو اس کی شرٹ سے پکڑتے ہوئے روتے ہوئے کہا...

پارس کو پاکیزہ کا ایساری ایکشن شدید پریشانی میں مبتلا کر گیا... اس نے حیرت سے پاکیزہ کے چہرے کو آنسوؤں سے لبریز ہوتا دیکھا...

پاکیزہ یار کیا ہو گیا ہے... صرف آج رات کی بات ہے تم سمجھنا میں سو گیا ہوں... اور کل میں یہاں موجود ہوں گا شام تک... پلیز ایسا مت رو ورنہ میں جا نہیں پاؤں گا...

پارس نے تکلیف سے پاکیزہ کی آنکھوں سے آنسو چنتے ہوئے کہا...

م م مجھے کچھ نہیں پتہ تم کہیں نہیں جاؤ گے پارس پلیز مت جاؤ...

پاکیزہ نے پارس کی شرٹ کو سختی سے اپنے ہاتھوں کی گرفت میں پکڑتے ہوئے لرزتی آواز میں کہا...

دیکھو پاکیزہ میں مجبور ہوں مجھ پر یقین کرو میں کل واپس آ جاؤں گا...

پارس نے بے بسی سے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

ت ت تم مت جاؤ نہ آج تو مجھے تمہیں بتانا ہے تم میرے کیا ہو...

رک جاؤ پارس میں تمہیں بتا دوں گی آج اپنے دل کی بات پلیز پارس...

پاکیزہ نے مسلسل اپنی آنسوؤں سے بھگی آنکھوں سے پارس کو دیکھتے ہوئے کہا...

پارس کے دل میں شدید اذیت اٹھی وہ درد سے اپنی آنکھیں بند کر گیا...

پاکیزہ پلیز مجھے سمجھو جانا ضروری ہے میرا یقین کرو ورنہ کبھی نہیں جاتا... پارس نے پاکیزہ کی

آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے تکلیف سے کہا...

ت ت ت مت جاؤ دیکھو میں تمہیں بتاتی تمہاری میری زندگی میں کیا اہمیت ہے تم میرے دوست نہیں ہو کیونکہ م م مجھے ت ت ت تم سے ب بہت م م م محب..... اس سے پہلے پاکیزہ اپنے الفاظ مکمل کرتی پارس نے اس کے لبوں پر اپنا انگلی رکھ دی... اور ساتھ ہی سر سے اشارہ کیا نہیں... پاکیزہ کی آنکھیں اور شدت سے برسنے لگیں...

شش پاکیزہ آج نہیں یہ سب بہت خاص ہے.... اسلیے سب سپیشل طریقے سے ہونا چاہئے... اور وہ یہ سب کل ہوگا جب میں واپس آؤں گا.... پارس نے نم آنکھوں سے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا....

تم کہیں نہیں جا رہے پارس... میں بتا رہی تمہیں... تم بچپن میں بھی ایسے ہی چھوڑ کر چلے گئے تھے اور پھر تیرا سال بعد لوٹے ہو... اب پھر جا رہے ہو... تمہیں مجھے روتے ہوئے چھوڑ جانا اچھا لگتا ہے.. تمہیں سکون محسوس ہوتا ہے... لیکن تم اب کہیں نہیں جا رہے... سمجھ آیا تمہیں... پاکیزہ نے پارس کو اس کے گریبان سے پکڑ کر درد تکلیف بے بسی اور غصے کے ملے جلے تاثرات میں کہا...

پارس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...

پاکیزہ دیکھو تب مجبور تھا اور آج بھی ہوں کل کی میٹنگ ضروری ہے وعدہ کرتا ہوں لوٹ آؤں گا کل... تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے کیا...

پارس نے پاکیزہ کے ہاتھ اپنے کالر سے ہٹاتے ہوئے سرخ ہوتی آنکھوں سے پاکیزہ کو دیکھتے

ہوئے کہا...

پ پ پارس مت جاؤ پلیز... مجھے لگ رہا ہے اس دفعہ کا جانا پھر سے تمہیں مجھ سے دور کر دے گا...

پاکیزہ نے پارس کے سینے پر مکے برساتے ہوئے کہا... اور اس کے قدموں میں بیٹھتی چلی گئی... ایسا سوچنا بھی مت... اگر تم نے سوچا بھی تمہیں جان سے مار دوں گا... تمہیں مجھ سے کبھی کوئی الگ نہیں کر سکتا... کوئی نہیں... پارس نے پاکیزہ کے پاس نیچے بیٹھ کر اسکا منہ اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے سلگتے لہجے میں کہا...

ت ت تو پھر مت جاؤ ہاں... اگر اتنا احساس ہے میرا تو... پاکیزہ نے نم لہجے میں کہا... پاکیزہ میں مجبور ہوں سمجھو مجھے اور میں بس ابھی نکل رہا ہوں... کل لوٹ آؤں گا... پارس نے پاکیزہ کو اوپر کی طرف اٹھا کر کھڑے کرتے ہوئے محبت سے کہا... لیکن پارس..

شش پاکیزہ تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے.... پارس نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا..

...i trust you paras but... plZzz don't go

پاکیزہ نے پارس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا...

میں لوٹ آؤں گا کل... پارس نے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا اور قدم اس سے دور بڑھائے....

سوری پاکیزہ معاف کر دینا مجبور ہوں کل بھی اپنی فیملی کی وجہ سے اور آج بھی... لیکن میں وعدہ

کرتا کل لوٹ آؤں گا اور تمہیں اپنے نام کی انگوٹھی پہناؤ گا پھر جلد ہی شادی کرلوں گا تاکہ کبھی تمہیں کوئی مجھ سے دور نہ کر پائے... پارس نے دل ہی دل میں پاکیزہ سے مخاطب ہو کر کہا... اور اس سے دور قدم بڑھانے لگا... پ پ پارس مت جاؤ,, رک جاؤ,, پلیز آج مت جاؤ... پاکیزہ کی تکلیف سے بھری آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی اسے لگا پاکیزہ اس کے پیچھے بھاگ رہی ہے... پاکیزہ تمہیں میری قسم وہاں ہی رک جاؤ اب ایک اور قدم میرے پیچھے نہ بڑھانا... پارس نے پلٹ کر پاکیزہ کو کہا... وہ وہاں ہی رک کر پارس کو پستھرائی نظروں سے دیکھنے لگی... لیکن وہ پلٹا اور اپنے قدم آگے کی طرف بڑھاتا چلا گیا..... تیرا قدم کی دوری پر اس نے پیچھے پلٹ کر دیکھا... جہاں پاکیزہ روتے ہوئے اسکی ہی جانب دیکھ رہی تھی.. پارس کی برداشت جواب دے گئی... وہ پاکیزہ کی جانب بھاگا اور بغیر اسے سمجھنے کا موقع دیے وہ اسے اپنی بانہوں میں بھر گیا... اور اس کے گرد اپنی گرفت سخت کردی... پاکیزہ جو پارس کی جانب روتے ہوئے دیکھ رہی تھی اچانک سے اسکے گلے آگنے پر اس کے دل کی دھڑکن بڑھی....

ایسے مت رویا کرو خدا گواہ ہے مجھے تکلیف ہوتی ہے.. ایسے روگی میں جا نہیں پاؤں گا....

پارس نے اور سختی سے پاکیزہ کو خود میں بھینچتے ہوئے کہا....

م م مطلب ت تم نہیں جاؤ گے اب... پاکیزہ نے اپنی دھڑکنوں پر قابو پاتے ہوئے امید سے اس سے سوال کیا...

پارس پاکیزہ سے تھوڑا دور ہوا اور اسکی پیشانی پر اپنے دہکتے لب رکھ دیے.... پاکیزہ کا دل تیزی

سے دھڑکنے لگا... اس نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر کے پارس کی شرٹ کو اپنی مٹھی میں جھکڑا اور اسکی آنکھیں اور تیزی سے بیگنیں لگیں...

پارس نے پاکیزہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا....

تم میرے لیے اتنی ضروری ہو جیسے سانس لینے کیلئے آکسیجن کی... میں ایک پل اسکی بھی کمی برداشت کر جاؤں گا لیکن تمہاری نہیں... اس کے ساتھ ہی پارس نے اپنی پاکٹ سے ایک براسلیٹ نکالا جس کے گرد ڈائمنڈ کے موتی لگے ہوئے تھے.. اور اسے جو چیز سب سے خوبصورت بنا رہی تھی اس میں موجود لفظ "p" جو لڑی کی شکل میں نیچے کی جانب لٹک رہا تھا.... وہ اس نے پاکیزہ کے بازو میں پہنا دیا... پاکیزہ سانس روکے پارس اور پھر براسلیٹ کو دیکھنے لگی..

ی ی یہ کیا ہے پ پ پ پارس...

محبت کی نشانی... جو میں اظہار کے موقع پر تمہیں پہنانا چاہتا تھا... لیکن لگا ابھی زیادہ ضروری ہے... اس میں موجود لفظ "p" ہم دونوں کو ساتھ جوڑتا ہے.. "پارس پاکیزہ" پارس نے براسلیٹ پر انگلی پھیرتے ہوئے محبت سے کہا...

پاکیزہ اپنی پیشانی پر موجود پارس کا جلتا لمس ابھی بھی محسوس کر رہی تھی جس میں عقیدت تھی اور اب یہ براسلیٹ... پاکیزہ نے برستی آنکھوں سے پارس کی طرف دیکھا...

میں آجاؤں گا کل وعدہ کرتا ہوں میں مجبور ہوں جانے کیلئے تمہیں مجھ پر یقین ہے نہ.. پارس نے پاکیزہ کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے مان سے پوچھا...

پاکیزہ نے ہاں میں سر ہلایا... جبکہ دل کہہ رہا تھا وہ نہ جائے...

اوکے گڈ گرل اب اندر جاؤ مجھے بھی جانا ہے کل لوٹ آؤں گا... پارس نے پاکیزہ ک چہرہ
محبت سے سہلاتے ہوئے کہا... پاکیزہ نے دل پر پتھر رکھتے اپنے قدم اس سے دور کیے... جبکہ
دل چیخنے لگا مت جانے دو....

ت ت تم جاؤ میں چلی جاؤں گی کچھ دیر میں....

پاکیزہ نے اپنے آنسوؤں پر بند باندھتے ہوئے کہا...

نہیں ابھی چلو اندر بہت دیر ہوگئی ہے... پارس نے محبت سے اسکی آنکھوں کو چھوتے ہوئے
کہا...

اا اوکے تم ج ج جاؤ... تم آگے بڑھ جانا میں اندر چ چلے جاؤں گی... پاکیزہ نے بے بسی سے
پارس کو دیکھتے ہوئے کہا...

اوکے چلو... پارس بھی اپنی تکلیف اندر دباتا اس کے ساتھ قدم قدم چلنے لگا... پتہ نہیں کیوں
لگ رہا تھا آج محبت کا یہ سفر آخری ہے... دل کہہ رہا تھا نہ چھوڑ کے جا اسے ایسے... لیکن
وہ دل کی بات دباتا اسے دروازے تک چھوڑتا آگے بڑھنے لگا...

پاکیزہ اپنے آنسو پیتی دروازے پر کھڑی اسے جاتا دیکھنے لگی.. پارس نے اس دفعہ پیچھے دیکھنے کی
غلطی نہیں کی کیونکہ اس دفعہ وہ جانتا تھا اگر پلٹا تو جا نہیں پائے گا... وہ اپنے دل کی چیخ و
پکار پر اپنے پاؤں رکھتا آگے بڑھتا چلا گیا...

جب پارس پاکیزہ کی نظروں سے اوجھل ہوا تو اپنے درد کو دل میں دباتے پاکیزہ نے اندر کی جانب
بڑھنے لگی...



پچھ افسوس چلا گیا پھر وہ... نہیں رہا نہ... جب طلب شدید ہو تو چاہے جتنا بھی گرگڑاؤ اگلا بندہ
نہیں رکتا... ماہا کے تلخ الفاظ پاکیزہ کے کانوں سے ٹکرائے لیکن وہ اگنور کرتی آگے بڑھنے
لگی... کل تک اسکا وجود کسی اور کی قربت میں مہک چکا ہوگا... پاکیزہ کو لگا کسی نے پگلا ہوا
سیسہ اسکے کانوں میں انڈیل دیا ہو.. وہ ایک دم سے رکی اور پلٹی,,, اور الٹے ہاتھ کا تمھیڑ زور سے
ماہا کے چہرے پر مارا جو اسکے چہرے پر پاکیزہ کی انگلیوں کے نشان چھوڑ گیا...

don't you dare talk about him like that... i wont bear it
any more... shame on you... you are such a disgusting
...person

پاکیزہ نے غصے سے ماہا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا...

.....hey you

بہت غرور ہے نہ تمہیں اسکی محبت پر دیکھنا کل جب اسکی واپسی ہوتی کیسے چکنا چور ہوتا یہ....
ماہا نے سلگتی نظروں سے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا... اور چاروں طرف نظر دوڑائی شکر تھا اس
جگہ کوئی موجود نہیں تھا...

اپنی بکواس بند رکھو اور میری ذات سے خود کو دور رکھو...

پاکیزہ نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا اور اندر کی جانب بڑھنے لگی...

اوہ اچھا جب جب وہ تمہارے قریب ہوتا ہے تمہیں چھونے کی کوشش نہیں کرتا وہ... کیا اس نے کبھی تمہارے وجود کو ہاتھ نہیں لگایا...

ماہا نے چبا چبا کر کہا...

you shut up idiot and stay away... it's none of your
...business

پاکیزہ نے تپے ہوئے لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گئی... جبکہ دل میں پھر سے درد اٹھنے لگا...

لیکن وہ اسے دکھا کر اپنا آپ کمزور ثابت نہیں کرنا چاہتی تھی...

بہت ہی بے وقوف ہو پاکیزہ.. جو اسکی محبت کے جھانے میں الجھ رہی.. وہ صرف اور صرف

تمہیں استعمال کر رہا ہے اس کے سنگ گزارے سارے لمحات سوچو کیا کبھی ایسا ہوا ہو جب

اس نے تمہیں چھوا نہ ہو.. بے شک پھر وہ ہاتھ ہو، بازو ہو چہرہ، اور...

ماہا میں تمہارا منہ توڑ دوں گی.. تمہیں کیا تکلیف ہے اگر وہ مجھے استعمال کر رہا ہے... تم مجھ

سے دور رہو.. میں تمہیں آخری بار بتا رہی ہوں.... پاکیزہ نے بے بسی اور غصے کے بلے جلے

تاثرات میں کہا... اور اپنے کمرے کی جانب دوڑ گئی...

اوپس... مجھے پتہ ہے یہ تم پر ورک کرے گا... خیر جو تھپڑ مارا ہے اسکا حساب بھی بہت جلد

لوں گی پاکیزہ حسن... ماہا نے اپنے گال پر ہاتھ رکھتے نفرت سے پاکیزہ کو سوچتے ہوئے کہا....



کل تک کام ہو جانا چاہیے... میں نے جیسا کہا تھا بالکل ویسا ہی... اس کے باقی وجود پر زرا سی بھی کھڑوچ نہیں آنی چاہئے...

دوسری جانب سے نہ جانے کیا کہا گیا... وہ سگریٹ کے کش لگانے لگا...

میں قسم کھاتا ہوں اگر زرا سی بھی غلطی اور لاپرواہی ہوئی میں تم سب کو زندہ زمین میں دفن کر دوں گا... اور یہ کام کل کی تاریخ میں ہو جانا چاہئے ورنہ اپنی موت کا انتظام کر کے میرے سامنے آنا... بغیر سامنے والے کا جواب سنے وہ کال بند کر گیا اور سگریٹ کے گہرے گہرے کش بھرنے لگا...



تمہیں ہر صورت یہ مشن کل کی تاریخ میں ختم کرنا ہوگا مجھے اس پاکیزہ کا غرور توڑنا ہے... مجھے ہر صورت پارس چاہیے...

ماہا نے اس کی جانب آکر چیختے ہوئے کہا...

اپنا منہ بند رکھو پاگل لڑکی... اگر کسی نے تمہیں میرے ساتھ دیکھا اس وقت تو میں تمہارا جینا حرام کر دوں گا... اور پاکیزہ کا نام اپنی زبان پر مت لانا ورنہ اتنی تکلیف پہنچاؤ گا تمہیں جتنی کبھی تم نے سوچی بھی نہیں ہوگی...

اس نے دوبارہ سے سگریٹ سلگا کر اپنی گہری کالی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے کہا...

ماہا جی جان سے لرز گئی...

تو مجھے نہیں پسند وہ... بارڈ میں جائے میری طرف سے... ماہا نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا...

وہ اسکی جانب بڑھا اور سگریٹ اپنے منہ سے نکال کر ماہا کی ہتھیلی میں رکھ گیا... اس سے پہلے تکلیف سے ماہا کی چیخ نکلتی وہ اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر زور سے سگریٹ اس کی ہتھیلی میں مسلنے لگا.. جب کہا تھا اسکا ذکر نہیں کرنا تو مطلب نہیں کرنا... وہ اسکے کان میں سرگوشی نما الفاظ انڈیلنے لگا.. ماہا کی آنکھیں تکلیف کی شدت سے بہنے لگیں....

پھر ایک جھٹکے سے ماہا کو چھوڑ کر اس سے دور ہوا...

ت ت تم کوئی درندے ہو انسان کی شکل میں... ماہا نے اپنی ہتھیلی کو دیکھتے ہوئے کہا... جس کی جلد جل چکی تھی..

آئندہ میری بات نہ ماننے سے پہلے اپنے اس ہاتھ کو دیکھ لینا... وہ سکون سے بولا... اور ہاں... کل سب ختم ہو جائے گا میں جو کہتا ہوں وہ کرتا ہوں... اسلیے بے فکر ہو کر جا کے سو جاؤ... ماہا پتھرائی آنکھوں سے اس ظالم کو دیکھنے لگی...

سمجھ نہیں آیا دفعہ ہو جاؤ یہاں سے... اس نے چبا چبا کر کہا...

ماہا کا پورا وجود لرز کر رہ گیا اور جلدی سے وہاں سے چلی گئی...
جبکہ پیچھے کھڑا وہ خود کو کمپوز کرنے لگا...

پاکیزہ اپنے روم میں داخل ہو کر سیدھا جا کر کھڑکی میں کھڑی ہو گئی شاید کہیں وہ نظر آجائے...
پارس جلدی سے واپس آجانا میں تمہارا انتظار کروں گی.. مجھے تم پہ یقین ہے میں ماہا کی بکواس
پر بالکل یقین نہیں کروں گی... بس تم آجانا کل جلدی سے.... پاکیزہ نے نم ہوتی آنکھوں
سے باہر دیکھتے ہوئے کہا...

شرم کر لو لڑکی کوئی لفٹ نہیں کدھر غائب تھی... عنایا نے پاکیزہ کے پاس جا کے ونڈو سے
باہر دیکھتے ہوئے کہا...

میں تم سے کچھ کہہ... عنایا نے پاکیزہ کو اپنی جانب کرتے ہوئے کہنے لگی مگر پاکیزہ کی بکھری
حالت دیکھ کر باقی الفاظ اس کے منہ میں ہی دم توڑ گئے...

ک ک کیا ہوا ہے... م م مجھے بتاؤ میں سب ٹھیک کر دوں گی... عنایا نے پاکیزہ کو اپنے گلے
لگاتے ہوئے لڑکھڑاتی آواز میں کہا....

ک ک کچھ نہیں... پاکیزہ نے عنایا کے گرد حصار باندھتے ہوئے کہا...

تمہیں مجھ سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے... بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے.. عنایا نے پاکیزہ کے
بال سہلاتے ہوئے تکلیف سے کہا...

عنایا پتہ نہ نہیں ک کیوں لگ رہا ایسا م میں اسے کھو دوں گی... وہ پھر سے بچھڑ جائے گا
م مجھ سے... پاکیزہ نے روتے ہوئے عنایا کے گرد گرفت سخت کر کے کہا...

کیا ہوا ہے کوئی بات ہوئی ہے.. لڑائی ہوئی ہے واپس سے.. ایسے کیوں کہہ رہی ہو... عنایا
نے نم ہوتی آنکھوں سے پاکیزہ کے سر پر لب رکھ کر پوچھا...

پتہ نہیں عنایا... خدا گواہ ہے اگر اس نے م م مجھے چھٹ کیا.. میری ذات بکھر جائے
گی... اسے بولو جا کر ایسا کبھی نہ کرے.. ورنہ میں زندہ ہو کر بھی مرنے والوں میں شامل ہوں
گی... پاکیزہ نے پیچھے ہٹ کر عنایا کا ہاتھ پکڑ کر گرگڑاتے ہوئے کہا...

ایسے کیوں بول رہی ہو... وہ کیوں چھٹ کرے گا میں نے اسکی آنکھوں میں تمہارے لیے پاگل
پن دیکھا ہے... وہ ایسا نہیں ہے... تم کیوں سوچ رہی ایسے... عنایا نے پاکیزہ کو بیڈ پر بٹھا کر
اسکے قدموں میں بیٹھ کر کہا...

پتہ نہیں عنایا... عجیب سے درد اٹھ رہا ہے دل میں... بہت تکلیف ہو رہی ہے سمجھ نہیں آرہا
کیا ہو رہا ہے مجھے....

پاکیزہ بے بسی سے کہتے ہوئے اپنا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر شدت سے رودی...
پاکیزہ میری ایک بات یاد رکھنا بات کرنے سے مسئلے حل ہوتے ہیں... کوئی چیز تمہیں ازیت
دے رہی ہے تمہیں پارس کو بتانا چاہیے... بات کر کے بھی حل نہ نکلے پھر اس پر رد عمل
دو... لیکن پہلے بات کرو...

عنایا نے پاکیزہ کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا...

صحیح کہہ رہی ہو... میں لازمی پارس سے بات کروں گی میں اسے سب بتا دوں گی... کسی کے کچھ کہنے پر اپنا سب کچھ خراب نہیں ہونے دوں گی... پاکیزہ نے کچھ پل خاموش رہنے کے بعد مضبوط لہجے میں کہا...

..yeah exactly that's my girl

عنایا نے پاکیزہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا...

اور تم بتاؤ مجھے کس نے تمہارے ساتھ کچھ بکواس کی ہے میں جا کر اسکا سر پھاڑ کر آؤں... عنایا نے پاکیزہ کو گھورتے ہوئے غصے سے کہا... نہیں پہلے پارس کے ساتھ بات کروں گی جب کل وہ واپس آئے گا... اس کے بعد تمہیں بتاؤں گی...

پاکیزہ نے عنایا کو دیکھتے ہوئے کہا اور واش روم کی جانب بڑھنے لگی... آہاں پارس کے سامنے میری کیا اہمیت اب... عنایا نے منہ بسور کر کہا... جس پر پاکیزہ مسکرا دی...

میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں پارس جلدی سے واپس آنا... مجھے تم پر آنکھیں بند کر کے یقین ہے... اور مجھے پتہ ہے تم یہ کبھی نہیں توڑو گے... پاکیزہ دل ہی دل میں پارس سے مخاطب ہو کر کہا اور اندر کی جانب بڑھ گئی...



ابھی شام تک پارس نے آنا ہے... ایسا کرتی ہوں بلیک ڈریس پہنتی اسکا پسندیدہ کلر ہے...
پاکیزہ نے خوشی سے کبرڈ سے ڈریس نکالتے ہوئے کہا... اچھے سے فریش ہو کر کپڑے تبدیل
کر کے وہ مرر کے سامنے آکھڑی ہوئی....

"پاکیزہ انہیں کبھی مت کٹوانا ورنہ بہت برا حال کروں گا"
بالوں کو برش کرتے اس کے زہن میں پارس کے الفاظ گونجے جس پر اس کے چہرے پر
مسکراہٹ بکھری...

برش کرنے کے بعد اس نے اپنے بال پیچھے کی جانب کیے جو اسکی کمر پر بکھر گئے...
"یہ پہنا کرو کیونکہ یہ شائن کرتے ہیں" بالیوں کی جانب نگاہ جانے پر اسکے زہن میں پھر سے
پارس کے الفاظ ٹکرائے... اسکا دل تیزی سے دھڑکا اور آگے بڑھ کر بلیک کلر کی بالیاں اپنے
کانوں میں پہن لیں...

"یہ یہ ک ک کیا کر رہے ہو پ پ پارس..."

ایکچلی یہ میرا دل بے ایمان کر رہی ہے اس سے پہلے میں کوئی گستاخی کر بیٹھو اسے ہٹا رہا
ہوں..."

ہلکا سا میکپ کرنے کے بعد جیسے ہی لپسٹک لگانے لگی پارس کے سرگوشی نما الفاظ اسکے کانوں
میں گونجے... شرم گھبراہٹ اور حیا سے اسکی نگاہیں لرزنے لگیں.. جیسے سامنے کھڑا وہ یہ سب

کہہ رہا ہو...

اف پارس کس قدر چھائے ہو میری ذات پر.... جیسے مجھ سے زیادہ تم مجھ میں موجود ہو... پاکیزہ
نے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا کر شرم سے چور لہجے میں کہا....
اہم اہم خیریت ہے میڈم....

عنایا نے پاکیزہ کے کان میں سرگوشی کی...

پاکیزہ نے گھبرا کر جھٹ سے آنکھیں کھولیں...

اوتے ہوئے آج تو کوئی بہت گھبرا رہا کہیں دل کی باتیں کرنے کا ارادہ تو نہیں اپنے ان
سے....

عنایا نے شرارت سے پاکیزہ کے گال کھینچتے ہوئے کہا...

ن ن نہیں تو... وہ وہ م م میں تو بس.. ایسے ہی سب مہمان ہیں گھر تو سوچا تیار ہو جاؤں
تھوڑا...

پاکیزہ نے اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لاتے ہوئے لڑکھڑاتی آواز میں یہاں وہاں دیکھتے ہوئے
کہا....

مجھ سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے پاکیزہ... اور ہاں پارس سے بات کرنا جو چیز تمہیں پریشان
کر رہی اس کے بارے میں... کیونکہ بعض دفعہ بات دل میں رہ جائے تو شک پیدا کرتی... میں
نہیں چاہتی اتنے دلکش رشتے کو شک جیسی فضول بیماری کھا جائے....

عنایا نے سنجیدگی سے پاکیزہ کے ہاتھ پکڑ کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا....

ع ع عنایا خدا گواہ ہے م م میں نے ابھی تک اس پر شک نہیں کیا... صرف یقین ہے اسکی ذات پر.. کچھ سوال ہیں جن کے میں جواب آج مانگ لوں گی.. پاکیزہ نے نم لہجے میں کہا...

شش اتنی پیاری آنکھیں خراب مت کرنا اب رو کر ویسے بھی آج کوئی دوبارہ سے تمہارے عشق میں گرفتار ہوگا اتنی پیاری لگ رہی ہو... میرا تو خود دل کر رہا تمہارے عشق میں ڈوب جاؤں...

عنایا نے محبت سے پاکیزہ کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا...

...omg sorry anaya but I'm straight

پاکیزہ نے عنایا کو دیکھتے ہوئے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا...

عنایا کو پاکیزہ کی بات پر شدید حیرت کا جھٹکا لگا...

کوئی بات نہیں میری جان میں ایسے ہی گزارا کر لوں گی تمہارے ساتھ...

عنایا نے پاکیزہ کی جانب بڑھ کر اسکے ہونٹوں پر انگلی پھیرتے ہوئے شرارت سے کہا...

پاکیزہ کی آنکھیں بے یقینی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی...

تم کوئی انتہائی بے شرم لڑکی ہو...

پاکیزہ نے عنایا کو دور دھکیل کر گھور کر اسے دیکھتے ہوئے کہا...

یار سیریسلی مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے... عنایا نے پھر سے پاکیزہ کی جانب بڑھتے ہوئے شوخ لہجے میں کہنے لگی...

ت تم پاگل ہو گئی ہو بدتمیز لڑکی... دور رہو مجھ سے...

پاکیزہ نے دور جا کر عنایا کی طرف کشن پھینکا... جسے عنایا نے کچ کر لیا... ہا ہا... پاکیزہ بس مزاق کر رہی تھی یار... عنایا نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا...

تم بہت بری ہو... پاکیزہ نے منہ بنا کر کہا... اور وہ بھی کھلکھلا کر مسکرا دی...
ایسے ہی خوش رہو پاکیزہ میں بس تمہارا دیہان ہٹانا چاہتی تھی اس بات سے جو تمہیں تکلیف دے رہی اندر ہی اندر...

تم مسکراتی ہو دل خوش ہوتا ہے میری جان...

عنایا نے دل ہی دل میں خود سے بڑبڑائی اور پاکیزہ کی مسکراہٹ کی نظر اتاری...
تم اپنے فضول مذاق یہاں جاری رکھو میں ماما پاس جا رہی..

پاکیزہ نے منہ بسور کر کہا... اور باہر کی جانب بڑھ گئی... ویسے میری ڈیل کا بھی خیال رکھنا اگر پارس نہیں تو میں ہوں ہمیشہ....

پاکیزہ کے کانوں میں عنایا کی شرارت بھری آواز گونجی... جس پر پاکیزہ ہنس پڑی...

ایڈیٹ انسان جا کر شاور لو... بعد میں ملتے... پاکیزہ نے کہا اور اپنی ماما کے کمرے کی جانب بڑھ گئی...



وہ جو اپنی ذات سے جوئج رہا تھا... اور کال آنے کا شدت سے انتظار کر رہا تھا... سیل پر آتی

کال دیکھ کر جلدی سے اٹھائی...

سر جیسا آپکا حکم تھا بالکل ویسے نشان دیے ہیں پارس ضیاع کے وجود پر...

کال سے گونجتے الفاظ سن کر اس نے سگریٹ سلگائی اور اپنا آپ جلانے لگا...

گردن اور کندھوں کے علاوہ اسکے وجود پر ایک بھی چوٹ ہوئی میں تم سب کو زندہ جلا دوں گا...

اس نے کش بھرتے کرخت لہجے میں کہا...

بالکل نہیں سر... ہم سب بہت زخمی ہیں لیکن اسے ایک کھڑوچ بھی نہیں آنے دی... بہت

سخت جان ہے... ہمارے 15 آدمی زخمی ہوئے ہیں...

اپنا منہ بند رکھو جتنا بھی نقصان ہوا میں بھر دوں گا اور تم لوگوں کی رقم تمہارے اکاؤنٹ میں

لگے 10 منٹ میں ٹرانسفر ہو جائے گی...

وہ کرختگی سے کہتا فون بند کر گیا...

کچھ منٹس بعد وہ ایک اور نمبر پر کال ملانے لگا...

میں نے اپنا کام کر دیا ہے... اب آخری پتہ تم پھینکو اور زرا سی بھی غلطی ہوئی جو میں تمہارا

حال کروں گا وہ تمہاری سوچ ہے... اس نے سگریٹ کو اپنے ہاتھوں میں مسلتے ہوئے کہا...

تم فکر مت کرو کچھ دیر تک پارس پہنچ جائے گا... میں آخری پتہ پھینک دوں گی... پاکیزہ حسن

کی موجودگی میں.... ماہا کی اعتماد سے بھری آواز گونجی...

چلو پھر آج رات سب ختم ہو کر راکھ ہو جائے گا...

اس نے سفاکی سے کہتے کال بند کردی...



اما کیا بات ہے بہت اداس لگ رہیں آپ...

پاکیزہ نے ملیحہ کے پاس جا کر اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے کہا...
کتنی خوش تھی میری بیٹی میں کیسے اسکی آنکھوں سے وہ خوشیاں کسی کو چھیننے دوں... ملیحہ نے
پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے دل میں کہا... اور انکی آنکھیں نم ہونے لگیں...

م م اما ک ک کیا ہوا ہے... مجھے بتاؤ.... پاکیزہ نے آگے بڑھ کر ملیحہ کو اپنے سینے سے

لگاتے ہوئے کہا... ماں کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر اسکا دل سسک اٹھا....

ک ک کچھ نہیں بیٹا... میں بالکل ٹھیک ہوں... ملیحہ نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے اسے
اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے کہا...

اما بتاؤ پلیز.... جو بھی ہے آپ مجھے بتا سکتی ہیں...

پاکیزہ نے ملیحہ سے دور ہو کر انکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا...

پاکیزہ اگر آپکے اما پاپا آپکے لیے کوئی فیصلہ لیں تو کیا آپ وہ مان لو گی...

ملیحہ نے پاکیزہ کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے بھیگے لہجے میں کہا...

ہاں اما کیوں نہیں... میں سب مان لوں گی... اتنے پیارے ماں باپ کی بات رد کرنے کا

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا... پاکیزہ نے معصومیت سے ملیحہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے انکے گلے

لگ کر کہا...

مجھے تم سے یہی امید تھی... کل کو تمہارے پاپا تمہاری زندگی کا فیصلہ کریں تو انکا مان مت
توڑنا... بہت غرور سے کہہ کر گئے ہیں میری پاکیزہ میرا غرور کبھی نہیں توڑے گی... ملیحہ نے
برستی آنکھوں سے پاکیزہ کے بال سہلاتے ہوئے کہا...

ملیحہ کی بات کی گہرائی سمجھ آنے کے بعد اسے لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی... ایسا لگا دل
کوئی بے دردی سے کچل کر چلا گیا...

م م ماما ک کیا مطلب ہے بتاؤ پ پ پلینز...

پاکیزہ نے پتھرائی آنکھوں سے اپنی ماما کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

ملیحہ کا دل تکلیف سے پھٹنے لگا...

انہوں نے آگے بڑھ کر پاکیزہ کو اپنے سینے میں بھینچ لیا...

کچھ نہیں بیٹا ویسے فیوچر کی بات کی ہے...

ملیحہ نے پاکیزہ کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے ازیت سے کہا...

م م ماما کچھ تو ہے.. بتاؤ آپکو میری قسم ہے...

پاکیزہ نے تکلیف سے آنکھیں بند کرتے ہوئے اپنی ماما کا ہاتھ اپنے سر پر رکھتے ہوئے کہا....

پاکیزہ.... تم...

ماما آپکو قسم ہے میری.... پاکیزہ نے انہیں روکتے ہوئے ازیت سے کہا...

تمہارے پاپا نے تمہارا رشتہ افنان بھائی کے پیٹے ساتھ کرنے کا فیصلہ کیا ہے...
پاکیزہ کو لگا جیسے کسی نے اسکا وجود آگ میں دھکیل دیا ہو اور راہ فرار بھی بند ہو....
م م ماما.... پاکیزہ نے ازیت تکلیف درد بے بسی اور خوف سے اپنی ماما کو پکارا...
ملیجہ نے بے بسی سے اپنی آنکھیں بند کر دی اور پھر آگے بڑھ کر پاکیزہ کو اپنی بانہوں میں بھینچ
لیا...

مجھے معاف کر دو بیٹا میں مجبور ہوں.... ملیجہ نے تکلیف سے پاکیزہ کو اپنے سینے سے لگا کر
کہا...

ل ل لیکن ماما آپ نے بولا تھا سدا خالہ نے...
پاکیزہ نے شدت سے ملیجہ کو خود میں بھینچتے ہوئے کہا...
ششش پلیز چپ اللہ کے ہر کام میں بہتری ہوتی ہے... تمہاری قسمت میں جو ہے وہ تمہیں ملے
گا پھر وہ جیسے بھی ملے... اپنے رب پر یقین رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا.... ملیجہ نے پاکیزہ کا
بال سلاتے ہوئے یقین سے کہا..

ل ل لیکن ماما....

ششش چپ پاکیزہ... اپنے رب پر بھروسہ رکھو انہوں نے کچھ بہتری ہی سوچی ہوگی...
ملیجہ نے محبت سے نم لہجے میں کہا...

اوہ ماما میری زندگی تباہ ہو جائے گی... میں کیسے کسی اور کی ہو پاؤں گی جب میں پہلے ہی کسی

کی دیوانی ہوں... کسی اور کو اپنا آپ سوچنا مطلب خود کو زندہ درگور کرنا... میں جیتے جی مرجاؤ گی ماما مجھے بچا لینا میں سہ نہیں پاؤں گی...

پاکیزہ دل ہی دل میں اپنی ماما سے بولی اور ایک لفظ بھی اپنی زبان پر نہیں لائی....



کون تھے وہ اتنے آدمی مجھے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا صرف گردن اور کندھوں پر ناخن کے نشان لگائے ہیں... شاید وہ کسی اور کو نقصان پہنچانا چاہتے ہوں انہیں یاد آگیا ہو وہ میں نہیں ہوں اسلیے مجھے کوئی سنگین نقصان نہیں پہنچایا... جو بھی تھے باڑھ میں جائیں... میں تو اچھی خاطر تواضع کر کے آیا ان کی... اب مجھے اپنی زندگی سے ملنا ہے... آج میں سب بتادوں گا اسے... وہ کیا ہے میرے لیے... اور میں کتنی شدید محبت کرتا ہوں اس سے... وہ کتنی ضروری ہے... اور میں کس قدر اس کے عشق میں گرفتار ہوں....

پارس خود سے بڑبڑاتا حویلی میں داخل ہوا... اور بغیر کسی کو بلے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا... تاکہ اپنے کپڑے تبدیل کر کے فریش ہو سکے...

شاہر لے کر پارس جیسے ہی باہر نکلا اس کی توجہ سیل پر ہوتی رنگ نے کھینچی... صرف جینز پہنے اور بغیر شرٹ کے وہ کال اٹھانے بڑھ گیا...

جیسا میں نے کہا تھا ویسا اریج ہو گیا ہے باغ میں اور جتنے پھول منگوائے تھے اتنے ہی ہونے چاہیے ایک بھی کم یا زیادہ ہوا تو تم مجھے جانتے ہو....

سامنے سے جانے کیا کہا گیا وہ خوش ہو کر کال بند کر گیا...

پاکیزہ آج سب سپیشل ہوگا... تم نے شکایت کی تھی نہ میں تمہارے ساتھ 13 سال نہیں تھا... میری جان میں تمہارے ساتھ 13 سال 2 ماہ اور 14 دن نہیں تھا اور ہردن کی برپائی کیلئے میں نے ایک ریڈ روز منگوایا ہے... مجھے یقین ہے آج میں تمہیں اپنا بنالوں گا میں تمہیں شادی کیلئے پرپوز کروں گا پاکیزہ حسن.... پارس دل ہی دل میں پاکیزہ سے مخاطب ہوا... ماہا کو جب پتا چلا پارس حویلی میں موجود ہے وہ اس کے کمرے کی جانب بڑھ گئی بغیر نوک کیے کمرے میں داخل ہوئی....

پارس کو بغیر شرٹ کے دیکھ کر اسکے دل کی دھڑکن بڑھی...

...He is so hot and handsome as hell

ماہا پارس کو دیکھ کر منہ ہی منہ میں بڑبڑائی... ماہا جو کرنا ہے جلدی کر یہی وقت ہے بس آخری اس خوبصورت شخص کو اپنا بنانے کا.... پاکیزہ روم سے نکل رہی تھی شکر اسنے مجھے نہیں دیکھا.... ماہا خود سے مخاطب ہوئی

پ پارس مجھے معاف کر دو میں نے کل جو سب کیا وہ مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا... ماہا نے بالکل پارس کے نزدیک جا کر کہا...

پارس جو پاکیزہ کے خیالوں میں ڈوبا تھا ماہا کی آواز سے ایک دم ہوش میں آیا...

تم تم پھر آگئی میرے کمرے میں تمہیں کوئی شرم لحاظ ہے... ایڈیٹ انسان...

پارس نے انتہائی غصے سے ماہا کو کہا...

دیکھو پارس میرا ارادہ بالکل بھی غلط نہیں ہے میں بس تم سے معافی مانگنا چاہتی ہوں... ماہا نے پارس کو دیکھتے ہوئے انتہائی معصومیت سے کہا...

کوئی بات نہیں اب تم جاؤ یہاں سے... پارس نے تپے ہوئے لہجے میں کہا....
لیکن ماہا باہر جانے کی بجائے پارس کو سرتا پاؤں دیکھنے لگی...

ماہا کی نظروں کی وجہ سے پارس نے خود کی طرف دیکھا جہاں اسے احساس ہوا وہ شرٹ لیس ہے...

اوه میرے خدا جلدی سے دفعہ ہو جاؤ یہاں سے... اس کے ساتھ ہی پارس آگے بڑھا کوئی شرٹ پہن سکے... لیکن ماہا نے اس کے سامنے آکر اسکا راستہ روکا... پہلے بولو تم نے مجھے معاف کیا... ماہا نے پارس کو دیکھتے ہوئے کہا...

ماہا تم میری برداشت کا امتحان لے رہی... انسان ہوں انسان رہنے دو... حیوان بننے پر مجبور مت کرو ورنہ یقین کرو تم ہرگز برداشت نہیں کر پاؤ گی میری درنگی... پارس نے ایک ایک لفظ آہستگی سے چبا کر کہا اور آگے بڑھنے لگا... ماہا نے پارس کے سامنے پاؤں کیا جس سے وہ لڑکھڑایا ماہا نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر ساتھ تھوڑا سا زور کرنے کی جانب بڑھایا پارس اپنا بیلنس برقرار نہیں رکھ پایا اور بیڈ پر گرا اور ماہا جو اسکا ہاتھ پکڑ رہی تھی اس کے ساتھ ہی گری...

اپنی ماما سے بات کرنے کے بعد پاکیزہ کے دل میں درد اور تکلیف بڑھتی جا رہی تھی اس لیے انہیں

بولا وہ کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتی ہے... اس کے دل کو کہیں نہ کہیں یقین تھا پاس سب
سنجھال لے گا وہ اسے اپنا بنا لے گا... ملیجہ کے کمرے سے باہر نکل کر اس کا دل تیزی
سے دھڑکنے لگا جیسے وہ آس پاس ہی ہے... وہ ملیجہ کے کمرے کے سامنے ہی کھڑی اپنے دل
کو معمول پر لانے کی کوشش کرنے لگی... کچھ منٹس میں خود کو کمپوز کرتے دھڑکتے دل
کے ساتھ پاس کے کمرے کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور اندر کی جانب دیکھا کہ اسکی ایک
جھلک دیکھ سکے... لیکن سامنے والا منظر دیکھ کر اسکے دل کی دھڑکن تھمی... پاس بغیر شرٹ
کے اور اس کے بالکل نزدیک ماہا اس سے پہلے وہ چیخ مارتی... اس نے تکلیف سے اپنے لبوں
کو اپنے دانتوں کے تلے دبایا اور انہیں بغیر احساس دلائے وہاں سے بھاگ گئی...
بیڈ پر گرنے کے بعد پاس حیرت اور صدمے سے ماہا کو دیکھنے لگا... وہ سمجھنے کی کوشش
کرنے لگا یہ ہوا کیا ہے... کچھ سیکنڈز لگے اسے سب سمجھنے میں....
تم کوئی انتہائی واہیات لڑکی ہو... میری سوچ سے بھی زیادہ... پاس ایک جھٹکے سے اٹھ کر
کمرخت لہجے میں بولا اور شرٹ پہننے لگا...
پاس میں قسم کھاتی ہوں یہ صرف ایک ایکسیڈنٹ تھا اور کچھ نہیں...
ماہا نے گھبراتے ہوئے کہا...
اوہ ریلی... یہ کہہ کر فروٹس کی ٹوکری میں سے چھری اٹھائی اور ماہا کی طرف بڑھا...
ماہا کا پورا وجود خوف سے کانپنے لگا...

میں نے جب کہا تمہیں میرے روم سے دفعہ ہو جاؤ تم گئی کیوں نہیں...
پارس نے چھری کی نوک ماہا کی گردن پر رکھتے ہوئے کہا...
ک ک کیوں کہ مجھے تم سے معافی مانگنی تھی..
ماہا نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا...

جو سچ ہے وہ بتاؤ... پارس نے کرخنگی سے کہا... اور اسکی گردن پر چھری کی نوک کا دباؤ بڑھایا
جس سے خون نکلنے لگا....

پارس میں سچ کہہ رہی مجھے تم سے معافی مانگنی تھی..
ماہا نے روتے ہوئے کہا...

ماہا سچ اور صرف سچ... پارس نے دباؤ اور بڑھاتے ہوئے کہا...
م م میں اس وجہ سے آئی کیونکہ مجھے ت تم سے محبت ہے...
ماہا نے شدت سے روتے ہوئے کہا...

ماہا میں تمہیں آخری بار وارن کر رہا مجھ سے دور رہو... میرے صبر کو مت آزماؤ... ورنہ میرے
اندر کا درندہ جھاگ گیا تمہیں اس قدر ازیت دے گا تمہاری روح تک سسک جائے گا... پھر بھی
معاف نہیں کرے گا. اس لیے بہتر ہے دور رہو مجھ سے...
پارس نے اس قدر تلخی سے کہا کہ ماہا کا پورا وجود کپکپایا...

پ پ پارس معاف کر دو پلیز...

پاکیزہ نے روتے ہوئے کہا...

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے اور آئندہ مجھے نظر نہ آنا یہاں...

پارس نے سلگتے لہجے میں کہا... اور چھری اس کی گردن سے ہٹا کر اسے باہر کی طرف دھکیلا....

Hmmmm sorry my foot

تمہیں تو میرا ہونا ہی ہوگا بے شک تم مجھے جان سے مار دو...

اور دیکھا میں نے تمہاری لاڈلی کو مرر سے اندر آتے اور کپچیاں کپچیاں ہوتے بکھرتے...

جاؤ جا کر آج رات اپنی راکھ ہوئی محبت کا ماتم مناؤ...

ماہا نے سلگتی نظروں سے پارس کو کمرے نکل کر باہر جاتے ہوئے دیکھ کر کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی تاکہ کچھ لگا سکے..



پاکیزہ بکھری ٹوٹی پھوٹی حالت میں بھاگتی ہوئی حویلی کے پچھلے حصے سے باہر نکلی... اور دیوانہ

وار بھاگنے لگی... کسی ایسی جگہ خود کو پہنچا سکے جہاں اسکا یہ بکھرا وجود کوئی نہ دیکھے... وہ بس

بھاگتی چلی گئی پتہ بھی نہیں چلا کب پاؤں سے جوتا غائب ہوا.. پاؤں میں پتھر لگتے چلے گئے

لیکن وہ لاپروہ ہوئی بس بھاگتی رہی... اور باغ کے آخری حصے میں آکر جب ہمت جواب دینے

لگی تو زمین پر بیٹھتی چلی گئی...

کیوں پارس... کیوں..... یہ دھوکا کیوں.... یہ بے وفائی کیوں.....
میں نے کسی چیز پر اعتبار نہیں کیا... تم پر کیا... لیکن آج سب آنکھوں سے دیکھا اسکا کیا....
پاکیزہ نے زمین پر بیٹھ کر شدت سے روتے ہوئے کہا...

پارس کیا کی تھی مجھ میں... کیوں کیا.... جواب دو نہ پلیز.... تمہیں خدا کا واسطہ ہے مجھ پر
رحم کرو.... میں بکھر رہی ہوں مجھے سمیٹ لو.... بولو نہ یہ سب جھوٹ ہے... بولو پارس.... پاکیزہ
نے چیختے ہوئے پارس کو کہا...

اور آس پاس دیکھنے لگی...

جہاں ہر طرف لائٹس لگی ہوئی تھی ایک ٹیبل موجود تھا جو خوبصورتی سے سجایا گیا... خوبصورت سی
تتلیاں ہر طرف اڑ رہی تھی.. ہزاروں کی تعداد میں لال رنگ کے پھول پڑے ہوئے
تھا... سانس روک دینے والا منظر تھا...

پاکیزہ ساکن آنکھوں سے سب دیکھنے لگی...

دل تکلیف اور ازیت سے پھٹنے لگا...

پاکیزہ باغ میں بتانا مجھے اپنے دل کی بات... پارس کے الفاظ یاد کر کے وہ تکلیف سے آنکھیں
بند کر گئی...

کس قدر دھوکا پارس... محبت کے دعوے مجھ سے اور بانہوں میں کسی اور... تمہیں ترس نہیں
آیا مجھ پر... تم کتنے سفاک انسان ہو... انسانیت کے روپ میں جنگلی ہو...

پاکیزہ نے سامنے سچے پھولوں کو زمیں پر پھینکتے ہوئے کہا...
پاکیزہ....

پارس کی آواز سن کر پاکیزہ کے دل کی دھڑکن تھمی...
پارس جو ابھی آیا تھا یہاں... پاکیزہ کے بکھرے وجود اور حالت کو دیکھ کر اسکی جانب بڑھتے ہوئے پریشانی سے کہا...

کیا ہوا ہے پاکیزہ ٹھیک ہو تم....

پارس نے پریشانی سے پاکیزہ کے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا...
پاکیزہ پتھرائی آنکھوں سے پارس کو دیکھنے لگی...

بولو نہ پاکیزہ بتاؤ کیا ہوا ہے... دیکھو مجھے تکلیف ہو رہی ہے... کچھ تو بولو... پارس نے پاکیزہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے انتہائی بے بسی سے کہا...
پ پ پارس دیکھو مجھے سرتا پاؤں میں کیسی لگ رہی ہوں... پاکیزہ نے تکلیف سے آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولتے ہوئے کہا...

پارس کا دل ازیت سے پھٹنے لگا...

کالے رنگ کے لباس میں کس قدر وہ ٹوٹی بکھری لگ رہی تھی اسے...
پاکیزہ دیکھو مجھے بتاؤ جو بات تمہیں تکلیف دے رہی میں اسے جڑ سے کھینچ کر پھینک دوں گا...

بس مجھے بتاؤ پلیز... پارس نے پاکیزہ کا ہاتھ تھام کر تکلیف اور غصے کے ملے جلے تاثرات میں کہا...

پ پ پارس دیکھو م م میں نے آج تمہاری پسند کا لباس پہنا ہے پاکیزہ نے بلیک رنگ کی طرف اشارہ کیا... اور اسکی آنکھوں سے آنسو روانی سے بہنے لگے...

پاکیزہ... پارس نے درد سے پکارا...

د د دیکھو آج میں نے تمہاری دی ہوئی بالیاں پہنی تھی... کیونکہ تمہیں لگتا تھا یہ میرے کانوں میں شائے کرتی ہیں... پاکیزہ نے اپنے کانوں میں موجود بالیوں کو چھوا...

پ پ پارس دیکھو م م میں نے آج پھر سے لپسٹک نہیں لگائی تھی... ک ک کیونکہ تم کہتے تھے ابھی تم حق نہیں رکھتے اور یہ تمہارا دل بے ایمان کرتی... پاکیزہ نے اپنے لبوں کو چھو کر کہا...

پارس تم کہتے تھے میرے بال تمہیں خوبصورت لگتے ہیں دیکھو آج میں نے انہیں ویسے ہی کمر پر کھلا چھوڑ دیا....

پاکیزہ ک ک کیا ہوا ہے ایسے کیوں بول رہی ہو پلیز بتاؤ مجھے... پارس نے ازیت سے پاکیزہ کے دونوں کندھوں پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا...

پ پ پارس... ت تم نے کہا تھا تمہیں میرا کسی بھی اور لڑکے کو دیکھنا یا بات کرنا نہیں پسند...

پ پ پارس خدا گواہ ہے.. م م میں نے ہمیشہ خود کو تم سے تم تک محدود رکھا...
پارس نے آگے بڑھ کر تکلیف سے پاکیزہ کو اپنے سینے میں بھینچ لیا... پلیز مجھے بتاؤ کیا ہوا
ہے... میں وعدہ کرتا ہوں سب ٹھیک کردوں گا... مجھے بتاؤ بس... پارس نے نم لہجے میں
پاکیزہ کے سر پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا...

پ پ پارس ک کیوں کیا ایسا... بولو... م م مجھ میں کیا کمی ہے... میں نے تو سرتا پاؤں
اپنی ذات کو تم تک محدود کر دیا... پھر تم نے ایسا کیوں کیا...

پاکیزہ نے پارس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں بھرتے ہوئے انتہائی تکلیف سے کہا....

میں نے پاکیزہ... میں نے کیا کیا ہے... بتاؤ مجھے سمجھ نہیں آیا کیا بول رہی ہو... پارس نے
پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے پریشانی سے کہا...

پ پ پارس تم ب بہت ظالم ہو... تمہیں تو ترس بھی نہیں آتا... بہت برے ہو... پاکیزہ نے
اسے چھوڑ کر ٹیبل پر موجود تمام چیزیں زمین پر پھینکتے ہوئے کہا...

پاکیزہ سوری میں نہیں جانا چاہتا تھا کل... لیکن میں مجبور تھا... تم اس وجہ سے ناراض ہو تو میں
معافی مانگتا ہوں... پلیز خود کو نقصان نہ پہنچاؤ... پارس نے آگے بڑھ کر پاکیزہ کا ہاتھ تھام کر
کہا...

م م مجھے ہاتھ مت لگاؤ... د دور رہو مجھ سے... خبردار اگر تم نے م مجھے ان ہاتھوں سے
چھوا...

پاکیزہ نے پارس کا ہاتھ خود سے دور جھٹک کر تلخ لہجے میں کہا... جبکہ آنکھیں اور شدت سے
برسنے لگیں...

پاکیزہ سوری یار واپس آگیا ہوں اب اتنی بھی سزا مت دو... پارس نے واپس سے پاکیزہ کا ہاتھ
تھامنا چاہا جسے پاکیزہ نے بے دردی سے جھٹک دیا..

پ پ پارس دور رہو مجھ سے.. م میں برداشت نہیں کروں گی اگر تم نے مجھے واپس سے چھوا
تو...

پاکیزہ نے سرخ ہوتی آنکھوں سے پارس کو دیکھتے ہوئے کہا...

پارس کا دل پاکیزہ کی اس بے حسی پر تڑپ اٹھا...

پاکیزہ م م مجھ سے ناراض ہو میں منالوں گا لیکن پلیز م مجھے ایسے مت کہو کہ تم سے دور
رہوں... یہ میرے بس میں نہیں...

پارس نے ازیت تکلیف اور بے بسی سے لرزتی آواز میں کہا...



پارس تم جاننا چاہتے تھے نہ میں کیسا محسوس کرتی ہوں... تو سنو مجھے ت ت تم سے نفرت
ہے... م مجھے ہر اس پل سے نفرت ہے جو میں نے تمہارے ساتھ گزارا ہے... نفرت ہے
مجھے سمجھ آیا تمہیں...

پاکیزہ نے چیختے ہوئے آس پاس لائٹس کو زمین پر پھینکتے ہوئے کہا..

ہر اس چیز سے نفرت ہے جو مجھے تم سے جوڑتی ہے...
پارس کو لگا جیسے اسکا دل کسی نے بے دردی سے کچل دیا ہو... وہ تکلیف سے اپنی آنکھیں بند کر گیا...

ت ت تم مزاق کر رہی ہو نہ پاکیزہ... ناراض ہو مجھ سے اس لیے یہ سب بول رہی... مجھے معاف کر دو... لیکن یہ سب مت کہو... میرا یقین کرو بہت درد ہو رہا ہے...
پارس نے پاکیزہ کے قریب جاکر ٹوٹے بکھرے لہجے میں کہا...
ن نہیں پارس تم نے میری روح تک کو زخمی کیا ہے... ت تم جیسے بے حس انسان کو کبھی درد نہیں ہو سکتا... مجھے نفرت ہے پارس تمہارے وجود سے...
پاکیزہ نے پاس پڑے پھول پارس کی طرف پھینکتے ہوئے بے بسی سے کہا...
پاکیزہ مجھے میرا قصور تو بتاؤ... بس یہی کہ میں تمہیں کل چھوڑ کر چلا گیا... اس کی یہ سزا دو گی...

پارس نے نم لہجے میں پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...
پ پ پارس تم مجھے چھوڑ کر دوسری لڑکیوں کے پاس گ گئے ت تمہیں زرا شرم نہیں آئی... مجھے کہتے ہوئے شرم آرہی... پاکیزہ نے آگے بڑھ کر پارس کے سینے پر زور زور سے ملے مارتے ہوئے بھگی آواز میں کہا... پارس کو لگا جیسے کسی نے اس کے وجود پر دھکتے کوٹوں کی برسات کی ہو...

پارس نے آگے بڑھ کر پاکیزہ کے بالوں کو بے دردی سے کھینچا کیا بلواس کر رہی ہو تم... ہوش میں تو ہو... پارس نے اپنی گرفت سخت کر کے سلگتے لہجے میں پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا... ک کیوں سننے م م میں تکلیف ہو رہی ج جب سب کیا... تب شرم نہیں آئی... گھٹیا انسان... پاکیزہ نے اپنے بال چھڑاتے ہوئے لرزتی آواز میں کہا...

تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو پاکیزہ تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے کیا... اگر میں تم سے ایک رات دور ہوں اسکا یہ مطلب نہیں کسی اور کے سنگ ہوں... پارس نے تکلیف سے پاکیزہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا... اور ایک جھٹکے سے اسکے بال چھوڑ دیے...

م م میں یقین کروں ابھی اوپر جب تم اور ماہا بیڈ پر.... پارس میں کہہ بھی نہیں پا رہی... تم بہت برے ہو...

مجھے نفرت ہے تم سے...

پارس کے ذہن میں اپنے کمرے والا واقعہ گھوما.... وہ تکلیف سے اپنی آنکھیں بند کر گیا..

پاکیزہ وہ صرف ایک ایکسیڈنٹ تھا... میرا یقین کرو... پارس نے درد بھری نظروں سے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

جھوٹ.. تم جھوٹے ہو... میں نے دیکھا تم اس میں اس قدر کھوئے تھے تمہیں یہ بھی ہوش نہیں تھا میں سب دیکھا وہاں...

پاکیزہ نے پارس کو دیکھتے تپے ہوئے لہجے میں کہا...

پاکیزہ یقین کرو جیسا تم بول رہی ویسا کچھ نہیں تھا... پارس نے پاکیزہ کا ہاتھ پکڑ کر کہنا چاہا...
لیکن پاکیزہ پارس سے دو قدم دور ہوئی...

خبردار اگر تم نے مجھے اپنے ان ہاتھوں سے چھوا... دور رہو مجھ سے....

پاکیزہ یقین کرو میری ذات صرف تم سے تم تک محدود ہے... میں مر کر بھی ایسا نہیں سوچ
سکتا...

پارس نے پاکیزہ کے سامنے گھٹنوں کے بل زمین پر گرتے ہوئے نم لہجے میں کہا... پاکیزہ یقین
کرو پلیز...

پارس کی ازیت بھری آواز گونجی...

پاکیزہ کے دل میں درد اٹھا پارس کو ایسے خود کے سامنے ایسا بیٹھ کر... اسکا دل کیا آگے بڑھ
کر اس شخص کو اپنی ذات میں چھپالے...

وہ آگے بڑھی.. اور اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی... دونوں کی آنکھیں شدت سے بھیگنے
لگیں...



پاکیزہ.... پارس نے پکارا...

پاکیزہ نے جیسے ہی آگے بڑھ کر اسے اپنی ذات میں بھینپنا چاہا... اسکی نظر پارس کی گردن پر
موجود نشانوں پر گئی....

اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور پارس کا کالر تھوڑا پیچھے کیا... جہاں ناخنوں کے نشان تھے.. اسکا پورا وجود درد ازیت اور خوف سے کپکپایا... پارس جو سانس روکے سب دیکھ رہا تھا پاکیزہ کی آنکھوں میں اچانک سے خوف اور ویرانی دیکھ کر اس کے دل میں چین سی اٹھی... پاکیزہ یہ صرف....

اس سے پہلے پارس اپنی بات مکمل کرتا پاکیزہ جھٹکے سے پارس سے دور ہوئی... اور خوف سے واپس کی طرف بھاگنے لگی...

پاکیزہ پاکیزہ میری بات سنو... رکو پلینز... پارس نے پاکیزہ کے پیچھے بھاگتے ہوئے اسکا راستہ روک کر کہا...

پ پ پارس پ پلینز م مجھے جانے دو... م مجھ سے دور رہو... پاکیزہ نے پارس کے سامنے گرگڑاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھنے لگی... پارس نے اس کے برابر جا کر زور سے اسکا بازو پکڑا...

کیا بکو اس کر رہی ہو... میں بتا چکا ہوں ویسا کچھ نہیں ہے... پھر کیوں ایسے کر رہی ہو... پارس نے سرخ ہوتی آنکھوں سے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا...

وہ سب جھوٹ تھا... تو بول دو یہ سب بھی جھوٹ ہے... تم نے کسی اور کی قربت میں رات

نہیں گزاری... پاکیزہ نے چیختے ہوئے پارس کی گردن اور کندھوں کے نشانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا...

اوہ پاکیزہ شٹ اپ یہ صرف ایک لڑائی ہے...

پارس نے غصے سے پاکیزہ کے بازوؤں پر گرفت سخت کر کے کہا...

ت ت تم گھٹیا انسان ہو... نفرت ہے مجھے تم سے جھوٹے انسان... شرم آئی چاہئے تمہیں

جھوٹ بولتے... اور ہاتھ پیچھے کرو میرے وجود سے...

پاکیزہ نے چیختے ہوئے پارس سے اپنا آپ چھڑاتے ہوئے کہا...

لیکن پارس نے پاکیزہ کے بازوؤں پر اپنی گرفت مزید سخت کر دی...

میں کہہ رہا وہ ایک لڑائی تھی... سمجھ نہیں آ رہا...

پارس نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا...

ہاں ایسی لڑائی جس میں صرف تمہاری گردن اور کندھے پر ناخن کے نشان لگے... باقی کہیں

بھی ایک چوٹ نہیں آئی...

پاکیزہ نے تلخی اور حقارت سے پارس کو دیکھتے ہوئے کہا...

پاکیزہ.... پارس نے غصے سے کہا...

بازو چھوڑو میرے... نفرت ہو رہی ہے مجھے خود سے جب جب تم مجھے ہاتھ لگا رہے ہو...

پاکیزہ نے سلگتی نظروں سے پارس کو دیکھتے ہوئے کہا....

پارس بے بسی سے اپنی آنکھیں بند کر گیا....

پاکیزہ میرے صبر کو مت آزمائ کسی کو اتنی ہی تکلیف دو جتنی تم خود بعد میں برداشت کر سکو...

پارس نے سرخ ہوتی آنکھوں سے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

تم نے جتنی دی ہے اس کے مقابلے یہ کچھ بھی نہیں ہے... اور اپنے گھٹیا ہاتھ ہٹاؤ میرے وجود سے... ناجانے کتنی لڑکیوں کو چھوا ہے تم نے ان سے...

پاکیزہ نے نفرت سے پارس کو دیکھتے ہوئے کہا...

پارس نے پاکیزہ کے بازوؤں سے اپنا ہاتھ ہٹا کر اسکے بال سختی سے اپنی مسٹی میں جھکڑے...

پاکیزہ تمہیں نفرت ہو رہی نہ میرے چھونے سے... کل کو تم نے اسی شخص کی قربت میں

اپنی ساری زندگی گزارنی ہے... اور میں تم پر ہر دن حرام کر دوں گا... میں تمہاری زندگی جہنم

بنادوں گا... بہت شوق ہے نہ تمہیں الزام لگانے کا اب سب سچ کر کے دکھاؤں گا...

پارس نے سلگتی نظروں سے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا اور ایک جھٹکے سے اس کے بال چھوڑ

دیے..

خوش فہمی ہے تمہاری میں تمہاری سنگت میں زندگی گزاروں گی... میرے پاپا نے میرا رشتہ فلس

کر دیا ہے... میں تمہیں اسکا ہو کر دکھاؤں گی.... پاکیزہ نے نفرت سے پارس کو دیکھتے ہوئے

کہا... اصل مقصد اسے تکلیف دینا اور غرور توڑنا تھا...

پارس جو تب سے سب حوصلے سے برداشت کر رہا تھا پاکیزہ کے یہ الفاظ اس کی روح تک کو سلگا

گئے اور اسکی برداشت ختم ہو گئی...

بہت شوق ہے نہ تمہیں کسی اور کا ہونے کا.... اور بہت نفرت ہے نہ میرے چھونے

سے... پارس نے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا... ہاں گھن آتی ہے خود سے جب تم مجھے چھوتے ہو...

پاکیزہ نے آنکھوں میں نمی لاتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا...
اوکے میری جان بس دو منٹ رکو...

پارس نے بے دردی سے پاکیزہ کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے تلخی سے کہا...
اس نے اپنے موبائل سے ایک نمبر ڈائل کیا... اپنے کان اور کندھے کے درمیان سیل رکھ کر
اس نے پاکیزہ کے منہ پر زور سے ہاتھ رکھا وہ چیخے نہیں..

ہاں ریحان (ڈرائیور) پانچ منٹ میں گاڑی لے کر باغ سائڈ پر آؤ زرا بھی دیر ہوئی میرا تو اچھے سے
پتہ ہے پھر... وہ یہ کہتے ہی کال بند کر گیا... اور پاکیزہ کے منہ سے ہاتھ ہٹائے...
ت ت تم ک ک کیا کرنے والے ہو...

پاکیزہ نے کپکپاتی آواز میں پارس کو دیکھتے ہوئے کہا...
...it's a surprise Miss Pakeeza Hassan

پارس نے تپے ہوئے لہجے میں کہا...

د دور رہو م مجھ سے مجھے گھر جانا ہے...

پاکیزہ نے خوف سے پارس کو دیکھتے ہوئے کہا...

اتنی بھی کیا جلدی ہے تھوڑا صبر کر لو...

پارس نے اسے دیکھتے ہوئے سکون سے کہا...

اور اسکا ہاتھ پکڑ کر گاڑی کی طرف لے جانے لگا...

چ چھوڑو مجھے... میں چیخوں گی... پ پ پارس تم اتنا گر جاؤ گے میں کبھی سوچ بھی نہیں
سکتی تھی...

پاکیزہ نے نم لہجے میں کہا...

پارس کو پتہ تھا وہ بغیر جوتوں کے ہے اسکے باوجود وہ اسے گھسیٹتے ہوئے ساتھ لے جانے لگا...
پارس اگر تم نے مجھے نہیں چھوڑا میں چیخوں گی...

پاکیزہ نے پارس کے کندھے پر مکے برساتے ہوئے کہا...

پارس رکا اور پاکیزہ کے منہ پر زور سے ہاتھ رکھا اور باہر لے جانے لگا...

گاڑی کے پاس پہنچ کر اس نے پاکیزہ کو گاڑی کے اندر پھینکا... اور دروازہ لاک کر دیا... ڈرائیور
پریشانی سے سب دیکھنے لگا...

نکلو باہر.. پارس نے کراخت لہجے میں کہا... ڈرائیو کا پورا وجود کپکپایا... وہ جلدی سے باہر نکل
آیا... تم نے یہاں کچھ نہیں دیکھا... مطلب کچھ نہیں... اگر کبھی تمہارے منہ پہ غلطی سے
بھی کبھی ذکر آیا اس دن تمہارا اس دنیا میں آخری دن ہوگا...

پارس نے سلگتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا...

ج ج ج صاحب جی کچھ بھی نہیں تھا یہاں... ڈرائیور نے لرزتی آواز میں کہا...

...good... now get out

پارس نے غصے سے کہا اور گاڑی میں بیٹھ کر آگے بڑھالے گیا...



سب ختم ہو جائے گا... میں نے پاکیزہ کو بکھرتے دیکھا ہے اس نے ہم دونوں کو ساتھ دیکھا تھا...

ماہا نے اس کے پاس جا کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر خوش ہوتے ہوئے کہا... اپنا ہاتھ ہٹاؤ میرے کندھے سے... اور آئندہ کبھی مت رکھنا ورنہ یقیناً جانو بہت پچھتاؤ گی... اس نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا... ماہا نے خوف سے اپنا ہاتھ ہٹایا...

ویسے اگر میں نہ ہٹاتی تو کیا کر سکتے تھے زیادہ سے زیادہ دوبارہ سے سگریٹ سے میری ہتھیلی جلاتے....

ماہا نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا... آخر وہ جاننا چاہتی تھی یہ شخص کس حد تک خطرناک ہے...

نہیں دوبارہ سے ٹرائے کرنا تمہارا ہاتھ ہی جڑ سے کاٹ کر پھینک دوں گا... اس نے آرام سے کہہ کر سگریٹ سلگائی...

جبکہ ماہا کا پورا وجود کپکپایا اور وہ اس سے دو قدم دور جا کھڑی ہوئی..

ویسے تم خوش ہو آج ان دونوں کی محبت ختم ہو جائے گی... اور جو تمہیں چاہئے وہ تمہیں مل جائے گا...

ماہا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا...

ہاں لیکن ٹوٹی پھوٹی حالت میں... بہت محنت کرنی ہوگی مجھے... اس نے سگریٹ کے کش بھرتے ہوئے آنکھیں بند کر کے کہا...

ویسے تمہیں پاکیزہ سے بہت محبت ہے کیا... ماہا نے دلچسپی سے پوچھا...

میں نے کہا تھا اسکا نام اپنی زبان پر مت لانا... سمجھ نہیں آتا کیا...

اس نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا...

ماہا خوف سے اس سے اور دور ہوئی...

س س سوری پلیز...

ماہا نے لرزتی آواز میں کہا...

ہم نے جو ساتھ شروع کیا تھا وہ اب ختم... اب تک ان دونوں میں سب راکھ ہوچکا ہوگا... تم

اپنے راستے میں اپنے... اور تمہارے منہ سے کبھی بھی میرا نام نکلا میں قسم کھاتا ہوں ہر روز

تمہیں اس قدر اذیت دوں گا تم موت کو ترسو گی اور میں تمہیں مرنے بھی نہیں دوں گا...

وہ سگریٹ اپنے پاؤں سے مسلتا سکون سے بولا... اور آگے کی طرف بڑھ گیا...

جبکہ ماہا جی جان سے لرز گئی...

کوئی بہت ہی جلد قسم کا انسان ہے... ماہا خوف سے بڑبڑائی....
جو بھی ہے میں خوش ہوں پاکیزہ اور پارس نامہ آج ختم ہو جائے گا...
ماہا نے خوشی سے سوچتی مزے سے کھڑکی کے باہر دیکھنے لگی...



وہ خود کو کمپوز کرتا جیسا ہی وہاں سے تیزی سے نکل رہا تھا سامنے سے آتی پرتیحا سے بری طرح
ٹکرا گیا...

پرتیحا کے ہاتھ میں موجود ٹرے جس میں پانی کا جگ اور گلاس تھے زمین پر گرا اور کچھ پانی اسکے
وجود پر...

پرتیحا نے حیرت سے سامنے دیکھا... لیکن وہ لاپرواہ بنا آگے گزر گیا...
ایک منٹ...

پرتیحا نے غصے سے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا....

یہ کیا طریقہ ہے ایسی بھی کیا جلدی... جو یہ سب گرایا ہے اس کیلئے سوری بولیں... پرتیحا نے
سامنے کھڑے وجود کو غصے سے گھورتے ہوئے کہا...

دیکھو اپنے کام سے کام رکھو...

وہ چبا چبا کر کہتا اس سے اپنا ہاتھ چھڑاتا آگے بڑھنے لگا...

سمجھ نہیں آیا آپکو.. سوری بولیں مجھے پہلے جو آپ نے خراب کیا ہے اس کیلئے.

پرتحا نے دوبارہ سے اسکا ہاتھ پکڑ کر تپے ہوئے لہجے میں کہا...

...hey you... don't try to play with fire

اس نے پرتحا کو زور سے پلر کے ساتھ لگاتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا...

پرتحا کے دل کی دھڑکن خوف سے بڑی...

میں نے کہا سوری بولیں جو سب گرایا آپنے...

پرتحا نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا...

سامنے کھڑے شخص نے اس کے بازوؤں پر زور ڈالا...

میں نے جو کہا سمجھ نہیں آیا لٹل ون....

اس نے پرتحا کے بازوؤں پر اپنی گرفت مزید سخت کر کے کہا...

پرتحا کے آنکھیں تکلیف سے نم ہونے لگیں...

میں نے کہا سوری بولیں....

پرتحا نے درد کے باوجود مضبوط لہجے میں کہا...

وہ اس کے اور قریب ہوا اور اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا... براؤن آنکھیں جو بھگی بھگی کس قدر

دلکش لگ رہی تھی گہری گہنی پلکیں... سرخ و سفید رنگت,, گلابی لب اور ان پر تل... وہ اس

کے چہرے کے نقوش کو حفظ کرنے لگا...

پرتحا کے دل کی دھڑکن بڑھی... لیکن وہ خود کو مضبوط ثابت کرتی ایک دفعہ بھی اسکی آنکھوں

سے نظریں نہیں ہٹائیں....

اگر میں نہ بولوں تو کیا کرو گی...

اس نے چیلنج کرتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا...

سوری تو آپکو کہنا ہی ہوگا ہر صورت....

پرتحا نے یقین سے کہا....

اس نے پرتحا کے بازوؤں پر گرفت اور سخت کی...

تکلیف سے پرتحا کی آنکھیں بھگنے لگیں....

بہت مضبوط ہو ماننا پڑے گا...

اس نے پرتحا کے کان میں سرگوشی نما کہا...

اور آپ بالکل جنگلی ہو... میں نہیں جانتی تھی... سوری بولیں...

پرتحا نے تپے ہوئے لہجے میں کہا...

...I'm sorry my little one

وہ اس کے بالکل نزدیک ہوا اور سرگوشی نما الفاظ میں کہا اور آخر میں اس کے کان کی لو کو چوم کر

زور سے کاٹا...

پرتحا نے تکلیف حیرت اور بے بسی سے اس کی طرف دیکھا... اس کا دل زور شور سے دھڑکنے لگا

اور آنکھیں روانی سے بہنے لگیں...

ت ت تم کوئی بہت ہی جنگلی انسان ہو...

وہ اسے خود سے دور دھکیل کر نیچے کی جانب بھاگی...

...i like your attitude and confidence my little one

مجھے یقین ہے تم چاہ کر بھی مجھے نہیں بھولو گی...

وہ دوبارہ سے سگریٹ سلگا کر کش لگانے لگا...

ایسا بھی کیا تھا جو میں اتنے آرام سے سوری بول گیا...

جو بھی تھا... میں تمہیں میرا وجود کبھی بھولنے نہیں دوں گا... تم چاہو تب بھی نہیں... آئی

پرامس...

وہ سگریٹ کے کش بھرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا...

پ پ پارس ک کہاں لے کر جا رہے ہو.. پلیز مجھے گھر واپس چھوڑو...

جب پاکیزہ سے دروازہ نہیں کھلا تو اس نے پارس کے بازو پر مکے مارتے، سسکتے ہوئے کہا...

لیکن پارس انور کرتا گاڑی چلاتا رہا... اپنے اپارٹمنٹ کے پاس پہنچ کر اس نے گاڑی روکی...

پاکیزہ اگر تم نے زرا سا بھی شور کیا تو میں تمہیں اس قدر بری سزا دوں گا تمہاری روح تک فنا

ہو جائے گی..

پارس نے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے تلخی سے کہا...

پ پ پارس ک کیوں کر رہے ہو یہ سب پلیز مت کرو... پاکیزہ نے شدت سے روتے ہوئے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا...

پاکیزہ کی بات کو وہ نظر انداز کرتا گاڑی سے باہر نکلا اور دوسری طرف جا کر پاکیزہ کو بازو سے دبوچنے ہوئے باہر نکالا..

پ پ پارس ت تم.... اس سے پہلے وہ اپنے الفاظ مکمل کرتی پارس نے اسے سلگتی نظروں سے دیکھا باقی کے الفاظ اس کے منہ میں ہی دم توڑ گئے.. وہ اسے کھینچتا ہوا دروازہ کھول کر اندر لے گیا.....

بیڈ روم میں لے جا کر زور سے اسے بیڈ پر پٹکا... ڈر اور خوف سے پاکیزہ کی جان جانے لگی... وہ جلدی سے اٹھ کر اس سے دور جا کھڑی ہوئی...

شرم آنی چاہیے تمہیں... تم اتنا گر جاؤ گے مجھے زبردستی یہاں لا کر میرے ساتھ...

...oh shut up plZzz otherwise i will kill you

پارس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا...

پاکیزہ کا پورا وجود کپکپایا وہ خوف سے پارس کی طرف دیکھنے لگی...

پارس کو یہاں مزید رکنے سے گھسٹن ہونے لگی تو وہ دروازہ زور سے بند کر کے باہر نکل آیا....



اور ایک نمبر ڈائل کرنے لگا... ریحان تم جانتے ہو نہ میں نے جو اپارٹمنٹ لیا ہے وہاں ایک

مولوی اور ساتھ کچھ گواہ لے کر آؤ... ل ل لیکن سر یہ م م میں کیسے... ریحان کی کپکپاتی
آواز گونجی..

تمہیں سنائی نہیں دیا...

لگے آدھے گھنٹے میں لے کر یہاں موجود ہو... ورنہ میں تمہیں زندہ زمین میں دفن کردوں گا...
پارس سفاکی سے کہتا کال بند کر گیا...

بہت شوق ہے نہ پاکیزہ کسی اور کا ہونے کا.. میں بھی دیکھتا کیسے تم کسی اور کی ہوتی...
میرے علاوہ باقی ہر کسی کا وجود تم پر حرام نہ کر دیا تو میرا نام بھی پارس ضیاء نہیں... وہ سلگتے
لہجے میں کہتا پاکیزہ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا...

جہاں وہ زمین پر بیٹھی سسک رہی تھی...

اٹھو اور یہ رونا دھونا بند کرو کچھ دیر میں ہمارا نکاح ہے... پارس نے اس کے قریب جا کر انتہائی
سکون سے کہا...

پاکیزہ نے تڑپ کر پارس کی طرف دیکھا....

ک ک کیا مطلب ہے تمہارا... پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

سمپل اٹھو فریش ہو کچھ دیر میں نکاح ہے...

پارس نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے آرام سے کہا..

م م مزاق کر رہے ہو نہ.. ایسا ک ک کچھ بھی نہیں ہے نہ...

پاکیزہ نے لرزتی آواز میں کہا..

تمہارا میرا کوئی مزاق نہیں بنتا اور اب اٹھ کر فریش ہو...پارس نے سلگتے لہجے میں کہا...
"پاکیزہ تمہارے پاپا آج بہت مان کے ساتھ کہہ کر گئے ہیں پاکیزہ میرا غرور ہے... وہ کبھی یہ
غرور نہیں توڑے گی"

پاکیزہ کے ذہن میں آج ہی ملیحہ کے کہے گئے الفاظ گونجے...
پ پارس میں یہ نکاح نہیں کروں گی... تم اس قدر گھٹیا ہو سکتے ہو... میں نے کبھی سوچا بھی
نہیں تھا... پاکیزہ نے پارس کو دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا...
تم کچھ بھی کہو... کچھ وقت میں مولوی صاحب آرہے... اسلیے اپنا یہ تماشا بند کرو اور چہرہ واش
کرو اپنا....

پارس نے پاکیزہ کو اسکے کندھوں سے پکڑ کر ایک ایک لفظ چبا کر کہا...
میں نہیں کروں گی نکاح تم سے , جس کے چھونے سے بھی مجھے خود سے نفرت ہو رہی... ہاتھ
ہٹاؤ میرے وجود سے... پاکیزہ نے پارس کو دیکھتے ہوئے سلگتے لہجے میں کہا...
پارس اس کے کندھوں سے گلے پر اپنا ہاتھ لے گیا...

پاکیزہ میں دوبارہ کہہ رہا مجھے اتنی ہی تکلیف پہنچاؤ جتنی تم خود بعد میں برداشت کر سکو... پارس
نے سرخ ہوتی آنکھوں سے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اسکے گلے پر دباؤ بڑھایا...

پارس کے دباؤ بڑھانے اسکی آنکھیں تکلیف سے بھینگیں لگیں...

ت تم ک کچھ بھی کر لو میں تم سے نکاح نہیں کروں گی بے شک تم مجھے جان سے مار دو...
پاکیزہ نے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا...

پارس نے دباؤ مزید بڑھایا اور پھر ایک جھٹکے سے چھوڑا...

پاکیزہ نے گرنے سے خود کو بچانے کیلئے پارس کو اسکی شرٹ سے پکڑا...

میں تمہیں اتنی آسان موت تو نہیں دوں گا پاکیزہ حسن... تمہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گا.. اور اپنا
ہاتھ پاکیزہ کے دوپٹے پر لے گیا.. اور اسے بے دردی سے کھینچ کر بیڈ کی طرف اچھال دیا...

پاکیزہ نے خوف تکلیف اور ازیت سے پارس کی طرف دیکھا...

ت ت تم کوئی انتہائی گھٹیا اور بے شرم انسان ہو...

پاکیزہ نے کپکپاتی آواز میں کہا اور آگے بڑھ کر اپنا دوپٹہ پکڑنا چاہا...

اس سے پہلے وہ دوپٹہ پکڑتی پارس نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر زور سے دیوار کے ساتھ لگایا...

تو یہ تمہارا فائل ہے تم مجھ سے نکاح نہیں کرو گی.... پارس نے پاکیزہ کے بازوؤں پر دباؤ ڈالتے
ہوئے کہا...

نہیں کروں گی تم جیسے واہیات انسان سے... مجھے نفرت ہو رہی خود سے جو میں نے تمہارے

جیسے گھٹیا انسان کے ساتھ زندگی گزارنے کی خواہش کی تھی... مجھ سے دور رہو پارس... ورنہ

میں تمہیں جان سے مار دوں گی...

پاکیزہ نے غصے سے کہا... اور آخر میں اسکی آنکھیں شدت سے برسنے لگیں...

تو یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے....؟؟

پارس نے سکون سے اسے دیکھتے ہوئے کہا.. جیسے اسکی کہی ساری باتیں ہی فضول ہوں....

ہاں میرا یہی آخری فیصلہ ہے... اب تم مجھے چھوڑو گے... پاکیزہ نے چیختے ہوئے کہا...

..okay as you wish Pakeeza Hassan

یہ کہتے ہی اس نے پاکیزہ کے بال اسکی گردن سے پیچھے کیے اور وہاں اپنے لب رکھ دیے...

پاکیزہ کو لگا جیسے کسی نے اسکا وجود کانٹوں پر گھسیٹا ہو...

اس نے زور سے پارس کو خود سے دور دھکیلا....

ت ت تم اور ک ک کتنا گ گرو گے پارس... کتنا... پاکیزہ نے روتے ہوئے کہا...

تم نے کہا تمہیں مجھ سے نکاح نہیں کرنا... اور مجھے جو چاہیے ہوتا ہے وہ میں حاصل کر لیتا

ہوں... چاہے پھر وہ جیسے بھی کروں....

اب تم نہیں مان رہی تو ایسے ہی صحیح پھر...

پارس نے آرام سے پاکیزہ کو سرتا پاؤں گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا...

پاکیزہ کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی...

پ پ پارس پ پ پلیر مجھے جانے دو... ت ت تم تو کہتے تھے تمہیں مجھ سے محبت ہے

تمہیں اس محبت کا واسطہ مجھے جانے دو...

پاکیزہ نے پارس کے سامنے بیٹھتے ہوئے گر گڑا تے کہا...

پارس نیچے اسکے برابر بیٹھا... اور اسکے بال اپنی مٹھی میں زور سے جھکڑے اور اسکا رخ اپنی طرف کیا...

کب کہا میں نے تمہیں کہ مجھے تم سے محبت ہے.. کوئی ایک دن کوئی ایک پل بتاؤ جس میں میں نے تم سے کہا ہو... پاکیزہ حسن مجھے تم سے محبت ہے...

پارس نے سرخ ہوتی آنکھوں سے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

پاکیزہ نے اپنے زہن میں دباؤ ڈالا واقعی اس نے یہ الفاظ کبھی نہیں کہے... اسکا دل سسکا...

ل ل لیکن پارس.... پاکیزہ نے تڑپ کر پارس کی طرف دیکھا...

میں نے ایسا کبھی نہیں کہا پاکیزہ حسن جانتی ہو کیوں...

...because i hate you

...i hate you so much

پارس نے پاکیزہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سفاکیت سے کہا...

پاکیزہ کی آنکھیں درد اور تکلیف سے اور شدت سے برسنے لگیں...

م م مجھے جانے دو پھر پارس....

پاکیزہ نے لرزتی آواز میں کہا...

اتنی جلدی بھی کیا ہے نکاح تو تم کرو گی نہیں آج رات میرے ساتھ گزارو... اوہ سوری رات

کیوں... اگلی ساری زندگی بغیر نکاح کے ایسے ہی میرے ساتھ گزارو...
پارس نے پاکیزہ کے بال اسکے کان کے پیچھے کرتے ہوئے زہر خند لہجے میں کہا...
پاکیزہ نے بے یقینی سے پارس کی طرف دیکھا...
ت ت تم ایسا ک کبھی نہیں کرو گے نہ...
پاکیزہ نے تکلیف سے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...
یہ تم سے بہتر کون جان سکتا ہے میں کیا کیا کر سکتا ہوں... کس قدر گھٹیا اور واہیات انسان
ہوں... لڑکیوں کے ساتھ راتیں گزارنا تو عام بات ہے... اب تم بھی ان میں شامل ہو جاؤ گی
میرے لیے کوئی بڑی بات نہیں...
پارس نے آرام و سکون سے کہا جیسے کوئی بہت ہی معمولی سی بات چل رہی ہو...
پاکیزہ کو لگا جیسے کسی نے اسکے وجود پر کوڑے لگائے ہوں... پاکیزہ پارس کو خود سے دور دھکیل
کر باہر کی جانب بھاگی... اس سے پہلے وہ باہر نکل جاتی پارس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر زور سے دیوار
کے ساتھ لگایا...

کیا ہوا جانم آئیڈیا پسند نہیں آیا... چلو کمرے کو چھوڑو یہ جگہ ہی ٹھیک ہے... پارس نے پاکیزہ
کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سفاکیت سے کہا اور اس کے چہرے پر جھکنے لگا...
پاکیزہ نے ہاتھ اٹھایا اس سے پہلے پارس کے منہ پر پڑتا پارس اسے اپنے ہاتھوں میں تھام گیا...
یہ غلطی کبھی مت کرنا پاکیزہ حسن... اور وہ اس کے ہاتھ پر بوسہ دے کر نیچے کی جانب جھٹک

گیا...

پاکیزہ کی آنکھیں شدت سے برسنے لگیں...

م م میں تیار ہوں نکاح کیلئے پلیز دور ہو مجھ سے...

اس سے پہلے پارس کسی اور بے باکی کا مظاہرہ کرتا وہ تڑپ کر بولی....

گڈ گرل چلو جاؤ فریش ہو جاؤ... اور اگر تم اسی سوگوار حلیے میں ہوئی میں تمہارا جو حال کروں گا وہ

تمہاری سوچ ہے...

پارس اس سے دور ہوتا واش روم میں لے گیا اور ایک ایک لفظ چبا کر بولا....

....you know what i hate you paras

...i hate you so much

پاکیزہ نے روتے ہوئے کہا...

...same here sweetheart i hate you more

پارس بھی اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے چبا چبا کر بولا... اور کمرے سے باہر نکل آیا...



لیکن ابو جی میں نے فیصلہ کیا ہے...

حسن نے اصغر صاحب سے کہا....

خاموش ایک اور لفظ مزید نہیں... میں ابھی افنان سے بات کرتا ہوں...

اصغر صاحب نے لڑکتے ہوئے کہا اور افنان کو کال ملائی 15 منٹ کی بات چیت کے بعد کال بند ہوگئی....

لیکن ابو جی آپ ایسا کیسے کر سکتے...

حسن نے پریشانی سے کہا...

میں کچھ بھی کر سکتا ہوں... اور ہاں لگے چار سال بعد نکاح اور رخصتی فاسٹل کی ہے افنان کے ساتھ مل کر....

اس وجہ سے بے فکر رہو اللہ سب بہتر کرے گا...

وہ اپنا فیصلہ سنا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے...



سر ہو گیا ہے انتظام بس پانچ منٹ میں ہم لوگ پہنچ رہے... ریحان کی آواز کال سے گونجی..

اوکے پانچ منٹ مطلب پانچ منٹ... وہ سختی سے کہہ کر کال بند کر گیا...

اور خود کو کمپوز کرنے لگا...

پانچ منٹ بعد جب ریحان مولوی اور ساتھ گواہوں اور نکاح نامہ لے کر آگیا تو پارس نے ان سب کو ڈرائنگ روم میں بٹھایا اور خود کمرے کی جانب بڑھ گیا جہاں پاکیزہ ابھی بھی بیٹھی سسک رہی تھی..

باہر مولوی اور باقی سب لوگ ہیں... اور تم نے زرا بھی شور شرابہ کیا تو اپنی اور اپنے خاندان کی

عزت کا جنازہ خود نکالو گی... اور اپنے چہرے پر گھونگھٹ لو....

پارس نے پاکیزہ کے پاس آکر سلگتے لہجے میں کہا...

پاکیزہ نے پارس کی جانب زخمی نظروں سے دیکھا...

پاکیزہ اگر تم نے مولوی کے سامنے انکار کیا...

...i swear i will make your life hell and i mean it

اور یقین کرو بغیر شادی کے ہی میرے ساتھ اپنی زندگی گزارو گی... میں دوبارہ تمہیں کبھی یہ

نکاح کرنے کا موقع فراہم نہیں کروں گا....

جو کرنا سوچ لینا.... پارس سفاک لہجے میں کہتا اس کے کمرے سے باہر نکل گیا...

پارس نے مولوی صاحب کو نام کی معلومات نکاح کے حوالے سے فراہم کیں... اور مولوی نے

نکاح پڑھایا... جسے پارس نے تینوں دفعہ قبول کیا...

پھر مولوی صاحب پاکیزہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئے...

اس سے بھی تین دفعہ پوچھا جسے پاکیزہ نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر قبول ہے قبول ہے قبول

ہے میں جواب دیا... پاکیزہ نے برستی آنکھوں سے کپکپاتے ہاتھوں سے نکاح نامے پر دستخط کیے

جہاں اوپر پارس کے نام کے دستخط ہوئے تھے...

مولوی صاحب اس کے سر پر پیار دیتے کمرے سے باہر نکل گئے...

مبارک ہو بیٹا.. اللہ آپ دونوں کو بہت خوشیاں دیں...

مولوی صاحب نے باہر آکر پارس سے کہا... جس کی جان میں جان آئی... شکر ہے اس نے قبول کر لیا ہے...

شکریہ مولوی جی... پارس نے مسکرا کر کہا...

ریحان اب تم ان سب کو واپس چھوڑ کر جلد واپس آؤ یہاں...

ج ج جی صاحب جی...

وہ یہ کہہ کر ان سب کے ساتھ روانہ ہو گیا....



پارس نے اپنے قدم پاکیزہ کے کمرے میں رکھے.... جہاں وہ خود کو اپنے سینے سے لگائے شدت سے رو رہی تھی...

!!...welcome to hell dear

پارس نے پاکیزہ کے پاس جاکر تلخ لہجے میں کہا....

جس پر پاکیزہ تکلیف سے اپنی آنکھیں بند کر گئی....

پ پ پارس پہلے دھوکا اور بے وفائی اور اب یہ سب.... کوئی اتنا سنگدل بھی کیسے ہو سکتا.. تم نے ثابت کر دیا ت تم اپنے نام کی طرح پتھر ہی ہو.... پاکیزہ نے روتے ہوئے پارس کی طرف دیکھتے کہا...

پارس نے چبتي نظروں سے پاکیزہ کو دیکھا لیکن ایک لفظ منہ پر نہیں لایا...

...paras i hate you so much from the core of my heart

پاکیزہ نے اٹھ کر پاس کو اس کے کالر سے پکڑ کے سلگتے لہجے میں کہا...
لیکن کل تو تم محبت کی دعویدار تھی یاد ہے اگر میں نہ روکتا تم کہہ چکی ہوتی...
پاس نے تپے ہوئے لہجے میں کہا...

وہ میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی... مجھے تم سے صرف نفرت ہے... اپنے اس وجود
سے بھی جس نے تم جیسے پتھر کو چاہا... گھن آتی ہے مجھے تم سے اور خود سے بھی... مجھے
نفرت ہے تم سے تم نے سنا پاس.... نفرت وہ بھی شدید قسم کی... اور جو تو تم نے میرے
ساتھ کیا ہے... میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی... یاد رکھنا کبھی نہیں...
پاکیزہ نے پاس کی جانب دیکھتے ہوئے نفرت سے کہا...

Good for you

...Because same feelings here

i hate you so much even u can't imagine how much i

...hate you

...I'm gonna make your life hell for sure

پاس نے سلگتی نظروں سے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا...
اور کچھ دیر میں تمہیں تویلی چھوڑ دے گا میرا ڈرائیور...

پارس نے جھٹکے سے پاکیزہ کو بیڈ پر پھینکتے ہوئے کہا...
م م میں کس شکل سے سب کے سامنے جاؤں گی... تم نے سب چیزیں ختم کر دیں اڈیٹ
انسان..

پاکیزہ نے سسکتے ہوئے کہا...

کوئی پروف تمہاری زندگی بدل گئی ہے... جیسی شکل لے کر آئی تھی ویسی لے کر جاؤ واپس...
پارس نے سکون سے کہا...

پارس کے اس قدر سکون سے کہنے پر پاکیزہ کی روح تک سلگ کے رہ گئی...

تم جہنم میں جاؤ اور جو تم نے میرے ساتھ نکاح کیا ہے اسکا کیا...

پاکیزہ نے غصے سے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

کوئی ثبوت میں نے تمہارے ساتھ نکاح کیا ہے...

پارس اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا...

پاکیزہ نے بے بسی سے پارس کی طرف دیکھا...

اچھی بات ہے... مجھے بھی کوئی شوق نہیں اسے یاد رکھنے کا بارھ میں جاؤ تم... آئندہ شکل نہ
دکھانا مجھے اپنی... بندر نہ ہو تو...

پاکیزہ نے بیڈ سے اٹھ کر ایک ایک لفظ چبا کر کہا اور ٹی وی لاؤنج میں آگئی...

پارس میں بھی تمہیں نہیں دکھاؤں گی تم نے میری روح تک کو کس قدر زخمی کیا ہے... آئی

ہیٹ یو... پاکیزہ نے وہاں بیٹھ کر اپنے دل ہی دل میں بولی اور آنکھیں پھر سے برسنے لگیں...
لیکن اس نے جلدی سے انہیں صاف کیا..

لیکن پارس نے کچھ نہیں کہا اور خاموشی سے باہر آگیا..
اتنی دیر میں دروازے پر بیل ہوئی...

چلو اٹھو جاؤ حویلی میں واپس... پارس نے تپے ہوئے لہجے میں کہا...
وہ اسے بغیر جواب دیے دروازے کی جانب بڑھ گئی.....

اس سے پہلے وہ دروازہ کھولتی پارس نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا..
اور اسے سرتا پاؤں دیکھنے لگا....

دل میں درد سا اٹھا... لیکن وہ اسے دباتا پاکیزہ کے سر پر دوپٹہ اوڑھنے لگا... پاکیزہ نے پتھرائی
آنکھوں سے پارس کی طرف دیکھا...

اب جاکر وہاں شادی کر لینا جہاں تمہارے پاپا نے فلکس کیا ہے تمہارا رشتہ... پارس نے سکون
سے کہا...

پاکیزہ نے زخمی نظروں سے پارس کی طرف دیکھا...

اور ہاں میری جان عورت کیلئے نکاح پر نکاح کرنا اسلام میں جائز نہیں...

پارس نے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے سلگتے لہجے میں کہا...

...i hate you paras

پاکیزہ نے روتے ہوئے کہا...

i hate you more

پارس نے یہ کہہ کر دروازہ کھول دیا...

رتحان میڈم کو صحیح سلامت حویلی چھوڑ دینا... اور جب ماما لوگوں نے واپس آنا ہوا انہیں اپنے ساتھ تم لے آنا...

پارس نے رتحن کو کہا...

ج جی سر آپ بے فکر رہیں....

پاکیزہ کے دل میں چہن اٹھی مطلب اب یہ خود وہاں نہیں آئے گا... پاکیزہ نے نم ہوتی آنکھوں سے پارس کی طرف دیکھا...

لیکن پھر اپنے دل کی خواہش پر لعنت بھیجتی گاڑی میں جا بیٹھی...



ان کے جانے کے بعد پارس روم میں زمین پر جا بیٹھا جہاں اس نے لائٹ نہیں جلای ہر طرف اندھیرا تھا...

..Dark is Good

and that's me

پارس نے اندھیرے کو دیکھ کر سرخ ہوتی نظروں سے کہا...

...How could you pakeeza

.....how

...tell me how

پارس نے اٹھ کر کمرے میں موجود چیزیں زمین پر پھینکتے ہوئے کہا...
تم نے میری ذات پر کیچڑ پھینکا اتنی تکلیف نہیں ہوئی جتنا یہ سن کر ہوئی تم اپنا آپ کسی اور
کو سونپ دو گی...

تم سونپ کر دیکھو... میں تمہاری زندگی جہنم نہ بنادوں تو پھر کہنا....
پارس نے ڈریسنگ کے مرر پر گلدان زور سے مارتے ہوئے کہا... جس سے وہ چکنا چور ہو گیا....

...she does not trust me

...she hates me

میں نے جس لڑکی کو سب سے زیادہ چاہا... وہ کہتی ہے میں عیاش پرست ہوں... گھٹیا
ہوں... واہیات ہوں... میں اسے ہاتھ لگاؤں تو اسے اپنے وجود سے نفرت ہوتی ہے...
پارس نے زمین پر بیٹھتے ہوئے سسکتے کہا...

میں تمہیں سزا دوں گا پاکیزہ... اتنی آسانی سے معاف نہیں کروں گا...

تم نے جس بے رحمی سے میری روح کو جلسایا ہے میں بھی جلساؤں گا... تڑپاؤں گا,, ترساؤں
گا... مگر معاف نہیں کروں گا...

...i hate you pakeeza

پارس نے چیختے ہوئے کہا...

اور سارا کمراتھس نہس کر دیا...

پارس کے اندر کی گھٹن بڑھنے لگی... تو وہ بیٹھ کر سیل سے امریکا کی فلائٹ کیلیے ٹکٹ دیکھنے لگا... جو صبح سات بجے کی تھی...

میں جا رہا ہوں پاکیزہ... اس سے پہلے میں اپنے غصے اور نفرت میں تمہارا اور اپنا وجود راکھ کر دوں...

لیکن بہت جلد لوٹوں گا...

معاف نہیں کروں گا... سزا تو لازمی دوں گا اور کچھ تو آج دے کر جا رہا...

بہت جلد ملیں گے مسسز پارس ضیاء...

پ پ پارس دیکھو چار سال پہلے ت تم نے مجھے اس قدر تکلیف پہنچائی کہ میری روح تک کو زخم دیے... لیکن دیکھو میرا یہ دل آج بھی تمہارے حق میں سسک رہا ہے.. چوٹ تمہارے ہاتھ پر لگی ہے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے مجھے لگی... ت ت تم نے مجھے کیوں نہیں دیکھنے دیا اپنا ہاتھ... تم اس قدر ظالم کیوں ہو پارس بولو نہ کیوں ہو...

پاکیزہ نے سسکتے ہوئے کہا...

تم جب تک سزا نہ دو تمہیں سکون کیوں محسوس نہیں ہوتا بتاؤ... پاکیزہ نے سائڈ ٹیبل پر موجود
کلاک زمین پر پھینکتے ہوئے کہا...

تم بہت برے ہو پارس... مجھے تم سے نفرت ہے لیکن محبت بھی ہے...
دونوں کو ساتھ لے کر چلنا جانتے ہو کتنا تکلیف دہ ہے... پاکیزہ نے روتے ہوئے پاس پڑے
کشن زمین پر پھینک دیے...

Paras where are you?? i wanna see you specially your
...hand... plZz come back at home

پاکیزہ نے اٹھ کر جا کے کھڑکی کے سامنے کھڑے ہو کر کہا... شاید اسکی کہیں جھلک دکھ
جائے... اسی پل اسے گاڑی کے ہارن کی آواز آئی...
میرا خیال پارس اور بھائی آگئے... پاکیزہ خوشی سے اپنے دل میں بڑبڑائی...
ایک منٹ ایسے جاؤں گی نیچے... پاکیزہ نے مرر سے اپنی بکھری حالت کی طرف دیکھا جہاں آنکھیں
مسلسل رونے کی وجہ سے سرخ تھیں... بال بکھرے پڑے تھے... وہ جلدی سے واشروم گئی
فیس واش کیا پھر باہر آکر بالوں میں کنگلی کی اور اپنے قدم باہر کی جانب بڑھا دیے...



پاکیزہ اس سے پہلے پارس کی جانب بڑھتی وہ اسے سرے سے انکسور کرتا اپنے کمرے کی جانب
بڑھ گیا تاکہ فریش ہو سکے پھر انہیں لاہور کیلئے نکلنا تھا....

پارس کے یوں اگنور کرنے سے پاکیزہ کا دل تڑپ کر رہ گیا...

کوئی اتنا پتھر دل کیسے ہو سکتا ہے... پاکیزہ نے نم لہجے میں سوچا اور اس کے پیچھے اوپر کی جانب قدم بڑھا دیے...

پارس کو محسوس ہو رہا تھا پاکیزہ اسکا پیچھا کر رہی ہے.. لیکن وہ آگے بڑھتا چلا گیا..

پاکیزہ جب پارس سے دو قدم دور تھی وہ رکا اور پلٹا...

بغیر اسے سمجھنے کا موقع دیے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے کمرے میں داخل ہو گیا.... اور دروازہ بند کر دیا....

پ پ پارس یہ یہ کیا کر رہے ہو..؟؟

پاکیزہ نے گھبراتے ہوئے پوچھا...

یہی تم بتاؤ جب تمہیں مجھ سے نفرت ہے... میرے چھونے سے تمہیں اپنے وجود سے گھن آتی ہے تو اب تم میرے پیچھے کیوں آرہی ہو...

چاہتی کیا ہو تم پاکیزہ مجھ سے...

پارس نے سلگتے ہوئے لہجے میں کہا اور اپنا ہاتھ دیوار پر مارا... جس سے اس کے ہاتھ سے واپس سے خون بہنے لگا...

پ پ پارس چوٹ لگی ہے.. دکھاؤ م مجھے اپنا ہاتھ...

پاکیزہ نے لرزتی آواز میں اور اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا...

لیکن پارس نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا...

کیوں تکلیف دے رہی تمہیں میری چوٹ تمہیں تو نفرت ہے نہ مجھ سے...

پارس نے سلگتے لہجے کہا...

پ پ پ پارس چوٹ لگی ہے دیکھنے دو پلیز... پاکیزہ نے اسکی بات کو اگنور کرتے نم لہجے میں کہا...

...I'm asking you in my style now

پارس نے پاکیزہ کے دونوں بازوؤں پر دباؤ ڈالتے اپنی نیلی آنکھیں اسکی سبز آنکھوں میں گاڑھتے ہوئے کہا...

..why are you so worried about me and my hand

پارس نے دباؤ مزید بڑھاتے ہوئے کہا.. پاکیزہ کی آنکھیں اور روانی سے بھینگنیں لگیں... لیکن

اسنے پارس کا ہاتھ پھر سے تھامنا چاہا جسے اسنے بے رحمی سے جھٹک دیا...

بولو پاکیزہ

کیا فرق پڑتا ہے تمہیں...

کیوں فرق پڑتا ہے...

میرا ہاتھ، میری چوٹ، میری لائف، سب میرا تمہیں کیا ہے

...why do you even care

پارس نے تپے ہوئے لہجے میں کہا...

اور اسے زور سے دیوار کے ساتھ لگایا...

..speakup dammit...I'm waiting for your answer

پارس نے سلگتی نظروں سے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا...

م م مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا سمجھ آیا تمہیں... میری طرف سے تم باڑھ میں جاؤ... اور پیچھے کرو
اپنے ہاتھ مجھ سے...

پاکیزہ نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا...

..ohh seriously

سچ کہہ رہی ہو تم یہ...

پارس نے طنزیہ پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

ہاں سچ کہہ رہی ہوں اب پیچھے ہو گئے مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے... پاکیزہ نے یہ کہہ کر

جیسے ہی پارس کا ہاتھ جھٹکنا چاہا اس میں نکلتا خون دیکھ کر اپنے ہاتھوں میں تھام گئی...

...Then why your actions and words are not matching

پارس نے اپنے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا جو پاکیزہ اپنے ہاتھوں میں تھامے اس پر انگلیاں چلا رہی
تھی...

...will you shut up plZzz

پاکیزہ نے غصے سے کہا اور اسے کھینچ کر بیڈ پر بٹھایا... اور فرسٹ ایڈ باکس نکال کر واپس سے اسکا زخم صاف کرنے لگی... ساتھ اسکی آنکھیں بھی برس رہی تھیں... پارس چپ کر کے اسے دیکھنے لگا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اسکے آنسو چننے لگا...

پاکیزہ کیا کروں میں... مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا.. یہ زندگی تم نے خود چنی ہے.. پھر اتنے آنسو کیوں بہاتی ہو... مجھ سے برداشت نہیں ہوتا تمہارا رونا میں کیا کروں.... میں نفرت کرتا ہوں پاکیزہ تم سے لیکن عشق بھی کرتا ہوں... پارس نے بے بسی سے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا...



پارس ضیاء پھر سے چار سال بعد واپس آچکا ہے... اس نے بہت کچھ چھینا ہے مجھ سے.. اب چکانے کی باری اسکی ہے... اتنی کم عمر میں اتنی زیادہ ترقی... ہر نیوز پیپر میں اسکا ذکر ہے... جب جب اسکی شکل دیکھتا اپنی باریاد آتی ہے... کوئی تو اسکی کمزوری ہوگی... سلمان یزدانی تلخ لہجے میں سامنے بیٹھے شخص سے کہا... ابھی تک تو اسکی ایسی کوئی کمزوری سامنے نہیں آئی سر... سامنے بیٹھے شخص نے پریشانی سے کہا...

اسکی کوئی گرل فرینڈ ہوگی یا اسکی کوئی بیوی.... سلمان یزدانی نے چبتے لہجے میں کہا...

نہیں سر آج تک پارس ضیاع کو کبھی کسی لڑکی کے ساتھ نہیں دیکھا گیا ورنہ نیوز میں لازمی ذکر آتا اور اسکی شادی بھی نہیں ہوئی.... سامنے بیٹھے شخص نے کہا....
کچھ تو ہوگا.. کوئی تو کمزوری ہوگی... اس قدر خوبصورت شخص کی لائف میں لڑکی نہ ہو... یقین نہیں ہوتا... کچھ تو چھپا ہے...

ڈھونڈو....

میں تمہیں دو ماہ کا وقت دیتا ہوں پارس کی کمزوری ڈھونڈ نکالو جس میں اسکی جان بستی ہو...
میں تمہیں منہ مانگی رقم دوں گا... لیکن بس دو ماہ ہیں تمہارے پاس...
سلمان یزدانی نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا...
اوکے سر میں پوری کوشش کروں گا... وہ یہ کہتے ہی اٹھ گیا...
کوشش نہیں رزلٹ چاہیے مجھے.... سلمان یزدانی نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا....
جی سر.... وہ یہ کہہ کر آفس سے نکل گیا...



پاکیزہ واپس سے پئی کر کے اٹھی ایک نظر اسکے چہرے کو دیکھا اور اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے... اس سے پہلے وہ باہر چلی جاتی پارس نے اسکا ہاتھ تھام کر روکا...
اس دفعہ کوئی سختی نہیں تھی بلکہ محبت سے پکڑا تھا...

پاکیزہ کے دل کی دھڑکن بڑھی.. اس نے پارس کی طرف پلٹ کر دیکھا جسکی آنکھوں میں محبت

کا سمندر بہہ رہا تھا... پاکیزہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی... وہ بغیر کچھ کسے آگے بڑھا اور اس کے اطراف میں دوپٹہ اچھے سے پھلایا تاکہ خون کے نشان چھپ جائیں... پاکیزہ سانس روکے اسے دیکھنے لگی...

اس کے بعد اس نے پاکیزہ کے گال سہلائے... پاکیزہ اس کے سحر میں کھونے لگی...
...you care about me right

پارس نے پاکیزہ کے بال محبت سے سہلاتے ہوئے کہا... پاکیزہ کا دل زور شور سے دھڑکنے لگا...

آخر چار سال بعد پارس کا وہ یہ روپ دیکھ رہی تھی اس کا دل پاگل سا ہونے لگا...
...you can't stay away from me

پارس نے پاکیزہ کو اسکی کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کرتے ہوئے کہا...
...i can

پاکیزہ نے اپنے دل کو قابو کرتے مضبوط لہجے میں کہا...

...okay then can you walk away from me right now

پارس نے پاکیزہ کو اپنے اور قریب کرتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی نما الفاظ میں کہا...
پاکیزہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی اور وہ پارس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی...

...i know u can't

Classic Urdu Material

پارس نے پاکیزہ کے بازو پر اپنے ہاتھ کی انگلیاں چلاتے ہوئے کہا..

...you know what paras you are wrong

پاکیزہ نے اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لاتے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا...

...okay then prove it

....walk away from me right now

پارس نے پاکیزہ کے ماتھے پر لب رکھ کر کہا اور اس سے دور ہوا....

پاکیزہ نے پارس کی طرف دیکھا اور اس سے دور ہونے لگی.. کچھ فاصلے پر کی اور پلٹی... اور اس

کے قریب آکر اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا

...i know pakeeza you just can't

پارس نے محبت سے کہا...

i can paras... u know why.. because i hate you... you are

cheater, liar

پاکیزہ نے نم لہجے میں کہا اور اسکا کمرہ کھول کر اپنے کمرے کی جانب بھاگ گئی...

کیوں... پاکیزہ کیوں.... تمہیں مجھے تکلیف پہنچا کر خوشی ہوتی ہے... پارس نے چیختے ہوئے

کہا.....

میرا زرا سا تمہیں اگنور کرنا تم سے برداشت نہیں ہوا... خود سوچو اگر میں تمہیں سچ میں تکلیف پہنچانے پہ آیا تو کس قدر پہنچاؤ گا... تم تڑپو گی اور میں رحم بھی نہیں کھاؤ گا... پاکیزہ میرا صبر مت آزمائو... خاموش ہوں خاموش رہنے دو... ورنہ میں نفرت جتانے پہ آیا تمہیں سسکا کر رکھ دوں گا...

پارس نے بے بسی سے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا... تاکہ دل میں اٹھتی جلن کو کم کر سکے....



ہائے لٹل ون کیسی ہو...

پریتھا جو کلاس لے کر ابھی باہر آرہی تھی مسلسل سیل پر آتی کال سے تنگ آکر اس نے اٹھالی... لیکن کال میں گونجتے الفاظ سن کر اسکی سانسیں تھمیں....

وہی لہجہ وہی بات کرنے کا انداز جیسا چار سال پہلے تھا... اسکی خوف سے دل کی دھڑکن بڑھی...

کیا ہوا لٹل ون کچھ بولو گی نہیں... کال سے پھر سے آواز گونجی....
پریتھا کا وجود کپکپایا....

ک ک کون ہو تم... م م میں نہیں جانتی تمہیں....

پریتھا نے مضبوط لہجے میں کہنا چاہا لیکن اسکے باوجود اسکی آواز لڑکھڑائی....

جان کر بھی انجان بنتے ہیں کچھ لوگ مائی لٹل ون.. مسکراتی ہوئی کال سے آواز گونجی...

میں سچ میں نہیں جانتی اور بائے...

پرتحا نے مضبوط لہجے میں کہہ کر جیسے ہی کال رکھنے لگی اسکے اگلے الفاظ سن کر اسکی سانس ساکن ہوئی...

اگر کال رکھنے کی کوشش کی,, ابھی اندریونی میں آکر تمہیں اچھے سے بتاؤں گا میں کون ہوں....

سلگتے لہجے میں کہا گیا...

ک ک کیا مطلب ہے تمہارا تمہیں کیسے پتہ.... پرتحا نے کپکپاتی آواز میں کہا...
پرتحا کی حالت پر وہ مسکرایا...

لٹل ون جلدی سے باہر آؤ میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں...

وہ اسکا سوال نظر انداز کرتا سکون سے بولا....

میں کہیں نہیں آرہی باڑھ میں جاؤ تم.... پرتحا نے یقین سے کہا...

اوکے پھر آگے جو میں کروں گا شکایت مت کرنا...

وہ تلخی سے کہتا کال بند کر گیا...

ماما مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے....

پارس نے سدہ بیگم کے پاس آکر آہستگی سے کہا...

ہاں بیٹا کرو کیا بات ہے.... سدرہ بیگم نے شفقت سے کہا...

آپ میرے ساتھ باہر آئیں گارڈن سائیڈ ساتھ تھوڑی واک بھی ہو جائے...

پارس نے محبت سے انہیں اٹھاتے ہوئے کہا...

لیکن ملیجہ... آپ ٹینشن نہ لیں ابھی وہ خالو ساتھ کال پر ہیں... آپ آئیں کچھ ضروری بات کرنی ہے..

پارس سدرہ بیگم کو ساتھ لیے گارڈن سائیڈ پر آگیا...

ہاں بولو اب کیا ہوا ہے بیٹا... سدرہ نے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

اما آپ آج خالہ سے میرے اور پاکیزہ کے رشتے کی بات کریں... پارس نے سکون سے ملیجہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

ک ک کیا سچ میں... خوشی کی وجہ سے سدرہ کی زبان سے الفاظ لڑکھڑائے...
پارس مسکرایا...

لیکن تم نے چار سال پہلے منع کیوں کیا تھا جب تم اچانک امریکا چلے گئے تھے..

وہ چھوڑیں اور آپ رشتہ مانگیں اور یقین کریں جواب ہاں میں ہی ملے گا....

پارس نے مسکراتی آنکھوں سے سدرہ کو دیکھتے ہوئے کہا...

پارس کو محسوس ہوا جیسے کوئی اسکا وجود اپنی نگاہوں کے حصار میں لیے ہوئے ہے... اس نے

نظر اٹھا کر دیکھا جہاں پاکیزہ اپنی کھڑکی میں کھڑی اسکی جانب ہی دیکھ رہی تھی.. لیکن اسکے

دیکھنے پر نظریں جھکا گئی...

ایک منٹ پارس تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے وہ ہاں ہی کریں گے..

بلیچ نے مشکوک نظروں سے پارس کو دیکھتے ہوئے کہا...

بس ماما آپکا بیٹا ہے ہی اتنا چارمنگ کوئی انکار کر ہی نہیں سکتا... پارس نے خود کو کمپوز کر کے

مسکرا کر سدہ بیگم کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا....

جس پر سدہ بیگم مسکرائی...

کافی دیر اپنے دل اور دماغ میں چلتی جنگ سے جو بچنے کے بعد پاکیزہ کھڑکی میں آکھڑی ہوئی لیکن

سامنے پارس کو مسکراتے دیکھ کر اس کا دل پارس کے چہرے پر ابھرتے اور معدوم ہوتے

ڈمپلوں میں ڈوبنے لگا... وہ یک ٹک اسے دیکھنے لگی... لیکن پارس کے اوپر دیکھنے پر سٹیٹائی اور

اپنی نظریں نیچے کی جانب جھکا گئی...

کچھ لمحوں بعد پھر سے دیکھا وہ ابھی بھی مسکرا رہا تھا...

اف میرا دل کر رہا ہے جا کر ان ڈمپلوں کو چھو کر محسوس کروں یا یہاں پر کس کروں.... پاکیزہ

اپنے دل ہی دل میں بڑبڑائی..

واٹ کس کروں مطلب بوسہ دوں... واپس سے الفاظ دہرانے پر پاکیزہ کے گال دہکنے لگے...

لا حول ولا قوۃ.... وہ اپنی سوچ پر پرتی دور کمرے میں جا بیٹھی... اور اپنے دل کو معمول پر لانے

کی کوشش کرنے لگی...

اف پاکیزہ جھلی ہو تم بالکل... اس نے اپنے سر پر ہلکی سی چت لگا کر شرم سے کہا...



اما ایک بات اور پلیز آپ خالہ جانی سے کہنا وہ اسکا زکر پاکیزہ سے نہ کریں میں اسے خود سرپرائز دوں گا... ایکچلی تھوڑا سا مجھ سے ناراض ہے اسے منانا ہے...

پارس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے سدرہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...
تم نے کیوں ناراض کیا میری ہونے والی بہو کو.. سدرہ بیگم نے پارس کے کان کھینچتے ہوئے کہا...

اوہ اما چھوڑیں پلیز... آپکی ہونے والی بہو کے نخرے ہی بہت ہیں...

پارس نے منہ پھولا کر کہا...

بہت اچھی ہے نہ تنگ کیا کرو اسے... سدرہ نے پارس کو گھورتے ہوئے کہا...

اچھا پیاری اما اب اندر جا کر بات کریں خالہ سے... اور جو میں نے کہا وہ بھی... پارس نے اندر کی جانب بڑھتے ہوئے کہا...

اوکے بیٹا تم خود بتانا پاکیزہ کو ہم میں سے کوئی نہیں بتائے گا..

انہوں نے محبت سے کہا اور ملیجہ کی جانب بڑھنے لگی...



بات سنیں آپکو اندر پرنسپل میڈم بلا رہی ہیں.... ایک لڑکی پرتحا کو آکر بولی جو اپنی دوستوں کے

ساتھ کیفے ٹیریا میں بیٹھی تھی...

او کے تم جاؤ میں ابھی جاتی ہوں... پرتھا نے سکون سے کہا... لیکن اس کے دل میں گھبراہٹ ہوئی کہ سب ٹھیک ہو... یار ہم بھی چلیں ساتھ... پاس بیٹھی اس کی دوستوں نے کہا... نہیں تم لوگ بیٹھو میں بس ابھی آئی.. پرتھا کہہ کر پرنسپل کے آفس کی جانب بڑھ گئی...

پرنسپل کے آفس میں پہنچ کر اس نے نوک کیا... لیکن سامنے موجود شخص کو دیکھ کر اسکی سانسیں رکنے لگیں... قدم آگے بڑھنے سے انکاری ہونے لگے...

اندر آؤ بیٹا اور اپنے کزن سے ملو یہ آپکو لینے آئے ہیں کہہ رہے کوئی ایمر جنسی ہے گھر میں.. اسلیے آپ جاؤ ان کے ساتھ... پرنسپل نے شفقت سے کہا... جبکہ پرتھا سامنے بیٹھے شخص کو پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگی..

تھینک یو بیٹا ہم آپ کے مشکور ہیں جو آپنے اتنی بڑی رقم کا چیک یہاں ڈونیٹ کیا ہے... پرنسپل نے اب اسے دیکھتے ہوئے کہا...

کوئی بات نہیں یہ میری ذمہ داری ہے میم... او کے اب میں چلتا ہوں... وہ خوشی سے کہتا باہر کی جانب قدم بڑھا گیا...

ت ت تم یہاں اندر کیسے آئے اور پرنسپل کو اپنی باتوں میں کیسے پھنسا لیا... پرتھا نے اس کے پاس جا کر چبتے لہجے میں کہا...

سنا نہیں اپنی پرنسپل کی زبانی... آجکل بس پیسہ ہونا چاہیے دنیا آپکے قدموں میں... اس نے تلخ لہجے میں پرتیحا کو دیکھتے ہوئے کہا...

جو بھی ہو.. میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جا رہی سمجھ آیا... پرتیحا نے چبا چبا کر کہا... اور آگے کی جانب بڑھنے لگی.. اس سے پہلے وہ دور جاتی... اس نے پرتیحا کو پکڑ کر زور سے دیوار کے ساتھ لگایا.. اور سلگتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا...

پ پ پیچھے ہو س سب دیکھ رہیں ہیں... پرتیحا نے گھبراتے ہوئے آس پاس گزرتے سٹوڈینٹس کو دیکھتے ہوئے کہا...

اور تمہیں لگتا ہے مجھے ان سب کی نظروں کی پرواہ ہے... انہیں بھی پتہ چلنا چاہیے تمہاری ذات کس سے جڑی ہے...

وہ اسکے بازوؤں پر دباؤ ڈالتا تھے ہوئے لہجے میں بولا

ا ا او کے چ چلو ہم چلتے ہیں... پرتیحا نے لڑکھڑاتی آواز میں ہار مانتے ہوئے کہا...

وہ پیچھا ہوا اور دونوں ساتھ چلنے لگے... کتنا ہینڈسم ہے یہ اور کس قدر مغرور لگ رہا ہے... آس پاس لڑکیاں اس پر تبصرہ کرنے لگیں... لیکن وہ بے نیاز بنا آگے چلتا رہا..

...Handsome my foot

ہینڈسم تو میرے پاس بھائی ہیں.... یہ تو صرف جلاد ہے... بدتمیز انسان... پرتیحا نے لڑکیوں کے تبصرے پر منہ بسور کر کہا...

ہاں بولو کیا مسئلہ ہے کیوں لیکر آئے ہو مجھے باہر... پرتیحا نے گاڑی کے پاس پہنچ کر سلگتے
لہجے میں کہا...

اوہ تو میری لٹل ون کو غصہ آ رہا ہے... اس نے پرتیحا کے قریب آکر اسے دیکھتے ہوئے کہا...
...I'm not your little one

پرتیحا نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا...

اس نے پرتیحا کو سر تا پاؤں دیکھا...

اس کے یوں دیکھنے پر پرتیحا کے دل کی دھڑکن بڑھی...

...Hmmm yeah now you are not little one

اس نے معنی خیز لہجے میں کہا...

لیکن میرے لیے تم ہمیشہ میری لٹل ون ہی رہو گی...

اس نے پرتیحا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے یقین سے کہا...

جس پر پرتیحا کا وجود کپکپایا...

ک ک کبھی نہیں... اور دور رہو مجھ سے.... پرتیحا نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا...

How can i stay away from you... when i know you are

...mine

اس نے پرتیحا کو مسکراتی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا...

...I'm not yours got it

میں کسی کی بھی ہو سکتی ہوں لیکن تمہاری کبھی نہیں...

پرتیحا نے تپے ہوئے لہجے میں کہا...

وہ آگے بڑھا اور پرتیحا کو پکڑ کر زور سے گاڑی کے ساتھ لگایا....

آج یہ بکواس کی ہے... اگلی دفعہ کسی اور کا ذکر اپنے منہ پر لائی میں زبان ہی تمہاری کاٹ کر پھینک دوں گا...

پرتیحا نے حیرت سے اسکی آنکھوں میں دیکھا جو غصے سے سرخ ہو رہی تھیں...

ت ت تم....

پرتیحا میں سچ کہہ رہا اور قسم خدا کی مجھے اپنے الفاظ دہرانے کی عادت نہیں ہے... جتنی جلدی یہ بات تم سمجھ لو تمہارے حق میں بہتر ہے...

اس نے پرتیحا کے کندھوں پر اپنے ہاتھوں کا دباؤ مزید بڑھایا...

تکلیف سے پرتیحا کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے...

ت ت تمہیں پتہ ہے... ت ت تم انسانی روپ میں جلاد ہو... پرتیحا نے نم لہجے میں کہا..

جانتا ہوں... اسلیے مجھ سے ڈرو... میں تمہاری ان آنکھوں میں خوف دیکھنا چاہتا ہوں...

اس نے کہہ کر جھٹکے سے پرتیحا کو چھوڑا...

اور سگریٹ نکال کر اسے سلگانے لگا....

م م میں کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی آپ ایسے ہو سکتے... بھائی اا.... اس سے پہلے وہ اگلے الفاظ مکمل کرتی وہ اسکے منہ پر انگلی رکھ گیا...

خبردار اگر تم نے میرے نام کے ساتھ بھائی لفظ جوڑا... اور تمہیں کیا میرے آس پاس ہو کر میری بہن والی فیلنگز آتی ہیں... اس نے معنی خیز نظروں سے پرتیحا کو سرتا پاؤں دیکھا اور سگریٹ کے کش لینے لگا... پرتیحا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...

م م مجھ سے کیا چاہتے ہو... پرتیحا نے نم لہجے میں کہا... تم سے صرف تمہیں چاہتا ہوں... اس نے پرتیحا کے چہرے پر سگریٹ کا دھواں اڑاتے سکون سے کہا...

پرتیحا نے کھانسی کرتے اسے خود سے دور دھکیلا... بھول ہے یہ آپکی...

پرتیحا نے اسے دیکھتے سلگتے لہجے میں کہا...

چیلنج کر رہی ہو مجھے.... اس نے اپنی سرخ ہوتی آنکھیں پرتیحا کی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے کہا...

خوف سے پرتیحا کی سانسیں تھمیں...

ہاں کر رہی ہوں جو کر سکتے ہو کر لو جا کر... پرتیحا نے خود کو مضبوط ٹھہراتے ہوئے کہا...

ایسے ہی تو نہیں تمہارا یہ چہرا کبھی نہیں بھولا ان چار سالوں میں کچھ تو خاص ہے تم میں....

میری لٹل ون... اس نے پرتحا کے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا...
کیوں ڈر گئے کیا... پرتحا نے اسکا ہاتھ خود سے دور جھٹکتے کہا...
ڈرتا تو میں کسی سے نہیں خیر..

...Challenge accepted

ٹھیک ایک ہفتے بعد تم میری دسترس میں ہو گی آئی پرامس...
اس نے پرتحا کے کان میں سرگوشی نما کہا اور آخر میں اسکے کان کی لوچومتا پیچھے ہو کر اسکا چہرہ
دیکھنے لگا....

جبکہ پرتحا کے دل کی دھڑکن خوف سے اس قدر بڑھی کہ اسے لگا اسکا دل سارے بند توڑ کر باہر
نکل آئے گا... اور اسکی آنکھیں برسنے لگیں...

ت ت تم بہت ہی کومی فضول انسان ہو... پرتحا نے نم لہجے میں کہا...

...you know little one... i love your tears

جب یہ بہتے ہیں پتہ نہیں کیوں دل کو سکون پہنچاتے ہیں.... اس نے پرتحا کی آنکھوں سے
بہتے آنسو چنتے ہوئے کہا...

پرتحا نے درد بھری نظروں سے اسے دیکھا اور خود سے دور دھکیل کر اندر کی جانب بڑھ گئی...

ویسے ویٹ کرنا لٹل ون صرف ایک ہفتے کی بات ہے...

پرتحا کے کانوں میں اسکی آواز گونجی لیکن وہ اپنے آنسوؤں پر ضبط کرتی آگے بڑھ گئی...



پاپا آپ نے چار سال پہلے میرا رشتہ مانگا تھا حسن انکل کی بیٹی کیلئے اسکا کیا بنا....

وہ سیدھا ڈرائنگ روم میں جا کر افنان صاحب سے بولا...

یہ کونسا طریقہ ہے بات کرنے کا... میرے لاڈپیار نے زیادہ نہیں تمہیں بگاڑ دیا... افنان

صاحب نے افسوس سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

میں جو پوچھ رہا جواب دیں مجھے اسکا.... اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا...

مجھے ترس آ رہا اس بیچاری پر کیسے زندگی گزارے گی تم جیسے بے حس انسان کے ساتھ... افنان

صاحب نے پریشانی سے کہا...

مطلب انہوں نے ہاں کر دی تھی.... اس نے اب کی بار سکون سے پوچھا...

نہیں پاکیزہ کیلئے انکار کر دیا تھا... افنان صاحب نے اسے دیکھتے ہوئے کہا...

ہاں تو اس کیلئے انکار ہی ہونا تھا... ہاں تو کبھی ہو ہی نہیں سکتی تھی یہ جانتا ہوں میں... اس

نے افنان صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا...

ہاں تو پھر مزید کیا سننا چاہتے ہو مجھ سے... اب کی بار افنان نے بھی تلخی سے کہا...

حسن انکل سے رشتہ مانگے ڈیڈ پاکیزہ کا نہیں پڑیگا... اس نے سکون سے اپنے ہاتھ جیب

میں ڈالتے ہوئے کہا...

میں کیوں مانگو تم جیسے انسان کیلئے وہ اس قدر معصوم ہے... افنان نے اسے گھورتے ہوئے

کہا...

اس نے غصے سے ٹیبل پر موجود سارے برتن زمین پر پھینک دیے...

اللہ کی قسم پایا اگر اپنے اگلے ہفتے تک میری اس سے شادی نہ کروائی میں اس قدر تباہی مچاؤں
گا آپکی سوچ ہے... میں سب تباہ کر دوں گا... اس نے آس پاس کی ساری چیزیں توڑتے
ہوئے کہا....

افنان صاحب نے افسوس سے اپنے بیٹے کا پاگل پن دیکھا... جو کبھی اتنا اچھا ہوتا اور کبھی
بالکل جنگلی....

شانت ہو جاؤ چار سال پہلے ہی اصغر صاحب نے پاکیزہ کیلئے منع کر کے پرتکا کا رشتہ دیا تھا اور
بولا تھا پاکیزہ کا وہ پارس کے ساتھ بچپن سے تہہ کر چکے اور وہ اپنی زبان کے پکے ہیں... لیکن
وہ مایوس ہمیں بھی نہیں کریں گے اسکی جگہ انہوں نے اپنی چھوٹی پوتی کا رشتہ دیا ہے... اور
کہا تھا چار سال بعد نکاح ہوگا...

افنان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا....

تو پھر دیر کس بات کی پایا آپ انہیں بولیں اگلے ہفتے ہم لیں جائیں گے ویسے بھی چار سال ہو
چکے...

اس نے مسکراتی آنکھوں سے اپنے والد کو دیکھتے ہوئے کہا...

وہ بہت معصوم ہے بیٹا اور تم.... ابھی وقت دو اسے... افنان صاحب نے اسے سمجھانا چاہا...

i don't care papa

آپ انہیں بول دیں لگے ہفتے ہی نکاح ہوگا...

وہ سلگتے لہجے میں کہہ کر باہر نکل گیا...

جبکہ افنان صاحب اپنا سر تھام کر بیٹھ گئے..



پاکیزہ تم چلو ہمارے ساتھ... آجکل ویسے بھی گھر میں فری ہو... سدرہ نے پاکیزہ کا ماتھا چومتے محبت سے کہا.... نہیں خالہ جانی پھر آؤں گی کبھی ضرور... پاکیزہ نے محبت سے کہا... جبکہ اسکا دل زور سے دھڑکنے لگا مطلب اب یہ لوگ جانے لگے ہیں... مطلب پارس جا رہا ہے... پاکیزہ نے نم ہوتی نظروں سے پارس کی طرف دیکھا جو زاویار سے باتیں کرنے میں مصروف تھا... اوکے بیٹا پھر ہم لوگ نکلتے ہیں جلد ہی چکر لگائے گا... سدرہ نے پاکیزہ کے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا...

ج ج جی ضرور... پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا... جبکہ اسکے چلے جانے پر دل تڑپنے لگا....

ان آنسوؤں کو سنبھال کر رکھو,, یقین کرو بہت سی وجوہات دوں گا انکو بہانے کی... پارس کی سرگوشی نما سلگتی آواز سن کر پاکیزہ کا وجود کپکپایا... اس نے پتھرائی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا... لیکن وہ اگنور کرتا ملیحہ کی طرف بڑھا جو سدرہ بیگم سے باتیں کر رہی تھیں اور ان سے

مل کر گاڑی کی طرف بڑھ گیا... سدرہ بیگم بھی سب سے ملنے کے بعد گاڑی کے پاس آکھڑی ہوئیں... ملیحہ بیگم اور زاویار پاس ہی کھڑے تھے جبکہ پاکیزہ کافی فاصلے پر کھڑی تھی... اس سے پہلے وہ نکلتے حسن صاحب کی گاڑی گھر میں داخل ہوئی... اس لیے وہ بھی رک گئے کہ ان سے بھی ملتے جائیں.... آپی آپ لوگ کہیں نہیں جارہے.. اندر آئیں کچھ بات کرنی ہے... حسن نے سدرہ لوگوں کی طرف آکر آرام سے کہا... جبکہ آس پاس سب نے انہیں حیرت اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات سے دیکھا جبکہ کہا کچھ نہیں.... سب جا کر ڈرائنگ روم میں بیٹھ گئے.... ملیحہ بیگم کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا کیونکہ انہوں نے حسن کے چہرے پر پریشانی اور خوشی دونوں کے تاثرات دیکھے تھے.... پرتیحا نظر نہیں آرہی.... حسن نے پرتیحا کو نہ پا کر پوچھا....

پاپا اسکے فائل اگزامز ہونے والے اس لیے اپنی دوستوں کی طرف گئی ہے کمبائن سٹڈی کیلئے,,, زاویار نے شائستگی سے جواب دیا....

سب ٹھیک ہے بھائی... سدرہ بیگم نے پریشانی سے کہا....

جی سب ٹھیک ہے اکیچلی لگے ہفتے پرتیحا کی شادی ہے... اس لیے میں چاہتا آپ یہاں ہی رہیں اور بچوں کو پاس اور زاویار لے آئیں گے یہاں.... حسن نے سکون سے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا.... جبکہ سب کے منہ حیرت سے کھل گئے...

پ پ پرتیحا کی شادی وہ بھی اتنی جلدی کیوں.... ملیحہ نے پریشانی سے لڑکھڑاتی آواز میں کہا....

بیگم آپ بھول رہیں ہیں ہم پرتیحا کا رشتہ چار سال پہلے ہی دے چکے اور زبان دی تھی چار سال بعد نکاح اور رخصتی ہوگی... اور افنان اپنے بیٹے کا اب نکاح کرنا چاہ رہا.... حسن نے ملیحہ کو اور پھر سب کو دیکھتے ہوئے کہا....

افنان بھائی... سدرہ بیگم نے حیرت سے کہا...

لیکن آپ ان سے کہیں اتنی جلدی بھی کیا ہے... ورنہ آپ رہنے دیں میں خود کہہ لیتی بھائی کو... ملیحہ بیگم نے پریشانی سے موبائل نکالتے ہوئے کہا...

ملیحہ تم بھول رہی ہمارے ہاں الفاظ دے کر پلٹا نہیں جاتا... اسلیے چپ کر کے تیاریاں کرو لگے ہفتے نکاح ہے... سب سانس روکے سننے لگے... اور ویسے بھی آپ اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہیں.. آپ جانتی ہیں تو ہیں سب پاکیزہ کا بھی تو ابو جی نے بچپن سے کیا ہوا رشتہ... حسن نے مسکراتی آنکھوں سے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا.... جبکہ پاکیزہ کیلئے سانس لینا مشکل

ہونے لگا... اور پرتیحا کا بھی چار سل پہلے انہوں نے ہی فیصلہ لیا تھا... آخری الفاظ پر زور دیتے ہوئے انہوں نے ملیحہ کی جانب دیکھا.... پاکیزہ نے زخمی نظروں سے پارس کی طرف دیکھا... لیکن اس نے پاکیزہ کو مسکراتی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے آنکھ ماری.... پاکیزہ نے صدمے سے یہاں وہاں دیکھا... شکر تھا سب پریشانی سے صرف حسن صاحب کی طرف دیکھ رہے تھے ان دونوں کی طرف کسی نے دیہان نہیں دیا...

انتہائی کوئی بے حس اور بدتمیز انسان ہے یہ.. پاکیزہ نم لہجے میں سوچتی ڈرائنگ روم سے باہر

نکل گئی...

پاپا لیکن اتنی بھی کیا جلدی ہے... زاویار نے انکا دیہان پاکیزہ سے ہٹانا چاہا جس کے یوں چلے جانے پر انکے چہرے پر پریشانی چھائی تھی...

بیٹا اللہ کے ہر کام میں بہتری چھپی ہوتی ہے... آپ شادی کی تیاریاں کریں اللہ بہتر کرے گا... حسن صاحب نے مسکرا کر کہا...

اور ہاں بچپن کو تم دونوں لے آنا جا کر... حسن نے پارس اور زاویار کی طرف اشارہ کیا... جی انکل رات میں نکلے گے اور کل لے کر آجائیں گے... پارس نے محبت سے کہا... اوکے خوش رہو بیٹا اور ملیجہ کھانا لگوا دیں.... حسن نے ملیجہ کی جانب دیکھتے کہا... جو انہیں کافی پریشان لگیں...

جی... وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئیں ان کے پیچھے سدرہ بیگم بھی چلی گئیں... اف مطلب بیگم کو بھی منانا ہے... حسن بھی منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے فریش ہونے چلے گئے...

چلو پارس میں پھر شاور لے لوں رات کو نکلے گے... زاویار نے اٹھتے ہوئے کہا... ہاں یار ضرور... میں بھی زرا کسی کی کلاس لے لوں بہت چھپا رستم نکلا یہ بندہ تو... پارس مسکراتے ہوئے زاویار کو کہہ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا...



پارس یہ تم نے کیا کیا.... میں کیا منہ لے کر اپنے ماں باپ کے سامنے جاؤں گی... پاکیزہ نے اپنے روم میں آکر روتے ہوئے سوچا... کیوں کیا تھا تم نے مجھ سے نکاح... یا اللہ میں کیا کروں... دادا جی نے جہاں میرا رشتہ دیا ہے اگر وہ بھی آگئے شادی کیلئے تو.. یا اللہ میری وجہ سے میرے پاپا کا مان ٹوٹ جائے گا کتنی ازیت اور تکلیف سے گزریں گے وہ میری وجہ سے.... پاکیزہ نے سسکتے ہوئے کہا...

پارس تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی... کبھی نہیں... ایڈیٹ انسان... لیکن تمہیں جواب دینا ہوگا تم نے یہ سب میرے ساتھ کیوں کیا... پاکیزہ نے روتے ہوئے اپنا سیل نکالا اور اسکا نمبر ڈائل کرنے لگی جو کہ مصروف جا رہا تھا...

جہنم میں جاؤ تم.... مجھے تکلیف پہنچا کر خود دوسروں سے باتیں کرنے میں بڑی ہو... پاکیزہ نے چیختے ہوئے کہا اور آنسو اور شدت سے بہنے لگے....

جواب تو تمہیں دینا ہی ہوگا پارس ضیاء پاکیزہ نے سلگتے لہجے میں کہا اور اسکے کمرے کی جانب قدم بڑھا دیے..



پاکیزہ پارس کے کمرے میں داخل ہوئی اور گھبرا کر سامنے دیکھا جہاں پارس مسلسل سموکنگ کرنے میں مصروف تھا.... خوف سے اسکے دل کی دھڑکن بڑھنے لگی...

...What do you want pakeeza

پارس نے بغیر پیچھے مڑے اسکے وجود کو محسوس کرتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا....

پ پ پارس مجھے ت تم سے ب بات کرنی ہے...

پارس کی غصے بھری آواز سن کر پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

...I don't care, Get out from my room

پارس نے اسے دیکھتے ہوئے انتہائی غصے سے کہا... اور سگریٹ پاس پڑی باسکٹ میں پھینکی..

پارس کو اتنے غصے میں دیکھ کر اسکا وجود کپکپایا...

پ پ پارس لیکن....

سمجھ نہیں آ رہا کیا بلکواس کر رہا ہوں نکلوا بھی کے ابھی یہاں سے...

i don't wanna talk to you and i just don't care what you

...want... just out from here right now

پارس نے پاکیزہ کے بالکل قریب آکر سلگتے لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف اشارہ کیا....

پارس کی بے حسی پر اسکی آنکھیں بھگینے لگیں..

پ پ پارس تم اتنے ظالم کیوں ہو...

پاکیزہ نے لرزتی آواز میں کہا...

پارس نے تپتی نظروں سے پاکیزہ کی طرف دیکھا اور اسکے گلے پر ہاتھ رکھ کر اس پر دباؤ ڈالا....

میں تمہیں انسان نہیں نظر آتا جس کی جب چاہے تم تذلیل کر کے چلی جاؤ... اور جب چاہو
واپس آجاؤ.... آج ہی تو کہہ کر گئی تھی مجھ سے نفرت ہے تو پھر سے میرے پاس کیا لینے آئی
ہو.... یا تمہیں مزا آتا میری بے بسی دیکھ کر...

پارس نے پاکیزہ کے گلے پر دباؤ مزید بڑھا کر سلگتے لہجے میں کہا...

پ پ پارس پلیز..... جب سانس لینا مشکل ہونے لگا تو پاکیزہ نے روتے ہوئے کہا...

just stay away from me dammit otherwise i will hurt

.....you so badly

پارس نے جھٹکے سے پاکیزہ کو چھوڑتے ہوئے کہا... اور اس سے دو قدم دور ہوا....



اور کیا مجھے تکلیف دو گے پارس جب تمہیں پہلے ہی مجھے اتنی دے چکے ہو... اور کتنی ازیت

دینا چاہتے ہو تم مجھے... زندہ ہوں جان سے مار دو شاید تمہیں سکون آجائے...

پاکیزہ نے روتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا...

فکر نہ کرو اتنی جلدی تمہاری جان نہیں لیتا... ابھی تو تمہیں سسکتے, تڑپتے اور روتے ہوئے
دیکھنا ہے... جو دوسروں کو بغیر قصور کے آگ میں جلاتی ہو تم... اسی آگ میں تمہیں بھی جلنا

ہے...

پارس اسے زور سے دیوار کے ساتھ لگاتا اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سفاکی سے بولا...

بغیر قصور کے تم کب آگ میں جلے ہو... جلتی تو میں آئی ہوں... تمہاری بے وفائی تمہارا دھوکا اور آخر میں زبردستی نکاح کیا تم نے مجھ سے... پاکیزہ نے نم لہجے میں تکلیف سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا....

ہاں تو تمہیں تڑپانے کیلئے ہی کیا تھا نکاح... سکون دینے کیلئے نہیں... اسلیے اب تم تڑپو... تمہیں ایسے دیکھ کر میری روح تک پر سکون ہو رہی ہے.. پارس نے اپنی سرخ ہوتی آنکھیں اسکی سبز آنکھوں میں گھاڑتے ہوئے کہا...

م م میں نیچے جا کر سب کو بتا دوں گی تم نے میرے ساتھ نکاح کیا ہوا ہے... پاکیزہ نے روتے ہوئے کہا...

گھر والوں کو بتاؤ گی جا کر.... پارس نے چبّتی نظروں سے پاکیزہ سے پوچھا... ظاہری سی بات ہے انہیں بھی پتا چلے تم کس قدر سفاک انسان ہو... پاکیزہ نے غصے سے کہا...

...ok then come

پارس اسکا ہاتھ پکڑ کر واش روم میں داخل ہو گیا...

ک ک کیا کر رہے ہو پارس....

پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا... اور اس سے خود کو چھڑانا چاہا... لیکن پارس نے بغیر اسے

جواب دیے شاور کا بٹن اون کر دیا جس سے پانی پاکیزہ اور پارس کے وجود پر گرنے لگا...

پ پ پارس ت تم یہ کیا کر رہے ہو... پ پ پاگل ہو گئے ہو کیا م م مجھے بھگو کیوں رہے
ہو... پاکیزہ نے کپکپاتی آواز میں پارس سے پوچھا..

...Shut up pakeeza

اور میں صرف تمہارے دماغ کی گرمی ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جو بہت فضول سوچنے
لگا ہے....

پارس نے پاکیزہ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے تپے ہوئے لہجے میں کہا...
ت ت تم پاگل ہو گئے ہو چ چھوڑو مجھے.. پاکیزہ نے لرزتی آواز میں کہا... تاکہ شاور بند کرنا سکے...
لیکن بجائے چھوڑنے کے پارس پاکیزہ کو اسکی کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کر گیا...

if you ever tell this to anyone i will burry you alive and i
...mean it Pakeeza

پارس نے ایک ایک لفظ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے چبا کر کہا... پاکیزہ کا دل خوف سے
تیزی سے دھڑکنے لگا....

ل ل لیکن پ پارس میرے دادا جی نے میرا رشتہ بچپن سے کیا ہوا ہے اسکا کیا... پاکیزہ نے
روتے ہوئے پارس کی طرف دیکھا... اور مسلسل شاور کے نیچے بھینگنے کی وجہ سے اسکا وجود
کانپنے لگا....

...i don't care pakeeza

کوئی کیا سوچتا ہے یا کیا کرتا ہے.. بس جو میں نے تمہیں کہا وہ تمہیں یاد رہنا چاہیے...
پارس نے اسکے گرد گرفت مضبوط کر کے کہا...

پ پ پارس ک کیوں کر رہے ہو یہ سب... پاکیزہ نے بے بسی سے کہا... اور آنکھیں اور
شدت سے برسنے لگیں....

تم نے ہی مجبور کیا ہے مسسر پارس.... پارس نے سلگتے لہجے میں کہہ کر اسے چھوڑا... اور شاور
بند کر دیا...

م م میں نے... پاکیزہ نے تکلیف سے اسے دیکھتے ہوئے کہا...

پارس بیٹا کدھر ہو... مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے تمہارے لاہور نکلنے سے پہلے...
سدرہ بیگم کی آواز سن کر پاکیزہ نے خوف سے پارس کی طرف دیکھا... اور پھر خود کی طرف جہاں
وہ دونوں ہی بھیگے ہوئے تھے...

پارس نے جلدی سے پاکیزہ کو پکڑ کر اپنے قریب کیا اور واپس سے شاور اون کر کے پاکیزہ کے
منہ پر ہاتھ رکھ دیا وہ کوئی شور نہ کرے....

اوہ لگتا ہے پارس شاور لے رہا پانی کے گرنے کی آواز آرہی... سدرہ بیگم خود سے بڑبڑائی...
پارس میں باہر ہی ہوں تمہارے روم میں جلدی سے باہر آؤ مجھے کچھ بات کرنی ہے... سدرہ بیگم
نے اونچی آواز میں کہا اور کمرے میں موجود صوفہ پر بیٹھ کر اسکا انتظار کرنے لگیں...

میں تمہارے منہ سے ہاتھ ہٹا رہا کسی قسم کا شور نہ ہو.... پارس نے پاکیزہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اسکے منہ سے ہاتھ ہٹا دیا....

م م م مگر پارس.... اس سے پہلے پاکیزہ اپنے الفاظ مکمل کرتی پارس نے اسکے لبوں پر انگلی رکھ دی....

ایک لفظ اور نہیں پاکیزہ... میں باہر جا رہا ماما پاس اور تم چپ چاپ یہاں رہو گی... پارس نے پاکیزہ کو گھورتے ہوئے سرگوشی نما الفاظ میں کہا اور شاہر بند کر دیا....

اس سے پہلے پارس باہر نکلتا پاکیزہ نے اسکا ہاتھ تھاما... پارس کے دل نے ایک بیٹ مس کی... اسنے پلٹ کر پاکیزہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھا....

آپ ایسے باہر جائیں گے,, ساتھ چیخنگ روم ہے اپنے کپڑے بدل کر باہر جائیں... پاکیزہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ اسکے کان میں ہلکی آواز میں کہا....

پارس شرارت سے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا... پاکیزہ نے صدمے سے پارس کی طرف دیکھا اسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا..

انتہائی کوئی بدتمیز انسان ہیں یہ.... پاکیزہ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر اسکی طرف پیچھا کر کے منہ ہی منہ میں بڑبڑائی... پارس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری اور وہ چیخنگ ایریا کی طرف بڑھ گیا....



پارس کپڑے بدل کر سدرہ بیگم کی طرف بڑھ گیا...

جی ماما بولیں سب خیریت ہے.... سدرہ بیگم جواب دینے ہی لگی تھیں کہ واشروم سے واپس سے شاور چلنے کی آواز آنے لگی... انہوں نے حیرت سے پارس کو اور پھر واشروم کو دیکھا... یہ پانی کی آواز اب کیوں آرہی ہے... انہوں نے سوالیہ نظروں سے پارس کو دیکھتے ہوئے پوچھا...

جس پر پارس سٹپٹایا... اور پھر گھور کر اس نے واشروم کی جانب دیکھا... وہ ماما شاید شاور کے بٹن میں کوئی خرابی ہوئی ہو میں ابھی دیکھ کر آتا...

پارس نے گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا اور واشروم کی جانب بڑھ گیا... جبکہ سدرہ بیگم اسے دیکھ کر رہ گئی....

پارس جلدی سے واش روم میں داخل ہوا... جہاں پاکیزہ شاور کے نیچے خوف سے کانپ رہی تھی...

پاگل ہو گئی ہو کیا... شاور کیوں چلایا ہے... پارس نے شاور بند کر کے پاکیزہ کو گھورتے ہوئے ہلکی آواز میں کہا...

وہ وہ میں پ پ پیچھے ہونے لگی غلطی سے م میرا ہاتھ لگ گیا...

پاکیزہ نے کپکپاتی آواز میں آہستگی سے کہا... اور سردی کے باعث وہ اپنے آپ میں سمٹنے لگی...

پارس نے اسے سر تا پاؤں دیکھا جہاں پاکیزہ کا وجود سردی کے باعث کپکپا رہا تھا... وہ جلدی سے ٹاول پکڑ کر پاکیزہ کے بال خشک کرنے لگا... پاکیزہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی... اس نے پارس کی طرف دیکھا جہاں زمانے بھر کی پریشانی چھائی ہوئی تھی... پارس سب ٹھیک ہے بیٹا... سردہ بیگم نے واشروم کے پاس جا کر پوچھا... سردہ بیگم کی اتنے قریب سے آواز سن کر پاکیزہ نے پارس کو اسکی شرٹ سے پکڑا اور گھبرا کر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی... پارس نے جلدی سے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا...

جی ماما سب ٹھیک ہے میں بس آ رہا... آپ پریشان نہ ہوں... پارس نے پاکیزہ کے بال سہلاتے ہوئے کہا اور اس سے دور ہو کر اس کے گرد ٹاول اچھے سے پھیلا دیا... وہ پاکیزہ کی پیشانی پر اپنے لب رکھتا باہر نکل آیا... جبکہ پاکیزہ اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لانے کی کوشش کرنے لگیں...



اوہ تم تو بھیگ گئے ہو... سردہ بیگم نے پارس کی جانب دیکھتے ہوئے پریشانی سے کہا... جی ماما میں ابھی کچھ دیر میں تبدیل کر لیتا آپ بتائیں کیا بات کرنی تھی آپکو... پارس نے محبت سے انکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

مجھے یہ کہنا تھا ماما بھی لاہور ہی ہے.....

سردہ بیگم کے منہ سے ماما کا نام سن کر واشروم میں موجود پاکیزہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا اور وہ بھی ان کے لگے الفاظ سننے کیلئے اور دروازے کے قریب جا کھڑی ہوئی...

تو میں کیا کروں ماما اگر وہ وہاں ہے تو....پارس نے الجھتے لہجے میں کہا...
دیکھو پارس مجھے پتہ ہے تمہیں وہ پسند نہیں ہے... اسلیے میں خاص طور پر یہاں آئی ہوں... تم
اس سے بھی پوچھ لینا اگر اس نے یہاں آنا ہوا تو ساتھ لیکر آنا... وہ تمہاری پھوپھو کی اکلوتی اولاد
ہے... میں نہیں چاہتی تم کوئی بدتمیزی کرو پچی ساتھ... سدرہ بیگم نے پارس کو سمجھاتے
ہوئے کہا...

ماما جب تک وہ اپنی حد میں رہ کر بات کرے گی میں کچھ نہیں کہوں گا اور اگر اسنے اپنی حدود
کراس کیں... میں بھی کسی قسم کا لحاظ نہیں کروں گا... پارس نے تپتے ہوئے لہجے میں
کہا...
پارس میں نے کچھ کہا ہے اسلیے بہتر اس پر عمل کرنا... سدرہ بیگم نے سختی سے پارس کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا...

...okay mama i will try my best

پارس نے ہار مانتے ہوئے کہا....


اور بیٹا وہ پاکیزہ اور تم.....

پاکیزہ جو سانس روکے سب سن رہی تھی اپنا نام سن کر اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی...

ابھی نہیں ماما اس کے بارے میں گھر جا کر بات کریں گے یا بعد میں... سدرہ بیگم کے الفاظ
مکمل ہونے سے پہلے پارس نے جلدی سے کہا اور ساتھ واشروم کی جانب دیکھا...

تمہاری حرکتیں آج کل کچھ مشکوک لگ رہیں کبھی پاکیزہ کو بتانا نہیں اور اب یہ... سدرہ بیگم نے پارس کو گھورتے ہوئے کہا....

اچھا نہ پیاری ماما ایک کپ کافی بنوادیں میں نکلنے سے پہلے پینا چاہتا....
پارس نے منہ بنا کر سدرہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا...

اوکے بیٹا میں بنواتی ہوں تب تک تم کپڑے بدلو اس سے پہلے کہ بیمار ہو جاؤ... وہ کہتی کمرے سے نکل گئی... جبکہ پارس دروازہ لوک کر کے جلدی سے واش روم کی جانب بڑھ گیا...


پارس پاکیزہ کا ہاتھ پکڑ کر مرر کے سامنے لایا اور سٹول پر اسے بٹھایا.. پاکیزہ سانس روکے اسے دیکھنے لگی....

پارس نے ہیئر ڈرائر پکڑی اور اسے چلا کر پاکیزہ کے بال خشک کرنے لگا... پاکیزہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ پارس کو مرر سے دیکھا...

پ پ پارس وہ ماما... پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

شش پاکیزہ ابھی چپ رہو... پارس نے پاکیزہ کے بال خشک کرتے ہوئے کہا...

پارس نے پاکیزہ کے بال خشک کر کے اسے کھڑا کیا...

اب تو سردی نہیں لگ رہی...؟؟

پارس نے پریشانی سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

اوہ تمہارے تو کپڑے بھی گیلے ہیں... تم میری کوئی پیٹنٹ شرٹ پہن لو.... پارس نے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا...

واٹ دماغ سیٹ آپکا وہ میں کیوں پہنوں گی.... پاکیزہ نے صدمے سے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

تو کیا پھر میں تمہارے لیے J سے لہنگا کر ٹی خرید کر لاؤں وہ پہن لینا... پارس نے پاکیزہ کو گھورتے ہوئے کہا...

اتنی بھی دور جانے کی ضرورت نہیں... میرے کمرے سے کوئی ڈریس لیکر آئیں... پاکیزہ نے پارس کو دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا.....

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے میں تمہارے کمرے میں جاتا اچھا لگوں گا... پارس نے غصے سے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا...

کہہ تو ایسے رہے پہلے جیسے کبھی داخل نہیں ہوئے میرے کمرے میں.... پاکیزہ نے چبتے لہجے میں کہا.....

جس پر پارس نے شرارت سے اسکی طرف دیکھا... پاکیزہ نے سٹپٹا کر یہاں وہاں دیکھا.... آہاں... میں کیسے بھول سکتا کیسے تم میری بانہوں میں آسمائی تھی پارس نے آگے بڑھ کر شوخ لہجے میں کہا...

جس پر پاکیزہ شرم سے نظریں نیچے جھکا گئی...

اتنا لال ٹائٹ ہوئے کی ضرورت نہیں ہے... رکو میں لے کر آتا پہلے کپڑے بدل لوں...
یہ کہتے ہی پارس چیخنگ روم میں گیا اور بلیک شرٹ اور ساتھ جینز پہن کر باہر آیا...
ایک تو اس شخص کو بلیک رنگ پتہ نہیں کیوں اتنا پسند ہے.. پاکیزہ نے پارس کو دیکھ کر منہ
بسور کر سوچا...

وہ اسے آنکھ مارتا کمرے سے باہر نکل گیا...



پارس کے جانے کے بعد پاکیزہ پریشانی سے اسکا انتظار کرنے لگی...
کچھ دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی... پاکیزہ کا دل خوف سے تیزی سے دھڑکنے لگا...
پتہ نہیں کون ہے باہر... یا اللہ پلیز مجھے بچا لو پاکیزہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی...
اتنی دیر میں دوبارہ سے دستک ہوئی... پاکیزہ نے گھبرا کر یہاں وہاں دیکھا اور دروازے کی جانب
بڑھی اس سے پہلے وہ دروازہ کھولتی کوئی اندر داخل ہوا... پاکیزہ نے جلدی سے اپنے چہرے پر
ہاتھ رکھ لیا... میں ہی ہوں... یہ لو کپڑے اور بدل کر آؤ... پارس نے شوخ لہجے میں اس کے
کان میں سرگوشی کی...

پاکیزہ نے جھٹ سے آنکھیں کھول دیں...

تم بہت ہی برے ہو پارس... تم خود بھی اندر آسکتے تھے دروازہ نوک کیوں کر رہے تھے...؟؟
پاکیزہ نے خود کو کمپوز کرتے اسے گھورتے ہوئے کہا.

میری جان باہر ملازمہ تھی ماما نے کافی بھجوائی تھی... اب جاؤ جلدی سے کپڑے بدلو... یا آج میرے ساتھ ایسے ہی رہنے کا ارادہ ہے...؟؟ پارس نے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہا...

جس پر پاکیزہ سٹیٹائی اور جلدی سے کپڑے لیکر چیخنگ ایریا میں داخل ہو گئی... بلیک کلر کا ڈریس اور ساتھ اپنی کچھ پرائیوٹ چیزیں دیکھ کر پاکیزہ کے گالوں سے لالی پھوٹنے لگی... انتہائی کوئی بے شرم انسان ہے یہ.... پاکیزہ شرم سے چور لہجے میں کہتی جلدی سے کپڑے بدلنے لگی...

ناراض ہیں مجھ سے... ملیحہ جب چائے لیکر روم میں گئیں تو حسن صاحب نے محبت سے انکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

ن ن نہیں تو... میں کیوں ہوں گی ناراض... ملیحہ نے نم لہجے میں کہا... حسن نے آگے بڑھ کر انہیں اپنے برابر بٹھایا...

مجھ پر یقین کرو سب ٹھیک ہوگا... حسن صاحب نے ملیحہ کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا...

آپ ایسے شادی جلدی کر رہے جیسے ہماری بچیاں ہمارے سر پر بوجھ ہوں... ملیحہ نے روتے ہوئے کہا...

شش ابھی ایسا کہا آئندہ ایسا کبھی مت کہنا.. میرے بچے اور تم میری زندگی کا کل اثاثہ ہے... انہیں میں تکلیف پہنچانے کا کبھی سوچ بھی نہیں سکتا... حسن نے سخت لہجے میں کہا...

م م میں جانتی ہوں بس پریشان ہوں... ملیجہ بیگم نے سسکتے ہوئے کہا... حسن نے ان کے گرد اپنے بازو حائل کر کے اپنے قریب کیا...

جانتا ہوں لیکن آپ کو اپنے بھائی پر بھروسہ ہونا چاہئے نہ... اور ویسے بھی آپ دعا کرنا انشاء اللہ ہماری بیٹیاں ہمیشہ اللہ کے حفظ و امان میں اور خوش رہیں گی... حسن نے یقین سے ملیجہ بیگم کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا..

آمین اللہ ہمارے بچوں کو خوش رکھے ہمیشہ... ملیجہ نے بھی حسن کی طرف دیکھتے ہوئے نم آنکھوں سے مسکرا کر کہا...



تو چیزیں ساری پوری تھیں... پاکیزہ جیسے ہی کپڑے بدل کر باہر آئی... پارس کے معنی خیز سوال پر بوکھلائی...

شٹ اپ پارس... پاکیزہ نے خود کو کپوز کر کے اسے گھورتے ہوئے کہا...

یہ کیا ہوا ہے پاکیزہ...؟ پارس کی نظر پاکیزہ کی گردن پر موجود نشانوں پر پڑی تو پریشانی سے آگے بڑھ کر پوچھا...

پاکیزہ نے جواب دینے کی بجائے شکایتی نظروں سے اسکی طرف دیکھا...

...I'm so sorry my sweetheart

وہ کل جب تم مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھی تو برداشت نہیں کر پایا اسلیے یہ سزا دے گیا... پاس

نے پریشانی سے پاکیزہ کی گردن پر انگلی چلاتے ہوئے کہا...

پاکیزہ کی آنکھیں نم ہونے لگیں اور دل کی دھڑکن بڑھنے لگی...

پاس آگے کی طرف جھکا اور گلے میں موجود نشانوں پر اپنے لب رکھ دیے.. جس پر پاکیزہ تڑپ کر

رہ گئی اور ایک قدم پیچھے ہوئی.... پاس آگے بڑھا اور اسکی آنکھوں سے آنسو چنے لگا...

مت رویا کرو بہت تکلیف پہنچاتے مجھے تمہارے یہ آنسو... پاس نے پاکیزہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں

کے پیالے میں بھرتے ہوئے محبت سے کہا....

پاکیزہ میں سب ٹھیک کر دوں گا مجھ پر یقین کرو.... میرے پاس رہو میرے ساتھ رہو... پاس

نے اپنا سر پاکیزہ کے سر کے ساتھ لگاتے ہوئے بے بسی سے کہا....

پاکیزہ کا دل زور شور سے دھڑکنے لگا...

پاکیزہ میں جانتا ہوں تم بھی مجھ سے دور نہیں رہ سکتی... چاہے تم جتنا بھی انکار کرو.. جتنا بھی

جھٹلاؤ رہنا تم بھی بس میرے آس پاس چاہتی ہو... پاس نے پاکیزہ سے دور ہو کر اسکی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے کہا...

جس پر پاکیزہ اپنی نظریں جھکا گئی کیونکہ وہ جانتی تھی وہ سچ کہہ رہا ہے...

ایسا کچھ بھی نہیں ہے یہ غلط فہمی ہے آپکی.... پاکیزہ خود کو کمپوز کر کے کہتی ہوئی دروازے کی جانب بڑھی....

پاکیزہ اگر آج تم مجھے ایسے ہی چھوڑ کر چلی گئی نہ میں کبھی تمہارے پیچھے نہیں آؤں گا اور نہ ہی کبھی تم سے کوئی بات کروں گا... یہ یاد رکھنا تم..

اس سے پہلے پاکیزہ دروازے کھول کر باہر نکل جاتی پارس کے الفاظ پر اسکے دل کی دھڑکن تھمی اور آنکھیں شدت سے برسنے لگیں...

وہ دروازے کے پاس کھڑی بے بسی سے سوچنے لگی واپس پلٹے یا باہر نکل جائے...
دل کی پکار پر لبیک کہتی اس نے پلٹ کر پارس کی طرف دیکھا جو زخمی نظروں سے اسکی جانب ہی دیکھ رہا تھا... پاکیزہ بھاگتے ہوئے جاکر پارس کی بانہوں میں جا سمائی... جسے پارس نے شدت سے خود میں بھینچ لیا... دونوں کی آنکھیں بھینگنے لگیں...
مجھے یقین تھا پاکیزہ تم نہیں جاؤ گی...

پارس نے پاکیزہ کے گرد گرفت سخت کر کے محبت سے نم لہجے میں کہا...

Paras we can't be together because you broke my
...trust

اور جب کوئی چیز ٹوٹ جاتی ہے وہ دوبارہ سے پہلے کے جیسی نہیں جڑتی.... پاکیزہ نے نم لہجے میں پارس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا... اور اسکی گرفت سے نکل کر دروازے کی جانب بھاگی...

ایک منٹ پاکیزہ.... پارس نے تلخ لہجے میں پاکیزہ کو پکارا جسکا ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر
تھما....

ہمارا رشتہ ایسا تو نہیں کہ میں تمہیں تفصیل بتاؤں آج پہلی اور آخری بار اپنی صفائی پیش کر
رہا... قسم خدا کی اس کے بعد کبھی نہیں دوں گا...

اس رات جو تم نے دیکھا وہ غلط تھا.. ماہا میرے ساتھ ضرور تھی اس پل... لیکن خدا گواہ ہے
جیسا تم نے سمجھا ویسا کچھ نہیں تھا.. میرا پاؤں پھسلا ماہا نے مجھے سہارا دینا چاہا اس وجہ سے
ہم دونوں بیڈ پر گر گئے... پاکیزہ نے پلٹ کر تکلیف سے پارس کی جانب دیکھا... اگر اتنی ہی
بے اعتباری تھی اس پل تمہیں مجھ پر تو کچھ لمحے رک کر آگے بھی دیکھ لیتی... پارس نے
بے بسی سے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

اور رہی بات میری گردن اور کندھوں پر نشانات کے وہ صرف ایک لڑائی تھی خدا کی قسم پاکیزہ
کچھ لوگوں نے حملہ کیا تھا میرا یقین کرو... پارس نے تکلیف سے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے
کہا میں نے اپنی ذات ہمیشہ تم سے تم تک محدود رکھی ہے... پارس یہ کہتے ہوئے اسکی جانب
بڑھا... پاکیزہ بے بسی سے آنکھیں بند کر گئی اور پارس کے اس تک پہنچنے سے پہلے ہی دروازہ
کھول کر باہر کی جانب بھاگی...

پاکیزہ تمہیں مجھ پر اتنی بے اعتباری کیوں ہے... اللہ کی قسم مجھ پر یقین نہ کرنے کی تمہیں
سزا دوں گا اور بعد میں شکایت نہ کرنا... پارس نے چیختے ہوئے کہا اور پاس پڑا لیمپ زمین پر

پھینک دیا...

...i hate you pakeeza

...i really hate you

پارس نے بے بسی سے زمین پر بیٹھتے ہوئے کہا.....



کیا مسئلہ ہے کبھی تو سکون سے مجھے جینے دو... پرتیکا جو ابھی گھر واپس آکر اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی... مسلسل کال آنے پر تڑخ کر بولی...

اوہ لگتا ہے میری لٹل ون آج کافی غصے میں ہے... لگتا ہے میرا سرپرائز مل گیا... کال کی دوسری جانب سے سکون بھری مسکراتی آواز گونجی...

کیسا سرپرائز.... پرتیکا نے پریشانی سے کہا...

کیوں گھر والوں نے بتایا نہیں میری فیوچر وائف کو ابھی تک.... شوخ لہجے میں کہا گیا...

باڑھ میں جاؤ تم اور میں تمہاری کوئی فیوچر وائف نہیں ہوں اسلیے اپنی حد میں رہو... پرتیکا نے سلگتے لہجے میں کہا...

پرتیکا تمیز سے رہو اور تمہارے لیے اچھا ہے تم میرے مطابق جینا سیکھ لو... اب مزید اس لہجے

میں بات کی میں برداشت نہیں کروں گا...

اس نے سختی سے کہا....

کیوں تم کہیں کے پرائم منسٹر ہو جو تمہارے کہے کے مطابق بات کروں... پرتیحا نے غصے سے کہا...

مائی لٹل ون مجھے اپنے الفاظ دہرانے کی عادت نہیں ہے... اس نے تپتے لہجے میں کہا... پرتیحا کی خوف سے دھڑکن بڑھی...

تو پھر اپنے الفاظ دہرانے کی عادت ڈال لو... پرتیحا نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا... ایک ہفتہ ہے تمہارے پاس ابھی تمہارے گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی ہوں گی.. اور اس ہفتے کے آخری دن تم میرے پاس ہوگی سارے حقوق کے ساتھ پھر دیکھوں گا تمہاری یہ زبان کیسے چلتی ہے... وہ سلگتے لہجے میں کہتا کال بند کر گیا... جبکہ ڈر اور خوف سے پرتیحا کا وجود کانپنے لگا...

یہ کیا بکواس تھی میری شادی... ابھی جا کر پوچھتی آپنی سے... پرتیحا نے گھبراتے ہوئے اپنی انگلیاں مسلی آپس میں... اور پاکیزہ کے کمرے کی جانب اپنے قدم بڑھا دیے



پاکیزہ روتے ہوئے اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو پارس کے الفاظ اس کے دل و دماغ پر چھانے لگے پارس تمہاری آنکھوں کی سچائی پر میرا دل ایمان لے آیا لیکن اسکا کیا جو میری آنکھوں نے دیکھا... پاکیزہ نے نم لہجے میں خود سے کہا...

ایک منٹ... پارس کے ساتھ ماہا تھی تو... اس نے ہی پارس کے خلاف اتنا سب بولا تھا تو پھر

وہ خود وہاں کیسے ہو سکتی ہے.. پاکیزہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی...
سچ میں کہیں کچھ ایسا تو نہیں جو میری آنکھوں سے اوجھل ہے..... پاکیزہ نے دھڑکتے دل سے
کہا....

اگر پاس سچ میں سچا ہوا تو وہ میری سوچ سے بھی بدتر مجھے سزا دے گا... اس پر یقین نہ
کرنے کی... پاکیزہ نے کپکپاتے ہوئے کہا...

مجھے فرق نہیں پڑتا سزا سے.. یا اللہ پلیز بس وہ سچا ہو... پلیز اللہ جی... کوئی وسیلہ بناؤ سب سچ
باہر آئے... پاکیزہ نے نم ہوتی آنکھوں سے کھڑکی کے پاس آکر آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے
کہا۔

آپی کیا سچ میں میری شادی ہے؟؟
پرتحا نے سیدھا پاکیزہ کے کمرے میں جا کر اس کے گرد اپنے بازو حائل کر کے کندھے کے
ساتھ سر ٹکا کر نم لہجے میں پوچھا.... پاکیزہ جو کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے اپنی سوچوں میں لگن
تھی... پرتحا کی آواز پر ایک دم ہوش میں آئی لیکن اس کے الفاظ میں درد محسوس کر کے اس کے
دل میں چبن سی اٹھی اس نے اپنا رخ پرتحا کی جانب کیا...

گڑیا رو کیوں رہی ہو... پلیز ایسے پریشان نہ ہو.... پاکیزہ نے آنکھوں میں نمی لیے اسے اپنے گلے

کے ساتھ لگاتے ہوئے کہا...

آپی آپ بتاؤ نہ میری شادی نہیں ہو رہی نہ... پرتحا نے امید سے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا... جس پر پاکیزہ کی آنکھیں بھینگیں لگیں...

آپی آپ رو کیوں رہی ہو پلینز بتاؤ نہ مجھے آپ کو میری قسم... پرتحا نے روتے ہوئے پاکیزہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا...

ہاں گریا تمہاری شادی ہے اس ہفتے کے آخر میں... پاکیزہ نے پرتحا کو اپنی بانہوں میں بھرتے ہوئے کہا...

پرتحا کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی...

مطلب ج جو اس نے کہا وہ وہ سچ ہے... پرتحا بے یقینی سے منہ ہی منہ میں بڑبڑائی...

پرتحا کس نے کیا کہا تھا... پاکیزہ نے نہ سمجھی سے پرتحا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

آپی میری ش ش شادی ک ک کس کے ساتھ ہو رہی ہے اور اتنی جلدی کیوں.. پرتحا نے بے بسی سے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

میری جان اتنی ٹینشن نہ لو پلینز... ماموں افنان کے بیٹے ساتھ ہو رہی ہے... اور اتنی جلدی

اسلیے کیونکہ بہت پہلے رشتہ دادا جی دے چکے تھے.. انہوں نے میری بھی کہیں پہ بات فلکس

کی ہوئی ہے... آخری الفاظ پاکیزہ نے انتہائی تکلیف سے کہے.... پرتحا کو لگا کوئی پگلتا سیسہ اس

کے کانوں میں انڈیل رہا ہو....

آپی کچھ کرو پلزم م مجھے یہ شادی نہیں کرنی... پرتکا نے شدت سے روتے ہوئے کہا...
پرتکا ایسے مت رو پلزم میری گڑیا یقین کرو وہ بہت ہنس مکھ اور خوش مزاج ہے.. تمہیں بہت
خوش رکھے گا... پاکیزہ نے نم لہجے میں کہتے ہوئے اس کے بالوں پر بوسہ دیا...
وہ کتنا ظالم ہے میں جانتی ہوں... اس خوش مزاج شکل کے پیچھے کس قدر بے حس انسان ہے
کوئی مجھ سے پوچھے... پرتکا نم آنکھوں سے اپنے دل ہی دل میں بڑبڑائی لیکن زبان پر ایک لفظ
نہیں لائی...

آپی ماما پاپا خوش ہیں اس رشتے سے؟ پرتکا نے ذخمی نظروں سے پاکیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے
کہا...
ہاں گڑیا پاپا خوش ہیں اور ماما بھی... اس وجہ سے تو شادی کر رہے... پاکیزہ نے پرتکا کی آنکھوں
سے آنسو چنتے ہوئے کہا...

اوکے آپ ماما پاپا خوش تو میں بھی خوش ہوں یہ شادی تو کچھ بھی نہیں انکو مسکراتا دیکھنے کیلئے
میں اپنی جان بھی وار دوں مجھے کوئی اعتراض نہیں اس شادی سے... پرتکا نے درد بھری
مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر کہا...

پاکیزہ نے آگے بڑھ کر پرتکا کو اپنے سینے میں بھینچ لیا...
میں تمہاری زندگی جہنم بنا دوں گی... بہت شوق ہے نہ تمہیں مجھ سے شادی کرنے کا... دیکھنا
میں تمہارا حال کیا کرتی ہوں... پرتکا نے اپنے آنسو صاف کرتے اپنے دل میں مضبوط لہجے سے

کہا... اور پاکیزہ کے گرد اپنی گرفت سخت کر دی...

تم کتنی اچھی ہو پرتحا... اور میں کس قدر بری ہوں... تم ماما پاپا کیلئے خوشی کا باعث بنو گی اور میں تکلیف کا... ماما پاپا کو جب پتہ چلے گا میں پہلے سے نکاح میں ہوں کس قدر تکلیف سے گزریں گے.. آئی ہیٹ یو پارس میرے ماں باپ کو جس دن میری وجہ سے تکلیف ہوئی میں تمہارا جینا حرام کر دوں گی اور تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی... پاکیزہ نے برستی آنکھوں سے پرتحا کے گرد اپنی گرفت سخت کر کے اپنے دل ہی دل میں بولی...

Pareeha I'm really proud of you..!!

پاکیزہ نے پرتحا کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا...

پرتحا نے مسکرا کر پاکیزہ کی جانب دیکھا...

آپی کچھ دیر آپ کے پاس رہنا چاہتی ہوں... پرتحا پاکیزہ کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر لے گئی اسے بٹھا کر خود اسکی خود میں سر رکھ کر لیٹ گئی...

کھانا کھایا ہے...؟؟ پاکیزہ نے محبت سے پرتحا کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے پوچھا...

جی آپی دوست کی طرف سے کھالیا تھا... پرتحا نے آنکھیں بند کرتے ہوئے ہی کہا...

اوکے گریٹا... پاکیزہ نے نیچے جھک کر اس کے ماتھے پر لب رکھا کر کہا... کیونکہ وہ جانتی تھی

اسکی بہن اس وقت درد میں ہے لیکن مضبوط ہونے کا مظاہرہ کر رہی ہے...



زاویار اور پارس رات لاہور آگئے تھے لڑکیوں سے بات کرنے کے بعد وہ لوگ سونے کیلئے اپنے اپنے کمروں کی جانب بڑھ گئے تھے کیونکہ صبح 11 بجے ان کا ارادہ نکلنے کا تھا...
کیا مسئلہ ہے کیوں صبح صبح تنگ کر رہا ہے...؟؟ پارس جو سو رہا تھا مسلسل کال آنے پر نام دیکھ کر تلخ لہجے میں بولا...

اتنا بھی غصے کرنے کی ضرورت نہیں ہے... بس یاد آرہی تھی تیری...
سامنے سے شوخ لہجے میں کہا گیا...

باڑھ میں جاؤ تم... میں تمہاری بیوی نہیں ہوں جس کی تجھے یاد آرہی تھی... پارس نے سلگتے لہجے میں کہا... ابھی ابھی تو کچھ دیر پہلے وہ اس ظالم کی یادوں سے جان چھڑا کر سویا تھا اور یہ آفت حاضر ہوگئی.. پارس کا دل کیا فون میں سے ہی اسکا گلا دبا دے...
ویسے مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے تو ہاں کر میں پرتیحا کو چھوڑ کر تجھ سے ہی شادی کر لیتا...
موبائل سے شرارت بھری آواز گونجی...

اسد تو یہ شادی کیوں کر رہا ہے اور وہ بھی اتنی جلدی... پارس نے اسد کے مذاق کو نظر انداز کر کے سنجیدگی سے کہا...

حد ہے خود چار سال پہلے کا نکاح کر کے بیٹھا ہے اور مجھ جیسا معصوم سا شخص اب کر رہا اور تجھے اعتراض ہو رہا میں بھی چاہتا میرے بھی کوئی چار پانچ بچے ہوں... اسد نے منہ پھولا کر کہا...

زیادہ ڈرامے بازی نہ کر میں تجھے جانتا ہوں اچھے سے... اصل وجہ بتا شادی کی... پارس نے سختی سے کہا...

چار سال پہلے شادی پر دیکھا تھا اسکا چہرہ کبھی بھولا ہی نہیں... میں محبت کرنے لگا ہوں اس سے... اسلیے شادی کر رہا... اسد نے بھی سنجیدگی سے جواب دیا....

لیکن اسد وہ بہت معصوم ہے بالکل گریا کے جیسے نازک.. اور بعض اوقات جتنا تو سنگدل ہو جاتا ہے میں جانتا ہوں... پارس نے پریشانی سے کہا...

پارس تجھ سے زیادہ نہیں ہوں جتنے تم ظالم ہو میں تو کچھ بھی نہیں ہوں... اور ویسے بھی تو جانتا ہے مجھے غصہ کب آتا ہے اور تو مجھے سنبھالنا بھی جانتا ہے... بس آس پاس رہا کر میرے... اسد نے منہ بنا کر کہا...

بہت ہی کوئی فضول انسان ہو تم... ترس آ رہا ہے مجھے پرتکا پر... پارس نے مسکراتے ہوئے کہا...

ترس اس پر نہیں مجھ پر کھاؤ بالکل جنگلی بلی ہے نوچتا جانتی ہے... اسد نے پرتکا کو سوچتے ہوئے مسکرا کہا...

چلو جتنے تم برے ہو وہ تمہیں سنبھال لے گی... پارس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا...

بالکل ویسے ہی جیسے تم جانتے ہو مجھے ہینڈل کرنا... مجھے بہت محبت ہے تم دونوں سے ہی... اسد نے محبت سے کہا...

جانتا ہوں میں... تو بھی مجھے بہت عزیز ہے... پارس نے مسکراتے ہوئے کہا...
ویسے تجھے شادی میری طرف سے دیکھنی چاہیے پھوپھو کو بھی بولو ہمارے ہاں آئیں... اسد نے
منہ بسور کر کہا..

ہا ہا اوکے ماما کو اسلام آباد جا کر تمہارا پیغام دے دوں گا... پارس نے مسکراتے ہوئے کہا...
اہم اہم تم پاکیزہ سے دور نہیں رہ سکتے.... اسد نے شرارت سے کہا...
جبکہ پارس خاموش ہو گیا...

پارس سب ٹھیک ہے... کچھ ہے تو مجھے بتا سکتا ہے... اسد نے پریشانی سے کہا...
کچھ نہیں یار سب ٹھیک ہے... پارس نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا...
ٹینشن نہ لے یار سب ٹھیک ہو جائے گا... تم دونوں مقناطیس کی طرح ہو کوئی بھی ایک دور
جانے کی کوشش کرے گا دوسرے والا اسے واپس سے اپنی جانب کھینچ لے گا... اس وجہ
سے پریشان نہ ہو... تم دونوں کبھی دور نہیں رہ سکتے سب جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا... اسد
نے یقین سے کہا جبکہ دل میں کہیں تکلیف سی اٹھی...

وہ جانا چاہے بھی مجھ سے دور تو میں کبھی جانے نہ دوں... پارس نے سلگتے لہجے میں کہا...
خیر اسد بعد میں بات کرتا ہوں.. پارس کہتے ہی کال رکھ گیا...

پاکیزہ بہت بیانک سزا دوں گا تمہیں مجھ پر یقین نہ کرنے کی... پارس نے غصے سے کہا اور
سگریٹ سلگا کر پینے لگا تاکہ دل میں اٹھتے درد کا اثر زائل کر سکے....



پرتھا جو پاکیزہ کے پاس ہی سوئی تھی ابھی اپنے روم میں آئی تو اسکی نظر اپنے سیل پر پڑی جہاں
اسد کی بہت سی کالز آئی ہوئی تھی..
اس نے اسد کو واپس سے کال ملائی...

Hey! my little one How are you?

اسد کی مسکراتی آواز کال سے گونجی...
پرتھا کا دل کیا اس کے چہرے سے مسکراہٹ نوچ لے...
تم بہت پچھتاؤ گے میں تمہاری زندگی جہنم بنا دوں گی... پرتھا نے سلگتے لہجے میں کہا...
جس انداز سے بات کر رہی ہو لگتا ہے پتا چل گیا میری لٹل ون کو اپنی شادی کی نیوز
کا... اسد نے طنزیہ لہجے میں کہا...

you are going to pay for this...

پرتھا نے غصے سے کہا...

of course, i will provide you with financial support my

little peach, Don't worry

اسد نے پرتھا کی حالت کا مزہ لیتے ہوئے کہا...

I'm going to ruin your life trust me..

پرتحا نے دھمکی دی...

Oh little peach, why don't you be a good girl

اور جاؤ جا کر اپنی شادی کی اچھے سے تیاریاں کرو.. بہت جلد تم صرف میری ہوگی.. صرف اور صرف میری...

اسد نے پرتحا کی دھمکی کا اثر لیے بغیر سکون سے کہا...

تم جہنم میں جاؤ میں تمہارا ہر دن حرام کر دوں گی ایڈیٹ انسان ... پرتحا نے نم لہجے میں کہا... بہت فضول بولتی ہو پرتحا میں آرام سے بات کر رہا ہوں تو کرنے دو میرے صبر کا امتحان مت لو ورنہ نتائج تمہارے حق میں اچھے نہیں آئیں گے یقین کرو... اسد نے چبا چبا کر ایک لفظ کہا...

کیا کر لو گے... جو کرنا ہے کر لو میں ڈرتی نہیں ہوں تم سے... پرتحا نے تلخ لہجے میں کہا... تو پھر ڈرو اور تمہاری اس زبان درازی کا تمہیں بہت جلد گفٹ دوں گا... ویٹ اینڈ واچ... اسد غصے سے کہتا کال بند کر گیا...

جبکہ پرتحا کی خوف سے دھڑکن بڑھنے لگی...

اب یہ کیا کرنے والا ہے... ایک تو جو کہتا ہے کرتا ہے.. باڑھ میں جائے میں نہیں ڈرتی... پرتحا نے خود کے ڈر پر قابو پاتے ہوئے کہا...

"یہ کیا سن رہی ہوں میں، تم پاکیزہ سے نہیں پرتکا سے شادی کر رہے ہو کیوں...؟"
ماہا کو جب سے پتہ چلا تھا اسد کی شادی پرتکا سے ہو رہی ہے اسے کسی پل چین نہیں آیا تو
اسد کو کال ملا کر سلگتے ہوئے لہجے میں کہا....

...it's none of your business... so behave yourself

اسد کی شعلہ برساتی آواز گونجی...

"مجھے جاننا ہے جب تم نے سب پاکیزہ کیلئے کیا تو شادی پرتکا سے کیوں..."
ماہا نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا....

"میری مرضی تم سے مطلب"

اسد نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور سگریٹ سلگائی...

"تمہاری باتیں بڑی بڑی اور کام انتہائی فضول ہیں... محبت کے دعوے کسی اور کیلئے شادی
کسی اور سے واہ"

ماہا نے چبوتے ہوئے لہجے میں کہا...

...you shut up idiot"

میں نے کب کہا مجھے اس سے محبت ہے... اس لیے اپنی زبان سنبھال کر بات کرو، ورنہ

اسے کاٹنے میں مجھے 2 پل بھی نہیں لگیں گے" اسد نے سلگتے لہجے میں کہا..

"ال ل لیکن پھر جب بھی میں تمہارے سامنے پاکیزہ کے بارے میں کچھ کہتی تھی تمہیں اتنا برا

کیوں لگتا تھا..؟

ماہا نے ڈرتے ہوئے پوچھا...

"کیونکہ وہ میری نظر میں عزت کے مقام پہ ہے میں نے اسے ہمیشہ اپنی چھوٹی بہن سمجھا ہے... اب تم اپنی بکواس بند کرو گی..."

اسد نے غصے سے کہا...

"پھر ان دونوں کو علیحدہ کیوں کیا؟"

ماہا نے حیرت سے پوچھا...

"تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتا اور آئندہ تمہارے منہ سے اس حوالے سے میرا ذکر آیا تو اللہ کی قسم میں تمہیں موت سے بھی بدتر سزا دوں گا..." اسد سلگتے ہوئے لہجے میں کہہ کر کال بند کر گیا...

ماہا کا پورا وجود ڈر اور خوف سے لرزا... انتہائی کوئی بے حس انسان ہے.. سوچا تھا پاکیزہ سے شادی کر لے گا میرا رستہ مزید صاف ہو جائے گا... لیکن چلو خیر ہے پارس پہلے ہی پاکیزہ سے نفرت کرتا ہے میں اسکا پورا فائدہ اٹھاؤں گی اسد تمہاری شادی میں... ماہا منہ ہی منہ میں بڑبڑائی...



پرہیز بیٹا آپ سے کچھ بات کرنی ہے...

ملیجہ بیگم حسن کے ساتھ پرتکا کے کمرے میں داخل ہو کر بولیں...

پرتکا جو لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہی تھی گھبرا کا اپنے پیرنٹس کی طرف دیکھا... کیونکہ وہ جانتی تھی انہوں نے کیا بات کرنی ہے..

ج ج جی ماما آئیں بیٹھیں.. بولیں پلیز... پرتکا نے حسن صاحب اور ملیجہ کو بٹھاتے ہوئے کہا... حسن اور ملیجہ نے پریشانی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا...

کیا ہوا ہے پاپا جو بھی کہنا ہے آرام سے کہیں.... پرتکا نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے مسکرا کر کہا...

حسن صاحب نے پرتکا کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے اور ملیجہ کے درمیان بٹھایا... آپ کو بھروسہ لے نہ ہم یہ... ملیجہ نے محبت سے پرتکا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا... جی ماما خود سے بھی زیادہ... پرتکا نے مسکراتے ہوئے کہا...

بیٹا میں نے آپکی شادی اسد کے ساتھ فکس کی ہے جو 6 دن بعد ہے... حسن نے کہہ کر پرتکا کی جانب دیکھا...

پرتکا کے دل کی دھڑکن خوف سے بڑی..

پ پ پاپا اتنی جلدی کیوں.... پرتکا نے سب جانتے ہوئے بھی لڑکھڑاتی آواز میں کہا... اور اسکی آنکھیں برسنے لگیں.

شش بیٹا چپ... بالکل بھی پریشان نہ ہوں,, ہم آپکے پاس ہی ہیں جب بھی آپکا دل کرے گا

میں خود جا کر اپنی بیٹی کو لے آیا کروں گا... حسن صاحب نے پرتکا کے ماتھے کو چومتے ہوئے
نم لہجے میں کہا...

اپنے پاپا کے لہجے میں نمی محسوس کر کے پرتکا کو تکلیف ہوئی..

پرامس پاپا... پرتکا نے خود کو کمپوز کرتے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے کہا...

"ہاں پاپا کی جان پرامس... اسد تمہارا بہت خیال رکھے گا اگر اسکی وجہ سے کبھی بھی تمہاری
آنکھیں ہلکی سی نم ہوئیں تو تم نے مجھے کال کر کے بتانا ہے,, دیکھنا میں کیسے اسکی ٹانگیں
توڑتا..." حسن نے محبت سے پرتکا کے بال سہلاتے ہوئے کہا...

...Papa i love you"

مجھے یقین ہے آپ پہ.. اگر آپ نے کچھ سوچا ہے تو اچھا ہی ہوگا میرے حق میں... " پرتکا نے
محبت سے حسن کے گلے لگتے ہوئے کہا...

بلیچ نے پرتکا کے بال سہلائے اور محبت سے اپنے شوہر کی جانب دیکھا.. جن کے چہرہ پر خوشی
کا عنصر نمایاں تھا...

اٹھو پرتکا پھر تم پاکیزہ اور عنایا کے ساتھ شاپنگ کر آؤ... میں نے پاکیزہ کو بولا ہے اس نے
عنایا کو کال کر دی ہوگی.. جو بھی چاہیے ہو آرام سے خرید لینا میرا بیٹا.. بلیچ نے محبت سے
پرتکا کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا جو حسن کے سینے کے ساتھ چپک کر بیٹھی تھی...

جی ماما... پرتکا نے حسن صاحب کے گرد گرفت سخت کرتے ہوئے کہا...

ماں باپ کی خوشی میں خوش ہونے سے دل میں کتنا سکون سا اترتا ہے... پرتکا دل ہی دل میں بولی..

اللہ آپ دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے اور ہم سب بہن بھائیوں کو آپکی خوشی کا باعث بنائے ہمیشہ.. ہم لوگوں کی وجہ سے آپ لوگوں کی آنکھیں کبھی نم نہ ہوں... پرتکا نے دل سے دعا کی...



تم کتنی بری ہو پاکیزہ اتنا کچھ ہو گیا اور تم نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا... عنایا نے پاکیزہ کو گھورتے ہوئے ہلکی آواز میں کہا کیونکہ اس وقت وہ لوگ مال میں شاپنگ کر رہی تھی وہ شور کر کے لوگوں کو اپنی جانب متوجہ نہیں کرنا چاہتی تھی.. کیا ہو گیا ہے عنایا کال پہ بتایا تو تھا اب میرا سر کھانا بند کرو اس میں پہلے ہی درد ہے.. پاکیزہ نے منہ بسور کر کہا اور پرتکا کی جانب قدم بڑھائے...

پاکیزہ جیسے تم نے بتایا مجھے لگ رہا ہے پارس سچا ہے... عنایا نے پاکیزہ کا ہاتھ تھام کر اسکا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے کہا....

مجھے بھی یہی لگتا ہے لیکن اسکا کیا جو مہوش آپی نے کہا اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا... پاکیزہ نے تکلیف سے کہا...

ایک منٹ پاکیزہ تم نے کہا تمہیں یہ سب ماہا نے بتایا تھا اور ماہا ہی پارس کے ساتھ تھی اس

دن.. تمہیں نہیں لگتا کچھ گر بڑ ہے... عنایا نے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا...

لیکن وہی تو وہ اسے ناپسند کرتی تھی پھر اسکے اتنا قریب کیوں... یہی سوال میرے ذہن میں

بھی چلتا ہے... پاکیزہ نے اپنے لب چباتے ہوئے کہا...

ایک منٹ پاکیزہ کہیں وہ پاس سے محبت تو نہیں کرتی اور اس وجہ سے اس نے یہ سب کیا

ہو... عنایا نے پاکیزہ کے لب اسکے دانتوں سے آزاد کرتے ہوئے حیرت سے کہا...

پاکیزہ نے پھٹی ہوئی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا...

ایسا بھی اب کچھ نہیں ہے... پاکیزہ نے اپنی بڑھتی دھڑکنوں کو قابو کرتے ہوئے کہا...

یار پھر بھی..

آپ دونوں یہاں شاپنگ کرنے آئیں تھیں میرے خیال سے... پرتیحا نے ان کے پاس آکر

گھورتے ہوئے کہا...

ایک تو جن لوگوں کی شادیاں ہوتی انکے تیور ہی بدل جاتے... عنایا نے پرتیحا کی طرف دیکھ کر منہ

پھولا کر کہا...

جی اب آگے بڑھیں اور شاپنگ کریں مجھے اپنی ماما کو دکھانی گھر جا کر... پرتیحا نے مسکراتے

ہوئے کہا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر آگے کی جانب بڑھ گئی...



"وہ سامنے تم لوگوں کا بھائی ہے نہ..." پاکیزہ پرتکا اور عنایا جب مسلسل تین سے زائد گھنٹے شاپنگ کر کے تھک گئیں تو ہوٹل میں کھانا کھانے کی غرض سے آگئیں لیکن سامنے ایک کارنر میں زاویار کو دیکھ کر عنایا نے کہا...

ہاں یہ تو بھائی ہیں، یہ لوگ لاہور سے آگئے مطلب.. لیکن یہاں کیا کر رہے ہیں.... پرتکا نے سامنے زاویار کو دیکھتے ہوئے کہا...

سامنے لڑکی نہیں نظر آرہی اسکے ساتھ... شاید اسکو کھانا کھلانے لایا ہو... عنایا نے تکلیف سے سامنے زاویار کو ایک لڑکی کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر کہا...

یار ہو سکتا ہے کوئی کلائنٹ ہو.. پاکیزہ نے اپنی دوست کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر دلیل دینا چاہی...

چلو رکو زرا تمہارے بھائی کو مزا چکھا کر آتی کچھ ادھار رہتے باقی... عنایا نے شوخ لہجے میں کہا... عنایا تم کیا کرنے والی ہو... پاکیزہ نے پریشانی سے کہا کیونکہ اسے اپنی سہیلی کے شیطانی دماغ کا اچھے سے اندازہ تھا...

آپی کیا کرنے والی ہیں... پرتکا نے بھی تجسس سے پوچھا...

کچھ زیادہ نہیں میری جان تمہارے بھائی نے مجھ سے سوری بلوایا تھا بس اسی کا چھوٹا سا بدلہ

لینا.. عنایا نے شرارت سے پرتکا کے بال سہلائے اور زاویار کی جانب اپنے قدم بڑھا دیے...

یہ کبھی بعض نہیں آتے ہمیشہ لڑتے رہتے پتہ نہیں کیا ملتا ان دونوں کو.... پاکیزہ نے پریشانی

سے کہا.... آپنی انکی لڑائی میں بھی مزا ہے... جیسے دونوں ایک دوسرے کیلئے ہی بنے
ہوں.... پرتیحا نے محبت سے سامنے عنایا اور زاویار کو ایک دوسرے سے الجھتے ہوئے دیکھ کر
مسکرا کر کہا....

یہ تو ہے... پاکیزہ بھی مسکرا دی.....



ہائے مسٹر ہی کیسے ہیں؟؟ عنایا نے زاویار کے ٹیبل پر جا کر شوخ لہجے میں کہا...
زاویار جو سامنے بیٹھی لڑکی سے بات کرنے میں مصروف تھا عنایا کے الفاظ سن کر بے یقینی
سے اسکی طرف دیکھا...

کیا مطلب ہے تمہارا اور تم یہاں کیا کر رہی ہو... زاویار نے اپنی سیٹ سے اٹھ کر عنایا کو
دیکھتے ہوئے دانت پیس کر کہا...

nothing special my dear Hubby,

صرف شاپنگ کی ہے پھر بھوک لگی تو ادھر آئی... لیکن آپکو یہاں دیکھ کر آپ کے پاس چلی
آئی... عنایا نے زاویار کے گال کھینچتے ہوئے شرارت سے کہا...

جبکہ زاویار نے صدمے سے عنایا کی طرف دیکھا اور پھر سامنے بیٹھی لڑکی کی طرف...

کیا بکواس کر رہی ہو... دماغی توازن درست ہے تمہارا.... زاویار نے عنایا کے کان میں سرگوشی
نما آواز میں کہا...

oh my dear hubby..you are so sweet.. i missed you
too...

عنایا نے زاویار کی طرف دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تاکہ ساتھ بیٹھی لڑکی بھی سن سکے...
عنایا کیوں کر رہی ہو یہ سب پاگل واکل تو نہیں ہو گئی... زاویار نے عنایا کو بازو سے پکڑ کر
بالکل اپنے قریب کرتے ہوئے ہلکی آواز میں اچھے ہوئے لہجے میں پوچھا...

یاد ہے گھر چھوڑتے ہوئے سوری بلوایا تھا,, اسلیے اب تم مجھے سوری بولو ورنہ بھگتو یہ
سب.... عنایا نے زاویار کے کان میں ہلکی آواز میں کہا...

یہ بات ہے میری جان اب دیکھو میں کیا کرتا ہوں... زاویار عنایا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
شوخی لہجے میں کہا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر کرسی پر بٹھایا...

عنایا کے دل کی دھڑکن بڑھی مگر خود کو کمپوز کرتی وہاں بیٹھ گئی اور اپنی نظر پاکیزہ لوگوں کے
ٹیبل کی جانب گھومائی جہاں پارس اور پاکیزہ کسی بحث میں مصروف تھے...

اوہ میرے اللہ جی اگر زاویار نے سامنے کا منظر دیکھ لیا تو... نہیں بالکل بھی نہیں... مجھے یہ
نائک جاری رکھنا پڑے گا اب... عنایا نے اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لاتے ہوئے زاویار کی طرف
دیکھا..

سر زاویار آپ میرڈ ہیں... سامنے بیٹھی لڑکی نے پوچھا.... عنایا نے گھبرا کر اس لڑکی اور پھر زاویار
کو دیکھا....

جی مس عینی یہ میری وائف ہیں زاویار نے عنایا کا ہاتھ پکڑ کر اس پر بوسہ دیتے ہوئے شوخ لہجے میں مسکرا کر کہا... زاویار کی بے باکی پر عنایا نے حیرت اور صدمے کے ملے جلے تاثرات سے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا جو زاویار کے لمس کی وجہ سے جلنے لگا تھا اور ساتھ ہی نظر اٹھا کر زاویار کے چہرے کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں میں شرارت جھلک رہی تھی...

اوہ واؤ ماشاء اللہ بہت پیارا کپل ہے... بہت اچھے لگتے آپ دونوں ساتھ میں.... عینی نے محبت پاش نظروں سے دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

جی شکریہ مس عینی... زاویار نے اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا کیونکہ اب اسے عنایا کی حالت مزادے رہی تھی...

عنایا نے اپنا ہاتھ زاویار کی گرفت سے نکالنا چاہا جس پر زاویار نے اپنی گرفت سخت کر دی... تو مسسز زاویار یہ سامنے جو بیٹھی ہیں وہ میری سیکرٹری ہیں انہوں نے کچھ دن پہلے ہی جوائن کیا ہے... اکیچلی میں پارس اور اسد تھوڑا گھومنے کی غرض سے گھر سے نکلے تھے، مگر کچھ کاغذات پر میرے سائن ضروری تھی تو میں نے انہیں یہاں بلوا لیا... زاویار نے عنایا کو دیکھتے ہوئے کہا جو نروس ہونے کی وجہ سے اپنے لب کاٹ رہی تھی... زاویار نے اپنے انگوٹھے اور انگلی کی مدد سے اسکے لب آزاد کروائے... عنایا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...

م م میں جارہی... عنایا نے اٹھتے ہوئے کہا...

نہیں ابھی کہاں... ابھی بیٹھو میرے ساتھ مسسز زاویار... مس عینی جانے ہی لگی ہیں... ہم

ساتھ کھانا کھاتے... زاویار نے عنایا کو بٹھاتے ہوئے شرارت سے کہا..

جی سر اور میم آپ لوگ اپنے پرائیویٹ مومنٹ انجوائے کریں میں نکلتی ہوں میرا کام ہو گیا...
عینی نے اٹھتے ہوئے کہا...

عنایا نے گھبرا کر عینی کی جانب دیکھا..

یا اللہ میں اسے تنگ کرنے کی غرض سے آئی تھی لیکن یہاں سب الٹا ہو گیا...

عنایا منہ ہی منہ میں بڑبڑائی....

اوکے مس عینی آپ جائیں... زاویار نے عینی کو کہہ کر اپنی نظر عنایا کے چہرے پر کمپوز کی
جسکی ہوائیاں اڑی ہوئی لگ رہی تھیں....

تو مسسز زاویار کیا منگواؤ آپ کیلئے..... زاویار نے عنایا کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا...
دیکھو تمیز سے رہو اور میں تمہاری بیوی نہیں ہوں..... عنایا نے تپے ہوئے لہجے میں کہا..... اور
سامنے دیکھا جہاں اب پاکیزہ اکیلی بیٹھی ہوئی تھی....

یار وہ اپنی لڑکیاں ہیں نہ سامنے...؟؟

اسد اور پارس جو باتیں کرتے اندر آرہے تھے اسد کی پاکیزہ اور پرتکا پر نظر پڑی تو بولا...
ہاں لیکن یہ یہاں کیا کر رہی ہیں...؟؟ پارس نے اسد کی نگاہوں کی سمت دیکھتے ہوئے غصے
سے کہا...

یار میں پرتحا سے بات کرنا چاہ رہا تھا اکیلے میں.... ابھی کر سکتا پلیز سنبھال لے سب.... اسد نے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے التجائیہ کہا....

اوکے لیکن تمیز کے دائرے میں رہنا اگر تم نے زرا بھی اسے ہرٹ کیا میں تمہاری گردن توڑ دوں گا.... پارس نے اسد کو گھورتے ہوئے کہا.... کبھی نہیں کرتا یار فکر نہ کر....

اسد نے معصومیت سے پارس کی جانب دیکھ کر کہا.... جس پر پارس مسکرا دیا....

اسد نے گرین سگنل سمجھ کر اپنا سیل نکالا اور پرتحا کو کال کرنے لگا....



پرتحا جو مزے سے پاکیزہ ساتھ باتیں کر رہی تھی سیل پر کال آنے سے پہلے تو آگنور کر گئی مگر مسلسل کال آنے کی وجہ سے سیل نکال کر دیکھنے لگی.... لیکن نمبر دیکھ کر اسکے چہرے پر گھبراہٹ چھائی....

کیا ہوا گریٹا کس کی کال آرہی.. پاکیزہ نے پریشانی سے کہا....

آپی دوست کی ہے,, بعد میں بات کر لوں گی... پرتحا نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا.... لیکن پھر سے کال آنے لگی....

لگتا ہے کچھ ضروری ہے تم اٹھا لو.... پاکیزہ نے پرتحا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

اوکے آپي يهاں تھوڑا شور ہے,, ميں باہر جا کر بات کر کے آتی ہوں.... پرتکا نے اٹھتے ہوئے کہا...

چلو ميں بھی ساتھ آتی.... پاكيزہ نے بھی اٹھتے ہوئے کہا...
نہیں آپي آپ پریشان نہ ہوں ميں بس ابھی آرہی... عنایا آپي ہم دونوں کو يهاں نہ دیکھ کر پریشان نہ ہو جائیں....

اوکے گریا ديہان سے جانا پھر.... پاكيزہ نے سيٹ پر بيٹھتے ہوئے کہا...
آپي پریشان نہ ہوں بس ابھی آئی.... پرتکا کہہ کر باہر کی جانب بڑھ گئی....



تم يهاں کیا کر رہی ہو...؟؟؟ پارس نے پاكيزہ کے پاس جا کر اسے گھورتے ہوئے کہا... پاكيزہ جو پرتکا کے جانے کے بعد اکیلی بيٹھی ہوئی تھی پارس کی آواز سن کر گھبرا کر اسکی جانب دیکھا...

ت ت تم يهاں کیا کر رہے ہو...؟؟ پاكيزہ نے زاويار کے ٹیبل کی جانب دیکھ کر لڑکھڑاتی آواز ميں کہا...

يہ ميرے سوال کا جواب نہیں ہے... پارس نے پاكيزہ کے ساتھ بيٹھ کر اسکا بازو زور سے پکڑ کر کہا...

پ پ پارس پاگل ہو گئے ہو اپنے پیچھے دیکھو بھائی موجود ہیں... ميرابازو چھوڑو... پاكيزہ نے

بے بسی سے پارس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

میرے سوال کا جواب دو میں چھوڑ دوں گا ورنہ ایسے ہی بیٹھی رہو...

پارس نے پاکیزہ کے بازو پر گرفت مزید سخت کر کے کہا...

تم انتہائی کوئی فضول انسان ہو اور شرم تو آتی ہی نہیں ہے... پاکیزہ نے غصے سے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اپنا پاؤں اسکے پاؤں پر زور سے مارا....

آؤچ جنگلی بلی... شرم کرو اپنے شوہر کو مار رہی... پارس نے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے منہ پھولا کر کہا...

پارس زیادہ شوخ ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور جاؤ یہاں سے اس سے پہلے بھائی دیکھ لیں ہمیں.... پاکیزہ نے پارس کو گھورتے ہوئے کہا اور اس سے اپنا بازو چھڑانا چاہا...

مجھے فرق نہیں پڑتا تمہارے بھائی کے دیکھنے یا نہ دیکھنے سے... تم بیوی ہو میری... پارس نے پاکیزہ کے کان میں سرگوشی نما الفاظ میں کہہ کر اسکے کان کی لو کو چوما...

جس پر پاکیزہ جی جان سے لرز گئی...

ت ت تم میں ت تھوڑی سی بھی شرم ہے یہ پبلک پلیس ہے تمہارا بیڈروم نہیں.. جاؤ یہاں سے... پاکیزہ نے شرم اور غصے کے ملے جلے تاثرات میں کہا...

مطلب بیڈروم میں جا کر یہ سب کرنے کی اجازت ہے...؟؟ پارس نے شرارت سے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

شرم و حیاء اور گھبراہٹ سے پاکیزہ کی پلکیں لرزنے لگیں....

ت ت تم انتہائی کوئی بے شرم انسان ہو... مجھ سے ایسی فضول باتیں نہ کیا کرو... کسی اور سے جا کر کر لو... اور یہاں سے غائب ہوں...

پاکیزہ نے پارس گھورتے ہوئے کہا...

میں کسی اور کے ساتھ جا کر ایسے بات کروں گا... تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا...؟؟
پارس نے پاکیزہ کے بازو پر گرفت ہلکی کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اداسی سے پوچھا...
نہیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میری طرف سے تم کسی اور سے شادی بھی کر لو... بس یہاں سے جاؤ... پاکیزہ نے اپنا بازو پارس کی گرفت سے کھینچتے ہوئے کہا...

سچ میں تمہیں نہیں فرق پڑے گا...؟؟

پارس نے زخمی نظروں سے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

نہیں... کوئی فرق نہیں پڑتا... اب تم جاؤ گے یہاں سے...؟؟

پاکیزہ نے اپنی نظریں نیچے جھکاتے ہوئے کہا...

پارس کے دل میں تکلیف سی اٹھی...

پاکیزہ تم ہمیشہ مجھے ٹھکراتی آئی ہو، لیکن میں تمہارے پیچھے ہمیشہ آتا آیا ہوں...

تم الزام لگاتی آئی ہو.. میں سہتا آیا ہوں...

تم نفرت کا اظہار صرف لفظوں سے نہیں عمل سے بھی کرتی آئی ہو...

میں نفرت کا اظہار تو کرتا آیا ہوں مگر اسکے باوجود صرف اپنے دل کی پکار پر لبیک کہتا نفرت کو پیچھے چھوڑتا آیا ہوں....

پارس نے درد، اذیت، اور بے بسی سے ایک ایک لفظ ادا کیا... اور ساتھ ہی اسکی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا....

پاکیزہ کا دل تکلیف سے پھٹنے لگا اسنے آگے بڑھا کر پارس کا چہرہ چھونا چاہا جسے پارس نے جھٹک دیا....

پاکیزہ نے درد سے اپنی آنکھیں بند کر لیں... اور اسکی آنکھیں نم ہونے لگیں....
تم کہتی ہو... میں پتھر ہوں... پارس نے زخمی مسکراہٹ سے پاکیزہ کی جانب دیکھا...
لیکن پاکیزہ حسن اصل پتھر تو تم ہو جو لوگوں کو بغیر قصور کے سزا دیتی ہو....

میں جب سے یہاں بیٹھا ہوں... تم نے مجھے پانچ دفعہ یہاں سے چلے جانے کو کہا ہے... میرا ساتھ تمہیں کتنی تکلیف دیتا ہے نہ... اوہ سوری تکلیف نہیں.. تم تو میرے وجود کو زرا سا بھی چھو لو تو تمہیں خود سے گھن آنے لگتی ہے...

میں آئندہ پوری کوشش کروں گا تمہارے آس پاس نہیں آؤں...
پارس نے سرخ ہوتی آنکھوں سے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

پاکیزہ کو لگا جیسے آس پاس سے ساری آکسیجن ختم ہوگئی ہو... اور وہ ابھی مر جائے گی...

لیکن میرا وعدہ ہے پاکیزہ حسن.... اب سے میں نہیں آؤں گا... تم آؤ گی میرے پاس...
تمہارے سارے راستے مجھ سے شروع ہو کر مجھ پر ختم ہوں گے...

اور میں قسم کھاتا ہوں میں تمہیں شدید ازیت دوں گا... یہ صرف لفظوں کا اظہار نہیں ہے اب
عمل بھی ہوگا... اسلیے میری جان تیار رہنا... پارس پاکیزہ کے گال تھپتھپاتا سامنے سے آتی پرتیحا
کو دیکھ کر اٹھ گیا...

جبکہ پاکیزہ کی دھڑکن خوف سے بڑھنے لگی... کیونکہ آج واقعی ہی پارس کی آنکھوں میں اسنے ہر
چیز کو بھسم کر دینے والی آگ جلتی دیکھی تھی...



کیا مسئلہ ہے... کیوں میری زندگی جہنم بنانے پر تلے ہو...
پرتیحا نے سائیڈ پر آ کے کال اٹھا کر سلگتے ہوئے لہجے میں کہا...
میری جان میں نے کہا تھا کہ تمہیں گفٹ دوں گا.. بس وہ ہی دینے کیلئے کال کی
ہے... اسد کی مسکراتی آواز گونجی..

ک ک کیسا گفٹ.... پرتیحا نے اسد کی آس پاس سے گونجتی آواز محسوس کر کے پریشانی سے
کہا...

پلٹ کر دیکھو مائی لٹل ون... اسد کے سرگوشی نما آواز اسکے کان میں گونجے...
پرتیحا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا..

ج ج جھوٹ وہ وہ یہاں نہیں ہو سکتا... پرتیحا نے آنکھیں بند کر کے اپنے دل میں بولی...

مائی لٹل برڈ آنکھیں کیوں بند کر لی ہیں... دیکھو نہ میری طرف...

اسد نے آہستہ سے پرتیحا کو کندھوں سے پکڑ کر خود کی جانب گھوما یا...

لیکن پرتیحا کی آنکھیں کھلنے سے انکاری ہونے لگی....

اف اللہ جی... میں یہاں سزا دینے آیا تھا لیکن تمہاری اس معصومیت پر پھر سے دل ہارنے لگا

ہوں... اسد نے پرتیحا کے بال کان کے پیچھے کر کے آہستگی سے کہا...

جس پر پرتیحا نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول دیں.. جو سامنے کالے رنگ کی مسکراتی آنکھوں

سے ٹکرائی...

دونوں کے دل تیزی سے دھڑکنے لگے...

ت ت تم یہاں کیا کر رہے ہو...؟؟

پرتیحا نے اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لاتے ہوئے کہا...

قسم سے پرتیحا آیا تو کل کی بدتمیزی کا سبق سکھانے تھا... لیکن اب دل تم پر فدا ہونے لگا

ہے... اسد نے محبت پاش نظروں سے پرتیحا کو دیکھتے ہوئے کہا....

پرتیحا کی نظریں شرم سے جھکی اور دل نے ایک بیٹ مس کی...

کتنی خوبصورت لگتی ہو.. جب بلش کرتی ہو.... اسد نے پرتیحا کے گال پر انگلی پھیرتے ہوئے

کہا...

شش شرم کریں تھوڑی اور دور ہوں مجھ سے... پرتیحا نے گھبرا کر یہاں وہاں دیکھتے ہوئے
اسد کا ہاتھ جھٹکا...

مائی لٹل ون مجھے بالکل پسند نہیں ہے جب تم میرا یوں ہاتھ جھٹکو... اسلیے آئندہ خیال
رہے... اسد نے پرتیحا کے بازو کو بے دردی سے پکڑ کر کہا....

تم جنگلی ہی ہو... بازو چھوڑو میرا.. اور تم ہوتے کون ہو مجھے بتانے والے... کیا کروں اور
کیا نہیں.... پرتیحا نے اسد کو گھورتے ہوئے کہا... اور ساتھ اپنی دھڑکنوں پر لعنت بھیجی جو
کچھ لمحے پہلے اس بے حس انسان کیلئے دھڑک رہی تھیں....

...Your Future Husband my little peach

اسد نے پرتیحا کے منہ پر دوبارہ سے بکھرے بالوں پر پھونک مارتے ہوئے کہا...
پرتیحا جی جان سے لرز گئی...

تم تم ہونے والے ہو... ابھی ہوئے نہیں ہو اس لیے اپنی حد میں رہو... ورنہ میں منہ توڑ
دوں گی تمہارا...

پرتیحا نے اپنی بڑھتی دھڑکنوں کو قابو کرتے ہوئے کہا...

پرتیحا مجبور مت کرو... میں یہاں کچھ غلط کروں... اسد نے آس پاس سے گزرتے لوگوں کو
دیکھتے ہوئے دھمکی دیتے ہوئے کہا...

م م میں جا رہی ویسے بھی بھائی پاکیزہ اور عنایا بھی یہاں ہی ہیں....

Classic Urdu Material

اسد کے الفاظ سے پرتحا نے گھبراتے ہوئے کہا اور اپنے قدم پاکیزہ لوگوں کی جانب بڑھا دیے...
پرتحا.... اسد نے پرتحا کا بازو تھام کر روکا...

اا اسد پلیز... ابھی نہیں.. بھائی لوگ ہیں پلیز...

پاکیزہ نے دھڑکتے دل سے اسد کی طرف دیکھتے ہوئے التجائیہ کہا...

دوبارہ سے نام لو میرا.... اسد نے محبت سے پرتحا کے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا...
پرتحا نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا...

...say my name little one plZzz

اسد نے پرتحا کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا...

اا اسد... پرتحا نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

اسد آگے جھکا اور پرتحا کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے...

...you are mine

اب جاؤ اندر... اسد کہہ کر پیچھے ہٹا... جبکہ پرتحا کا دل اس قدر زور سے دھڑکا کہ اسے لگا ابھی

سارے بند توڑ کر باہر آجائے گا... وہ بغیر اسد کی جانب دیکھے اندر کی جانب تیزی سے قدم بڑھا

گئی..

مائن.... اسد زیر لب کہتا مسکرایا...



ابھی تو تم ہی کہہ رہی تھی... تم میری بیوی ہو... بھول گئی کیا جانم... آنکھیں تو تم ویسے ہی گھر بھول آتی تھی... آج وہ ساتھ لائی ہو تو دماغ گھر چھوڑ آئی ہو...

زاویار نے عنایا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا...

دیکھو تم تمیز سے رہو... اور تم جانتے ہو میں نے یہ سب تمہیں صرف تنگ کرنے کیلئے کہا تھا... اسلیے زیادہ شوخ ہونے کی ضرورت نہیں ہے بندر... عنایا نے زاویار کے بازو پر زور سے چٹکی بھرتے ہوئے کہا...

آؤچ ظالم...

چلو پہلے تم نے تنگ کیا تھا اب میری باری... زاویار نے عنایا کے بازو پر انگلی چلاتے ہوئے شرارت سے کہا...

کچھ شرم کرو آپ... وہ سامنے پاکیزہ بیٹھی ہوئی... اسے جاکر بتاتی اسکا بھائی کتنا فضول ہے.... عنایا نے معصومیت سے پاکیزہ کے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا جہاں پاکیزہ چپ چاپ سی بیٹھی تھی اور اب اس کے ساتھ پریتا بھی آکر بیٹھ گئی تھی...

زاویار نے گھبرا کر پاکیزہ لوگوں کو اور پھر عنایا کو دیکھا...

اوہ ریٹلی جانم... میں بھی جاکر بتاتا کیسے تم آکر مجھے اپنا ہی بول رہی تھی..

زاویار نے عنایا کی آنکھوں میں حیرت پھیلتی دیکھی مگر وہ مسکراتا وہاں سے اٹھ کر پاکیزہ لوگوں کی جانب بڑھ گیا... جبکہ عنایا بھی اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتی پاکیزہ لوگوں کے ٹیبل پاس پہنچی...



گڑیا... آپ لوگ ادھر... زاویار نے محبت سے اپنی دونوں بہنوں کے پاس آکر کہا... جی بھائی ہم لو شاپنگ کرنے آئے تھے پھر کھانا کھانے کی غرض سے ادھر آگئے... پرتھا نے مسکراتے ہوئے کہا...

لیکن آپ لوگوں نے کچھ منگوا یا ہی نہیں ابھی تک.. زاویار نے پریشانی سے کہا... اس سے پہلے وہ لوگ جواب دیتی.. زاویار کے سیل پر حسن صاحب کی کال گونجی.. ایک منٹ میں پاپا سے بات کر لوں... وہ کہہ کر سائیڈ پر چلا گیا...

اور لے لیے پھر بدلے آپی آپ نے بھائی سے.. پرتھا نے شرارت سے عنایا کو دیکھتے ہوئے کہا.. جس پر وہ بلس کر کے رہ گئی... تمہارا بھائی اتنا سیدھا بھی نہیں جو آرام سے بدلہ لینے دے... عنایا نے منہ بسور کر کہا... جس پر پرتھا مسکرا دی..

تم ٹھیک ہو پاکیزہ... عنایا کو پاکیزہ چپ چپ سی محسوس ہوئی تو اس نے پریشانی سے کہا... ج ج جی میں بالکل ٹھیک ہوں... پاکیزہ نے اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا... کچھ تو گر بڑ ہے چلو بعد میں ہو چھ لوں گی ابھی مناسب نہیں... عنایا خود سے بڑبڑائی... چلو چلیں سب... آج حویلی جانا ہے دادا جی کے سختی سے آرڈر آئیں ہیں.. ہم سب ادھر موجود

ہوں...۔

زاویار نے آکر سب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...۔

کیوں بھائی سب خیریت ہے؟؟ پاکیزہ نے پریشانی سے کہا...۔

جی جان بھائی سب ٹھیک ہے وہ بس ہماری پری کی شادی وہاں سے کرنا چاہتے...۔ زاویار نے پرتحا کے بالوں پر بوسہ دیتے ہوئے محبت سے کہا...۔ جس پر پرتحا کی نظریں حیاء سے جھک گئیں...۔

عنایا تم بھی چلو ساتھ ویسے بھی تمہارے ماما پاپا تو یہاں ہے نہیں...۔ تو آؤ اکٹھے نکلتے...۔ پاکیزہ نے محبت سے عنایا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا...۔
عنایا نے نظر اٹھا کر زاویار کی جانب دیکھا...۔

ہاں عنایا آجاؤ ساتھ جو سامان لینا گھر سے وہ ابھی راستے میں لیتے ہوئے چلے جاتے کیونکہ آپ لوگوں کا گھر رستے میں ہی آئے گا...۔ زاویار نے مسکرا کر کہا...۔
جس پر عنایا کے دل نے ایک بیٹ مس کی...۔
او کے چلتے ہیں...۔ عنایا نے مسکرا کر کہا...۔

میں نے اسد اور پارس کو بھی انفارم کیا ہے وہ دونوں بھی باہر ویٹ کر رہے...۔ زاویار نے ان تینوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...۔

جبکہ پاکیزہ اور پرتحا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...۔

چلو اٹھ جاؤ آپ لوگ اب کھانا گھر کا جاکر کھانا گریا... پاپا پریشان ہو رہے تھے... زاویار نے پریشانی سے کہا...

کوئی بات نہیں بھائی ہم لوگوں نے شیک پیے ہیں... چلیں چلتے ہیں... ویسے بھی ہوٹل سے زیادہ گھر کا کھانا مزیدار ہوتا... پرتیحا نے مسکراتے ہوئے کہا تاکہ اپنے بھائی کے چہرے پر موجود اداسی کا اثر زائل کر سکے...

چلیں پھر نکلتے ہیں باہر... زاویار یہ کہہ کر ان سب کو لے کر باہر آگیا...



مجھے تم پریشان لگ رہے ہو پارس...

ایسا لگ رہا جیسے تمہارے اندر کوئی آگ جل رہی... دیکھو ہم کزن بعد میں دوست پہلے ہیں بتاؤ کیا مسئلہ ہے؟؟

اسد جو پرتیحا کے جانے کے بعد پارس کے پاس گیا تھا لیکن اسکے مسلسل سموکنگ کرنے سے پریشان ہو کر اس سے کب سے پوچھ رہا تھا...

اسد کچھ نہیں ہے کتنی دفعہ بتاؤں... پارس نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

کچھ نہیں ہے تو پھر کیوں خود کو اتنا جلا رہا ہے بول... اسد نے پارس کے ہاتھ سے سگریٹ کھینچتے ہوئے کہا...

تم سے مطلب میں جو مرضی کروں میری زندگی ہے... چاہے جلاؤں یا مرجاؤں میں.... تمہیں
فرق نہیں پڑتا چاہیے...

پارس نے سلگتے ہوئے لہجے میں کہا اور واپس سے سگریٹ سلگانے لگا...
اسد نے پارس کا رخ اپنی طرف کر کے اس کے ہاتھ سے سگریٹ کھینچ کر پھینک دی....
پارس مجھے تم سے مطلب ہے... تمہاری ہر چیز سے مطلب ہے... اور تو جانتا ہے مجھے کتنی
شدت سے فرق پڑتا ہے.... تو میری جان ہے.. میں یہ صرف کہتا نہیں ہوں... تو سچ میں
ہے... تجھے تکلیف میں دیکھ کر مجھے تکلیف ہوتی ہے... تو بہت عزیز ہے مجھے... میری جان
سے بھی زیادہ... آئندہ ایسا نہ کہنا پلیز... اسد نے غصے محبت اور تکلیف کے ملے جلے تاثرات
میں کہا...

اسد کی آنکھوں میں نمی محسوس کر کے پارس کو تکلیف ہوئی اس نے آگے بڑھ کر اسد کو اپنے
گلے لگا لیا...

جانتا ہوں جگر تجھے میری فکر ہے... سوری میری وجہ سے تجھے پریشانی ہوئی... لیکن اسد میرے
اندر کی گھٹن بڑھتی جا رہی ہے... میرا دل کرتا ہے میں اس دنیا کو جلا کر رکھ دوں.... میں جس
لڑکی کو دیوانہ وار چاہتا آیا ہوں وہ مجھ پر یقین نہیں کرتی... بہت درد ہوتا ہے... میرا دل کرتا ہے
میں اسے سزا دوں وہ تڑپے میں خوش ہوں... لیکن جب بھی اسکی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں

اسکا تو پتہ نہیں میں ضرور تڑپتا ہوں.... میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا...

پارس نے اسد کے گلے لگ کر بے بسی سے کہا...

اسد کی آنکھیں بھینکنے لگیں....

پارس مجھے معاف کر دینا... مجھے خود سمجھ نہیں آ رہا میں کیسے سب ٹھیک کروں... تجھے سچ بتا

کر... میں کبھی تجھے کھونا نہیں چاہتا.... میں اپنی زندگی میں کچھ بھی کھونے کو تیار ہوں...

لیکن تجھے کبھی نہیں... اسد نے پارس کے گرد گرفت سخت کر کے دل ہی دل میں بولا اور

ایک بھی لفظ زبان پر نہیں لایا...

پارس سب ٹھیک ہو جائے گا... میرے جگر وہ تجھ سے کبھی دور نہیں رہ سکتی میں نے اسکی

آنکھوں میں بھی تمہارے لیے محبت دیکھی ہے...

اسد نے پارس سے دور ہو کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نم لہجے میں کہا...

کیا فائدہ ایسی محبت کا اسد... جس میں یقین ہی نہیں ہو... پارس نے زخمی نظروں سے اسد کی

طرف دیکھتے ہوئے کہا...

ایک بار بات کر سب ٹھیک ہو جائے گا... اسد نے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

نہیں اب کوئی بات نہیں ہوگی اسد... میں بھی انسان ہوں... دل رکھتا ہوں... درد ہوتا ہے

مجھے بھی...

جتنی تکلیف اس دل نے سہی ہے اتنی اب اسے بھی سہنی ہوگی...

وہ آئے گی خود پاس میرے... اور سزا کی باری میری ہوگی... چار سال اسد... چار سال.... وہ سزا دیتی آئی ہے... میں سہتا آیا ہوں... اب اسکی باری ہے... وہ کہتی ہے میں پتھر ہوں... اب اسے وہ پتھر بن کر دکھاؤں گا... پاس نے سلگتی ہوئے لہجے میں کہا...

تو آجا میرے ساتھ... ویسے بھی سب حویلی جا رہے... تم میرے ساتھ چلو... اسد نے پاس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا... کیونکہ اس دفعہ پاس کی باتوں سے جو اسے آگ نکلتی محسوس ہو رہی تھی وہ نہیں چاہتا تھا اس وقت پاس پاکیزہ کے قریب رہے...

نہیں اسد... ابھی تو جلانا ہے کسی کو اور اسکی ساتھ جلنا بھی ہے... اب تو مزا آئے گا... پچھلے چار سالوں سے وہ نفرت کرتی آئی ہے... میں صرف کہتا آیا ہوں اب نبھانے کی باری ہے...

دیکھتے ہیں اس نفرت میں کتنی لذت ہے... پاس نے اسد کو دیکھتے ہوئے زخمی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا...

اسد کے دل کو تکلیف ہوئی اس سے پہلے وہ کچھ کہتا اسکی نظر سامنے سے آتے زاویار پاکیزہ پر تھا اور عنایا پر پڑی..

چلیں نکلے پھر... زاویار نے ان دونوں کے قریب آکر کہا...

جی چلیں.... اسد نے کہا...

اور سب اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ کر گھر کی جانب روانہ ہو گئے...

پاکیزہ کیا ہے یار، اتنی اداس کیوں رہتی ہو... مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا ہے... عنایا نے پاکیزہ کے پاس آکر ہلکی آواز میں کہا... کیونکہ کمرے میں مہوش، ماہا، پرتکا اور ماہ رخ بھی موجود تھیں... پتہ نہیں یار یہاں حویلی آئے دو دن ہو گئے ہیں... اور پارس نے جیسا اس دن ہوٹل میں کہا تھا ویسا ہی کیا ہے... وہ کبھی میرے آس پاس نہیں ہوتا.. میں جہاں ہوتی ہوں وہ اگنور کر کے چلا جاتا ہے... مجھے دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا... بہت تکلیف ہوتی ہے عنایا... پاکیزہ نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے نم لہجے میں کہا...

پاکیزہ ہمیں کوشش تو کرنی چاہئے ایک دفعہ آؤ آپنی مہوش سے بات کرتے ہیں، ہوسکتا ہے باتوں سے کچھ پتہ چلے، میرا بھی دل کہتا ہے پارس سچا ہے... عنایا نے پاکیزہ کے بالوں کو محبت سے سہلاتے ہوئے کہا....

لیکن کیسے عنایا یہی تو سمجھ نہیں آ رہا ہے... پاکیزہ نے پریشانی سے اپنے کمرے میں موجود سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا....

مہوش آپنی ماہ رخ کو تو ڈاکٹر بننے کا شوق ہے.. آپکی کیا خواہش ہے؟؟

اس سے پہلے عنایا جواب دیتی ان دونوں کی توجہ پرتکا کے سوال نے کھینچی....

گڑیا مجھے تو ایکٹنگ کا شوق ہے، لیکن فیملی ہماری کتنی بھی ایڈوانس کیوں نہیں ہے لیکن یہ شوبیز کی دنیا میں جانے کی اجازت نہیں دے گی...

مہوش نے منہ بسورتے ہوئے کہا...

واؤ سچی آپنی,, آپ کو ایکٹنگ کا شوق ہے...

پرتحا نے خوش ہو کر پوچھا...

ہاں پرتحا آپنی بہت زبردست ایکٹنگ کرتی ہیں... میں تو خود کبھی کبھی انکی فین ہو جاتی سمجھ ہی

نہیں آتا یہ حقیقت میں بول رہی یا صرف فیک ہے....

ماہ رخ نے مسکراتی آنکھوں سے مہوش کو دیکھتے ہوئے کہا...

..i can't believe it... like seriously apii

ویسے آپ نے اب تک سب سے مشکل ایکٹنگ کونسی کی ہے؟؟

عنایا نے مہوش کو دیکھتے ہوئے پوچھا...

اممم... ہاں یاد آیا جو ماہا نے بھائی پارس کی ایکٹنگ کروائی تھی وہ بہت عجیب لگی تھی,, لیکن
ماہا سے پوچھو میں نے زبردست کی تھی... مہوش نے وہ لمحے یاد کرتے ہوئے ماہا کی طرف دیکھ
کر مسکرا کر کہا.... جبکہ ماہا کا رنگ گھبراہٹ سے فق ہوا..

پاکیزہ جو چپ چاپ سی سب سن رہی تھی پارس کے ذکر پر اس کے دل کی دھڑکن
بڑھی... لیکن ماہا کے چہرے پر گھبراہٹ کے تاثرات دیکھ کر اسنے پاس کھڑی عنایا کا ہاتھ زور
سے پکڑا....

آپی آپ ہمیں بھی بتائیں کیا ایکٹنگ کی تھی آپ نے...؟؟

عنایا نے بھی ماہا کے چہرے کا رنگ اڑتے ہوئے دیکھا تو مہوش کو دیکھتے ہوئے پوچھا....

یار بہت عجیب سے ڈانٹاگ تھے ماہا تم بتاؤ نہ... مہوش نے ماہا کو دیکھتے ہوئے کہا...

م م جھے بھی یاد نہیں لیکن آپ کی ایکٹنگ کمال ہے ماننا پڑے گا...

ماہا نے اپنے خوف کو قابو کرتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا...

آپ کچھ تو یاد ہوگا بتائیں نہ پلیز...

عنایا نے التجائیہ کہا کیونکہ یہ اسکی دوست کی زندگی کا سوال تھا....

اممم... ہاں یہی کہ میرا بھائی ساری رات باہر گزرتا ہے,,, اور اسکی راتیں کن کے سنگ گزرتی کچھ پتہ نہیں....

مہوش نے بہت سوچتے ہوئے جواب دیا... یار مجھے بھی اب ایگزیکٹ یاد نہیں ہے لیکن کچھ ایسا ہی تھا...

پاکیزہ نے بے یقینی سے ماہا کی جانب دیکھا جو اسکی طرف دیکھنے کی بجائے اپنی انگلیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی...

استغفار آپ آپ اتنی فضول قسم کے ڈانٹاگ کیسے بول سکتیں...

پارس بھائی تو اتنے اچھے اور سلجے ہوئے ہیں... انکے پیچھے تو لڑکیاں پاگل ہیں لیکن انہوں نے تو کبھی کسی کی طرف پلٹ کر بھی نہیں دیکھا...

ماہ رخ نے صدمے سے مہوش کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

اوہ میری چھوٹی سی جان مجھ سے ناراض نہ ہو... بس اپنا ٹیلنٹ دکھایا تھا کہ میں اچھی ایکٹر

ہوں...

اور میں جانتی ہوں میرا بھائی دنیا کا سب سے پیارا اور اچھا بھائی ہے....

مہوش نے ماہ رخ کے بال بگاڑتے ہوئے محبت سے کہا...

مہوش آپنی آئندہ پارس بھائی کیلئے ایسی ایکٹنگ مت کرنا... وہ مجھے بہت عزیز ہیں مجھے بالکل

اچھا نہیں لگا... پرتحانے بھی منہ بسور کر کہا...

اوکے جی ہمارے بھائی اسد کی ہونے والی دلہن... مہوش نے محبت سے کہا...

جبکہ پاکیزہ کا دل زور شور سے دھڑکنے لگا مطلب وہ وہ سچا تھا...

اوہ میرے خدایا میں نے کیا بے وقوفی کر دی....

پاکیزہ نے نم آنکھوں سے ماہا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا... اسی پل ماہا نے نظریں اٹھا کر اسکی

جانب دیکھا... لیکن پاکیزہ نے ان آنکھوں میں زرا سی بھی شرمندگی محسوس نہیں کی...

دیکھا میں نے کہا تھا نہ ماہا نے ہی سب کیا ہو گا... میرا یقین کرو یہ پارس کو حاصل کرنا چاہتی

ہے اس وجہ سے اسکی آنکھوں میں زرا سی بھی شرمندگی نہیں ہے.. میرا دل کر رہا میں اسکا منہ

توڑ دوں گھٹیا عورت کا... عنایا نے تپے ہوئے لہجے میں ہلکی آواز میں پاکیزہ کے کان میں کہا

اور اپنے قدم ماہا کی جانب بڑھائے...

اس سے پہلے سچ میں عنایا ماہا کے منہ پر کوئی چیز دے مارتی... پاکیزہ نے آگے بڑھ کر عنایا کا

ہاتھ تھام کر روکا...

ماہا مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے میرے ساتھ آنا...
پاکیزہ نے دل میں اٹھتی تکلیف کو دباتے ہوئے کہا....

...yeah sure sweetheart

ماہا نے طنزیہ مسکرا کر کہا اور اپنے قدم باہر کی جانب بڑھا دیے...
مہوش, ماہ رخ اور پرتیا انکو جاتا دیکھ کر رہ گئیں... جبکہ عنایا ان دونوں کے باہر جانے کی وجہ
جانتی تھی اسلیے بس وہ اپنا غصہ پی کر رہ گئی...



ماہا یہ سب کیوں کیا ہے...؟؟
پاکیزہ ماہا کو مہوش لوگوں کے روم میں لا کر بولی.....
کیا سب مائی ڈیر فرینڈ...؟؟
ماہا نے مسکراتے ہوئے کہا...

...Do you know,,,you are such a cheap girl

اتنا غلط کرنے کے باوجود تمہارے چہرے پر زرا سی بھی شرمندگی کا تاثر نہیں ہے... زرا سی
بھی شرم محسوس نہیں ہو رہی تمہیں....؟؟؟
پاکیزہ نے چبتی نظروں سے ماہا کو دیکھتے ہوئے کہا....

پاکیزہ اپنی حد میں رہو اور کیا بکواس کر رہی ہو... کچھ سمجھ آ رہا ہے تمہیں, تم بول کیا رہی ہو

آخر... اور میں نے کچھ غلط کیا ہی نہیں ہے تو شرمندہ کیوں ہوں.... ماہا نے شعلہ برساتی
نظروں سے پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا...

ماہا کوئی اتنا کیسے گر سکتا ہے اب تو سامنے آجاؤ اور کب تک کاڑوں کی طرح چھپ کر وار کرو
گی... کوئی سیلف ریسپیکٹ بھی ہے یا نہیں...

پاکیزہ نے زہریلی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا....

....i don't know what are you talking

ماہا نے کندھے اچکائے....

ماہا اگر تم نے یہ سب پارس کو پانے کیلئے کیا ہے تو وہ تمہارا کبھی نہیں ہو سکتا... کبھی بھی
نہیں.... کیونکہ اسکی ذات صرف مجھ سے مجھ تک محدود ہے...

پاکیزہ نے پارس کے لفظ یاد کر کے مسکرا کر کہا...

آہاں... لگتا تو نہیں.... میں تو اسکی خوبصورت نیلی آنکھوں میں تمہارے لیے بیگانگی اور نفرت کا
تاثر صاف دیکھ رہی جب سے ہم لوگ یہاں آئے... وہ تو تمہیں دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا...

ماہا نے طنز مسکرا کر پاکیزہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا....

پاکیزہ کا دل کڑچی کڑچی ہو کر ٹوٹنے لگا کیونکہ ماہا کے کہے الفاظ سچ تھے پارس واقعی اسکی ذات

کو بھول گیا تھا...

ماہا کیوں کیا تھا یہ سب... کیوں... میں نے کیا بگاڑا تھا تمہارا...؟؟؟
پاکیزہ نے نم لہجے میں کہا...

پاکیزہ مجھے تم سے کوئی مسئلہ نہیں... اب تم سب جان ہی گئی ہو تو بتا دیتی... اب جنگ آمنے
سامنے ہی ہو جائے تو مزہ آئے گا... مجھے پارس چاہیے پاکیزہ... ہر صورت... اور میں اسے بہت
جلد حاصل کر لوں گی....

ماہا نے پاکیزہ کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دیا...
وہ کوئی پراپرٹی نہیں ہے ماہا جسے تم حاصل کرنا چاہتی ہو...
اور اسے حاصل کرنے کیلئے اتنی گھٹیا گیمز کھیل رہی ہو...
پاکیزہ نے چیختے ہوئے کہا...

...whatever pakeeza

...He is devilishly handsome and hot

وہ تو غصہ بھی کرے تو دل پاگل سا ہونے لگتا ہے... کوئی غصے میں بھی اس قدر خوبصورت
کیسے لگ سکتا ہے... پاکیزہ اس کے چہرے پر ابھرتے معدوم ہوتے ڈسپل دیکھ کر دل کرتا ہے ہر
پل انہیں دیکھوں بیٹھ کر....

ماہا کے الفاظ پر پاکیزہ نے تکلیف سے ماہا کی جانب دیکھا....

shut up maha

مزید ایک لفظ بھی نہیں...

پاکیزہ نے سلگتے ہوئے لہجے میں کہا...

اوہ پاکیزہ جانم اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو... خود ہی تو بولا تھا بتاؤ میں نے یہ سب کیوں کیا

ہے.... اب بتا رہی ہوں تو منع کر رہی

..that's not fair dear

ماہا نے منہ بسور کر کہا...

ماہا اپنی فضول بکواس بند کرو... اور اپنے خیالات کو زرا قابو میں رکھو وہ تمہارا کبھی نہیں ہوگا...

اور مطلب پارس سچ کہہ رہا تھا اسکے روم میں بھی تم نے جان بوجھ کر اسے گرایا ہوگا اپنے برابر
پھر....

پاکیزہ نے زخمی نظروں سے ماہا کو دیکھتے ہوئے کہا...

...yep sweetheart definitely

لیکن وہ لمحہ جلدی ہی ختم ہو گیا تھا افسوس....

ماہا نے مایوسی سے کہا...

...Shame on you maha

کوئی اس قدر بھی گھٹیا کیسے ہو سکتا ہے...

تم جس کو پانا چاہتی ہو اسکے کردار پر ہی کیچڑ اچھال رہی تھی...

پاکیزہ نے تکلیف اور غصے کے ملے جلے تاثرات میں کہا...

محبت اور جنگ میں ہر چیز جائز ہے... ویسے تم بہت بے وقوف ہو پاکیزہ اتنی محبت کرنے والا انسان اپنے ہاتھوں سے کھو دیا...

خیر تم فکر مت کرو... میں پورا خیال رکھوں گی... ویسے شرٹ لیس کھڑا وہ کسی کا بھی دل بے ایمان کر سکتا ہے.. کیا عالم ہوگا جب سچ میں مجھے وہ سرتا پاؤں میسر ہوگا... ہر پل اسکی قربت میں گزرے گا...

پاکیزہ کا ضبط کھویا اور اسکا ہاتھ ماہا کے گال پر نشان چھوڑ گیا...
تم میری سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا ہو ماہا...
پاکیزہ نے جلتی نظروں سے ماہا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

....Hey you

ماہا نے غصے سے کہہ کر پاکیزہ کے گلے پر اپنا ہاتھ رکھا...
تم نے دوسری بار میرے پر ہاتھ اٹھایا ہے.... ماہا نے غصے سے کہا... اور اسکی نظر مرر سے پارس کے اندر داخل ہونے پر پڑی اسنے جلدی سے پاکیزہ کے گلے کو چھوڑ کر اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا...

پاکیزہ نے پریشانی سے ماہا کے اس عمل کو دیکھا پھر اسکی نظر کمرے میں موجود پارس پر پڑی....



کیا ہوا ہے ماہا چہرے پر ہاتھ کیوں رکھا ہوا...؟؟؟ اور مہوش آپنی لوگ کدھر نظر نہیں آرہے...
پارس نے ماہا کو دیکھ کر اور پھر اپنی نظر کمرے میں دوڑاتے ہوئے کہا... جبکہ وہ پاکیزہ کا وہاں
کھڑا وجود بالکل فراموش کر گیا...

یہ دیکھو پاکیزہ نے مجھے تھپڑ مارا ہے وہ بھی بغیر وجہ کے... اور آپنی لوگ پاکیزہ کے ہی روم میں
ہیں...

ماہا نے نم لہجے میں کہا...

پارس نے جذبات سے خالی نظروں سے پاکیزہ کی جانب دیکھا اور پھر ماہا کو...

پاکیزہ کا دل تکلیف سے پھٹنے لگا...

کچھ نیا نہیں کیا اس نے یہ ماہا... لوگوں کو تکلیف دینا اور الزام لگانا اسکی پرانی عادت ہے...

پارس نے ماہا کی جانب دیکھتے ہوئے سکون سے کہا...

ویسے ماہا میں یہاں تم سے ہی ملنے آیا تھا... اکیچلی مجھے تم سے کچھ پوچھنا تھا...

پارس نے ماہا کو دیکھتے ہوئے کہا...

ماہا کی خوشی سے آنکھیں چمکنے لگیں... جبکہ پاکیزہ کے دل میں درد بڑھنے لگا...

ہاں پارس بولو کیا کہنا ہے... میں سن رہی ہوں پلیز....

ماہا نے مسکراتی آنکھوں سے پارس کے قریب جا کر کہا...

پ پ پارس.... پاکیزہ نے تکلیف سے پارس کو پکارا...

پارس نے جذبات سے عاری نظروں سے پاکیزہ کی جانب دیکھا....

پاکیزہ کو پارس کی اس بیگانگی پر سانس لینا مشکل ہونے لگا اور الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے...
پارس بولو نہ پلیز کیا کہنا ہے...

ماہا نے پارس کا ہاتھ پکڑ کر اسکا رخ اپنی جانب کیا....

ہمم مجھ سے شادی کرو گی....؟؟

پارس نے نارمل لہجے میں پوچھا جیسے اسکے لیے یہ کوئی بڑی بات نہیں....

ماہا کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں.... اس نے بے یقینی سے پارس کی جانب دیکھا....

پاکیزہ کو لگا جیسے کسی نے اسے زندہ زمین میں دفن کر دیا ہو...

دل ٹوٹ کر بکھرا اور آنکھیں شدت سے برسے لگیں... جبکہ لب خاموش رہے....

ت ت تم مزاق کر رہے ہو نہ..؟؟

ماہا نے خوشی سے لڑکھڑاتی آواز میں کہا....

میرا تمہارا کونسا مزاق بنتا ہے... جواب دو ہاں یا ناں...

پارس نے پاکیزہ کی ٹوٹی پھوٹی حالت کو اپنی نظروں کے حصار میں رکھتے ہوئے سکون سے کہا...

ہاں پارس... میری طرف سے ہاں ہے... میں کروں گی تم سے شادی...

ماہا نے خوشی سے چمکتے ہوئے کہا...

اوکے تمہیں یہ گاؤں گھومنا تھا نہ میرے ساتھ...

میں زرا شاور لے کر آتا... تب تک تم بھی ریڈی ہو جاؤ پھر چلتے باہر...

پارس نے ماہا کو کہہ کر ایک نظر پاکیزہ کی جانب دیکھا جو زخمی نظروں سے اسکی جانب ہی دیکھ رہی تھی لیکن وہ اگنور کرتا کمرے سے باہر نکل گیا..



کیا کہہ رہی تھی وہ کبھی میرا نہیں ہوگا... دیکھنا بہت جلد سارے حقوق کے ساتھ وہ میرا ہوگا...

ماہا نے پاکیزہ کو آنکھ مارتے ہوئے کہا...

جبکہ پاکیزہ تکلیف سے اپنی آنکھیں بند کر گئی...

ماہا زیادہ خواب مت دیکھو ٹوٹ جائیں گے تو تکلیف ہوگی.... تم نے محسوس نہیں کیا... وہ یہ

سب صرف مجھے سزا دینے کیلئے کر رہا ہے... اس پر یقین نہ کرنے کی..

وہ مجھے ترپتا اور سسکتا دیکھنا چاہتا ہے.. جیسے میں اسے ترپاتی آئی ہوں... وہ حساب بے باک

کر رہا ہے صرف....

اسلیے تم دور رہو اس سب سے....

پاکیزہ نے ماہا کو دیکھتے ہوئے بے بسی سے کہا...

جو بھی ہو پاکیزہ... وہ مجھے مل رہا میرے لیے یہی کافی ہے...

ماہا نے مسکرا کر کہا...

وہ تمہیں کبھی نہیں ملے گا... اسکے دل دماغ اور روح تک میری رسائی ہے کوشش کر کے دیکھ لو...

پاکیزہ نے طنزہ مسکرا کر کہا...

اوہ پاکیزہ اتنی تسلیاں مت دو خود کو... وہ شادی کیلئے کہہ کر گیا ہے مجھے... اور ابھی ہم گھومنے جائیں گے... سب میرا ہو جائے گا پاکیزہ... سب کچھ... ماہا نے مسکرا کر کہا...

No, never ever

پاکیزہ نے کہہ کر اپنے قدم باہر کی جانب بڑھا دیے...



ماہا کے سامنے تو وہ خود کو مضبوط ظاہر کر آئی تھی مگر درد تھا کہ بڑھتا جا رہا تھا اور آنکھیں برس رہیں تھیں...

پاکیزہ میری گڑیا کیا ہوا ہے...؟؟

زاویار جو شادی کے کچھ کام نمٹا کر اپنے کمرے میں جانے لگا تھا پاکیزہ کو اتنی بکھری حالت میں دیکھ کر تکلیف سے آگے بڑھ کر پوچھا...

ک ک کچھ نہیں بھائی... پاکیزہ نے زاویار کے گلے لگ کر نم لہجے میں کہا...

جھوٹ مت بولو گریا،،، تمہارا بھائی زندہ ہے ابھی بتاؤ کس نے تمہیں تکلیف دی ہے... اس سے بھی بدتر میں اسکو تکلیف دوں گا...

زاویار نے پاکیزہ کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے سلگتے لہجے میں کہا...
بھائی کسی نے بھی نہیں... یقین کریں آپ میرا... پاکیزہ نے خود پر ضبط کرتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا....

پاکیزہ تم یہاں ہو... میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی تھی... عنایا نے زاویار اور پاکیزہ کے پاس آکر پریشانی سے کہا...

پاکیزہ میں جانتا ہوں کچھ ہوا ہے... تم سچ بول رہی ہو یا نہیں پھر؟؟؟
زاویار نے پاکیزہ کو گھورتے ہوئے غصے سے کہا...

میرا اور پاکیزہ کا جھگڑا ہو گیا بس اسی وجہ سے رو پڑی ہے...
عنایا نے پاکیزہ کی سچویشن سمجھتے ہوئے سب سنبھالنا چاہا....

واٹ کیا بکواس کی ہے ابھی تم نے...؟؟؟

زاویار نے پاکیزہ کو خود سے دور کر کے عنایا کا بازو بے دردی سے پکڑ کر غصے سے کہا...
زاویار کو اتنے غصے میں دیکھ کر عنایا بوکھلائی...

یہ یہی کہ ہم دونوں کی لڑائی ہوگئی ہے.....

عنایا نے لرزتی آواز میں کہا...

زاویار نے عنایا کا بازو اسکی کمر کے پیچھے لے جا کر مروڑا..

آئندہ تمہاری وجہ سے میری بہن کی آنکھوں میں آنسو آئے تو میں تمہیں جان سے مار دوں گا... زاویار نے عنایا کو خود کے قریب کر کے اور اسکے بازو پر اپنی گرفت انتہائی سخت کر کے کہا...

تکلیف سے اسکی آنکھیں بھگینے لگیں...

زاویار مجھے درد ہو رہا ہے پلیز چھوڑو... عنایا نے روتے ہوئے کہا...

پاکیزہ کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر مجھے بھی ایسے ہی درد ہوا ہے عنایا... آئندہ میری بہن کو تکلیف مت دینا... میں یہ کبھی برداشت نہیں کروں گا سمجھ آیا...

زاویار نے بازو پر گرفت مزید سخت کرتے ہوئے کہا...

بھائی پلیز چھوڑے عنایا کو اس نے میرے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں کیا آپکی قسم... وہ جھوٹ بول رہی ہے... میں اسکی وجہ سے نہیں روئی...

پاکیزہ جو صدمے سے سب دیکھ رہی تھی ایک دم ہوش میں آکر آگے بڑھ کر روتے ہوئے کہا...

زاویار نے عنایا کے بازو پر اپنی گرفت ہلکی کی... اور پھر چھوڑ دیا...

عنایا نے درد بھری نظروں سے زاویار کی جانب دیکھا... مگر زاویار نے عنایا کو اگنور کر کے پاکیزہ کی جانب دیکھا...

گڑیا بتاؤ پھر اتنا روئی کیوں ہو... ؟

زاویار نے پریشانی سے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

بھائی وہ پرتحا کی شادی ہو رہی... پھر میری بھی ہو جائے گی... بس اسی وجہ سے اداس ہو کر آنکھوں میں آنسو آگئے...

بھائی آئی لو یو... میری وجہ سے پریشان نہ ہوں... میں تو پاگل ہوں چھوٹی چھوٹی باتوں پر رو پڑتی ہوں... پاکیزہ نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے کہا...

اوہ میری جان.... ایسے نہیں روتے تمہیں پتہ ہے تمہیں ایسے روتا دیکھ کر میری جان پر بن آئی تھی....

زاویار نے تکلیف سے کہا واپس سے پاکیزہ کو اپنی بانہوں میں بھر کر محبت سے کہا....

سوری بھائی.... پاکیزہ نے نم لہجے میں کہا...

...it's okay jan e bhaii

خوش رہا کرو... زاویار نے محبت سے کہا...

بھائی عنایا کو سوری بولو آپ نے اسے تکلیف پہنچائی ہے..

پاکیزہ نے زاویار کو دیکھ کر منہ بسور کر کہا... اور پھر عنایا کا ہاتھ پکڑ کر اسکے سامنے کیا...

عنایا کی سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ کر اسکے دل میں شدید درد اٹھا....

کوئی ضرورت نہیں ہے پاکیزہ... چلو چلیں.... عنایا نے سلگتی نظروں سے زاویار کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

یہاں سب ٹھیک ہے...؟؟؟

اصغر صاحب کی آواز گونجی...

ان تینوں نے گھبرا کر اپنے دادا جان کی جانب دیکھا...

ج جی دادا جان سب ٹھیک ہے...

زاویار نے جلدی سے کہا...

شادی کی ساری شاپنگ ہوگئی آپ سب کی....؟؟

اصغر صاحب نے کہا...

نہیں دادا جی کچھ رہتی ہے ابھی....

زاویار نے شائستگی سے جواب دیا...

چلو پھر بیٹا... مجھے بھی کچھ خریدنا ساتھ چلتے ہیں....

اوکے دادا جی... آپکا حکم سر آنکھوں پر...

اور وہ دونوں سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئے...

بہت جلد منالوں گا میری جان... زاویار نے مسکراتے ہوئے سوچا...



عنایا آئی ایم سوری پلیز... میری وجہ سے بھائی نے ڈانٹا... پاکیزہ نے شرمندگی سے عنایا کی

جانب دیکھتے ہوئے کہا....

کوئی بات نہیں میری جان... وہ بھائی ہے تمہیں اتنی تکلیف میں دیکھے گا تو ایسا ری ایکشن آنا نارمل سی بات ہے... ویسے بھی تم سب کی ایک دوسرے میں جان بستی ہے.. اسلیے تو مجھے تمہارے خاندان سے محبت ہے... عنایا نے خلوص سے پاکیزہ کے ماتھے کو چومتے ہوئے کہا...
شکریہ عنایا سمجھنے کیلئے.... اور فکر نہ کرو... بھائی تمہیں جلد منالیں گے... پاکیزہ نے نم آنکھوں سے مسکرا کر کہا...

جانتی ہو جانی فکر نہ کرو... بس تھوڑا سا تنگ کروں گی تمہارے بھائی کو... عنایا نے پاکیزہ کو آنکھ مارتے ہوئے کہا..

پاکیزہ تمہاری آنکھوں میں اتنا درد کیوں جھلک رہا ہے... کوئی بات ہے تو مجھے بتاؤ...
عنایا نے پریشانی سے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

مجھے ابھی پارس سے بات کرنی ہے... عنایا وہ سچا تھا سب ماہا نے کیا ہے... پاکیزہ نے برستی آنکھوں سے کہا....

مجھے پہلے ہی پتہ تھا... زندگی میں ایک قتل معاف ہوتا تو میں قسم کھاتی ہوں اسکی لڑکی کو جان سے مار دیتی میں...

عنایا نے غصے سے ماہا کو سوچتے ہوئے کہا...

اسکا کیا قصور عنایا... غلطی میری ہے... میں نے اپنے ہاتھوں سے سب گنوا یا ہے... مجھے اپنی محبت اور رشتے پر یقین ہونا چاہیئے تھا... پاکیزہ نے روتے ہوئے کہا...

فکر نہ کرو سب ٹھیک ہو جائے گا...
عنایا محبت سے پاکیزہ کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا..
مجھے پارس سے بات کرنی ہے... میں ابھی آئی..
پاکیزہ نے عنایا کو دیکھتے ہوئے کہا اور اپنے قدم پارس کے کمرے کی جانب بڑھا دیے....
اللہ سب بہتر کرے تم دونوں میں...

عنایا منہ ہی منہ میں بڑبڑائی....



پاکیزہ کافی دیر سے دور کھڑی پارس کے کمرے کی جانب دیکھ رہی تھی....
پارس اور ماہا کی گفتگو یاد کر کے اسکے دل کی گھٹن بڑھتی جا رہی تھی....
جب اس سے ضبط کرنا مشکل ہو گیا تو اپنے قدم پارس کے کمرے کی طرف بڑھا دیئے.. پارس جو
مرر کے سامنے کھڑا خود پہ پر فیوم چھڑک رہا تھا پہلے تو پاکیزہ کو اپنے کمرے میں دیکھ کر ٹھٹھاکا..
پھر ایسے واضح کیا جیسے اس کی موجودگی اس کے لئے کوئی معنی نہ رکھتی ہو.. پارس کی یہ بیگانگی
اسے اندر تک جل سا گئی..

کیوں کر رہے ہو یہ سب...؟؟؟ پاکیزہ نے نم لہجے میں پوچھا...

کیا کر رہا ہوں؟ پارس نے جان کر بھی انجان بنتے ہوئے پوچھا..

مت کرو پلیز یہ سب مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا ہے پاکیزہ نے پارس کے نزدیک آکر بے بسی

سے کہا...

میں تو محض تمہاری خواہش کا احترام کر رہا ہوں... پارس نے لاپرواہی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..

پارس کی یہ لاپرواہی اس کی روح تک سلگا گئی... وہ صرف غصہ تھا تم جانتے ہو تم صرف میرے ہویا رکھنا پاکیزہ نے آگے بڑھ کر پارس کے کالر کو دبوچتے اپنی سبز آنکھیں اس کی نیلی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے کہا...

پاکیزہ کے اس قدر شدید ری ایکشن پر پارس کے دل نے ایک بیٹ مس کی...

تھوڑی دیر تک تمہاری یہ غلط فہمی دور ہو جائے گی.. پارس نے خود کو کمپوز کرتے اور اس کا ہاتھ اپنے کالر سے ہٹاتے کہا...

پارس تم کسی اور کے نہیں ہو سکتے تمہارا یہ دل صرف میرے لئے دھڑکتا ہے پاکیزہ نے اس کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر کہا...

تمہیں یہ غلط فہمی کب سے لاحق ہوئی کہ یہ تمہارے لئے دھڑکتا ہے پارس نے پاکیزہ کو اس کی کمر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا پارس کی اس قربت پر اس کا دل زور شور سے دھڑکنے لگا..

کیونکہ تمہاری آنکھوں میں دکھتا ہے پاکیزہ نے خود کو سنبھال کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے

کہا...

وہ خاموش رہا تو پاکیزہ مزید بولی پلیز یہ مت کرو اتنی بڑی سزا مت دو میں مر جاؤں گی یہ کہتے پاکیزہ کی آنکھیں بیگنیں لگیں.....

پارس جو یک ٹک اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا مرنے کی بات سن کر اس کو لگا جیسے اس کا دل کسی نے بے دردی سے کچل دیا ہو..

پارس نے اس کی کمر پر گرفت سخت کردی اور دوسرا ہاتھ پیچھے لے جا کر اس کے بال ذور سے پکڑ کر اس کا منہ اوپر کیا... اتنی آسانی سے مرنے نہیں دوں گا میری جان ابھی 4 سالوں کا حساب بے باک کرنا ہے.....

اور جھٹکے سے اسے چھوڑ کر باہر چلا گیا...

جبکہ وہ سسکتے ہوئے زمین پر بیٹھتی چلی گئی...

مجھے یقین ہی نہیں ہو رہا پارس تم مجھے گھومنے اپنے ساتھ لے جا رہے ہو... ایسا لگ رہا میں کوئی انتہائی خوبصورت سا خواب دیکھ رہی ہوں....

ماہا نے خوشی سے پارس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو گاڑی چلانے میں مصروف تھا...

پارس کچھ بولو نہ... تم اتنے چپ چپ سے کیوں ہو...؟؟

ماہا نے پریشانی سے پارس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

مجھے سفر کے دوران بولنا پسند نہیں ہے...

پارس نے سٹیرنگ پر اپنی گرفت سخت کر کے نارمل لہجے میں کہا...

اوہ,, لیکن پارس یہ تو ہم گاؤں کی حدود سے باہر جا رہے ہیں... تم کہاں لے کر جا رہے
مجھے...؟؟؟

ماہا نے گاڑی کو جب گاؤں کی حدود سے باہر نکلتے دیکھا تو حیرت سے پارس کی جانب دیکھتے
ہوئے پوچھا...

ماہا خاموشی سے بیٹھ جاؤ, اب تمہارے منہ سے ایک لفظ نہ نکلے... اور میں نے تمہارے لیے
ایک سرپرائز آرینج کروایا ہے.. ایکچلی میں تمہیں محسوس کروانا چاہتا تھا میرے ساتھ ہر پل کیسے
گزرے گا... اور اسکی شروعات آج سے ہی کی ہے...
پارس نے مسکراتی نظروں سے روڈ کو دیکھتے ہوئے کہا...
آہاں,, واؤ,, یہ تو زبردست آئیڈیا ہے...

اسکا مطلب ہم دونوں ساتھ میں کچھ وقت گزاریں گے....

....Wow Paras you are such a sweetheart

ماہا نے مسکراتی آنکھوں سے پارس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

اس سے پہلے پارس کچھ کہتا اسکے سیل پر کال آنے لگی....

ہاں بولو,, ہو گیا کام,, پارس نے کال اٹھا کر سختی سے کہا...

ج ج جی سر جیسا آپ نے کہا تھا بالکل ویسا انتظام کیا ہے... کال کی دوسری جانب سے
لرزتی آواز گونجی...

اگر زرا سی بھی غلطی ہوئی تو اپنی آخری خواہش بھی سوچ کر رکھنا.. کیونکہ میں تمہیں موت کے
گھاٹ اتارنے میں ایک پل بھی نہیں لگاؤں گا... پارس سرد مہری سے کہتا کال بند کر گیا...
پارس بیٹھی ماہا کا وجود ڈر سے لرز نے لگا کیونکہ پارس کا ایسا روپ اس نے کبھی نہیں دیکھا...
پارس کے لفظوں میں ایک وحشت سی تھی...

پ پ پارس ایسے کیوں کہہ رہے تھے... ؟

ماہا نے کپکپاتی آواز میں پوچھا...

اوہ مائی سویٹ ہارٹ پریشان نہ ہو... میں ہم دونوں کے درمیان ہر چیز پرفیکٹ چاہتا ہوں
بس...

پارس نے مسکراتی آنکھوں سے ماہا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

جس پر ماہا بھی زیر لب مسکرا دی..



مجھے سمجھ نہیں آتا ہمارے بچوں کے درمیان کس بات کی الجھن ہے... میں پچھلے چار سالوں

سے پاکیزہ کے چہرے پر اداسی دیکھتی آئی ہوں....

ملیجہ بیگم نے پریشانی سے سدہ بیگم کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

مجھے تو خود سمجھ نہیں آتا ملیحہ کچھ پارس کا بھی یہی حال ہے... اسے تکلیف میں دیکھ کر دل کٹ کر رہ جاتا ہے..

سدرہ بیگم نے بھی پریشانی سے کہا...

یا اللہ پلیز ان دونوں میں سب ٹھیک کرنا ویسے بھی اب ان دونوں کی آپس میں ہی شادی ہونی اسلیے سب ٹھیک کر دیں پلیز....

ملیحہ بیگم نے نم لہجے میں کہا...

پریشان نہ ہو ملیحہ پارس نے بولا تھا وہ پاکیزہ کو منالے گا وہ تھوڑی ناراض ہے... اسلیے اللہ پر بھروسہ رکھو اور دعا کرو انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا...

سدرہ بیگم نے سمجھاتے ہوئے کہا...

جی آپی... انشاء اللہ.... ملیحہ نے نم آنکھوں سے مسکرا کر کہا



....is anyone there, plZ help, Paras

کوئی تو آؤ پلیز.... مجھے بہت درد ہو رہا ہے.....

ماہا نے روتے ہوئے چیخ کر کہا...

کیونکہ آس پاس بالکل اندھیرا تھا... اور اسکا وجود بری طرح رسیوں سے کرسی کے ساتھ جکڑا ہوا تھا... جسکی وجہ سے اسکے سارے وجود پر درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں....

اتنی دیر میں اسے قدموں کے چلنے کی آہٹ محسوس ہونے لگی...

پارس یہ تم ہو،،، اگر تم ہو تو پلیز بچاؤ مجھے.... تم نے اس عورت کو میری سپیشل کیئر کرنے کو بولا تھا لیکن دیکھو وہ مجھے یہاں بیسمنٹ میں کوئی اور سمجھ کر رسیوں میں جکڑ گئی ہے....

ماہا نے درد سے روتے ہوئے کہا...

اسی پل کمرے میں مدھم سی روشنی بکھری ماہا نے سامنے کی جانب دیکھا جہاں پارس اپنی جیب میں ہاتھ ڈالے سکون سے کھڑا تھا...

اور ساتھ ہی ماہا کی نظر اسی عورت پر گئی جسے پارس نے ماہا کا خیال رکھنے کو کہا تھا جب وہ اس خوبصورت سے سفید محل نما گھر میں داخل ہوئے تھے...

پ پ پارس دیکھو اس فضول عورت نے تمہاری ہونے والی بیوی کا کیا حال کیا ہے.... ماہا نے نفرت سے اس عورت کی جانب دیکھ کر کہا....

اوہ میں نے تو سنا تھا تم عورتوں کو ٹارچر کرنے میں ماہر ہو لیکن یہ کیا تم نے بس اسے معمولی سی رسی سے باندھا ہے... بہت افسوس ہوا تمہارا کام دیکھا کر...

پارس نے مایوسی سے ماہا کی جانب اور پھر اس عورت کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...
سر میں ٹارچر تو خوب کرتی لیکن یہ آپکا شکار ہے اسلیے میں نے سوچا صرف آپ ہی مزا چکھائیں
اسے... ویسے بھی کافی عرصے سے آپ کے اندر کا ڈیول نہیں دیکھا...

اس عورت نے زمربلی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر پہلے ماہا کو دیکھا اور پھر پارس کو....

ماہا جو ان دونوں کی باتیں دیہان سے سن رہی تھی.... ڈر اور خوف سے اسکا وجود کپکپانے لگا...
اس نے بے یقینی سے پارس کی جانب دیکھا...

آہاں چلو پھر آج دیکھو اور انجوائے کرو... پارس نے اپنے قدم ماہا کی جانب بڑھاتے ہوئے ایک
ایک لفظ چبا کر کہا...

ک کیا کہ رہے ہو پارس,, تم تو مجھے یہاں سرپرائز دینے لائے تھے پھر یہ سب کیوں.... ماہا
نے درد بھری نظروں سے پارس کو دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ اپنا وجود چھڑانے کی کوشش
کرنے لگی جو رسیوں سے بری طرح جکڑا ہوا تھا...

ماہا میں نے تمہیں وارن کیا تھا نہ مجھ سے دور رہو....؟؟
پارس نے ماہا کے بال اپنی مٹھی میں جکڑ کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سلگتے لہجے میں
کہا...

پ پ پارس یہ یہ کیوں کہہ رہے ہو....

ماہا نے خوف سے لرھڑاتی آواز میں کہا....

جواب دو میرے سوال کا وارن کیا تھا یا نہیں....؟؟؟

پارس نے ماہا کے بالوں پر اپنی گرفت مزید سخت کر کے زہر خند لہجے میں کہا...

پ پارس لیکن....

ہاں یا نہیں.... پارس نے اسے ٹوکتے ہوئے بے دردی سے اسکا منہ اپنے ہاتھوں میں جکڑ کر

پوچھا...

ہ ہ ہاں پ پارس ت تم نے مجھے وارن کیا تھا... ماہا نے ڈر سے لرزتی آواز میں کہا...

پھر تم باز کیوں نہیں آئی...؟؟

پارس نے ماہا کو جھٹکے سے چھوڑ کر شعلہ برساتی نظروں سے پوچھا...

م م میں نے کیا کیا ہے پارس...؟؟

ماہا نے معصومیت سے نم لہجے میں پوچھا....

اوہ پلینز ماہا یہ اپنی معصومیت کے ڈرامے میرے سامنے نہ ہی کرو تو بہتر ہوگا....

پارس نے ماہا کو گھورتے ہوئے کہا...

سارہ زرا میرا پسٹل پکڑنا....

پارس نے اس عورت کی جانب دیکھ کر سکون سے کہا...

جبکہ لفظ پسٹل سن کر ماہا کا دل خوف سے تیزی سے دھڑکنے لگا...

سارہ نے پسٹل پکڑا کر مسکرا کر ماہا کی جانب دیکھا...

سارہ اسکے گرد سے رسیاں کھول دو...

پارس نے رسیوں کے گرد اشارہ کیا اور خود پسٹل کو اپنی انگلی کے گرد آرام سے گھومنے لگا

جیسے کہ یہ کوئی معمولی سا کھلونہ ہو....

سارہ نے آگے بڑھ کر ساری رسیاں کھول دیں... ماہا کا وجود ڈر اور خوف کی وجہ سے وہاں سے

بلنے سے انکاری ہو گیا... اور آنکھیں خوف سے برسے لگیں...

پ پ پارس یہ یہ کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ... تم تو مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو نا...؟؟
ماہا نے کپکپاتی آواز میں کہا...

...Oh my sweet dear cousin

میں نے تو سنا تھا کہ میں غصے میں بھی تمہیں انتہائی خوبصورت لگتا ہوں.... کیا ابھی خوبصورت
نہیں لگ رہا تمہیں.. ڈر کیوں رہی ہو اتنا.. پارس نے ماہا کے چہرے پر پسٹل کی نوک پھیرتے
ہوئے طنزیہ مسکرا کر کہا...

ماہا کی خوف سے جان حلق تک آگئی..

م مطلب پ پارس نے میری اور پاکیزہ کی ساری باتیں سنی تھیں....

ماہا اپنے دل ہی دل میں بڑبڑائی...

پ پ پارس کیا کہہ رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا... ماہا نے اپنے ڈر پر قابو پاتے ہوئے

مضبوط لہجے میں کہا...

سارہ زرا میرے جگر کو لا کر ماہا کی گود میں رکھنا اسکی یادداشت کمزور ہو رہی ہے... شاید اسکی مدد

سے تیزی سے کام کرے.....

پارس نے مسکرا کر سارہ کو لانے کا اشارہ کیا....

ماہا نے دُر سے یہاں وہاں دیکھنا شروع کیا... اتنی دیر میں سارہ ایک ٹوکری اسکے سامنے لائی جب اسنے ٹوکری کھولی ماہا کی خوف سے چیخ نکل گئی.... ن ن نہیں پلیز یہ نہیں س سناپ نہیں.. پ پ پلیز دور کرو... تمہیں خدا کا واسطہ ہے پارس... مجھے معاف کر دو... پلیز پارس.... ماہا نے پارس کے قدموں میں گر کر گرگڑاتے ہوئے کہا....

لیکن پارس نیچے جھکا اور ماہا کے بال بے دردی سے پکڑ گیا... تو پھر ماہا یاد آیا کچھ... وہ سلگتے لہجے میں بولا...

ہاں پلیز معاف کر دو... پلیز.... ماہا نے روتے ہوئے کہا... پارس نے سارہ کو اشارہ کیا تو وہ ٹوکری بند کر کے وہاں سے لے گئی... پ پ پارس م مجھے گھر جانا ہے پلیز.... ماہا نے خوف سے کپکپاتی آواز میں کہا...

کیوں جان من ابھی میرے سنگ زندگی مزید نہیں گزارنی...؟؟ پارس نے طنزیہ مسکراہٹ ماہا کی جانب اچھالتے ہوئے کہا...

پ پ پارس جب تم سب سن چکے تھے پھر مجھے شادی کیلئے پرپوز کیوں کیا...؟؟ ماہا نے تکلیف کے ملے جلے تاثرات میں پوچھا...

کیونکہ تمہارے ساتھ جو لڑکی کھڑی تھی اسے سزا دینی تھی... مجھ پر اعتبار نہ کرنے کی.... ماہا

ویسے سوچو جس سے مجھے عشق ہے اسے سزا دینے سے باز نہیں آیا تو تمہارا کیا حال کروں
گا... ویسے بھی تمہیں بھی خواہش تھی مجھے حاصل کرنے کی سوچا پوری کردوں.... پارس نے
زہریلی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا...

پ پ پارس وہ م میری صرف بے وقوفی تھی پ پلیز م مجھے معاف کر دو....
ماہا نے سسکتے ہوئے کہا....

اس بارے میں بعد میں بات کرتے ابھی تو میں تم سے ایک سوال کرنے لگا ہوں اسکا جواب
سچ سچ دینا اگر تمہیں اپنی جان زرا سی بھی عزیز ہے تو... باقی سب تو میں سن چکا کہ تم نے
سب کیا تھا... لیکن کیا وہ میری گردن پر موجود نشان بھی تمہاری چال تھی...؟؟؟
ماہا کے منہ سے خوف کی وجہ سے الفاظ نکلنے سے انکاری ہو گئے اور وہ پتھرائی نظروں سے پارس
کی جانب دیکھنے لگی....

جب پارس کو کچھ لمحوں تک جواب نہیں ملا تو اس نے غصے سے ماہا کو اسکے گلے سے پکڑ کر
اسکے قدموں پر کھڑا کیا اور گن اسکے منہ کے اندر ڈال دی.... ماہا کی ڈر سے آنکھیں پھیلی اور
اسنے شدت سے رونا شروع کر دیا...

maha it's your last warning...otherwise I'm gonna kill

...you without any hesitation trust me

...answer my question idiot

پارس نے گن کا پریشر ماہا کے منہ میں بڑھاتے ہوئے سرد مہری سے کہا...
دُر خوف اود بے بسی سے ماہا کا وجود لرز نے لگا... اور آنکھیں اور تیزی سے برسنے لگیں....

???will you speak up or not

پارس نے جلتی نظروں سے ماہا کو دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ ان نظروں سے ہی ماہا کے وجود کو
بھسم کر دے گا...

ماہا نے آنکھوں سے اشارہ کیا ہاں....

تو پارس نے اسکا اشارہ سمجھ کر پسٹل اس کے منہ سے نکال لیا...

ماہا لمبے لمبے سانس لے کر خود کو کمپوز کرنے لگی...

م م میں نے ہی کیا تھا وہ سب بھی...

ماہا نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا... اور غلطی سے بھی اپنے منہ سے اسد کا نام نہیں نکالا کیونکہ وہ

جانتی تھی کہ اسد کی زندگی میں پارس کی کیا اہمیت ہے اگر میں نے بتا دیا تو ایک پل کو آج

مجھے پارس نے چھوڑ دیا تو باقی جو کچھ سانسیں رہ جائیں گی وہ اسد چھیننے سے گریز نہیں کرے

گا....

پارس نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر کے کھولی... یعنی اپنا غصہ ضبط کرنے کی ایک چھوٹی سی

کوشش کی ہو...

ماہا میرا دل کر رہا ہے میں تمہیں جان سے مار دوں.... پارس نے ماہا کی جانب سرخ ہوتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا....

ماہا نے ڈر سے دو قدم پارس سے دور ہٹائے....

پارس پلیز مجھے معاف کر دو.... ماہا نے روتے ہوئے التجائیہ کہا... کیونکہ آج وہ پارس کی آنکھوں میں ایک الگ ہی آگ دیکھ رہی تھی...

لیکن پارس نے ماہا کی بات کو انور کر کے اسکی ٹانگ پر گولی چلا دی...
ماہا کی چیخیں پورے کمرے میں گونجنے لگیں....

پ پارس تم اس قدر دردے ہو میں ک کبھی س سوچ بھی نہیں سکتی تھی... ماہا نے درد سے چیختے ہوئے کہا....

پارس نیچے جھکا اور اسکے زخم پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے زور سے مسل دیا... ماہا تکلیف سے اور زور زور سے چیخنے لگی...

ماہا تمہیں یہ گولی صرف چھو کر گزری ہے اور تم بس اتنی سی تکلیف پر اس قدر رو رہی ہو....
لیکن اس ازیت اور درد کا کیا جو تمہاری وجہ سے میں پچھلے چار سالوں سے سہتا آ رہا ہوں....
جانتی ہو میں کبھی سکون سے نہیں سویا...

تم نے میرے کردار کو مشکوک کیا... مجھے سچ میں بعض دفعہ خود سے نفرت ہونے لگتی تھی...
میرا دل کرتا تھا خود کو جلا دوں... لیکن صرف بے بسی کے گھونٹ بھر کر رہ جاتا....

پارس نے درد اور غصے کے ملے جلے تاثرات میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا....

ماہا نے شرمندگی سے اپنی نظریں نیچے جھکا لی...

تمہاری یہ ٹانگ دو دن تک بالکل ٹھیک ہو جائے گی... مگر اسکا درد میری چار سال کی تکلیف آگے کچھ بھی نہیں ہے ماہا کچھ بھی نہیں...

پارس نے سرخ ہوتی آنکھوں سے ماہا کی ٹانگ کی جانب دیکھا جہاں سے خون بہہ رہا تھا....



پارس م م مجھے معاف کر دو پلیز....

ماہا نے شرمندگی سے کہا...

تم نے پاکیزہ کا گلا دبانے کی کیوں کوشش کی...؟؟

پارس نے ماہا کی جانب دیکھتے ہوئے تپتے لہجے میں کہا...

پ پ پارس پلیز... میرے ہاتھ کا زرا بھی دباؤ اسکے گلے پر نہیں پڑھا تھا آئی پرامس تم اسی

وقت کمرے میں آگئے تھے.... ماہا نے سسکتے ہوئے خود کو بچانا چاہا....

جانتا ہوں اسلیے تو باہر مزید کھڑا نہیں رہا تھا اور اندر قدم رکھ گیا تھا....

پارس نے احساسات سے خالی آواز میں کہا...

ماہا کے خوف سے رونگٹے کھڑے ہو گئے...

پارس پلیز معاف کر دو... پلیز تمہیں تمہاری محبت کا واسطہ ہے... تمہیں پاکیزہ کی قسم پلیز....

ماہا نے پارس کے سامنے التجائیہ کہا....

پارس نے غصے سے اپنی مٹھی بند کر کے کھولی...

میں تمہیں معاف کرتا ہوں... لیکن میں ابھی بھی اپنی بات پر قائم ہوں... اگر تمہیں مجھ سے

شادی کرنی ہے اور مجھے اپنا بنانا ہے تو موسٹ ویلکم....

پارس نے مسکرا کر ماہا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

لیکن ت ت تم ک کیسے....

ماہا نے بے یقینی سے پارس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

کیونکہ میں اپنی بات سے کبھی پلٹتا نہیں ہوں... وہ الگ بات ہے میں تمہیں ہر دن ایسے ہی

سرپرائز دیا کروں گا... پارس نے کمرے کی جانب نظریں دوڑاتے ہوئے انتہائی سکون سے

کہا...

پارس کی بات کا مفہوم سمجھ کر ماہا کی سانسیں تھمنے لگیں...

ن نہیں م مجھے ت تم سے شادی نہیں کرنی ہے...

ماہا نے خوف سے لڑکھڑاتی آواز میں کہا....

Are you sure my sweet cousin

پارس نے طنزیہ مسکرا کر کہا....

ہ ہاں پلیز م مجھے بس گھر جانا ہے... م میں آئندہ کبھی تمہارے رستے میں نہیں آؤں گی...

ماہا نے کپکپاتی آواز میں کہا...

سارہ میرا ایک مہمان رہتا زرا اسے ماہا کی گود میں بٹھا کر اسکی ٹانگ کی مرہم پٹی تو کر دو...
پارس نے مسکرا کر سارہ کو کہا جو ایک طرف کھڑی کب سے سب خاموشی سے سن اور دیکھ رہی
تھی...

ہائے سر واؤ، میں ابھی لاتی مہمان اور پٹی کرتی میڈم کی...

سارہ نے چمکتے ہوئے کہا...

جبکہ ماہا جی جان سے کانپنے لگی..

پ پارس پلیز... اب مزید کچھ مت کرو م میں معافی مانگی ہے اور تم نے اپنی محبت کے واسطے
معاف کر دیا ہے پھر اب یہ کیوں...

ماہا نے سسکتے ہوئے کہا...

اس لیے ڈیر کزن کے آئندہ کبھی بھی تم میری زندگی میں دخل اندازی کرو تو میرا یہ ٹریٹمنٹ یاد
رکھو...

پارس نے سکون سے کہتا ایک جانب کھڑا ہو گیا...

جبکہ سارہ نے دو ہنچھو ماہا کی گود میں رکھ دیے....

اور خود آرام سے ماہا کی ٹانگ کی پٹی کرنے لگی...

اپنی گود میں سکورپیو دیکھ کر ماہا کی چیخیں بیسمینٹ میں گونجنے لگیں...

ماہا اگر تم چیخوں گی تو یہ ڈر کر تمہیں کاٹ دیں گے اب خود سوچ لو آگے....
ماہا نے ساکن نظروں سے پارس کی جانب دیکھا... اور منہ سے ایک لفظ نہیں نکالا....
کچھ لمحوں بعد سارہ نے اچھے سے پٹی کر دی... اور ہچھوؤں کو واپس سے لوگری میں ڈال دیا....
ماہا نے خود کو نارمل کرنے کیلئے گہرے گہرے سانس لینے لگی..
پ پ پارس میں نے کبھی نہیں سوچا تھا... تم اس قدر زہریلے ہو سکتے....
ماہا نے خوف سے پارس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا..
آئندہ یاد رکھنا میرا یہ روپ بھی... ابھی تو تمہارا میری کزن ہونے کی وجہ سے لحاظ کر گیا اوپر سے
تم نے پاکیزہ کی قسم دے دی... ورنہ تمہیں جان سے مار دیتا....
پارس نے چبّتی نظروں سے ماہا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا..
...I'm sorry paras
ماہا نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا...

تم میری چھوچھو کی اکلوتی اولاد ہو... تم سے سب بہت محبت کرتے ہیں... آگے تمہارے
ساری زندگی پڑی ہے.. مجھے یقین آئندہ اب تم اسے اپنی بے وقوفیوں کی وجہ سے خراب نہیں
کرو گی...

پارس نے ماہا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

ہاں پارس میں یہ غلطی کبھی نہیں کروں گی سوری پلیز....

ماہا نے نم لہجے میں کہا...

...good for you

پارس نے یہ کہہ کر سارہ کی جانب دیکھا...

میڈم کو گیسٹ روم میں لے جاؤ ان کا اچھے سے خیال رکھنا یہ ٹھیک ہو جائیں کل تک تو میں

لے جاؤں گا پھر....

پارس نے سارہ کو کہا...

جبکہ دوبارہ سے خیال رکھنے کا سن کر ماہا کا وجود خوف سے کانپا....

پارس پلیز... ماہا نے روتے ہوئے کہا...

it's okay maha

اب یہ سچ میں گیسٹ روم میں لے کر جا رہی اسلیے ریلیکس ہو جاؤ.. میں صبح آؤں گا... اور تم

بھی ماما لوگوں کو بتا دینا تم اپنی فرینڈ کی طرف آج رات رہو گی...

پارس نے ماہا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

اوکے... ماہا نے ڈرتے ہوئے کہا...

پارس نے سارہ کو سب اچھے سے سمجھا کر گھر سے نکل آیا اور حویلی کی جانب روانہ ہو گیا... کیونکہ

وہ جانتا تھا لوگوں کی عادت ہے آپ سے خوشیاں چھیننے کی مزہ تو تب ہے جب آپ کے اپنے

آپ پر بھروسہ کریں.....



اسلام علیکم! پاپا کیسے ہیں...؟؟

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی...

پارس نے حویلی میں آکر سب سے پہلے ضیاء صاحب کو کال کی اور احترام سے کہا....

وعلیکم السلام بیٹا میں ٹھیک ہوں... بولو کیا بات ہے پاپا کی جان.... ضیاء صاحب نے محبت

پاش لہجے میں پوچھا...

پاپا میں چاہتا آپ کل یہاں حویلی میں موجود ہوں... انکل حسن سے بات کریں میری اور پاکیزہ

کی شادی کی اور پرسونکاح ہو.... پارس نے سکون سے کہا...

جبکہ ضیاء صاحب نے حیرت سے موبائل کی جانب دیکھا....

بیٹا اتنی جلدی خیریت.... ضیاء صاحب کی پریشان سی آواز گونجی...

پاپا یہ میری خواہش ہے... میں آج تک آپکی سب خواہشات کا احترام کرتا آیا ہوں... اب یہ ایک

چھوٹی سی بات آپ بھی مانیں.... پارس نے ضدی لہجے میں کہا...

اوکے بیٹا... آپکی خواہشات سر آنکھوں پر... لیکن اتنی جلدی.... ضیاء صاحب نے تذبذب کے

عالم میں کہا...

کوئی بات نہیں پاپا آپ بس کل آئیں جلدی لیٹ کچھ نہیں ہوتا...

پارس نے اپنے لفظوں پر زور دے کر کہا...

اوکے پاپا کی جان آجاؤں گا کل...

ضیاء صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا... کیونکہ انہیں اپنے بیٹے کے فیصلے پر بھروسہ تھا....

...Thank you papa i love you so much

پارس نے خوشی سے کہا...

...love you more baba ki jan

اوکے پھر کل ملتے وہ کہہ کر کال بند کر گئے....

پارس نے بھی اپنے قدم تویلی کے پچھلے حصے میں بڑھا دیے... شاید وہ وہاں موجود ہو....



صحیح کہتے ہیں جگہ انسانوں کے ساتھ ہی خوبصورت لگتی ہیں... اب وہ یہاں نہیں آتا تو یہ جگہ

بھی ویران اور اداس سی لگ رہی ہے... بالکل ویسے ہی جیسے میرے دل میں اداسی اور ویرانی

سی ہے...

پاکیزہ کے دل میں گھٹن جب بڑھنے لگی تو وہ تویلی کے پچھلے حصے میں آئی جہاں وہ اور پارس

اکثر ملتے تھے ساری جگہ کو نم نظروں سے دیکھتے ہوئے منہ ہی منہ میں بڑبڑائی...

پارس مجھے معاف کر دو... میں نے سب خراب کر دیا... لیکن پلیز تم آجاؤ نہ میرے پاس...

دیکھو تمہارے بغیر سب کتنا اجڑا اجڑا سا ہے...

پاکیزہ نے سسکتے ہوئے کہا...

اس لمحے اسے اپنی کمر کے گرد کسی کی گرفت محسوس ہوئی...

اس سے پہلے وہ چیختی.... پارس نے جلدی سے اسکا رخ اپنی جانب کر کے اسکے لبوں پر جھکا...

پاکیزہ کی چیخ منہ میں ہی دم توڑ گئی... پارس کی قربت اور بے باکی پر اسکے دل کی دھڑکن

بڑھی.... جب سانس لینا مشکل ہونے لگا تو اس نے پارس کو خود سے دور دھکیلنا چاہا مگر وہ جھکا

رہا... پاکیزہ کی آنکھیں بھینگنے لگی... اس نے پارس کے کندھے پر اپنے ہاتھوں کا زور دے کر

پیچھے کرنا چاہا... لیکن اس پر کچھ اثر نہیں ہوا... کچھ پل بعد پارس خود ہی پیچھے ہو گیا.... اور پاکیزہ

کے چہرے کو اپنی نظروں کے راستے دل میں اتارنے لگا.... جبکہ پاکیزہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر

لمبے لمبے سانس لینے لگی....

ت ت تمہیں زرا سی بھی شرم آتی ہے کیا...؟؟

پاکیزہ نے نم آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے لرزتی آواز میں کہا اور ساتھ اپنے لبوں پر ہاتھ

پھیرا جہاں ہلکا سا کٹ آیا تھا...

نہیں بالکل بھی شرم نہیں آتی مجھے,,, جانتی ہو کیوں...

پارس نے پاکیزہ کے کٹ والی جگہ پر انگوٹھا زور سے رگڑتے ہوئے پوچھا...

درد سے پاکیزہ کی آنکھیں برسنے لگیں....

کیونکہ لطف آتا تمہاری سانسوں کو قید کر کے... مزہ آتا ہے جب تمہاری آنکھوں سے یہ آنسو

بہتے.... دل کی گہرائیوں تک سکون اترتا محسوس کرتا ہوں میں...
پارس نے پاکیزہ کی آنکھوں سے آنسو چنتے ہوئے سلگتے لہجے میں کہا.....
پاکیزہ نے بے بسی سے اپنی آنکھیں بند کر لیں....
پارس مجھے معاف کر دو پلیز... میں نے یہ سب ماہا.....
اس سے پہلے وہ اپنے الفاظ مکمل کرتی پارس نے اسکے لبوں پر اپنی انگلی رکھ دی....
شش.... مجھے اس سب میں کوئی دلچسپی نہیں ہے...
اور ہاں پرسوں ہمارا نکاح ہے... میں نہیں چاہتا تم سب کے سامنے تماشہ کرو کوئی.... اسلیے
خاموشی سے سب کی موجودگی میں ہاں کر دینا....
پارس نے سرد مہری سے کہا...
ل ل یکن پارس وہ ک کیسے ہو سکتا....
پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...
میں کہہ رہا ہوں... کیوں تمہیں مجھ پر یقین نہیں...؟؟
اوہ سوری یقین تو تمہیں سچ میں نہیں مجھ پر...
اس سے پہلے پاکیزہ کچھ کہتی... پارس نے سرخ ہوتی نظروں سے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے
کہا...

جبکہ شرمندگی سے پاکیزہ کے منہ سے الفاظ نکلنے سے انکاری ہو گئے اور آنکھیں بھینگنے لگی...

خیر کل جب تمہارے گھر والے بولیں گے تمہارا نکاح ہے تو سمجھ جانا وہ میں ہی ہوں.... پارس
نے پاکیزہ کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے آہستگی سے کہا....
پاکیزہ کے دل میں درد سا اٹھا....

یا اللہ پلینز مجھے میرا یہ رشتہ پہلے جیسا کرنے میں مدد کر پلینز... پارس کی آنکھوں میں یہ انجانا پن
نہیں دیکھا جا رہا.... پاکیزہ نے نم آنکھوں سے دل ہی دل میں اللہ کو پکارا

پارس اسکا مطلب تم ماہا سے شادی نہیں کر رہے؟؟؟

پاکیزہ نے پارس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا....

نہیں بالکل بھی نہیں....

پارس نے پاکیزہ کے بازوؤں پر اپنی گرفت سخت کرتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا....

پارس میں جانتی تھی تم میرے علاوہ کسی اور سے شادی کر ہی نہیں سکتے....

پاکیزہ نے اپنے بازوؤں میں اٹھتے درد کو نظر انداز کر کے مسکرا کر کہا....

لیکن تم یہ نہیں جانتی میں تم سے اتنی جلدی سب کی موجودگی میں پھر سے نکاح کیوں کر

رہا ہوں...

پارس نے چپتی نظروں سے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

ک ک کیوں کر رہے ہو...؟؟ خوف سے پاکیزہ کے دل کی دھڑکن بڑھی اور لڑکھڑاتی آواز میں

پوچھا....

Because my lovely wife

..I'm not done with you yet

???why should i feel the pain alone

....you should also feel that pain

پارس نے پاکیزہ کے بازوؤں پر اپنی گرفت مزید سخت کر کے سلگتے لہجے میں کہا....
درد کی وجہ سے پاکیزہ کی آنکھیں نم ہونے لگیں....

م م مطلب کیا ہے پارس اس کا....؟؟؟

پاکیزہ نے نم لہجے میں پوچھا....

simple sweetheart I'm gonna make you suffer so

...badly

شادی کے بعد تم ہر پل میرے ساتھ ہوگی اور میں تمہیں دکھاؤں گا کہ میں سچ میں کس قدر
پتھر ہوں اپنے نام کی طرح... پارس نے تپے ہوئے لہجے میں کہہ کر پاکیزہ کو ایک چھٹکے میں

چھوڑا....

آپٹچ.... پارس کے یوں اچانک سے چھوڑنے پر پاکیزہ کا پاؤں ہلکا سا پتھر سے ٹکرایا تو درد سے

کراہی....

پارس نے پریشانی سے پاکیزہ کے چہرے کو اور پھر پاؤں کی جانب دیکھا...

OMG

تم کوئی کام ٹھیک سے کرتی ہو... پارس نے جلدی سے پاکیزہ کے قدموں میں بیٹھ کر اسکا پاؤں اپنے گھٹنے پر رکھا....

پاکیزہ سب کچھ نم آنکھوں سے دیکھنے لگی..

ابھی یہ شخص میری زندگی جہنم بنانے والا تھا اور میرا زرا سا بھی درد اسے برداشت نہیں... پاکیزہ اپنے دل ہی دل میں بولی... اور آنکھیں اور شدت سے برسنے لگیں...

پاکیزہ تم اکثر ننگے پاؤں یہاں آجاتی ہو... زرا عقل ہے تم میں...؟؟

پارس نے غصے سے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا... اور ساتھ پاؤں کے جس مقام پر ہلکی سی چوٹ آئی تھی اپنی انگلیاں وہاں پھیرنے لگا....

پاکیزہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...

پ پ پارس اٹھو.. م میں بالکل ٹھیک ہوں... پاکیزہ نے اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لاتے ہوئے لرزتی آواز میں کہا...

پارس نے آرام سے اسکا پاؤں نیچے رکھا اور اٹھ کر پاکیزہ کی آنکھوں سے آنسو چنے....

زیادہ درد ہو رہا ہے..؟؟ پارس نے پریشانی سے پاؤں کی جانب دیکھنے کے بعد اسکی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا....

بالکل نہیں ہو رہا میں ٹھیک ہوں....

پاکیزہ نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے کہا...

پارس اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر پاکیزہ کے بال سہلانے لگا لیکن اس سے پہلے وہ اسکے بال سہلاتا اسکے چہرے کے تاثرات نرمی سے پتھریلے ہونے لگے.... وہ اسکی طرف سرخ نظروں سے دیکھتا..

پاکیزہ کو وہاں ہی چھوڑ کر اندر کی جانب بڑھ گیا...

پاکیزہ کے دل میں درد سا اٹھا... اور اس نے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرا جو مختلف لیئرز میں کٹ تھے... اسکے دل میں چبن سی اٹھی...

پارس تم کچھ بھی کہہ لو... لیکن میں جانتی ہوں تم مجھے ایک حد تک ہی درد دو گے کیونکہ تم مجھے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے....

پاکیزہ نے درد سے مسکراتے ہوئے کہا...

میں اپنی غلطی سمجھ گئی ہوں پارس...

اگر کسی کو چاہو تو اس پر یقین بھی کرو... میں نے سب خراب کیا ہے نہ پارس...

...So if i can break it

...i can fix it

...wait and watch

رکو سکو تو روک لینا.....

اب پاکیزہ حسن واپس سے تمہیں جیت لے گی میرے پیارے ہی.....
پاکیزہ مسکراتی اندر کی جانب بڑھ گئی....



بہت مسکرایا جا رہا ہے خیر ہے؟؟

پاکیزہ جب اپنے کمرے میں آئی تو عنایا نے اسے اپنی بانہوں میں بھر کر محبت سے پوچھا...
یار وہ وہ پارس کہہ رہا تھا پرسوں ہم دونوں کا نکاح ہے... پاکیزہ نے شرم سے چور لہجے میں کہا...
واٹ... کیا... سچ میں.... عنایا نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا...

پاکیزہ نے بوکھلا کر عنایا کی جانب دیکھا...

کیا مسئلہ ہے پوری حویلی کو بتانا ہے... اتنا چیخ کیوں رہی ہو...

پاکیزہ نے گھبراتے ہوئے یہاں وہاں دیکھ کر کہا... شکر تھا ابھی کمرے میں کوئی موجود نہیں تھا...

یار میری دوست کی شادی ہے... میں خوش بھی نہ ہوں کیا... عنایا نے منہ بسور کر کہا...

ہو جاؤ لیکن سب کو تو مت بتاؤ...

پاکیزہ نے اس کے سر پر ہلکی سی چت لگا کر کہا... ویسے بھی اس شادی کے ساتھ پارس کے الفاظ یاد کر کے اس کی جان پر بن رہی تھی....

پاکیزہ تمہارے چہرے پر پریشانی کیوں ہے...؟؟

عنایا نے پاکیزہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر پوچھا...

یار وہ پارس شادی اسلیے جلدی کر رہا.. کیونکہ وہ مجھے بھی وہ ہی درد محسوس کروانا چاہتا جو وہ کرتا آیا ہے...

پاکیزہ نے اپنے لب چباتے ہوئے پریشانی سے کہا...

اوہ میری جان اسکی فکر نہ کرو... وہ نہیں کرے گا کچھ... ویسے بھی تم اس قدر پیاری لگو گی کس کافر کا دل کرے گا تمہیں سزا دینے کا.... تب تو لوگ صرف محبت برسائیں گے...

عنایا آخری جملہ کہتے ہوئے پاکیزہ کو آنکھ ماری...

ت ت م انتہائی کوئی فضول لڑکی ہو... پاکیزہ نے دہکتے گالوں سے اسے گھورتے ہوئے کہا... ہائے کوئی تو بہت بلش کر رہا...

عنایا نے پاکیزہ کے گال پر چٹکی بھرتے ہوئے کہا... دفعہ ہو جاؤ تم یہاں سے پاگل لڑکی...

پاکیزہ نے اپنی بڑھتی دھڑکنوں کو قابو کرتے ہوئے عنایا کو کشن مار کر کہا... اور خود واش روم کی جانب بڑھ گئی...

میں خوش ہوں تمہارے لیے... میری جان بہار... عنایا نے قہقہہ لگاتے ہوئے اونچی آواز میں کہا...

جس پر پاکیزہ بس مسکرا کر رہ گئی....



ضیاء بھائی سب اتنی جلدی....؟؟؟

سب بڑے ڈرائنگ روم میں بیٹھے بچوں کی شادی پر بات چیت کر رہے تھے تو حسن صاحب نے پریشانی سے کہا....

حسن دیکھو پریشان نہ ہو.... پاکیزہ میری بیٹی کی طرح ہمارے گھر میں رہے گی... شادی تو ہونی ہی ہے... اسلیے سوچا ہے کل نکاح کرتے ہیں...

اور پھر کمبائن مہندی اور لگے دن رخصتی ہو جائے... کیا خیال ہے آپکا...؟؟

ضیاء صاحب نے اصغر صاحب سے مخاطب ہو کر پوچھا...

ہمم مشورہ تو اچھا ہے چلو ایسا ہی کر لیتے ہیں...

اصغر صاحب نے رضامندی دیتے ہوئے کہا....

والد کے فیصلے پر حسن صاحب بھی خاموش ہو گئے...

آپ سب اب رضا مند ہیں اس فیصلے سے... کسی کو کوئی اعتراض ہے تو بتادیں...؟؟

ضیاء صاحب نے سوالیہ نظروں سے سب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

نہیں بھائی... بس میری بیٹیوں کا بہت خیال رکھیے گا... ابھی نادان ہیں دونوں بہت.... ملیجے

بیگم نے افنان اور ضیاء کی جانب دیکھتے ہوئے نم لہجے میں کہا...

آپ بالکل فکر نہ کریں ہم اپنے بچوں سے بڑھ کر انہیں پیار دیں گے...

افنان صاحب نے محبت سے کہا...

جس پر سب مسکرا دیے...

چلیں پھر کل نکاح ہے، سب منہ میٹھا کریں اسی خوشی میں...

حسنین صاحب نے کہا...

سب نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلادیا....



بہت چھپا رستم نکلا ہے تو... مجھ جیسے بچارے کا پہلا نکاح ابھی ہوگا اور تو دوسری دفعہ کروانے لگا ہے...

اسد نے شرارت سے پارس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا.. کیونکہ پارس نے کال کر کے اسے بتایا

تھا اور ساتھ ادھر وائیٹ پیلس میں بلوا لیا تھا یہ پیلس حویلی سے ایک گھنٹے کے سفر پر تھا...

تو کیوں جیلس ہو رہا ہے...؟؟ پارس نے شوخ نظروں سے اسد کی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

میں کیوں جلنے لگا... جلیں میرے دشمن.... میں تو خوش ہوں اپنے یار کی خوشی میں....

اسد نے پارس کو محبت سے گلے لگاتے ہوئے کہا...

اسد بہت محبت کرتے ہو نہ مجھ سے...؟؟

پارس نے مسکراتی نظروں سے اسد کی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

بہت زیادہ کوئی شک ہے تجھے....؟

اسد نے آئی برو اٹھا کر پارس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

نہیں ویسے ہی,, تو میرے لیے کیا کر سکتا ہے؟؟؟

پارس نے شرارت سے اسد کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

کچھ بھی... تو مطلب کچھ بھی...

اسد نے سنجیدگی سے پارس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

مثال کے طور پر بتاؤ کیا کر سکتے ہو..؟؟

پارس نے شوخ لہجے میں اسد کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا...

کچھ بھی پارس,, تو بول کر دیکھ,, تیرے لیے جان بھی دے دوں یہاں بیٹھے بیٹھے.... اسد نے

پارس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے یقین سے کہا...

پارس نے چونک کر اسد کی جانب دیکھا...

چلو جان رہنے دو... اگر میں کہوں تم پر تیرا سے شادی نہ کرو... تو پھر....

پارس نے شرارت سے اسد کی جانب دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا پر تیرا حسن اسد افنان

کیلئے کس قدر ضروری ہو گئی ہے.

اسد کے چہرے پر ایک سایہ سا گزرا... لیکن جلد ہی خود کو قابو کر گیا..

پارس میں یہ شادی نہیں کروں گا تمہاری قسم... تو ایک دفعہ منع کر... میں اپنی زندگی میں کبھی

بھی پریکا حسن کو پلٹ کر نہیں دیکھو گا... یہ میرا وعدہ ہے.... بس تو ساتھ رہ باقی کچھ بھی ضروری نہیں ہے.... اسد نے پارس کے ہاتھوں پر گرفت سخت کر کے مضبوط لہجے میں کہا... اسد کے اتنے جنونی ہونے پر پارس ایک پل کو ٹھٹھکا اور بے یقینی سے اسد کی جانب دیکھنے لگا.... اور آگے بڑھ کر اس کو اپنے گلے لگا گیا...

تو پاگل ہے... میں ایسا کبھی مر کر بھی نہ کہوں.... میں جانتا ہوں وہ تیرے لیے کتنی عزیز ہے... میں تو صرف مزاق کر رہا تھا اسد... تم اتنے ایموشنل ہو گئے... پارس نے اسد کو اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے کہا...

میں مزاق نہیں کر رہا پارس... تیری دوستی اور تو خود میرے لیے اس دنیا میں سب سے زیادہ اہم ہو.... میں کبھی تجھے کھونا نہیں چاہتا... میں سچ میں تجھ سے بہت پیار کرتا میرے یار.... اسد نے نم لہجے میں کہا...

اوائے پاگل چپ... میں جانتا ہوں.... اور تو بھی مجھے بہت عزیز ہے اگر کبھی مجھے تمہارے لیے جان دینی پڑی تو فکر نہ کر... میں بھی کبھی پیچھے نہیں ہٹوں گا، تجھ جیسے دوست کیلئے خوشی خوشی اپنی جان دے دوں گا...

پارس نے مسکراتے ہوئے کہا....

جانتا ہوں میں.... پارس اگر کبھی کوئی غلطی کر بیٹھو، تو کیا تو مجھے معاف کر دے گا...؟؟

اسد نے نم آنکھوں سے پارس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...
فکر نہ کر جگر... میں تجھ سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا، کیونکہ میں جانتا ہوں تو ایسا کبھی کچھ
نہیں کرے گا جس سے میں ہرٹ ہوں....
چل اٹھ جا اب حویلی چلیں... اپنی دہنوں کو دیکھیں کیسی لگ رہی ہوں گیں.... پارس نے
شرارت سے اسد کو آنکھ مارتے ہوئے کہا...

جبکہ اسد اپنے دل میں اٹھتے درد کو دباتا پارس کی جانب دیکھ کر مسکرا دیا....



عنایا کتنا خوبصورت لگ رہا ہے نہ یہ سب.... کتنی دلکشی سے سب کچھ سجایا گیا ہے... یہ
لائٹس,, لوگوں کی چہل پہل,, ڈھولک کی آوازیں... دل کو کتنا سکون دے رہی ہیں..
ماہ رخ نے حویلی کے چارو طرف دیکھتے ہوئے کہا....

ہاں یار میں تو خود گاؤں کی شادی کی فین ہوئی ہوں... یہ لوگ کتنے ملنسار اور محبتوں میں
پروئے ہوئے ہیں... عنایا نے سامنے ڈھولک پر عورتوں اور لڑکیوں کو گاتے اور ڈانس کرتے
دیکھ کر گرمجوشی سے بولی...

ویسے یار یقین نہیں آ رہا... پاکیزہ میری بھابھی بننے والی ہے... واؤ.. میں بہت خوش ہوں
عنایا... ماہ رخ نے چمکتے ہوئے کہا...

ہاں یار مجھے بھی یقین نہیں ہو رہا... عنایا نے کمرے کے اندر نظر دوڑا کر کہا جہاں پاکیزہ اور پرتیحا

کو بیوٹیشنز ریڈی کر کے فائل ٹچ دے رہی تھیں اور پاس بیٹھی ملیجہ بیگم ان دونوں کو اپنی نظروں کے راستے دل میں اتار رہی تھیں...

عنایا وہ دیکھو نیچے اسد اور پارس بھائی,,, ہائے میرے دونوں بھائی کتنے شاندار لگ رہے ہیں....
ماہ رخ نیچے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا.. جہاں اسد اور پارس دونوں ایک جیسی ڈریسنگ
کیے نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہے تھے اور ساتھ اصغر صاحب اور باقی سب بڑوں
کو ملنے میں مصروف تھے...

یار واقعی میں بلیک شلوار قمیض اور گلے میں چادر ڈالے یہ دونوں آج صحیح لڑکیوں کو دیوانہ کرنے
کے موڈ میں ہیں....

عنایا نے شرارت سے ماہا کو دیکھتے ہوئے کہا...

یار ویسے تمہارے بھائی کو کالے رنگ سے عشق نہیں ہے جب دیکھو یہ رنگ پہنا ہوتا... عنایا
نے پارس اور اسد کی جانب دیکھتے ہوئے کہا... جواب بڑوں کے ساتھ آگے بڑھ گئے تھے.
ہاں یار بھائی کو یہ کلر بہت پسند ہے... بھائی کی وارڈروب بھی اسی رنگ کے کپڑوں سے
بھری پڑی ہے یہاں تک کہ بھائی کے کمرے کا کلر بھی بلیک ہے.... ماہا نے عنایا کو دیکھتے
ہوئے مسکرا کر کہا...

آہاں نائیں.... عنایا کہہ کر پاکیزہ اور پرتیحا کی طرف چل دی جہاں اب وہ بالکل تیار بیٹھی تھی.



ماشاء اللہ نکاح کی رسم ہوگئی ہے،

تم دونوں خوش ہو...؟؟؟ حسن نے نم آنکھوں سے دونوں کی جانب محبت سے دیکھتے ہوئے
پوچھا جو مہندی کی رسم کے مطابق سچی انتہائی خوبصورت لگ رہی تھیں...

ج جی پاپا.... دونوں نے ایک ساتھ اٹھ کر اپنے پاپا کے سینے لگ کر کہا..

میری بہنوں کو مت رولائے بابا جانی ایویں کا جل خراب ہوگیا تو چڑیلین لگے گئیں.. زاویار نے
شرارت سے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا... کیونکہ ابھی ابھی مولوی صاحب نکاح پڑھا کر گئے تھے
اور وہ دونوں باپ بیٹا یہی رک گئے تھے....

پاپا دیکھیں بھائی کیا کہہ رہے ہیں...

پریتھا نے منہ بسور کر کہا...

تمہارا بھائی خود جن لگ رہا اسلیے آس پاس چڑیلین نظر آ رہیں.... حسن صاحب نے مسکراتے
ہوئے کہا اور ساتھ دونوں کے سر پر باری باری اپنے لب رکھے..

جس پر دونوں مسکرا دی...

عنایا جو سب نم نظروں سے دیکھ رہی تھی زاویار کے منہ بنانے پر مسکرا دی....
زاویار نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا جو اورنج اور گرین کلر کے کنٹراسٹ میں شرارہ اور ساتھ
شرٹ پہنے انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی... لیکن زاویار کے دیکھنے پر نظر چرا گئی...

آہاں میڈم ابھی تک ناراض ہیں....

زاویار منہ ہی منہ میں بڑبڑایا...

بس کر دیں مجھے بھی اپنی بیٹیوں کو دیکھنا ہے... ملیحہ نے نم لہجے میں کہا...

ادھر آئیں بیگم آپ بھی ان کے ساتھ ہی مجھے ہگ کر لیں.... حسن صاحب نے ملیحہ کو بھی ان کے ہاتھ سے پکڑ کر ساتھ لگاتے ہوئے کہا...

آپ بھی نہ..... ملیحہ نے شرم سے کہا...

میں بھی آپکی ہی اولاد ہوں.. کہیں باہر سے نہیں اٹھایا تھا مجھے....

زاویار نے منہ بنا کر کہا....

ہا ہا تم بھی آجاؤ میرے شہزادے...

حسن نے محبت سے اسے بھی ساتھ لگایا....

!!..Ma shaa Allah! perfect family

عنایا نے سب کو ساتھ دیکھ کر محبت سے کہا...

میری زندگی ہو آپ سب... ہمیشہ خوش رہا کرو... میں اللہ کا شکر گزار ہوں... جو انہوں نے مجھے

اتنی زیادہ محبتوں سے نوازا... میری فیملی میرا غرور اور مان ہے....

حسن نے مسکراتی نظروں سے سب کو اپنے اتنا قریب محسوس کر کہا....

جس پر وہ سب ہی نم آنکھوں سے مسکرا دیے...

اگر یہ فیملی ٹائم ختم ہو گیا ہے تو سب نیچے آجائیں تاکہ مہندی کی رسم شروع ہو... ابو جی کا حکم

ہے...

یاسمین بیگم کی مسکراتی آواز گونجی... اور سب دور ہوئے...

جی بھا بھی بس آرہے... ملیحہ نے حیا سے نظریں نیچے جھکاتے ہوئے کہا۔

چلو بیٹا نیچے چلیں... حسن نے محبت پاش نظروں سے پاکیزہ اور پرتحا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا اور اپنے دونوں بازو کھول دیے... جو ایک طرف سے پاکیزہ نے تھام لیا اور دوسری طرف سے پرتحا نے....

پاکیزہ نے اپنی نظروں سے عنایا کو اشارہ کیا وہ بھی اس کے پاس آکر اسکا ہاتھ تھام گئی... جبکہ زاویار نے اپنے بازو میں ملیحہ بیگم کا ہاتھ ڈالا اور سب مسکراتے ہوئے نیچے چل دیے...



بہت بہت مبارک ہو جگر... دیکھو اب تم بھی ایک عدد بیوی کے شوہر بن گئے جو صرف خون چوستی ہیں....

پارس نے اسد کو دیکھتے ہوئے شوخ لہجے میں کہہ کر آنکھ ماری...

ہا ہا ہا لگتا ہے پاکیزہ نے کافی خون چوسا ہے تیرا... اسد نے مسکراتے ہوئے کہا... وہ خون نہیں چوستی بس دل جلاتی ہے.... پارس نے سامنے سے آتی پاکیزہ کی جانب دیکھتے

ہوئے سنجیگی سے کہا جو لائیٹ اورنج کلر کی شرٹ پہنے جس پر ہلکا ہلکا کام ہوا تھا ساتھ مختلف رنگوں کے امتیاز کا لہنگا پہنے خوبصورتی سے میکپ کیے کوئی آسمان سے اتری پری ہی لگ رہی

تھی.... اور ساتھ پرتیحا نے بھی ہوہو ویسی ہی ڈریسنگ کی ہوئی تھی... وہ بھی کسی اسپر سے کم نہیں لگ رہی تھی... دونوں اپنے والد کے سنگ قدم بڑھاتی سلج تک پہنچی جو انتہائی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا انہیں دیکھ کر اسد اور پارس کھڑے ہو گئے....

پاکیزہ کو پارس اور اسد کو پرتیحا کے ساتھ بٹھا دیا گیا... سب سے پہلے مہندی کی رسم ملیجہ اور حسن نے ادا کی.....

اور پھر آہستہ آہستہ سب مہندی کی رسم کرنے لگے...

ماشاء اللہ دونوں جوڑے چاند سورج کی جوڑی لگ رہے... دونوں بہنیں بہت قسمت والی جو اتنی پیارے شوہر ملے... چارو طرف مختلف مختلف الفاظ گونجنے لگے....
کچھ لوگ کی نظر میں حسد تھا تو کچھ کی نظر میں رشک....



کیا مسئلہ ہے اسد سکون سے نہیں بیٹھ سکتے کیا...؟؟

پرتیحا نے اپنی دھڑکنوں کو قابو کرتے ہوئے آہستگی سے ایک ایک لفظ چبا کر کہا....

کیونکہ جب سے وہ لوگ بیٹھے تھے اسد جان بوجھ کر بار بار اسکے پاؤں کے ساتھ ہلکا سا اپنا پاؤں مار رہا تھا...

میں نے کیا کیا ہے مائی لٹل ون.... اسد نے اپنے چہرے پر زمانے بھر کی معصومیت سجا کر کہا...

اتنے معصوم بھی نہیں ہو جتنے بن رہے ہو... شوخے سے نہ ہو تو... ویسے لگ آج بالکل بندر رہے ہو....

پرتحا نے ہلکی آواز میں سامنے لوگوں کو دیکھتے ہوئے ہنسی دبا کر کہا....
جبکہ اسد نے صدمے سے اسکی جانب دیکھا...

ہاں خود جو بندریا لگ رہی میکپ کر کے اسلیے باقی سب تمہیں بندر لگ رہے.... اسد نے دانت پیستے ہوئے کہا...

آہاں ابھی بتاتی... پرتحا کے دوپٹے کو اچھے سے سیٹ کرنے کیلئے جو سیفی پن لگائی گئی تھی اسنے وہ نکال لی...

ایک عورت جو رسم کرنے آئی تھی اسکے جانے کے بعد... پرتحا نے جلدی سے اپنا ہاتھ اسد کی جانب لے جا کر اسکے قریب رکھا اور سیفی پن زور سے اسد کے بازو میں چبھوئی...

آؤچھ ظالم.... اسد نے تکلیف سے اسکی جانب دیکھا جو مسکراتی نظروں سے سامنے دیکھ رہی تھی...

کیا ہوا ہے اسد.... پاس بیٹھے پاس نے پریشانی سے پوچھا...

کچھ نہیں یار یہاں کچھ جنگلی بلیاں آگئی ہیں.... اسد نے پرتحا کو گھورتے ہوئے کہا...

پاس اسکا اشارہ سمجھ کر مسکرا دیا...

اسد نے اپنا ہاتھ نیچے لے جا کر پرتحا کا ہاتھ پکڑا اور ٹیبل کے نیچے لے گیا...

پرتیحا نے گھبرا کر یہاں وہاں دیکھا... اور پھر گھور کر اسد کی جانب...
میرا ہاتھ چھوڑو اسد.... ورنہ میں تمہارا قتل کردوں گی...
پرتیحا نے دانت پیستے ہوئے کہا اور ساتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی..
فضول کی مذاحت مت کرو لٹل پیچ میں نہیں چھوڑ رہا... اور اب مت کھینچنا ورنہ لوگ دیکھیں
گے....

اسد نے دھمکاتے ہوئے کہا....

پرتیحا بس اسے گھور کر رہ گئی....



جب سے پاکیزہ پارس کے پہلو میں بیٹھی تھی دونوں کے دل ایک ہی دھن پر تیزی سے دھڑک
رہے تھے لیکن دونوں نے ایک بھی بات نہیں کی تھی... گھبراہٹ سے پاکیزہ کی ہتھیلیاں بار بار
بھیگ رہی تھیں...

لوگ آرہے تھے اور رسم کر کے جارہے تھے....

پاکیزہ پرتیحا تم دونوں نے مہندی نہیں لگوائی ہاتھوں پہ وہ ادھر آکر آرام سے بیٹھ کر لگوا لو...
ماریہ نے آکر دونوں کو اپنی جانب متوجہ کر کے کہا اور ساتھ اشارہ سامنے کیا جہاں ایک گولائی
میں بیڈ تیار کروایا گیا تھا جس پر وائیٹ کلر کی چادر اور اس کے ارد گرد پھولوں کی سجاوٹ ہوئی
ہوئی تھی اور سامنے مہندی کی پلیٹس پڑی ہوئی تھیں...

جی بھا بھی... پاکیزہ نے آہستگی سے کہا... جبکہ پرتیحا نے جلدی سے اسد سے اپنا ہاتھ چھڑایا...
لیکن بھا بھی مجھے مہندی نہیں لگوانی... پرتیحا نے منہ بسور کر کہا...
کیوں نہیں لگوانی بالکل لگوانی ہے... اسد نے پرتیحا کو گھورتے ہوئے کہا... جبکہ آس پاس
سب ہنسنے لگے...

میں نہیں مجھے اسکی سمیل پسند نہیں... پرتیحا نے اسد کو گھورتے ہوئے کہا...
پرتیحا جاکر مہندی لگواؤ ورنہ میں اپنے طریقے سے لگوائی تو بہت پچھتاؤ گی۔ اسد نے پرتیحا کے کان
میں سرگوشی نما کہا..

پرتیحا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا....

ج جی بھا بھی لگوانی ہے... پرتیحا نے گھبراتے ہوئے کہا... کیونکہ اسے اسد سے کچھ بھی
کرنے کی امید تھی... اور جلدی سے اٹھ گئی...

پرتیحا کی بوکھلاہٹ اور اسد کی سرگوشی کرنا آس پاس کھڑے کزنز نے دیکھ کر ہوٹنگ کی....
اور پاکیزہ تم... جی بھا بھی چلیں... پاکیزہ جلدی سے اٹھی تو اسکا پاؤں سلپ ہوا اس سے پہلے وہ
زمین بھوس ہوتی پارس نے اسے اپنی بانہوں میں لے لیا.... پاکیزہ جو گرنے کے ڈر سے اپنی
آنکھیں بند کر گئی تھی... مگر خود کو کسی کے حصار میں محسوس کر کے دھڑکتے دل کے ساتھ
آنکھیں کھولی...

ینگ جنریشن کے ہرے کے نعرے گونجنے لگے... جبکہ پاکیزہ خود کی دھڑکنوں کو معمول پر لاتی

کھڑی ہوگئی اور پارس کی جانب دیکھا...

"تمہارے ہاتھوں کی مہندی پر میرا نام بھی ہونا چاہئے اوکے".... پارس نے پاکیزہ کے کان میں ہلکی سی سرگوشی نما آواز میں کہہ کر اس سے ایک قدم دور ہو کر کھڑا ہو گیا... جبکہ پاکیزہ کے گال شرم سے دہکنے لگے...

وہ اپنے ہاتھ مسلّتی ماریہ اور پرتحا کے ساتھ آگے بڑھ گئی...

ویسے کیا کہا تھا پارس بھائی نے...؟؟ عنایا نے پاکیزہ کے برابر چلتے ہوئے آہستگی سے پوچھا...
ک کچھ نہیں... پاکیزہ نے شرم و حياء سے پلکیں نیچے جھکا کر کہا...
....liar

میں نے دیکھا انہوں نے کچھ کہا اور تمہارے گال دہکے تھے...

عنایا نے شرارت سے کہا....جبکہ پاکیزہ بس مسکرا دی....

یہ یہ کیا کر رہے ہو تم....؟؟؟

عنایا جو ماریہ بھابھی کے کہنے پر پھول لانے کیلئے باہر نکلی تھی مگر اچانک سے زاویار کے ہاتھ پکڑ کر سائیڈ پر لے جانے پہ بوکھلائی... پھر سنبھل کر اسے گھورتے ہوئے کہا....

مجھ سے ناراض کیوں ہو...؟؟

زاویار نے اسے ایک کارنر میں لے جا کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سکون سے پوچھا....
یہ پوچھنے کیلئے مجھے یہاں لائے ہو...؟؟

عنایا نے زاویار کے ہاتھ پر اپنے ناخن زور سے چبوا کر کہا تاکہ اپنا ہاتھ چھڑا سکے,, جو اسکی گرفت میں موجود تھا...

لیکن زاویار نے چھوڑنے کی بجائے اسکے ہاتھ پر گرفت مزید سخت کر دی...
عنایا جو پوچھ رہا ہوں اسکا جواب دو, جنگلی بلیوں جیسی حرکتیں نہ کرو میرے ساتھ...
زاویار نے عنایا کے قریب جا کر ہلکی آواز میں کہا...

عنایا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا اس نے دو قدم پیچھے کی جانب بڑھائے جہاں اسکی کمر دروازے کے ساتھ ٹکرائی... زاویار دو قدم کا سفر مکمل کر کے اسکے قریب ہوا...
زاویار پلیز, کچھ دیر میں بارات آجائے گی,, مجھے اپنی دوستوں کے پاس جانا ہے.... عنایا نے بے بسی سے زاویار کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

لیکن زاویار تھوڑا آگے بڑھا,, عنایا نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر دیں... اسکی حرکت پر وہ مسکرایا اور دروازہ کھول دیا...

دو قدم پیچھے لو مزید.... زاویار نے عنایا کے بال کان کے پیچھے کر کے سرگوشی نما آواز میں کہا....
زاویار کی اتنی نزدیکی پر عنایا کی سانسیں تھمنے لگیں وہ بغیر آنکھیں کھولے دو قدم پیچھے ہوئی...

!! ..that's like my girl

...now open your beautiful eyes sweetheart

زاویار نے اسکا رخ سامنے کی جانب کرتے ہوئے کہا... اور ساتھ دروازہ بند کر دیا....
عنایا نے دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں کھولیں تو کمرے کے چارو طرف دیکھ کر اسکے دل کی
دھڑکن بڑھی کیونکہ ہر طرف خوبصورت سے بلون بکھرے پڑے تھے اور دیواروں پر لاتعداد سوری
لکھے گئے کارڈز چپکے ہوئے تھے....

اس نے بے یقینی سے زاویار کی جانب دیکھا...

یہ یہ تم نے سب میرے لیے کیا ہے؟؟

عنایا نے غم آنکھوں سے سب دیکھتے ہوئے پوچھا...

ہاں عنایا پلیز مجھے معاف کر دو میں تمہارے ساتھ بغیر وجہ کے اتنی سختی سے پیش آیا.... زاویار
نے شرمندگی سے نظریں نیچے جھکاتے ہوئے کہا...

زاویار تم ایسے بالکل اچھے نہیں لگ رہے، تم مجھ سے لڑتے ہی اچھے لگتے ہو، اور یقین
کرو میں تم سے ناراض نہیں تھی بس ایسے ہی تنگ کر رہی تھی...

عنایا نے آگے بڑھ کر زاویار کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا...
تمہیں شرمندہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں زاویار، مجھے تو خوشی ہوتی ہے تم سب کو ایک ساتھ
محببتوں میں بندھے دیکھ کر... کاش میری بھی ایسی ہی فیملی ہوتی.... عنایا نے اداسی سے کہا
کیونکہ وہ اکلوتی بہن تھی اور اسکے پیرنٹس میٹنگز کے سلسلے میں گھر کم ہی ہوتے تھے...

تم ایسے کیوں کہہ رہی ہو ہم بھی تمہاری ہی فیملی ہیں یاد بھول گیا کہ مسسز زاویار,, زاویار نے اسکے بال سہلاتے ہوئے آخری بات اسکو آنکھ مارتے ہوئے کہی...

بہت برے ہو تم قسم سے.... عنایا نے زاویار کے کندھے پر ہلکا سا مکا مار کے بلش کرتے ہوئے کہا...

اوہ مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کوئی بلش کرتے اس قدر کیوٹ لگ سکتا... زاویار نے اسکے گال محبت سے کھینچتے ہوئے کہا...

زاویار پلیز.... عنایا نے شرم و حياء کے ملے جلے تاثرات میں کہا...

ویسے ایک بات بتاؤ کب بھیجو رشتہ پھر...؟؟

کب تک آرٹیفیشل ہزبینڈ وائیف بن کر رہیں گے میں آفیشل بنانا چاہتا ہوں اب...؟؟

زاویار نے عنایا کی تھوڑی پر اپنی انگلی رکھ کر اسکا چہرہ اپنی جانب کر کے سنجیدگی سے کہا... م مجھے نہیں پتہ پیچھے ہوں....

عنایا نے لرزتی آواز میں کہا اور باہر کی جانب قدم بڑھائے,, اس سے پہلے وہ باہر نکل جاتی زاویار نے اسکو بازو سے پکڑ کر پیچھے کی جانب کھینچا.. جس سے اسکی بیک سائیڈ زاویار کے سینے سے ٹکرائی...

عنایا کے دل نے ایک بیٹ مس کی...

پہلے جواب دو,, مجھ سے شادی کرو گی ہاں یا نہیں..؟؟

زاویار نے اسکے بازو پر گرفت سخت کر کے سرگوشی نما آواز میں کہا...

م م میں کیا کہہ سکتی ہوں م م میرے پیرنٹس سے پوچھو انہیں قبول ہوئے تو مجھے کوئی

اعتراض نہیں... عنایا نے کپکپاتی آواز میں کہا...

ان سے تو ماما لوگ بات کریں گے ہی,, میں تمہارے دل کی بات سننا چاہتا... زاویار نے عنایا

کا رخ اپنی جانب کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا...

م م مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے...

عنایا نے شرم سے اپنی نظریں جھکاتے ہوئے لرزتی آواز میں کہا...

اوکے بہت جلد تمہیں اپنی دلہن بنا کر لے آؤں گا...

زاویار نے عنایا کی پیشانی پر اپنے لب رکھ کر محبت سے کہا... اور اس سے دور ہوا... جبکہ عنایا

کا دل اس قدر تیزی سے دھڑکا کہ اسے لگا ابھی سارے بندھ توڑ کر باہر آجائے گا... وہ بغیر

زاویار کی جانب دیکھے جلدی سے باہر کی جانب بھاگی...



تیار ہوگئی ہو دونوں,, ملیحہ نے جلدی سے کمرے میں داخل ہو کر کہا... لیکن سامنے اپنی دونوں بیٹیوں کو سرخ رنگ کے لہنگے کڑتی میں سب سے سنورے دیکھ کر ان کی آنکھیں نم ہونے لگیں...

وہ دونوں جو ویسے ہی بہت خوبصورت تھیں آج بیوٹیشن کے مہارت سے کیے گئے میکپ میں اور

جیولری پہنے کوئی چاند کا ہی ٹکرا لگ رہیں تھیں....

ملیجہ نے آگے بڑھ کر دونوں کے سر پر باری باری بوسہ دیا...

اما ایسے مت روئیں ورنہ میں نہیں جا رہی اس بندر کے ساتھ رخصت ہو کر.... پرتیکا نے منہ بسور کر کہا...

شرم کرو پرتیکا تمہارا شوہر ہے اب وہ اسلیے عزت سے پیش آؤ، ملیجہ نے ڈپتے ہوئے کہا... لیکن اما دیکھو میرے ہاتھوں پر مہندی لگوا دی انہوں نے، مجھے اسکی خوشبو نہیں پسند، پرتیکا نے منہ بناتے ہوئے کہا...

کوئی بات نہیں بیٹا وہ شوہر ہے تمہارا اور اچھی بیویاں اپنے ہزبینڈ کی خواہشات کا احترام کرتی ہیں... ملیجہ نے پرتیکا کی پیشانی چومتے ہوئے محبت سے سمجھاتے ہوئے کہا... اوکے پیاری اما، پرتیکا نے مسکرا کر کہا...

جبکہ پاکیزہ اور عنایا جو پاس بیٹھی سن رہی تھیں دھیرے سے مسکرا دیں... پاکیزہ خوش ہو میری جان؟؟؟ ملیجہ نے پاکیزہ کے سر ہاتھ پھیرتے ہوئے محبت سے پوچھا... جی اما بہت زیادہ... پاکیزہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنی ہتھیلیاں مسلتے ہوئے کہا... ماشاء اللہ خوش رہو بچہ، ملیجہ نے محبت سے پیشانی چومتے ہوئے کہا...

باہر شور شروع ہو گیا ہے لگتا بارات آگئی ہے، عنایا نے باہر کی جانب بڑھ کر دیکھتے ہوئے کہا... جبکہ ملیجہ بھی کمرے سے نکل گئی....

جہاں 2 بلیک مرسدیز آکر رکیں ایک میں سے اسد نکلا اور دوسری میں سے پارس آج بھی دونوں

نے ایک جیسی ڈریسنگ کی ہوئی تھی...

اور باقی گاڑیاں بھی پیچھے رکنے لگیں اور مہمان نکلنے لگے.....

یار پاکیزہ اپنے ہزبینڈ کے وارڈروب میں بلیک رنگ کے علاوہ بھی کوئی رنگ رکھ دینا...

عنایا نے شرارت سے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا.... پاکیزہ جو اپنی بکھرتی سانسوں کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی عنایا کی بات سن کر اسکی طرف نا سمجھی سے دیکھا..

وہ کیا ہے نہ جان بہار آپکے شوہر آج بلیک کلر کی شیروانی جس میں ہلکا ہلکا سا سکن کلر کا ٹچ

ہے اس میں موجود ہیں.... مانا کالا رنگ پارس پر قیامت ڈھاتا ہے لیکن وہ کیا ہے نہ اب وہ

شادی شدہ ہے، تو شادی شدہ بندے پر لائن مارنا شعبہ نہیں دیتا.. عنایا نے پاکیزہ کو آنکھ

مارتے ہوئے کہا...

کچھ شرم کر لو عنایا بد تمیز لڑکی.... اور میں نے دیکھا آج آپ بہت نروس اور خوش نظر آرہی ہیں

کوئی خاص وجہ؟؟ پاکیزہ نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

ک ک کچھ نہیں ہے،، زاویار کی باتیں سوچ کر اسکے گال دھکے اور لڑکھڑاتی آواز میں بولی...

آہاں وہ تو تمہاری حالت دیکھ کر نظر آ رہا مجھے،، لگتا لوگوں نے منا لیا میری دوست کو،، پاکیزہ نے

مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا...

کیا مطلب، عنایا آپی آپکو کس نے منایا،، پرتیحا نے ان دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے نا سمجھی سے

پوچھا....

ک ک کچھ نہیں پڑکا جانی,, آج اسکی رخصتی ہے اسلیے اسکا دماغ چل گیا ہے,, عنایا نے پاکیزہ کو گھورتے ہوئے کہا...

تب ہی کمرے میں ماہ رخ, اور مہوش داخل ہوئیں...

واؤ دونوں بہت بیوٹیفل لگ رہیں آج تو ہمارے بھائیوں کی خیر نہیں ہے کیوں آپی... ماہ رخ نے شرارت سے ان دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا... جس پر پاکیزہ اور پڑکا کی نظریں شرم سے جھک گئیں...

اوائے تنگ نہ کرو اتنی پیاری لگ رہی دونوں بالکل پریوں جیسی... مہوش نے بھی محبت سے دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا..



فاٹلی جسے تم نے اتنی شدت سے چاہا, ہر ظلم محبت سمجھ کر سہتے آئے ہو آج وہ تمہاری دسترس میں ہوگی سارے حقوق کے ساتھ, سب کی رضامندی سے کیسا محسوس ہو رہا ہے؟؟؟ اسد نے شرارت سے پارس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

تمہیں سچ بتاؤں تو بہت خالی سا محسوس ہو رہا ہے,, ویسے کتنی تکلیف کی بات ہے نہ میں اس کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں لیکن وہ مجھ پر یقین ہی نہیں کرتی,, پارس نے استہزائیہ قہقہہ لگا کر کہا....

پارس بھول جا اب نئی شروعات کرو,,

اسد نے پریشانی سے کہا....

ہاں میں پھر سے محبتوں کی انتہاؤں کو چھوؤں اور وہ کسی اور پر اعتبار کر کے مجھے ذلیل کرے...

پارس نے زخمی نظروں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

پارس تم جان تو گئے ہو اصل وجہ پھر یہ سب کیوں...

اسد نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

مجھے اس بارے میں بات نہیں کرنی اور انکل حسن ادھر ہی آرہے اسلیے مسکراؤ چپ چاپ،

میں نہیں چاہتا میری وجہ سے اس ہستی کے چہرے پر زرا سی بھی تکلیف آئے،

پارس نے مسکرا کر کہا اور حسن کے قریب آنے پر اٹھ کر ان سے گلے ملا۔

اسد بھی اٹھ کر ان سے گلے مل گیا۔

خوش ہو دونوں؟؟؟ حسن صاحب نے محبت سے گلے لگائے ہوئے ہی پوچھا۔

جی انکل بہت زیادہ،،، دونوں نے ایک ساتھ مسکرا کر جواب دیا۔

اچھی بات ہے تم دونوں میرے بیٹے ہو اور مجھے اپنا والد ہی سمجھو،، کچھ بھی ہو بغیر ہچکچاہٹ

کے مجھے بتانا،، حسن نے دونوں کے ماتھے باری باری محبت سے چومتے ہوئے کہا۔

جی آپ بالکل فکر نہ کریں... پارس نے مسکراتی آنکھوں سے انکا ہاتھ تھام کر محبت سے کہا۔

جیتے رہو بچے،، میں تم لوگوں کے بابا سے مل لوں...

وہ کہہ کر سلج سے نیچے اتر آئے...



چلو شہزادیوں آپ لوگوں کے شہزادوں کے پاس لے کر چلوں... پاپا کا حکم ہے,,
زاویار نے کہنا تو شوخ لہجے میں چاہا لیکن اسکی آنکھوں کی نمی چھپی ہوئی نہیں رہی....
بھائی... وہ دونوں نم لہجے میں کہتی اٹھ کر اپنے بھائی کے گلے آگئیں...

شش چپ پلیر رونا نہیں,, میں ہوں ہمیشہ تم لوگوں کے پاس,, اپنا بہت زیادہ خیال رکھنا
ہے,, کوئی بھی پر اہلم ہو اسی وقت بھائی کو بتانا ہے.. زاویار نے دونوں کو اپنے سینے میں
بھیختے ہوئے محبت سے کہا...

بھائی آج پاپا جان بوجھ کر نہیں آئے نہ ہم دونوں کو لینے کیونکہ وہ ہمیں ایسا جاتا دیکھنا نہیں
چاہتے...

پر تھکانے اپنے آنسو پیتے ہوئے کہا...

بھائی پاپا کو بلاؤ نہ ہم ان کے ساتھ ہی یہ سفر بھی کرنا چاہتیں... پاکیزہ نے بھی آنکھوں میں
آنسو لیے زاویار کی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

زاویار نے زور سے دونوں کو اپنے سینے میں بھیچ لیا...

کیوں بھائی کی کمپنی بری ہے کیا؟؟ اور رونا بند کرو دونوں, ایسے ہی اگر تم لوگوں کا میکپ
خراب ہو گیا تو تم دونوں کے شوہروں نے ڈر کر بھاگ جانا.... زاویار نے ان دونوں کو خود سے

دور کر کے شرارت سے کہا....

ساتھ اسکی نظر عنایا پر پڑی جو آنکھوں میں آنسو لیے ان لوگوں کی جانب دیکھ رہی تھی...

بھاٹیپیپی... پرتحا نے منہ پھولا کر کہا....

اچھا پاکیزہ وہ دیکھو تمہاری دوست تمہارے جانے کی خوشی میں رو رہی,, وہ کیا کہتے ہیں, ہاں یاد

آیا خوشی کے آنسو.....

زاویار نے شوخ لہجے میں عنایا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

ن ن نہیں تو... یہ یہ جھوٹ بول رہے پاکیزہ,,, عنایا نے بوکھلاتے ہوئے کہا اور ساتھ گھور کے

زاویار کی جانب دیکھا جس پر اس نے کندھے اچکائے...

جانتی ہوں عنایا پریشان نہ ہو بھائی بس مستی کر رہے... پاکیزہ نے نم آنکھوں سے مسکرا کر

کہا...

چلو آجاؤ پھر زاویار نے اپنے بازو کھول کر کہا...

لیکن پاپا....

پاکیزہ نے لب چباتے ہوئے کہا...

یہ رہا میری جان,, مجھے پتہ تھا یہ نالائق نہیں لاپائے گا... حسن صاحب نے خود کو مضبوط کر

کے مسکرا کر اندر داخل ہو کر کہا...

جس پر وہ دونوں مسکرائیں اور بھاگ کر اپنے پاپا کی بانہوں میں سما گئیں....

کتنا مکمل ہے سب,, یا اللہ میرے بچوں کو ہمیشہ خوش رکھنا...

حسن صاحب نے نم آنکھوں سے اللہ کو پکارا...

کیا پایا، اتنا اچھا بیٹا آپکا، اور آپ مجھے کیا کہہ رہے، زاویار نے منہ پھولا کر کہا جس پر کمرے میں موجود سب لوگ مسکرا دیے...

حسن نے اپنے دونوں بازو کھولے جو دونوں بہنوں نے محبت سے تھام لیے... زاویار بھی نم آنکھوں سے مسکرایا....

عنایا,,،,, پاکیزہ کی پکار پر عنایا نے آگے بڑھ کر اسکا بازو تھام لیا....

ماہرخ اور مہوش آپی.... پرتیحا کے کہنے پر وہ بھی ساتھ آگئیں... اور سب مسکراتے نیچے کی جانب بڑھ گئے...



وہ شہزادیوں کے جیسے اپنے بابا کے قدم سے قدم ملاتی سلج تک آئیں جہاں دونوں شہزادے انکے سواگت میں کھڑے ہو گئے پاکیزہ کو پارس اور پرتیحا کو اسد کے سنگ بٹھا دیا گیا...

ماشاء اللہ دونوں جوڑے کتنے مکمل لگ رہے ہیں... اللہ ہمارے بچوں کو ہمیشہ خوش رکھے,, سدرہ بیگم نے محبت سے ان چاروں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

آمین... ملیحہ نے نم آواز میں کہا...

ملیحہ فکر مت کرنا میں اپنی بیٹیوں سے بڑ کر پاکیزہ کو محبت دوں گی.. سدرہ نے ملیحہ کا ہاتھ

تھام کر کہا...

جانتی ہوں آپلی.... ملیجھ نے مسکرا کر کہا...

اف مجھے نہیں پتا تھا تم میکپ کر کے بھی چڑیل لگو گی لٹل ون... اسد نے پرتیحا کو محبت
پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا...

دیکھیں اسد ماما کہتی ہیں اچھی بیویاں اپنے شوہر کی عزت اور خوشات کا احترام کرتی ہیں...
اسلیے آپ چپ رہیں میں کچھ غلط آپ کو نہیں کہنا چاہتی....

پرتیحا نے منہ بسور کر کہا اور ساتھ سامنے دیکھنے لگی...

اسد نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا...

...Ok then kiss me

اسد نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا...

جبکہ پرتیحا نے صدمے سے اسکی جانب دیکھا...

...what

اس نے بے یقینی سے کہا....

...simple little one kiss me

اسد نے شرارت سے پرتیحا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا..

آپکا دماغ چل گیا ہے کیا...؟؟؟

پرتحانے اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لاتے ہوئے اسد کو گھور کر کہا...

نہیں لٹل ون بس میری خواہش ہو رہی ہے اور ویسے بھی اچھی بیویاں اپنے شوہر کی خواہشات کا احترام کرتی ہیں....

اسد نے سنجیدگی سے پرتحا کی جانب دیکھ کر کہا... جبکہ آنکھیں شرارت کی وجہ سے مسکرا رہی تھی...

کوئی انتہائی آپ.....

شش اچھی بیویاں اپنے شوہر کو کچھ غلط نہیں بولتی گناہ ہوتا ہے... اسد نے اسکے لبوں پر انگلی رکھ کر اسکے الفاظ مکمل ہونے سے پہلے شوخ لہجے میں کہا...

پرتحانے اپنا منہ کھولا اور اسد کی انگلی پر زور سے کاٹا....

آؤچ...

شرم کر لو سامنے مہمان ہیں اور تم لوگوں کی شرارتیں نہیں ختم ہو رہیں.... پارس نے اسد کو گھورتے ہوئے کہا...

دیکھ پوری چڑیل ہے کتنی زور سے کاٹا ہے مجھے... اسد نے منہ بسور کر کہا... جس پر پارس کی ہنسی نکل گئی....

پاکیزہ جوتب سے خاموش سے بیٹھی تھی پارس کے چہرے پر ڈسپل دیکھ کر اسکا دل ان میں

ڈوبنے لگا...

میں تمہیں کچھ بتا رہا اور تو ہنس رہا.... اسد نے پارس کو گھورتے ہوئے کہا...

ہاں تو اتنی پیاری خواہشات کا اظہار کرے گا تو یہی حال کرے گی نہ...

پارس نے اپنا قہقہہ ضبط کرتے ہوئے کہا...

جبکہ پاس بیٹھی پریتھا کے گال شرم سے دہکنے لگا...

مطلب پارس بھائی نے بھی سنا... وہ زیر لب بڑبڑائی...

تو غلط کیا کہا ہے... اللہ کرے تجھے پاکیزہ ہاتھ بھی نہ لگانے دے خود کو.... اسد نے پارس کو

دیکھتے ہوئے منہ بنا کر کہا...

ایویں نہ لگانے دے میں تو ابھی لگاتا... پارس نے پلٹ کر پاکیزہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام

گیا.. جبکہ پاکیزہ کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں... پارس کچھ پل پاکیزہ کے چہرے کو اپنی

آنکھوں کے رستے دل میں اتارتا گیا پھر ایک دم سے اسکا ہاتھ چھوڑ گیا....

پاکیزہ کے دل میں درد سا اٹھا کیونکہ اس نے پارس کی آنکھوں میں سرد مہری محسوس کی تھی...

ابھی مجھے کہہ رہا تھا,, میں تو پھر زبانی کلامی لگا تھا خود تو سب کی موجودگی میں بغیر کسی کی پرواہ

کیے ہاتھ تھام گیا...

اسد نے منہ بسور کر کہا...

"مجھے جو چاہیے ہوتا ہے وہ میں حاصل کر لیتا ہوں نتائج کی پرواہ کیے بغیر"

پارس نے اپنے ایک ایک لفظ پر زور دے کر پاکیزہ کی جانب دیکھا...

جو اپنی گھبراہٹ پر قابو پانے کیلئے اپنی ہتھیلیاں مسلنے لگی....

جی ظالم جو ہوئے، اور پرتحا تمہیں تو بعد میں دیکھتا یہ جو تم نے کاٹا ہے نہ اسکا حساب باقی ہے ابھی...

اسد نے پارس کے بعد پرتحا کو گھورتے ہوئے کہا...

تو اسے کچھ کہہ کر تو دیکھنا تیری ہڈیاں توڑ دوں گا میں...

پارس نے اسد کو گھورتے ہوئے کہا...

جس پر پرتحا مسکرائی جبکہ اسد نے پارس کے بازو پر مکہ مارا...

شرم کر،،، میری بیوی کے سامنے میری عزت نہیں کر سکتا بے عزتی تو نہ کر... اسد نے منہ پھولا کر کہا...

جس پر پارس مسکرا دیا....

تم لوگوں کو تھوڑی شرم ہے بچوں کی طرح یہاں بیٹھے لڑ رہے... سدرہ بیگم نے ان کے قریب آکر دانت پیستے ہوئے کہا...

اما ہم نے کیا کیا ہے... پارس نے معصومیت سے کہا...

اسی پل ماہ رخ عنایا اور مہوش دودھ پلائی کی رسم کیلئے سٹیج پر آئیں...

چلو بیٹا اٹھ جاؤ اب رخصتی کا وقت ہو رہا ہے....

اصغر صاحب نے قریب آکر کہا...

جہاں لڑکیاں دودھ پلائی کی رسم کرنے میں مصروف تھیں جبکہ دونوں لڑکے انہیں پیسے دے ہی نہیں رہے تھے....

دادا جان ہم احتجاج کرتے ہیں ہماری بہنیں کہیں نہیں جائیں گی یہ دونوں ہمارے کنجوس بھائی پیسے نہیں نکال رہے.... ماہ رخ نے منہ پھولا کر کہا...

شرم کر لو تم، ماہ رخ اپنے بھائیوں کو دھمکی دے رہی... اسد نے اسے گھورتے ہوئے کہا... جبکہ پاس کھڑے دادا جی مسکرا دیے....

اوکے اگر میری بیٹی کی یہی خواہش ہے تو ہم رخصتی کی رسم ٹال دیتے ہیں بعد میں ہو جائے گی...

دادا جی نے مسکراتے ہوئے ماہ رخ کے سر پر پیار دے کر کہا...

جس پر اسد اور پاس دونوں نے صدمے سے دادا جی کو اور پھر ماہ رخ کو دیکھا جس نے ان دونوں کو زبان چڑائی...

بتاؤ کتنی رقم چاہیے... پاس نے گھورتے ہوئے پوچھا..؟؟

نہیں چھوڑیں اب... بس بھابھی یہی رہیں گی... ماہ رخ نے اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا...

او کے اگر آپ دونوں اتنا کہہ رہے تو پانچ پانچ لاکھ دونوں نکالو...

واٹ،،،،، دونوں کیوں؟؟؟... پارس نے حیرت سے پوچھا...

ہاں تو دونوں کے ساتھ دودھ پلائی کی رسم کی ہے تو دونوں دو....

ماہ رخ نے اپنے لب چباتے ہوئے کہا... اور ساتھ نروس ہونے لگی کیونکہ کافی دیر سے وہ

کسی کی نگاہوں کے حصار میں تھی...

مطلب تمہارا وہ دودھ کا ایک گلاس پانچ لاکھ کا تھا... اسد نے صدمے سے پوچھا...

او کے دادا ابو جی ہم چلتے انہیں کوئی ضرورت نہیں اپنی دولہنوں کی...

عنایا نے اٹھتے ہوئے کہا....

یار کو یہ لو پیسے ہم لوگ تو مذاق کر رہے تھے... دونوں نے پیسے ان کی جانب بڑھاتے ہوئے

کہا...

گڈ بھیا،، لویو سوچیج... ماہ رخ نے خوش ہو کر کہا... ساتھ ہی نظر سامنے اٹھائی جو براؤن نگاہوں

سے ٹکرائی... اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی اور جلدی سے عنایا اور مہوش کے ساتھ سلج

سے نیچے اتر گئی...



بیٹا ہماری بچیوں کا بہت خیال رکھنا، اگر کوئی غلطی کر بیٹھے تو چھوٹی سمجھ کر معاف کر دینا...
گاڑیوں کے قریب آکر اصغر صاحب نے پریشانی سے اسد اور پارس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...
آپ بالکل فکر نہیں کریں ہم پورا خیال رکھیں گے... پارس نے محبت سے انہیں گلے لگاتے ہوئے کہا...

بلیچ نے بھی آگے بڑھ کر دونوں کے سروں پر پیار سے ہاتھ رکھا اور باری باری ماتھا چوما... حسن
اور زاویار نے بھی آگے بڑھ کر دونوں کو پیار سے ملے.....
اما پاپا مجھے نہیں جانا ہے... پرتیکا نے روتے ہوئے کہا...
حسن اور بلیچ کے دل کو تکلیف ہوئی...
ہاں پاپا آپ لوگوں کو چھوڑ کر نہیں جانا ہے پلیز... پاکیزہ نے حسن صاحب کے گلے لگ کر نم
لہجے میں کہا...

شش پیری بیٹیاں شادی کے بعد اچھی بیویاں بن کر اپنے سسرال رہتی ہیں، اور اسے بالکل
اپنے گھر کی طرح سنوارتی ہیں جس سے ہر کونہ محبت کی خوشبو سے مہکتا ہے...
اور ہمیں امید ہے ہماری شہزادیاں اپنے والدین کو کبھی مایوس نہیں کریں گی...
بلیچ نے دونوں کے سر پر اپنے لب رکھتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا....
جی اما ہم آپکو کبھی مایوس نہیں کریں گی...

پاکیزہ نے نم آنکھوں سے مسکرا کر کہا... جس پر پرتیکا نے بھی ہامی بھری...

اور ہمیشہ یاد رکھنا کچھ بھی پر اہم ہو اپنے پایا کو بلا جھک بتانا ہے...

انشاء اللہ میں حاضر ہو جاؤں گا...

حسن نے بھی محبت سے دونوں کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا...

آپ فکر نہ کریں ہمارے گھروں میں آپکی بیٹیاں راج کریں گی...

ضیاء صاحب نے دونوں کے سر پر پیار دیتے ہوئے محبت سے کہا...

اور پھر حسن صاحب نے دونوں کو سینے سے لگائے ہوئے ہی انکی گاڑیوں میں بٹھایا...

جو اپنی منزل کی جانب روانہ ہو گئیں.. ایک نئے سفر کی جانب جہاں مشکلیں اور خوشیاں دونوں

ہی تھیں....



تم نے یہ کیوں کہا کہ تم میرے ساتھ نہیں جانا چاہتی ہو...؟؟

پارس نے پاکیزہ کی کمر پر اپنی گرفت سخت کر کے اسے تھوڑی سے پکڑتے ہوئے کہا...

ل ل لیکن پارس م میرا یہ مطلب نہیں تھا اس وقت ماما لوگ سب پاس تھے اسلیے بس بول

دیا...

پاکیزہ جو گاڑی کے یوں رکنے پر بوکھلائی تھی پارس کا یہ روپ دیکھ کر نم لہجے میں بولی....

ہمیشہ سب میں تمہیں، ایک میں ہی کیوں نظر نہیں آتا...؟؟؟

اس نے پاکیزہ کی کمر پر اپنی گرفت مزید سخت کر کے ایک ایک لفظ چبا کر کہا...

۱۱ ایسا ک کچھ نہیں ہے پارس میں بس گھبرا گئی تھی...
پاکیزہ نے نم آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...
اوہ تو تمہیں میرے ساتھ جانے میں گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی... ؟
پارس نے پاکیزہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرد مہری سے پوچھا...
پارس ایسا کچھ بھی نہیں ہے وہ بس لمحہ ایسا تھا سمجھو نہ پلیز...
پاکیزہ نے پارس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا...
Who do you belong to Pakeeza؟؟؟

پارس نے پاکیزہ کے بالوں پر اپنی انگلیاں پھنسا کر سختی سے پوچھا...
پاکیزہ نے بے یقینی سے پارس کی جانب دیکھا اور آنکھیں برسے لگیں....

I'm asking you something

اس نے آگے جھک کر پاکیزہ کے کان میں سرگوشی نما الفاظ میں کہا...

it's you paras

پاکیزہ نے بھگیے لہجے میں اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

...you are my wife, my life, my queen, only mine

تمہیں ٹارچر کرنے کا، محبت کرنے کا حق صرف اور صرف مجھے ہے...

اور ٹرسٹ می,, میں تمہارا ہر دن مشکل کر دوں گا مسسز پارس ضیاء...

پارس نے یہ کہنے کے بعد آگے بڑھ کے پاکیزہ کے لبوں پر شدت بھری گستاخی کی... جس پر
اسکی آنکھیں روانی سے برسے لگیں...

...welcome to hell my dear wify

پارس نے کہہ کر گاڑی دوبارہ سے سٹارٹ کر دی... جبکہ پاکیزہ اپنے آنسو پینے لگی...
اسی وقت گاڑی میں لیریکس گونجنے لگے...

یہ دوریاں، یہ دوریاں،

ان راہوں کی دوریاں، نگاہوں کی دوریاں، فنا ہوں سبھی دوریاں

پاکیزہ نے بھگی پلکیں اٹھا کر پارس کی جانب دیکھا جو سٹیرنگ پر اپنی گرفت سخت کیے روڈ کی
جانب دیکھنے میں مصروف تھا...

کیوں کوئی پاس ہے،

دور ہے کیوں کوئی جانے نہ کوئی یہاں پہ...

آ رہا پاس یا دور میں جا رہا، جانو نہ میں ہوں کہاں پہ...

پارس نے ذخمی نظروں سے پاکیزہ کی جانب دیکھا جو آنکھوں میں آنسو لیے اسکی جانب ہی دیکھ رہی
تھی...

یہ دوریاں، یہ دوریاں، نگاہوں کی دوریاں، فنا ہوں سبھی دوریاں...

پارس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر سونگ بند کر دیا... اور گاڑی کی سپیڈ تیز کر دی...

مجھے پتہ ہے پاس تم بھی میرے جتنی ہی تکلیف سے گزر رہے ہو...
میں تمہیں واپس سے جیت لوں گی آئی پر امس....



اسد تم مجھے آپنی لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں لے کر گئے یہ کہاں لے آئے ہو...
پر تیکا نے اسد کو گھورتے ہوئے کہا...

ظاہری سی بات ہے جہاں تمہارا شوہر رہے گا وہاں ہی لاؤں گا نہ تمہیں....
اسد نے گاڑی سے اتر کر پر تیکا کا دروازہ کھول کر کہا...

لیکن میں نہیں... مجھے آپنی پاس لے کر چلو...

پر تیکا نے منہ بسور کر کہا...

پر تیکا اپنے آپ اتر رہی یا میں تمہیں خود اٹھا کر اندر لے جاؤں...؟؟

اسد نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا...

میں نہیں جانا اندر، اتنے بڑے گھر میں ہم دونوں کیا کریں گے...

پر تیکا نے گھبراتے ہوئے تین منزلہ گھر دیکھ کر کہا جو انتہائی خوبصورتی سے سجا ہوا تھا...

ٹینشن نہ لو اسکی کیا کریں گے... ہم بہت سارا رومینس کریں گے...

اسد نے آگے بڑھ کر پاکیزہ کو اپنی گود میں اٹھا کر شرارت سے کہا...

ن نہیں تو... پ پلیر اتارو م مجھے نیچے... پر تیکا نے بوکھلاتے ہوئے کہا...

مائی لٹل ون فضول کی مزاحمت مت کرو اب روم میں جا کر ہی نیچے اتاروں گا....

اسد نے پرتحا کی کمر اپنی گرفت سخت کر کے کہا...

دیکھو اسد م میں ناراض ہو جاؤں گی ورنہ نیچے اتارو مجھے... پرتحا نے اسد کی گردن کے گرد بازو

حائل کر کے منہ پھولا کر کہا... جبکہ اسکا دل اسد کی اتنی قربت پر تیزی سے دھڑک رہا تھا...

آہاں میں منالوں گا....

اسد نے پرتحا کے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر کہا اور سیڑھیاں کراس کرتا اپنے روم میں لے گیا...

...wow it's so mesmerizing

پرتحا نے کمرے کے چارو طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں ریڈ کلر کے بلونز بکھرے پڑے تھے اور

کمرے کو کینڈل لائٹس کے ساتھ روشن کیا گیا تھا...

تو تمہیں پسند آیا...؟؟

اسد نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

ن نہیں تو پلیز نیچے اتارو م مجھے کپڑے چینج کرنے یہ بہت ہیوی ہیں....

پرتحا نے اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لاتے ہوئے شرم و حیاء سے نظریں جھکاتے ہوئے کہا...

پہلے ایک کس کرو پھر نیچے اتاروں گا...

اسد نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا...

اسد آپ پ پھر سے شروع ہو گئے ہیں...

پرتحا نے کپکپاتی آواز میں کہا...

دیکھو اگر نیچے اترا ہے تو کرو، ورنہ مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے ساری رات تمہیں ایسے اٹھائے رکھنے میں....

اسد نے پرتحا کی جانب دیکھتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا...

م م میں نہیں کر رہی....

پرتحا نے شرم سے چور لہجے میں کہا اور اپنی آنکھیں زور سے بند کر گئی....

مطلب تم چاہتی ہو میں ساری رات تمہیں اپنی بانہوں میں اٹھائیں رکھوں....

اسد نے نیچے جھک کر پرتحا کے کان میں سرگوشی نما آواز میں کہا اور ساتھ اسکے کان کی لو کو چوما...

جس پر پرتحا نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول دیں اور اسکی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں...

آپ ب بہت برے ہیں... اپنی آنکھیں بند کریں پھر کروں گی...

پرتحا نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

اسد کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری اور وہ اپنی آنکھیں بند کر گیا اور ساتھ پرتحا کی کمر پر اپنی

گرفت بھی سخت کر دی...

پرتحا نے تھوڑا اوپر ہو کر دھڑکتے دل کے ساتھ اپنے لبوں سے اسد کے گال کو چھوا...

اسد کے چہرے پر مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی...

ویسے اس کو نہیں اسے کس کہتے....

اسد نے پاکیزہ کے لبوں پر محبت بھری گستاخی کر کے کہا....

اور ساتھ اسے نیچے اتار دیا....

جبکہ پرتیکا اپنی سانسیں نارمل کرنے لگی...

آپ کو شرم نہیں آتی کیا...؟؟

پرتیکا نے اپنے لبوں پر ہاتھ پھیر کر شرم سے چور لہجے میں کہا....

نہیں اپنی بیوی سے مجھے زرا بھی شرم نہیں آتی اب جاؤ جا کر کپڑے چینج کر کے آؤ اس سے

پہلے میں اپنا موڈ بدل لوں....

اسد نے پرتیکا کو آنکھ مارتے ہوئے کہا.... پاکیزہ کے گال دہکنے لگے...

م م م مگر میرے کپڑے....

پرتیکا نے پریشانی سے پوچھا...

مائی لٹل ون وارڈروب میں دیکھو اس میں تمہارے کپڑے موجود ہیں جاؤ بدل کر آؤ... پھر مجھے

بھی فریش ہونا....

اوکے... پرتیکا کہہ کر آگے بڑھ گئی...



پ پ پارس یہ ت تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو باقی سب کے ساتھ کیوں نہیں لے کر

گئے...؟؟

پاکیزہ نے وائیٹ پیلس میں پارس کے کمرے میں داخل ہو کر کہا کیونکہ باقی سب آگے لاہور کو نکل گئے تھے....

کیونکہ میں ریسٹ کرنا چاہتا... میں تھک گیا ہوں... میرا موڈ نہیں تھا مزید ڈرائیو کرنے کا....
پارس نے سلگتے ہوئے لہجے میں کہا اور چیخنگ ایریا کی جانب بڑھ گیا... جبکہ پاکیزہ کمرے کا جائزہ لینے لگی... جو بلیک رنگ میں نہایا ہوا تھا ہر چیز بلیک کلر کی تھی...

...simple but beautiful

پاکیزہ نے ستائشی نظروں سے کمرہ اور کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھتے ہوئے کہا....
پھر اپنے قدم مرر کی جانب بڑھا دیے، سٹول کھینچ کر اس پر بیٹھ گئی تاکہ فریش ہونے سے پہلے جیولری اتار سکے... اتنی دیر میں پارس فریش ہو کر باہر نکلا جو وائیٹ کلر کی شلوار قمیض جس کے بازو کہنی تک فولڈ تھے پہنے ہوئے تھا

کوئی ہر پل اتنا پیارا کیسے لگ سکتا ہے... پاکیزہ نے مرر سے پارس کی جانب دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں سوچا...

تم کیا کر رہی ہو یہاں...؟

پارس نے پاکیزہ کے بالکل قریب آ کر مرر سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...
م میں بس جیولری اتارنے لگی تھی...

پاکیزہ نے گھبراتے ہوئے کہا...

ابھی کیوں,, ابھی تو میں نے تمہیں دیکھا بھی نہیں ہے اچھے سے...

پارس نے پاکیزہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے برابر کھڑا کرتے ہوئے کہا...

لیکن پ پارس....

ششش... پارس نے اسکے لبوں پر انگلی رکھی...

...Let me look at you first

یہ کہتے ہی پارس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر پاکیزہ کے کان میں موجود جھمکے کو چھوا...

...it's shine like stars

پارس نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر اس پر اپنے لب رکھ دیے.. پاکیزہ کے

دل نے ایک بیٹ مس کی...

پھر پارس نے پاکیزہ کے ہاتھ میں موجود چوڑیوں کو اپنی انگلی کے پوروں سے کھنکایا..

جب یہ کھنکتی ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے آس پاس خوبصورت سامیوزک بج رہا ہو...

پارس نے کہتے ہی اسکی چوڑیوں کے مقام کی جگہ کو اپنے لبوں سے چوما...

پاکیزہ کا دل اتنی تیزی سے دھڑکنے لگا کہ اسے لگا ابھی سارے بندھ توڑ کر باہر آجائے گا...

اس کے بعد وہ اپنے ہاتھ پاکیزہ کے سر پر لے گیا اور اسکے سر سے دوپٹہ سرکایا...

پاکیزہ کا دل خوف سے تیزی سے دھڑکنے لگا...

...You are looking beautiful

پارس نے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر عقیدت سے کہا...
جبکہ پاکیزہ اپنی آنکھیں بند کر گئی...

..let's Dance

پارس نے ہلکے سروں میں میوزک پلے کر کے پاکیزہ کے سامنے ہاتھ پھیلا کر کہا...
جسے پاکیزہ نے تھام لیا...

پ پ پارس یہ سب کیوں کر رہے ہو..؟؟ تمہیں پورا حق ہے مجھ سے ناراض ہونے کا.. تم
کہو نہ جو تمہیں کہنا ہے، جو تمہارے دل میں ہے...
پاکیزہ نے پارس کی نظروں میں دیکھتے ہوئے کہا...
جبکہ پارس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر آہستہ سے گھوما کر اپنے بازوؤں میں تھاما..
غصہ ہونے کا... لیکن کیوں پاکیزہ؟؟؟

پارس نے اسے کمر سے پکڑ کر ہلکا سا ڈانس کا موو کرتے ہوئے پوچھا...
م مجھے تمہیں ٹرسٹ کرنا چاہیے تھا...

پاکیزہ نے پارس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسکی نظروں میں دیکھتے ہوئے کہا...
تو پھر کیا کیوں نہیں...؟؟

پارس نے پاکیزہ کو کمر سے پکڑ کر نیچے کی جانب جھکا کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا....

...Because i get confused

پاکیزہ نے پارس کی گردن کے گرد بازو حائل کر کے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

اسلیے تمہیں لگا میرا تعلق ہے اور عورتوں کے ساتھ...؟؟

پارس نے پاکیزہ کے ساتھ ڈانس کا موو لیتے ہوئے اسکے بالوں سے پنز نکالتے ہوئے پوچھا...

م م مجھے پتہ تھا تم ایسا ک ک بھی نہیں کر سکتے مگر پھر وہ ماہا کے الفاظ، تمہاری گردن پر موجود نشان، اور تمہیں ویسی حالت میں دیکھنا....

پاکیزہ نے پارس کی گردن پر انگلی پھیرتے ہوئے کپکپاتی آواز میں کہا...

مطلب مجھے ویسی حالت میں دیکھ کر تمہیں ایکچلی لگا میرے باقی عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں....؟؟

پارس نے پاکیزہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا اور ساتھ اسکے بال کھول دیے جو اسکی کمر پر بکھر گئے....

پ پ پارس وہ بس سچویشن ایسی تھی...

پاکیزہ نے اسے بازو سے پکڑ کر نم لہجے میں کہا...

تو پھر تم نے کیا سوچا میرے بارے میں...؟؟؟

پارس نے غصے سے کمرے میں موجود کینڈل لائٹس سٹینڈ زمین بوس کرتے ہوئے کہا...

پ پ پارس پلیز...

پاکیزہ نے تکلیف سے اسکی جانب دیکھا اور آگے بڑھ کر اپنے ہاتھ اسکے سینے پر رکھے....
جواب دو پاکیزہ, کیا کبھی تم نے سچ میں سوچا کہ میں پارس ضیاء کسی اور لڑکی کے ساتھ
تعلقات رکھ رہا ہوں...؟؟؟

پ پ پارس پلیز...

پاکیزہ نے پارس کی قمیض کو سختی سے دبوچتے ہوئے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا...
جواب دو پاکیزہ کیا کبھی تمہیں ایک منٹ, ایک پل, ایک لمحے کیلئے بھی لگا کہ میرے دوسری
عورتوں کے ساتھ تعلقات ہیں...؟؟

پارس نے پاکیزہ کے بال مٹھی میں جھکڑ کر اسکی آنکھوں میں دیکھ کر تلخی سے پوچھا...
پ پ پارس....

پاکیزہ نے پارس کی شرٹ پر اپنی گرفت مزید سخت کر کے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...
yes or no

پارس نے سلگتے ہوئے لہجے میں کہا...

پ پ پارس م میں نے جو دیکھا تو ب بہت کنفیوز ہوگئی تھی...
پاکیزہ نے روتے ہوئے کہا...

...Shut up pakeeza

تمہیں سمجھ نہیں آ رہا...

Classic Urdu Material

...I'm not talking about what you have seen

I'm talking about "us" dammit

مطلب تم کنفیوز ہوگئی تھی... تو سوچ لیا میں کس قدر گھٹیا اور آوارہ ہوں....

تمہاری جگہ میں ہوتا نہ تو وہ سب دیکھ کر بھی انکار کر دیتا جانتی ہو کیوں....؟؟؟

پارس نے جھٹکے سے پاکیزہ کو چھوڑتے ہوئے کہا

پاکیزہ نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا اور آگے بڑھ کر اسکا بازو تھامنا چاہا...

...Because i trust you pakeeza

...you should have faith in me

...you should trusted me dammit

پارس بے بسی سے کہہ کر اسکے قدموں میں گر گیا...

پارس پلیز آئی ایم سوری... پاکیزہ نے اسکے برابر بیٹھ کر اسکی گردن میں بازو حائل کر کے خود کے

گلے لگا کر روتے ہوئے کہا...

...you didn't believe in me

you didn't believe in us

you believed maha

پارس نے نم لہجے میں کہا...

...paras please forgive me

...i won't repeat my mistake ever

پاکیزہ نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے تکلیف سے کہا...
پاکیزہ تم نے تو کہا تھا تم میرے لیے شائن کرو گی لیکن تم نے کیا کیا...؟

...you let me down

کیا معاف کرنا اتنا آسان ہوتا ہے... کیا معافی مانگنا کافی ہے؟؟؟

...i won't forgive you so easily

پارس نے پاکیزہ کو خود سے دور کر کے بے بسی سے کہا اور جاکر کھڑکی کے پاس کھڑا ہو گیا... اور
سگریٹ سلگا کر پینے لگا....

پاکیزہ اٹھی اور جاکر پارس کو اسکی پشت سے ہگ کر کے اپنا ماتھا اسکے ساتھ ٹکا دیا... اور آنکھیں
برسنے لگیں....

پارس نے خود پر ضبط کرنے کیلئے آنکھیں بند کر کے کھولیں جو نم ہونے لگیں..
تم صحیح کہتے ہو پارس، کچھ غلطیوں کے لیے سوری کافی نہیں ہوتا، کچھ غلطیوں کی معافی نہیں
ہوتی...

اور میں نے جو کیا ہے اسکے لیے تو خدا بھی معاف نہیں کرتا ہے...

پاکیزہ نے پارس کے کندھے سے سر ٹکائے ہوئے ہی تکلیف سے روتے ہوئے کہا....

لیکن پارس میں تمہیں واپس سے اپنا بنا لوں گی... تمہیں واپس سے جیتوں گی... بے شک تم
سزا دینا چاہے کچھ بھی کرنا مجھے رہنا تمہارے پاس، تمہارے قریب ہی ہے... پلیز بس ایسی
کبھی کوئی سزا نہ دینا جہاں تم مجھ سے دور ہو....
پاکیزہ نے پارس کی قمیض پر گرفت سخت کر کے شدت سے روتے ہوئے کہا...

پرتیحا فریش ہونے کے بعد جیولری جو کبرڈ میں رکھ رہی تھی.. اچانک سے اپنی گردن پر پانی کے
قطرے محسوس کر کے سٹپٹائی..

shhh...

relax, it's me little bird...

اس سے پہلے پرتیحا گھبرا کر چیخ مارتی اسد نے اسکی کمر کے گرد بازو حائل کر کے اسکے لبوں پر
انگلی رکھ کر کہا...

پرتیحا کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں.... اسد جھکا اور اسکی گردن پر اپنے لب رکھ کر محبت
کے نشان چھوڑنے لگا...

اسد پ پلیز پ پ پیچھے ہوں، اور ج جاکر وضو کر کے آئیں....

پرتیحا نے اسکے سینے کے مقام پر ہاتھ رکھ کر پیچھے دھکیلنے کی کوشش کرتے ہوئے لڑکھڑاتی آواز

میں کہا....

وضو لیکن کیوں...؟؟

اسد نے اسکی گردن پر اپنا انگوٹھا پھیرتے ہوئے نا سمجھی سے پوچھا...

کیونکہ یہ وقت کسی بھی نماز کا نہیں تھا ابھی...

ش شکرانے کے نوافل ادا کرنے ہیں آپ کے ساتھ... ہ ہماری شادی ہوئی ہے نہ اسی وجہ

سے.... پرتحانے اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لاتے، اسکا ہاتھ گردن کے مقام سے ہٹا کر اپنے

ہاتھوں میں لیتے ہوئے کپکپاتی آواز میں کہا...

مطلب تم مجھے دل سے اپنا چکی ہو اور اس میں محبت بھی شامل ہے..؟

اسد نے مسکراتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا...

اسد مجھے نہیں پتہ محبت ہے یا نہیں... لیکن ہاں میں نے تمہیں دل سے قبول کیا ہے...

کیونکہ ماما نے بولا تھا مجھے اس گھر کے ہر کونے کو محبت سے مہکنا ہے... اس لیے اب سب

سے پہلے اس رب کا شکر ادا کرنا چاہتی جس نے آپکو میری زندگی میں بھیجا ہے...

پرتحانے اپنی شرم و حیاء سے اٹھتی گرتی پلکوں کی بار سے اسے دیکھتے ہوئے کہا....

آؤ نوافل ادا کریں... اور میں تمہیں مجبور کر دوں گا تم مجھ سے محبت تو کیا عشق کرو گی...

تمہاری ذات صرف مجھ سے مجھ تم محدود ہو جائے گی... اسد نے اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر

عقیدت سے کہا... اور اسکا ہاتھ پکڑ کر واش روم میں لے گیا تاکہ دونوں ایک ساتھ وضو کر

سکیں...

مجھے بھی اس دن کاشت سے انتظار رہے گا جب میں تمہارے عشق میں سرتا پاؤں بھگی
ہوئی ہوں...

پرتحا نے اسد کے پیچھے جائے نماز پچھاتے ہوئے دل ہی دل میں سوچا....
جانم پیچھے کیوں پچھایا ہے میرے برابر آؤ نہ... اسد نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے محبت سے کہا
جو وائیٹ فراک پر حجاب کیے انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی...
امم میری خواہش تھی میں اپنے محرم کے پیچھے نماز پڑھوں، اسلیے پلیز آپ آگے پڑھو میں آپ کے
ساتھ پیچھے... پرتحا نے مسکراتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا..
اوکے اگر میری لٹل ون کی خواہش ہے تو میں کیسے رد کر سکتا... اس نے محبت پاش نظروں
سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

اور پھر دونوں خوشی خوش اللہ کے حضور اپنی فی زندگی کی شروعات پر نوافل ادا کرنے لگے....



سر آپ نے کہا تھا پارس ضیاء کی کوئی کمزوری ڈھونڈنے کو، مل گئی ہے اپنے کسے کے مطابق
پیساتیار رکھیے گا....

اس نے سلمان یزدانی کو کال کر خوش ہو کر کہا...

کیا سچ میں، سچ کہہ رہے ہو فائق..؟؟

جی سر بالکل سچ کہہ رہا ہوں... پارس کا کل نکاح ہوا تھا اور آج رخصتی تھی، یہ پکی خبر ملی ہے مجھے.... فائق نے مسکراتے ہوئے کہا...

لیکن یہ اسکی کمزوری کہاں سے ہوئی...؟؟

سلمان یزدانی نے سوچتے ہوئے پوچھا..

سر خود سوچیں پارس نے آج تک کسی لڑکی کی طرف پلٹ کر نہیں دیکھا اور اس لڑکی سے شادی کرنا کچھ تو ہو گا نہ... ویسے آپ کو ایک بات بتادوں یہ لڑکی انتہائی خوبصورت ہے اور جانتے ہو یہ بیٹی کس کی ہے...؟؟

فائق نے کمینگی بھرا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا....

کس کی ہے...؟؟

سلمان یزدانی نے تجسس سے پوچھا...

حسن اصغر کی جس کا بزنس کی دنیا میں اپنا نام ہے... اور یہ پارس کا خالو ہے... مطلب ایک تیر سے دو شکار.... فائق نے مسکراتے ہوئے کہا...

واؤ، واٹ، لیکن کوئی نیوز کیوں نہیں آئی انکی شادی کی... سلمان یزدانی سے سگار سلگاتے ہوئے پوچھا...

کیوں کہ انہوں نے انوائٹ ہی نہیں کیا پریس کو اور اچانک سے شادی کی ہے... خیر میرا پیسہ تیار رکھنا...

فائق نے سنجیدگی سے کہا...

وہ تو ملے گا ہی لیکن اس سے پہلے لڑکی کو میرے قبضہ میں دو... میں تم پر پیسو کی برسات کر دوں گا... بس پاس کی ہار چاہیے.... سلمان یزدانی نے سلگتے ہوئے لہجے میں کہا... وہ بھی ہو جائے گا... ایک موقع کی تلاش اور لڑکی ہمارے پاس....

فائق نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا...

ہم انتظار رہے گا... سلمان یزدانی کہہ کر فون رکھ گیا...



پاکیزہ جو پاس کی پشت کے ساتھ سر ٹکائے مسلسل رو رہی تھی... پاس نے پلٹ کر اسکی جانب دیکھا...

پاکیزہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر پاس کے ہاتھ سے سگریٹ کھینچ کر پاس پڑی باسکٹ میں اچھال دیا...

پاکیزہ اپنی حد میں رہو.... پاس نے پاکیزہ کے یوں سگریٹ کھینچ لینے پر اسکے بال اپنی مٹھی میں جکڑ کر سرد مہری سے کہا...

پ پ پاس میری ساری حد ورت تم سے شروع ہو کر ت تم پہ ختم ہو جاتی ہیں... اور تم جتنی دفعہ پیو گے میں ایسے ہی چھین لوں گی...

پاکیزہ نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

اس سے پہلے پارس غصے میں کچھ اور کہتا بادل زور سے کھڑکے اور دیکھتے ہی دیکھتے برسے لگے...

پاکیزہ نے ڈر سے اپنے بازو پارس کی گردن کے گرد حائل کر دیے اور اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپا گئی کیونکہ اسے بارش اور بادل کا گر جتنا بالکل بھی پسند نہیں تھا....

تو پاکیزہ تم کیا کہہ رہی تھی میں تمہیں کوئی بھی سزا دوں تمہیں قبول ہوگی... پارس نے اسکا چہرہ اوپر کر کے اس میں دیکھتے ہوئے پوچھا...

پاکیزہ کا دل خوف سے تیزی سے دھڑکنے لگا.. اس نے گھبراتے ہوئے ایک نظر پارس کو اور پھر باہر برستی بارش کو دیکھا....

ہ ہ ہاں ق قبول ہوگی... پاکیزہ نے اپنا آپ اسکے سینے میں چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے آنکھیں بند کر کے لرزتی آواز میں کہا...

تو پھر میں چاہتا ہوں آج کی رات تم بارش میں بھیک کر گزارو... وہ جزبات سے خالی آواز میں کہتا اسکا ہاتھ پکڑ کر نیچے لے جانے لگا اور گارڈن سائیڈ پر لا کے اسے وہاں چھوڑا... پاکیزہ بے یقینی سے اسکی جانب دیکھنے لگی.. جبکہ بارش کی بوندیں ان دونوں کو بھگونے لگیں... اتنی دیر میں بادل پھر سے گرے پاکیزہ نے ڈر سے آگے بڑھ کر پارس کو اپنی بانہوں میں لے

لیا...

پلیز یہ یہ مت کرو، ت تم جانتے ہو نہ م مجھے یہ ب بارش بالکل اچھی نہیں لگتی... مجھے ڈر لگتا
جب یہ بادل گرجتے ہیں... پاکیزہ نے نم آنکھوں سے اسکی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں بھرتے
ہوئے کہا....

اسلیے تو لایا ہوں یہاں... پارس نے اسے تھوڑی سے پکڑ کر اسکی سبز آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
کہا...

پ پارس....

تو کیا تم میرے لیے اتنا نہیں کر سکتی...؟؟

پارس نے اسکی الفاظ مکمل ہونے سے پہلے اسکی ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ کر کہا...
م میں بھیگو گی اس بارش میں... ت تم ساتھ ہو تو اس بارش میں بھیگتے ساری زندگی بھی گزار
دوں....

پاکیزہ نے اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نم آنکھوں سے مسکرا کر کہا... جبکہ سردی کے
باعث اسکا پورا وجود کانپنے لگا تھا....

تمہیں کس نے کہا میں یہاں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں گا... میں تو آرام سے جا کر سو جاؤں گا
اور تم یہاں بھیگو گی وہ بھی اکیلی... ان بارش کی بوندوں کو انجوائے کرو...

پارس نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اور اسکی مٹھی سے اپنی قمیض آزاد کروا کر دو قدم
دور ہوا....

تم مزاق کر رہے ہو نہ...؟

پاکیزہ نے خوف سے اتھل پھتل ہوتی سانسوں کو سنبھالتے ہوئے پارس کی جانب قدم بڑھا کر پوچھا...

پاکیزہ وہاں ہی رہو، ابھی تو تم کہہ رہی تھی جو میں بولو گا وہ کرو گی، پلٹ رہی ہو اپنے الفاظ سے تم مسسر پارس....

پارس نے جلتی نظروں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...
پاکیزہ کے قدم وہیں تھمیں اور وہ اسکو نم آنکھوں سے دیکھنے لگی...

م م میں نہیں آؤں گی پارس اندر...
پاکیزہ نے تکلیف سے آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے کہا...

Good, Happy 1st wedding night...

پارس سکون سے کہتا اندر کی جانب بڑھ گیا...



تم یہاں کیا کر رہی ہو...؟؟

زاویار جو ایسے ہی باہر جانے لگا تھا لیکن عنایا کے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھا تو اس میں چلا گیا،
مگر اسے ٹیرس میں کھڑا دیکھ کر پوچھنے لگا...

وہ م میں بس یہ بارش انجوائے کر رہی تھی... اندر کمرے میں دل نہیں لگ رہا تھا تو ادھر

آگئی....

عنایا جو زاویار کے یوں بولنے پر بوکھلائی تھی پھر سنبھل کر اداسی سے بولی....

آہاں مائی فیوچر وائیف بارش ایسے نہیں ایسے انجوائے کرتے ہیں....

زاویار نے بارش کا پانی عنایا کے چہرے پر اچھال کر کہا...

عنایا نے صدمے سے زاویار کی جانب دیکھا اور پھر اپنا ہاتھ بارش میں بڑھا کر اس پر پانی اچھالنے لگی...

اوائے یہ غلط بات ہے... زاویار نے منہ پھولا کر خود کے بھیگے چہرے پر ہاتھ پھیر کر کہا....

ہا ہا ہا خود کرو تو ٹھیک، میں کروں تو غلط شوخے نہ ہو تو....

عنایا نے واپس سے پانی اپنے ہاتھ میں بھر کر اسکی طرف اچھال کر کہا... اور ساتھ کھلکھلا کر

ہنسنے لگیں... کچھ دیر پہلے والی اداسی کا اثر زائل ہو گیا تھا....

زاویار مسکراتی نظروں سے اسکی جانب دیکھنے لگا...

ایسے کیا دیکھ رہے ہو...؟؟

عنایا نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا...

ہنستی رہا کرو بہت خوبصورت لگتی ہو... یہ اداسی کے رنگ تمہارے چہرے پر زرا نہیں بچتے....

زاویار نے اسکے قریب آکر سرگوشی نما آواز میں کہا اور وہاں سے چلا گیا...

جبکہ زاویار کی بات بار بار سوچ کر عنایا کے دل کی دھڑکن بڑھنے لگی

یعنی وہ میرے لہجے سے اداسی پہچاننے لگا ہے... عنایا نے زیر لب مسکراتے ہوئے خود سے کہا...



چلو اب نوافل بھی ادا کر لیے کیا اب میں آپ پر تھوڑی محبت برسا سکتا ہوں...؟؟
اسد نے پرتیحا کے قریب جا کر اسکے کان میں آہستگی سے کہا...
اسد کے الفاظ کی گہرائی سمجھ کر اسکے گال دہکنے لگا...

ن نہیں.. م م مجھے بھوک لگی ہوئی ہے، ویسے بھی اتنا اچھا موسم ہے آئیں نیچے جا کر کچھ کھاتے...

پرتیحا نے اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لاتے ہوئے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...
آخر کب تک بچو گی میں بھی دیکھتا، خیر نیچے ابھی کوئی سک نہیں، اور مجھے کچھ بنانا نہیں آتا،
پھر اب کیا کریں...؟؟ اسد نے پریشانی سے کہا...
میں ہوں نہ آئیں میں آپکو بنا کر کھلاتی... پرتیحا نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر نکلتے ہوئے کہا...

تمہیں کھانا بنانا آتا ہے؟؟ اسد نے حیرت سے پوچھا... اسکا نہیں خیال تھا یہ چھوٹی سی اتنی سہولتوں میں رہ کر کھانا بنانا بھی جانتی ہوگی...

ہاں آتا ہے... ماما نے کوکنگ سکھائی ہے مجھے اور پاکیزہ آپی کو... پرتیحا نے خوش ہو کر کہا...

واؤ نائس.... اور کیا کیا آتا ہے...؟؟

اسد نے اسے کمر سے پکڑ کر اسکا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے پوچھا...

پ پلینز چ چھوڑیں نہ... اور بتائے کیچن کدھر ہے...؟

پرتیحا نے کیکیپکاتی آواز میں کہا...

اف مائی لٹل ون جب بلش کرتی ہو جان ہی لیتی ہو...

اسد نے پرتیحا کے چہرے پر بکھرے رنگوں کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا...

اسد چلیں نہ.... پرتیحا ہلکی آواز میں مسمنائی...

چلو جان اسد... وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر کیچن کی جانب بڑھ گیا...



پارس کے جانے کے بعد پاکیزہ نم آنکھوں سے آس پاس پھیلتے اندھیرے اور بارش کی خود پر گرتی بوندوں کو محسوس کرنے لگی...

ت تم اتنے پتھر دل کیسے بن گئے پارس... پاکیزہ نے بے بسی سے زمین پر بیٹھتے ہوئے اپنا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے ہوئے کہا...

م م مجھے پتہ ہے میں نے غلطی کی ہے اور میں سزا کی مستحق بھی ہوں... اوکے پ پارس اگر

ت تم یہی چاہتے ہو تو ٹھیک ہے... پاکیزہ نے درد بھری مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا... اور

اپنا وجود ڈھیلا چھوڑ دیا... اس کے زہن میں ملیحہ بیگم کے الفاظ گونجے...

اما آپ تو کہتی تھیں... جب یہ بارش برستی ہے تو غم دور کر دیتی ہے، بے شک کچھ پل کیلئے ہی کیوں نہیں.... لیکن اما اس سے تو درد بڑھتا ہی جا رہا.. کتنی خشک ہے یہ بارش، جزبات، محبت، ہر چیز سے خالی...

پاکیزہ نے کھوئے کھوئے اپنے وجود پر گرتی بارش کی بوندوں کو محسوس کر کے کہا.... بادل کے واپس سے گرجنے پر اسکا وجود کپکپایا اور آنکھیں بھینگے لگیں... اس نے اٹھ کر تھوڑا آگے قدم بڑھائے تاکہ ایک نظر پارس کے کمرے کی کھڑکی کو دیکھ سکے... کیونکہ دل بار بار کہہ رہا تھا، تمہیں تکلیف دے کر وہ خود بھی سکون سے نہیں ہوگا... اسلیے آگے قدم بڑھانے پر اچانک سے اسکی نظر سامنے کھڑے وجود پر پڑی...

م مطلب م میں اکیلی اس بارش میں نہیں بھینگ رہی تھی وہ بھی یہاں ہی تھا.. پارس کی پشت کو دیکھ پاکیزہ منہ ہی منہ میں بڑا بڑائی.... اور بھاگتے ہوئے جا کر پارس کو اپنی بانہوں میں بھر گئی...

م میں جانتی تھی ت تم مجھے اکیلا چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤ گے... ت تم میرے ساتھ ساتھ خود کو بھی تکلیف دو گے.... پاکیزہ نے اسکے گرد اپنی گرفت سخت کر کے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

پارس جو کمرے میں جانے کی بجائے یہاں ہی کھڑا ہو گیا تھا کچھ فاصلے پر جہاں پاکیزہ کو اسکا وجود نظر نہیں آئے اور خود میں چلتی جنگ سے جونچ رہا تھا... پاکیزہ کے یوں اچانک سے گلے آ لگنے پر

بوکھلایا...

تمہیں کس نے کہا میں تب سے بھگ رہا.... میں ابھی کمرے سے آیا...

پارس نے پاکیزہ کے بالوں میں انگلیاں پھنسا کر اسکا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا...

ج جھوٹ... دیکھو، تمہارا وجود بھی میری طرح کانپ رہا ہے سردی کے باعث....

پاکیزہ نے اس کے چہرے سے اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے پانی صاف کرتے ہوئے لرزتی آواز میں کہا...

جبکہ پارس نے جواب دینے کی بجائے اسکے وجود کے گرد اپنی گرفت مضبوط کر دی جو مسلسل بھگنے کی وجہ سے لرز رہا تھا...

پ پارس میں جانتی ہوں جتنے پل میں نے ازیت کے گزارے ہیں اتنے پل تم نے بھی خود کو سزا دی ہے...

پاکیزہ نے پارس کی گردن پر انگلی چلاتے ہوئے درد سے کہا.....

ہاں تو بتاؤ اور میں کیا کروں تمہارے ساتھ... میں اتنا سوچتا ہوں تمہیں سزا دوں... تمہیں بری

طرح ہرٹ کروں... لیکن تمہیں جب جب تکلیف میں دیکھتا میں خود بھی اذیت کی انتہاؤں کو

پہنچتا ہوں.... پارس نے اسکے چہرے سے پانی قطرے صاف کرتے ہوئے بے بسی سے کہا...

جس پر پاکیزہ کے دل کی ایک بیٹ مس ہوئی...

وہ جواب میں کچھ کہتی اسی پل اسے چھینکیں آنے لگیں...

پارس نے پریشانی سے اسکی جانب دیکھا... پھر نیچے جھک کر اسکا وجود اپنی بانہوں میں بھر کر اندر کی جانب بڑھنے لگا...

پاکیزہ کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں... وہ خود کی دھڑکنوں کو قابو کرنے کیلئے پارس کے سینے کے ساتھ اپنا سر ٹکا گئی... اور اسکی دھڑکنوں کو محسوس کرنے لگیں...

پارس نے پاکیزہ کو روم میں لے جا کر کھڑا کیا... اور جلدی سے آگے بڑھ کر اسکے لیے بلیک کلر کی فراق نکالی...

یہ لوپیز جلدی سے شاور لے کر باہر نکلو... اس سے پہلے تم شدید قسم کی بیمار پڑ جاؤ... وہ اسے واشروم میں بھیج کر خود ساتھ والے کمرے میں شاور لینے چل دیا...

امم کیسا کھانا بنا تھا...؟؟

پرتیحا نے اسد کو کافی کا لگ پکڑاتے ہوئے نروس ہو کر پوچھا...

مائی لٹل ون بہت لریز تھا میں سوچ رہا کک کی چھٹی کرواؤں اب سے یہ تم ہی بنانا کرنا...

اسد نے پرتیحا کا ہاتھ پکڑ کر ساتھ بھٹاتے ہوئے کہا...

خوشی سے پرتیحا کے گال دہکے...

م مجھے آپ سے ک کچھ بات کرنی تھی.. ایکچلی مجھے آگے پڑھنا ہے اسلیے میں یونی جانا چاہتی ہوں...

پرتحا نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں آپس میں مسلتے ہوئے کہا...

نہیں بالکل بھی نہیں, اب تم کہیں بھی نہیں جاؤ گی....

اسد نے سکون سے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا...

ل لیکن کیوں....؟؟

پرتحا نے پریشانی سے لڑکھڑاتی آواز میں پوچھا...

کیوں کہ میرا دل نہیں لگے گا اور میں نہیں چاہتا تم اب کہیں جاؤ....

اسد نے کافی کا مگ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اسکے ہاتھ پکڑ کر سنجیدگی سے کہا...

جس پر پرتحا کے دل نے ایک بیٹ مس کی...

لیکن اسد م مجھے جانا ہے میں پڑھنا چاہتی ہوں.... پرتحا نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے امید سے کہا...

میں منع کر چکا ہوں مزید کوئی بحث نہیں.... اسد نے پرتحا کے ہاتھوں پر اپنی گرفت سخت کر کے کہا....

اسد م میرا آخری س سمیٹر ہے م م مجھے پڑھنا ہے..

پرتحا نے لرزتی آواز میں کہا...

پرتحا مجھے اپنے الفاظ دہرانا پسند نہیں ہے....

اسد نے پرتحا کو اسکی کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کرتے ہوئے سختی سے کہا...

ل ل لیکن اسد...

اسکے الفاظ اسد کے چہرے کی سختی دیکھ کر منہ میں ہی دم توڑ گئے... اس نے اپنے دونوں

ہاتھ اسد کے سینے پر رکھ کر نرم آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا...

اوکے لیکن میرے پھر کچھ رولز ہیں جن پر تمہیں عمل کرنا ہوگا....

اسد نے پرتحا کی آنکھوں میں نئی محسوس کر کے اسکی کمر کے گرد گرفت مزید سخت کر کے

سلگتے لہجے میں کہا....

ک کیسے رولز....؟؟

پرتحا نے مسکراتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

Rule No 1

تم کسی بھی لڑکے سے بات نہیں کرو گی...

اسد نے پرتحا کے بال کھول کر اسکی پشت پر بکھیرتے ہوئے کہا... جبکہ وہ سانس روکے اسے

دیکھنے لگی...

Rule No 2

...you won't touch any one

اسد نے اسکے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لے کر اس پر بوسہ دیتے ہوئے کہا... پرتیحا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...

Rule no 3

...you will call me for picking you up

اسد نے پرتیحا کی گردن پر بوسہ دیتے ہوئے کہا... پرتیحا کرنٹ کھا کر اسد سے دور ہوئی اور اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لانے کیلئے اپنے لب چبانے لگی...

Rule no 4

...i want you home, when i call you

اسد نے سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا... اور ہاں وہاں تمہارے ساتھ ایک لڑکی ہوگی جو تمہارا ہر پل دیہان رکھے گی... پرتیحا کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی کی رہ گئی...

میں ایسا کچھ نہیں کر.....

پرتھا کے باقی الفاظ اسد کی وارن کرتی نگاہوں کی وجہ سے منہ میں ہی دم توڑ گئے....

...come here

اسد نے پرتھا کو اپنے برابر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے حکمیہ انداز میں کہا...

پرتھا نے اسکی جانب اپنے قدم بڑھائے جب وہ اسکے قریب پہنچی تو اسد نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے اوپر گرایا... جس پر پرتھا بوکھلائی...

اسد....

پرتھا نے کپکپکاتی آواز میں کہا...

ہممم.... اسد نے پرتھا کے بالوں میں اپنا منہ چھپاتے ہوئے پوچھا...

اسد ت ت تم م مجھ پ پر اچانک سے اتنا غصہ کیوں کرنے لگتے ہو...؟؟

پرتھا نے اپنی دھڑکنوں کو قابو کرتے ہوئے لرزتی آواز میں کہا...

کیوں کہ تم میری بات مانتی نہیں ہو...

اسد نے پرتھا کے کان کی لو کو اپنے دانتوں سے کاٹتے ہوئے کہا... جبکہ اصل میں اب اسکا

خود کا دل پرتھا کو کھونے سے ڈر رہا تھا کیونکہ جانے انجانے وہ بھی دو لوگوں کے ہچھڑنے کی

وجہ بنا تھا....

آؤچ کتنے برے ہو قسم سے... اور میں ساری باتیں مانتی ہوں...
پرتحانے اپنے کان پر ہاتھ رکھ کر اسد کے بازو پر مکہ مارتے منہ پھولا کر کہا....

مانتی ہو کیا سچ میں...؟؟

اسد نے اپنا آئبرو اٹھاتے ہوئے پوچھا...

ہاں تو اور کیا نہیں...

پرتحانے اسد کو گھورتے ہوئے کہا...

چلو پھر ثابت کرو....

اسد کہتا ہی اسکے لبوں پر جھکا...

پرتحا کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں....

ل لیکن اسد....

ششش وہ پرتحا کو لوکتا فرار کے سارے راستے بند کرتا اسکے وجود کو اپنی محبت سے مہکانے

لگا.... جبکہ بادل اس حسین ملن پر خوشی سے آہستہ آہستہ برسنے لگے....



تم ٹھیک ہو اب...؟؟ پارس نے پاکیزہ کو مرر کے سامنے اپنے بال خشک کرتے ہوئے دیکھ
کر اسکی جانب بڑھ کر پوچھا....

ہاں پارس میں بالکل ٹھیک ہوں... بالکل فکر نہ کرو.... پاکیزہ نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے
محبت سے کہا...

آہاں تمہیں کس نے کہا مجھے تمہاری فکر میں تو ایسے ہی پوچھ رہا تھا... پارس نے چائے کا گگ
اسکے قریب رکھ کر خود بیڈ کی جانب بڑھ کر وہاں بیٹھتے ہوئے کہا....

جھوٹ، مجھے پتہ ہے تمہیں میری فکر ہے... پاکیزہ نے اپنے بال ڈرائیر سے خشک کرتے
ہوئے کہا...

خوش فمیاں لا علاج ہیں جانم....

پارس نے بلیک کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا....

اچھا یہ بات ہے ابھی بتاتی ہوں... پاکیزہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی...
آوچچ ماما...

پاکیزہ نے جان بوجھ کر تکلیف سے کہا....

کیا ہوا ہے پاکیزہ ٹھیک ہو...؟؟

پارس جو مزے سے کافی پینے لگا تھا پاکیزہ کی درد بھری آواز سن کر اسی وقت پریشانی سے اٹھ
کر اسکے قریب جا کر کہا...

آہاں ابھی تو کوئی کہہ رہا تھا میری زرا بھی پرواہ نہیں اب یہ کیا تھا..؟؟
پاکیزہ نے مسکراتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

آئندہ مجھ سے ایسا مزاق کبھی مت کرنا....پارس نے نیچے جھک کر پاکیزہ کے بال اپنی مٹھی میں
جکڑتے ہوئے غصے سے کہا...

مطلب تمہیں تکلیف ہوتی ہے میرے درد سے.... پاکیزہ نے اپنے بالوں میں اٹھتی درد کی ٹیس
کو نظر انداز کر کے اسکی گردن کے گرد اپنے بازو حائل کر کے یقین سے کہا....
مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تم سے, سمجھ آیا.... پارس نے اسکے بالوں پر اپنی گرفت مزید سخت
کر کے سلگتے ہوئے لہجے میں کہا...

..i know paras, you care

...so stop lying with me

پاکیزہ نے پارس کی گردن پر اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے انگلی پھیرتے ہوئے مضبوط لہجے میں
کہا...

تمہیں آجکل میری گردن کے اس مقام سے زیادہ محبت نہیں ہو رہی جو یہاں انگلی پھیرتی رہتی
ہو... کیا یہاں اب وہ نشان یاد نہیں آتے.... پارس نے اسکا ہاتھ اپنی گردن سے جھٹک کر
تلخی سے کہا....

ن ن نہیں یہاں دیکھ کر وہ نشان یاد نہیں آتے بس تم سے بچھڑنے کا وقت یاد آتا... پاکیزہ نے واپس سے اسکی گردن پر اپنی انگلی پھیرتے ہوئے نم لہجے میں کہا....

پارس بے خودی میں پاکیزہ کے بالوں سے اپنے ہاتھ ہٹا کر اسکے چہرے پر لے گیا اور اسکی آنکھوں کو باری باری اپنے لبوں سے چومنے لگا....

پاکیزہ کا دل پاگل ہونے لگا اور اسکی آنکھیں روانی سے بھینگنے لگی...

آئی پ پراس پارس اگر ان چ چار سالوں میں تکلیف سے تم گزرے ہو تو سکون سے میں بھی نہیں رہی ہوں... میرا خدا گواہ ہے تمہارے جتنی ہی ازیت سہتی آئی ہوں...

پاکیزہ نے پارس کے سینے میں منہ چھپا کر روتے ہوئے کہا....

پارس نے تکلیف سے اسے خود کی ذات میں بھیجنا اور اپنے لب اسکے بالوں میں رکھ دیے...

پاکیزہ نے سر اٹھا کر پھر سے اپنا ہاتھ پارس کی گردن پر رکھا....

پ پارس م میرے الفاظ سے تمہیں کتنی تکلیف ہوئی ہوگی نہ.. م میں نے کتنا فضول بولا تھا...

پاکیزہ نے پارس کی گردن پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے تکلیف سے کہا...

پارس کے دل میں موجود زخم پھر سے تازہ ہوئے اور وہ بغیر کچھ بولے وہاں سے اٹھ کر چلا

گیا....

پاکیزہ جلدی سے اٹھی اور اسکے سامنے جا کھڑی ہوئی...

پ پ پارس م میں سب ٹھیک کر دوں گی....

پاکیزہ نے پارس کو اسکی قمیض سے پکڑتے ہوئے درد سے کہا....

جبکہ پارس خاموش نظروں سے اسکی جانب دیکھنے لگا...

کیا ان آدمیوں نے کافی ہرٹ کیا تھا یہاں ...؟؟

پاکیزہ نے واپس سے پارس کی گردن پر انگلی چلاتے ہوئے کہا...

پارس نے خود پر ضبط کرنے کیلئے آنکھیں تکلیف سے بند کر کے کھولیں...

انہوں نے جو درد دیا تھا مسسز پارس وہ آپ کے الفاظ سے زیادہ نہیں تھا... پارس نے چبتی نظروں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

امم بہت درد ہوا تھا....

پاکیزہ کہہ کر بے خودی میں آگے بڑھ کر پارس کی گردن پر اپنے لب رکھنے لگی...
لیکن اس سے پہلے وہ رکھتی پارس نے دھڑکتے دل کے ساتھ اسے کندھے سے پکڑ کر پیچھے

گیا....

یہ یہ کیا کرنے والی تھی تم,, ہوش میں ہو...؟؟

پارس نے اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا....

ت ت تمہیں درد ہوا یہاں پارس... اور م میں ن نہیں چاہتی یہاں دیکھ کر وہ پ پرانے پ پل

یاد آئیں م میں یہ یہاں تمہیں اپنی یادیں دینا چاہتی ہوں.... پاکیزہ نے شرم و حیاء اور تکلیف

کے ملے جلے تاثرات میں پارس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

اور واپس سے وہاں اپنے لب رکھنے لگی...

...Get a grip on yourself pakeeza

پارس نے پاکیزہ کا چہرہ پکڑ کر سختی سے کہا.... اور اسی پل پارس کو محسوس ہوا پاکیزہ کا وجود بخار

میں جل رہا ہے....

ک ک کیوں,, ش ش شوہر ہو ت تم م میرے.... پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

اوہ مائی گاڈ تمہیں کتنا زیادہ بخار ہے...

پارس نے فکر مندی سے کہا.... اور نیچے جھک کر پاکیزہ کو اپنی بانہوں میں بھر لیا...

اس نے آہستگی سے پاکیزہ کو بیڈ پر لٹایا... اور خود جلدی سے نیچے گیا تاکہ پاکیزہ کو کچھ کھلا کر

میڈیسن دے سکے...

سر آپ یہاں کیا کر رہے ہیں..؟؟ اور آپکو شادی کی بہت بہت مبارک ہو...
پارس جو کچن میں کھڑا سوچ رہا تھا کیا بنائے سارہ کی آواز سن کر پلٹ کر اسکی جانب دیکھا...

ایک منٹ تم یہاں کیا کر رہی ہو گھر واپس نہیں گئی..؟؟
پارس نے ابجی نظروں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا...

سر وہ بابا میڈم ابھی یہاں ہی ہیں اور آپ نے مجھے انکا خیال رکھنے کو بولا تھا....
سارہ نے پریشانی سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

اف خدایا میں تو بالکل ہی بھول گیا... اب کیسی ہے وہ؟؟ اور اسے نیچے مت آنے دینا.. میں
نہیں چاہتا پاکیزہ پریشان ہو...

پارس نے سنجیدگی سے کہا اور ساتھ ہی ریفریجریٹر کھول کر کچھ کھانے کو ڈھونڈنے لگا...

سر وہ اب کافی ٹھیک ہے اور وہ آپ سے اس قدر ڈر گئی ہے آپکی اجازت کے بغیر کمرے سے
باہر پاؤں نہیں نکالے گی... اور شاید آپ کچھ کھانے کو ڈھونڈ رہے آپ اپنے کمرے میں

جائیں میں ابھی کھانا گرم کر کے لادیتی آپکو.... سارا نے فرمانبرداری سے کہا...

اچھا ہے اسکے لیے خیر میں انتظام کرتا کل اسکے جانے کا.... اور تم جلدی سے یہ کھانا گرم کر
کے میرے روم میں لے کر آؤ....

پارس حکم دیتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا....



میری ضد اور غصے کی وجہ سے تمس کتنا بخار ہو گیا ہے...
پارس نے پریشانی سے پاکیزہ کے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر کہا جو آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی
تھی....

پ پارس ت تم آگئے.. پلیز ایسے چ چھوڑ کر مت جایا کرو,, م مجھے ب بہت درد ہوتا ہے...
پاکیزہ نے پارس کی جانب دیکھتے ہوئے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...
میں کبھی نہیں جاؤں گا میری جان اور مجھے معاف کر دو تم میری وجہ سے اس حالت تک پہنچی
ہو....
پارس نے تکلیف سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے اسکی آنکھوں سے آنسو کے قطرے صاف
کر کے کہا....

اور ساتھ ہی پاکیزہ کے برابر بیٹھ کر اسکا سر ہلکا ہلکا دبانے لگا...
اتنی دیر میں کمرے میں دستک ہوئی...

آجاؤ سارا... یہ کھانا مجھے پکڑا دو اور ایک کپ چائے بھی بنا دو...
پارس نے پاکیزہ کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

جی سر... وہ کہتی کمرے سے نکل گئی...

پارس نے پاکیزہ کو بٹھا کر زبردستی کھانا کھلا کر میڈیسن دی...

دیکھات تھیں میری فکر ہے اور ت تم ج جھوٹ کہتے ہو کہ تمہیں میری کوئی پرواہ نہیں...
پاکیزہ نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

شش پاکیزہ اور یہ چائے ختم کرو تمہارے جسم کو ہیٹ دے گی...
سارہ جو چائے ابھی دے کر گئی تھی پارس نے پاکیزہ کے ہاتھ تھما کر کہا اور ساتھ ہی اس پر
بلینکٹ اچھے سے سیٹ کر کے اس کے برابر بیٹھ گیا....

پاکیزہ چائے کے گھونٹ آہستہ آہستہ بھرنے لگی...

امم پ پارس اس چائے م میں وہ مزا نہیں ج جو تم نے میرے لیے بنائی تھی....
پاکیزہ نے پارس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا....

لیکن وہ اگنور کرتا پاکیزہ کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا....

م م میں نہیں پی رہی اگر ت تم نے مجھ سے بات نہیں کرنی تو.... پاکیزہ نے منہ پھولا کر کہا
اور کپ سائیڈ پر رکھنے کیلئے اٹھنے لگی...

اس سے پہلے وہ اٹھ جاتی پارس نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا...

پاکیزہ چپ کر کے چائے پیو نہ، دیکھو تمہارے لیے اچھی ہے یہ...
پارس نے بے بسی سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

اوکے پھر تم پراس کرو کل مجھے تم اپنے ہاتھوں سے بنا کر پلاؤ گے..؟؟
پاکیزہ نے امید سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا کہ شاید اب بھی وہ اسکے نخرے اٹھائے جیسے
پہلے اٹھاتا تھا...

ٹھیک ہے میں خود بنا کر لاؤں گا... اب تو ختم کرو اسے کیونکہ تمہیں نیند کی ضرورت ہے ویسے
میں نے تمہیں نیند کی گولی دی ہے تم پر کچھ اثر کیوں نہیں ہو رہا...
پارس نے تیوری چڑھا کر اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...
اور ساتھ ہی کپ اسکے منہ کو لگا دیا....

جبکہ پاکیزہ کا دل اسی خوشی میں جھومنے لگا کہ وہ کل خود چائے بنائے گا اسلیے بغیر کچھ کے
چائے پینے لگی...

پاکیزہ کے چائے پینے کے بعد پارس نے خالی کپ سائیڈ پر رکھ کے کمرے کی لائٹ آف کر کے
لمپ کی روشنی جلا دی...

تمہیں نیند کیوں نہیں آرہی مجھے سمجھ نہیں آرہی، تم پر نیند کی گولی کا اثر نہیں ہوتا...؟؟
پارس نے اسے کمر سے پکڑ کر خود کے ساتھ لگا کر بڑبڑایا...

جبکہ پاکیزہ دھڑکتے دل کے ساتھ اسکے سینے پر اپنا سر رکھ گئی اور اسکی دھڑکنوں کی آواز سننے لگی...

سو جاؤ سویٹ ہارٹ تمہیں نیند کی ضرورت ہے...

پارس نے اپنا ہاتھ پاکیزہ کی آنکھوں پر رکھتے ہوئے آہستگی سے کہا اور دوسرے ہاتھ سے اسکے بالوں کو سہلانے لگا....

امم پارس مجھ پر نیند کی گولی کا اثر ہو یا نہ ہو لیکن تمہارا ضرور ہوتا ہے کیونکہ تم سکون ہو... کچھ لمحوں بعد پاکیزہ آہستہ آہستہ کھتی نیند کی وادی میں اترنے لگی...

پاکیزہ کے الفاظ پر پارس کے دل نے ایک بیٹ مس کی اور نیچے جھک کر آہستگی سے اسنے پاکیزہ کے ماتھے کو اپنے لبوں سے چھوا...

میں کتنا بیوقوف ہوں نہ تمہیں سزا دینے کے ساتھ ساتھ خود کو بھی دے رہا تھا... آخر کب تک ہم اتنے پاس ہو کر بھی دور رہیں گے... تم نے سچ کہا اس ازیت سے صرف میں ہی مبتلا نہیں

رہا تم بھی برابر سہتی آئی ہو... میں نے تمہیں معاف کیا میری جان, میں ہماری آئندہ زندگی انتہائی خوبصورت بناؤں گا تمہیں ہمیشہ اپنے دل میں چھپا کر رکھوں گا تاکہ اب کبھی کوئی تمہیں مجھ سے ناچرا سکے... کیونکہ تم زندگی ہو جانم اگر اب بچھڑو گی تو مر جاؤں گا...

پارس نے پاکیزہ کے گرد اپنی گرفت سخت کر کے آہستہ آہستہ اسکے کان میں کہا.. دل سے بوجھ

اترا تو وہ بھی سکون سے سو گیا...

لیکن وہ آنے والے وقت سے انجان تھا کیونکہ وقت بہت بے رحم ہوتا ہے ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا....



میں کل تک تم سے محبت کرنے سے انکاری تھی کیونکہ میں انجان تھی کہ خدا نے میاں بیوی کے رشتے میں ہی محبت اور سکون رکھا ہوا ہوتا ہے....

پرتیحا نے اسد کے چہرے کو اپنی نگاہوں کے رستے دل میں اتارتے ہوئے خود سے بڑبڑائی...

کتنے مزے سے سو رہے ہیں ابھی بتاتی انہیں میں....

پرتیحا نے کہتے ہی شرارت سے اپنے گیلے بالوں کو اسد کے چہرے کے اوپر کر کے انہیں ہلکا سا چھڑکایا...

لیکن اسد نے بجائے آنکھیں کھولنے کے پرتیحا کو اپنے اوپر گرایا...

پرتیحا نے بوکھلا کر اسکی جانب دیکھا... جس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی...

م مطلب آپ سو نہیں رہے تھے...؟؟

پرتیحا نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

جی حضور آپکی غیر موجودگی محسوس کر کے نیند نہیں آرہی تھی... خیر اب سونے لگا... وہ آرام سے کہتا واپس سے آنکھیں موند گیا....

چپ کر کے اٹھیں اور نماز پڑھیں میرے ساتھ...
پرتحانے اٹھ کر اسے گھورتے ہوئے کہا....

کل سے پڑھو گا ابھی سو جاؤ تم بھی...

اسد نے نیند سے بھری آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

کل سے کیوں، آج سے کیوں نہیں.. اٹھ کر نماز پڑھے دیکھیں اذان بھی ہو رہی... یقین کریں دن اچھا گزرے گا... پرتحانے اسکی جانب دیکھتے ہوئے التجائیہ کہا...

تم ساتھ ہو وہ ویسے بھی اچھا گزر جائے گا...

اسد نے شرارت سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

اللہ ناراض ہوں گے کل تک ہم اسکے شکر گزار تھے اور آج سب پالیا تو بھول گئے اسے... اسلیے

چپ کر کے اٹھیں اور میرے ساتھ نماز پڑھیں....

پرتحانے منہ پھولاتے ہوئے کہا...

اوکے مائی لٹل ون.... وہ کہتا اٹھ گیا کیونکہ اسکا دل بھی پرتحانے کی باتوں سے متفق تھا....

کچھ وقت کے بعد دونوں نے ایک ساتھ نماز ادا کی...



پاکیزہ جو مزے سے سو رہی تھی آس پاس پارس کی غیر موجودگی محسوس کی تو اسکی آنکھیں کھل گئی... اس نے نظر گھوما کر کمرے میں پارس کو ڈھونڈنا چاہا لیکن اسے زیادہ دقت نہیں ہوئی وہ سامنے ہی جائے نماز پچھائے اللہ کی عبادت کرنے میں مصروف تھا...

افسوس پاکیزہ تم کتنی فضول ہو... میری زندگی کی نئی شروعات ہوئی ہے اور میں نے پارس کے ساتھ اب تک شکرانے کے نوافل بھی ادا نہیں کیے...

وہ ہلکی سی اپنے سر پر چت لگاتی جلدی سے واش روم کی جانب بھاگی....

اچھے سے وضو کر کے دوپٹہ حجاب کے سٹائل میں لپیٹ کر کمرے سے جائے نماز لے کر پارس کے پیچھے بچھا کر کھڑی ہوئی اور پارس کے سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگی...

تم نے نماز کمپلیٹ کر لی...؟؟

پارس کے سلام پھیرنے پر پاکیزہ نے جلدی سے پوچھا...

پاکیزہ کو حجاب کیسے دیکھ کر پارس کے دل نے ایک بیٹ مس کی...

ہاں پڑھ لی لیکن تمہاری طبعیت اب کیسی ہے؟؟

پارس نے کھڑے ہو کر اسکے ماتھے کو اپنے ہاتھوں سے چھو کر پریشانی سے پوچھا...

م میں بالکل ٹھیک ہوں پارس م میرے ساتھ ش شکرانے کے نوافل ادا کرو گے پلیز...؟؟
پاکیزہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

ہاں ضرور، لیکن کیوں؟؟؟

پارس نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

کیونکہ اللہ نے اتنا پ پیارا ہمسفر مجھے دیا ہے اور م میں نے ابھی تک شکر ادا نہیں کیا.. یہ ہماری زندگی کی فی شروعات ہے اسلیے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے ہمیں...
پاکیزہ نے شرم و حیا سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

پارس کا دل کیا سامنے کھڑی ہستی کو خود میں قید کر کے اس ظالم دنیا سے بہت دیر لے جائے...

ضرور چلو ساتھ ادا کرتے...

پارس نے محبت سے کہا....

پاکیزہ کا دل پارس کے لہجے میں محبت محسوس کر کے خوشی سے پاگل ہونے لگا...

اس طرح ان دونوں نے شکرانے کے نوافل ادا کیے... پھر پارس پاس بیٹھ گیا جبکہ پاکیزہ نماز فجر ادا کرنے لگی....



کتنی غلط بات ہے اگر میں نہ اٹھتی آپ مجھے بغیر بتائے ہی چلے جاتے....

پرتحانے اسد کی ٹائی باندھتے ہوئے غصے سے کہا....

یا اللہ مجھے صبر دے.. پرتحا میری جان میں تمہاری نیند نہیں خراب کرنا چاہتا تھا اسلیے تمہاری پاس

ایک نوٹ رکھ کر انفارم کر کے جانا تھا....

اسد نے اسکے گرد اپنے بازو حائل کر کے پریشانی سے کہا....

لیکن یہ کیا بات ہوئی شادی کے پہلے دن اپنی بیوی کو کون چھوڑ کے جاتا...؟؟

پرتحانے اسے گھورتے ہوئے کہا... اور نیچے کی جانب چل دی...

یار مائی لٹل ون یہ میڈنگ بہت ضروری ہے پاس بھی وہاں موجود ہوگا اور میں جتنی لیٹ جا رہا

وہ میری ہڈیاں توڑ دے گا....

اسد نے پرتحا کو دیکھتے ہوئے بے بسی سے کہا.... جس پر اسکی ہنسی چھوٹ گئی....

میری جان پر بن رہی اور تم ہنس رہی ہو...

اسد نے اسے گھورتے ہوئے کہا....

اچھا یہ لیں ناشتہ کریں پھر چلے جائیے گا... پرتحانے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا...

میں نہیں کھانا کچھ بھی... تم بیٹھ کر ہنسو یہاں....

اسد غصے سے کہتا باہر کی جانب بڑھ گیا...

اچھا سوری پلیز ایسے خالی پیٹ مت جاؤ پلیز...

پرتحانے اسکے سامنے آکر اسکا ہاتھ پکڑ کر واپس سے چیئر پر بٹھاتے ہوئے پریشانی سے کہا...
امم یار مجھے ابھی بھوک نہیں لیکن تمہاری خوشی کیلئے یہ جوس پی لیتا.... پرتحا کے چہرے پر
پریشانی کے تاثرات دیکھ کر وہ جوس کا گلاس ہاتھ میں تھام کر بولا اور جلدی سے پی گیا...
پرتحانے مسکراتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا...

اوکے لٹل ون اپنا بہت سارا دیہان رکھنا کچھ دیر تک کوارٹر سائڈ سے ملازمائیں آجائیں گی.. میں
نے انہیں خصوصی تمہارے لیے رکھا ہے اور پلیز پریشان نہ ہونا... میں جلدی واپس آجاؤں گا...
وہ اسے ہدایت کرتا اسکے ماتھے پر لب رکھ کر جلدی سے سے گاڑی میں بیٹھ گیا...

پرتحانے آگے بڑھ کر گاڑی کے شیشے پر ناک کیا...
اسد نے شیشہ نیچے کر کے پریشانی سے اسکی جانب دیکھا...
لیکن وہ اگنور کر کے آگے بڑھی اور کچھ سورتیں پڑھ کر اسکے منہ پر پھونک ماری...
اسد کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا....

اب جائیں آپ اللہ آپ کی حفاظت فرمائے....
پرتحانے محبت سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا....
اسد مسکرایا اور شیشہ بند کرتا میٹنگ کیلئے نکل گیا



بی بی جی آپ کیلئے ناشتہ لگواؤں...؟؟

پاکیزہ جو ابھی ابھی سو کر اٹھی تھی اور کمرے کو خالی نظروں سے دیکھ رہی تھی... اچانک سے ملازمہ کی آواز پر چونکی....

تم کون ہو...؟ اور یہ پارس کدھر ہیں...؟؟

پاکیزہ نے پریشانی سے اپنے لب چباتے ہوئے کہا...

بی بی جی میں سائرہ ہوں اور یہاں کھانا بناتی ہوں، صاحب جی کسی میننگ کے سلسلے میں صبح 10 بجے کے گئے ہیں... انہوں نے بولا تھا آپکو ناشتہ کروا کر میڈیسن دے دوں.... سائرہ نے شائستگی سے نظریں جھکاتے ہوئے کہا...

مجھے نہیں کرنا ناشتہ...

پاکیزہ نے بے بسی سے کہا اور اسے رونا آنے لگا مطلب وہ اسے بغیر بتائے ہی چھوڑ کر چلا گیا...

لیکن بی بی جی صاحب نے....

میں نے کہا مجھے کچھ نہیں کھانا اور تم جاؤ یہاں سے....

پاکیزہ نے اسے ٹوکتے ہوئے آہستگی سے ایک ایک لفظ چبا کر کہا... جبکہ آنکھیں نم ہونے لگیں...

وہ مزید کچھ کہے بغیر کمرے سے نکل گئی...

پ پ پارس میری کوئی اہمیت نہیں تمہاری نظر میں، مجھے رات محسوس ہوا تھا جیسے تم نے کہا کہ تم نے مجھے معاف کیا مطلب وہ خواب تھا... پاکیزہ نے بے بسی سے روتے ہوئے کہا... اتنی دیر میں پھر سے دستک ہوئی...

جی آجائیں... پاکیزہ نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا....

میڈم جی یہ سر کی کال ہے آپ سے بات کرنا چاہتے....

اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ ہاتھ بڑھا کر فون تھام لیا...

ج جی بولیں... پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا....

تم ناشتہ کیوں نہیں کر رہی ہو..؟؟

پارس کی غصے سے بھری آواز گونجی....

تم یہاں کیوں نہیں ہو؟ اور تم اس وقت کدھر ہو..؟؟ پاکیزہ نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا...

....That's not the answer of my question

پارس نے سلگتے لہجے میں کہا....

...ok that's not the answer of my question either

پاکیزہ نے ترکی با ترکی جواب دیا...

پاکیزہ میری بات دیہان سے سنو تم ابھی اسی وقت ناشتہ کر رہی ہو سمجھ میں آیا تمہیں...
پارس نے حکمیہ لہجے میں کہا...

مجھے بھوک نہیں ہے اور نہ میں کھا رہی ہوں اور تم گھر کب آرہے ہو...؟؟
پاکیزہ نے بے بسی سے کہا...

..Pakeeza

پارس کی وارن کرتی آواز گونجی...
خوف سے اسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...

I'm going to call after 30 minutes, if i get to know that
you have not had breakfast, trust me you will not like
...consequences

پارس نے اسے دھمکایا....

م میں نہیں کھا رہی سمجھ آیا...

پاکیزہ نے لرزتی آواز میں کہہ کر کھٹاک سے فون بند کر دیا... اور اپنی دھڑکنوں کو معمول پر
لانے کی کوشش کرنے لگی جو ڈر سے بڑھتی جا رہی تھیں... خود کو نارمل کر کے وہ اٹھی اور
واش روم میں گھس گئی فریش ہونے کیلئے....



حسن میں کیا سوچ رہی ہوں... ہمارے گھر اتنی اداسی ہے زاویار کی شادی نہ کر دیں....
ملیجہ بیگم نے حسن کے پاس بیٹھ کر مسکراتی آنکھوں سے انکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...
ہاہا لیکن اسکے لیے لڑکی کا بھی تو ہونا ضروری ہے نہ... حسن صاحب نے کتاب بند کر کے ملیجہ
کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا...

امم میں سوچ رہی ماہ رخ کیسی رہے گی زاویار کیلئے؟؟؟
ملیجہ نے نروس ہو کر حسن کی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

بچی تو ماشاء اللہ بہت اچھی ہے...

حسن صاحب نے ہامی بھرتے ہوئے کہا...

تو پھر کروں آپنی سے بات...؟؟

ملیجہ نے جلدی سے خوش ہو کر کہا...

افف میری پیاری بیوی ابھی تو انہوں نے شادی کی ہے اتنی بھی کیا جلدی ہے...

حسن نے محبت سے ملیجہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

بس مجھے بھی ایک عدا اب ہو چاہیے، میں بھی ساس بننا چاہتی...

ملیجہ بیگم نے منہ بسور کر کہا...

ہاہا آپ جھلی میں آپکو پتہ ہے...؟؟
حسن نے شرارت سے انکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...
میں بات نہیں کر رہی آپ سے... اور میں جلد آپی سے بات کروں گی...
ملیجہ بیگم نے ناراضی سے کہا...
ہاہا اچھا بیگم سوری مزاق کر رہا تھا...
حسن نے ملیجہ کے ہاتھ تھام کر کہا..
جس پر ملیجہ بیگم مسکرا دیں...



سائرہ لگا دو یہاں بریک فاسٹ...
پارس نے کمرے میں داخل ہو کر ملازمہ کو ہدایت دی...
جس پر سائرہ نے فوری عمل کرتی کمرے سے غائب ہو گئی...
پاکیزہ ادھر آؤ...

پاکیزہ جو پارس کی آواز سن کر کھڑکی سے مڑی تھی اسکے لگے الفاظ سن کر اسکا دل تیزی سے
دھڑکنے لگا... وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس تک آئی...

ت تم ک کب آئے گھر...؟؟

پاکیزہ نے گھبراتے ہوئے کہا....

ابھی آیا اپنی میٹنگ درمیان میں روک کر...

پارس نے اسے گھورتے ہوئے کہا...

ل لیکن کیوں...؟؟

پاکیزہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

Because my stubborn wife refused to having

...breakfast

پارس نے روٹی کا نوالہ بنا کر اسکی جانب بڑھاتے ہوئے کہا جسے پاکیزہ نے بغیر چوں چراں کیے

منہ میں ڈال لیا...

اور اسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...

ت تم مزاق کر رہے ہو نہ....؟؟

پاکیزہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا...

...open your mouth

پارس نے اسکا جواب دیے بغیر سنجیدگی سے کہا...

پ پ پارس ت تمہیں م میرے لیے یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں تھی تمہارا کام ضروری ہوگا....

پاکیزہ نے شرمندگی سے نظریں جھکاتے ہوئے کہا...

ہاں ضروری تھا لیکن تمہاری صحت سے زیادہ نہیں.... وہ اسے ناشتہ کرواتا ہوا سکون سے بولا....
پاکیزہ کا دل خوشی سے پاگل ہونے لگا...

....Really

پاکیزہ نے مسکراتی آنکھوں سے کہا...

...obviously janam

پارس نے مسکراتے ہوئے کہا...

اور سارا کھانا کھلا کر رے سائیڈ پر رکھ دی۔

پارس نے کیزہ کا ہاتھ پکڑ کر اسکو اپنی گود میں بیٹھا کر اپنے بازو اسکے گرد حائل کر دیے، پاکیزہ کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں وہ انہیں سنبھالتی اسکے سینے کے ساتھ سر ٹکرائی....

اس کام مطلب ت تم م مجھ سے ناراض نہیں ہو اب....

پاکیزہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا....

جبکہ پارس کے دل نے ایک بیٹ مس کی...

بالکل بھی نہیں ہوں... اسنے پاکیزہ کے گرد اپنی گرفت سخت کر کے اسکا ماتھا چومتے ہوئے
کہا...

م م مطلب م میں جسے خواب سمجھ رہی تھی وہ حقیقت تھی ت تم نے رات کو ہی م مجھے
معاف کر دیا تھا....

پاکیزہ نے اپنی بڑھتی دھڑکنوں کو قابو کرتے ہوئے خوشی سے کہا...

...yep sweetheart

اور اب پلیز میری جان اپنا خیال رکھنا میں کام راستے میں روک کر آیا ہوں, وہ ضروری ہے کرنا
جلدی واپس آجاؤں گا...

پارس نے اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اسکے گال پر بوسہ دیا..

م میں نہیں... پلیز مت جاؤ...

پاکیزہ نے اسکے گرد اپنی گرفت سخت کر کے کہا....

جانم میڈنگ ضروری ہے جلدی واپس آجاؤں گا....

پارس نے اسکے بالوں کو سہلاتے ہوئے محبت سے کہا....

اوکے لیکن جلدی آنا پلیز..... پاکیزہ نے ہار مانتے ہوئے کہا....

ٹھیک ہے جلدی آجاؤں گا... اور تم ریسٹ کرنا... تیسرے فلور پر بالکل نہیں جانا....

پارس نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا...

ل لیکن کیوں....

پاکیزہ نے نا سمجھی سے کہا...

کیونکہ میں کہہ رہا...

اب اپنا دیہان رکھنا جلد ملتے...

پارس اسے سائیڈ پر کرتا اٹھ گیا...

پ پارس....

شش پاکیزہ ایک لفظ اور نہیں ورنہ میں جا نہیں پاؤں گا...

پارس نے بے بسی سے کہا...

پاکیزہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا اور سر پر دوپٹہ لے کر جلدی سے سورت پڑھ کر اسکے

چہرے پر پھونکی...

پارس اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھتا جلدی سے کمرے سے نکل گیا....



افف پارس کدھر رہ گئے ہو، بولا تھا جلدی آجاؤں گا اور اب پانچ بج رہے، حد ہے اور کتنا ویٹ کرواؤ گے

پاکیزہ نے منہ بسورتے ہوئے کہا اور ساتھ بریانی کو دم پر دے دیا....

بی بی جی جیسے آپ نے کہا تھا بالکل ویسے سلاد کیلئے چیزیں کٹ کر دیں ہیں... سائرہ نے احترام سے کہا...

اوکے آپ ادھر دے دیجئے میں فائل ٹچ دیتی ہوں....

پاکیزہ نے مسکراتے ہوئے کہا...

ویسے بی بی جی آپ کو یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں تھی آپ کی ابھی کل ہی شادی ہوئی ہے میں بنا دیتی کھانا.... سائرہ نے پریشانی سے کہا....

کیوں ضرورت نہیں تھی یہ میرا گھر ہے اور میں چاہتی ہوں اسے اب اپنے ہاتھوں سے سجاؤں، پارس کو اپنے ہاتھوں سے بنے کھانے کھلاؤں... ویسے اسے بالکل آئیڈیا نہیں ہوگا مجھے کوکنگ آتی ہے کتنا سر پرائز ہوگا نہ....

پاکیزہ نے کھیر میں چمچ چلاتے ہوئے خوشی سے کہا....

ماشاء اللہ بہت اچھی سوچ ہے آپکی... اللہ آپ دونوں کو بہت ساری خوشیوں سے نوازے....

سائرہ نے دل سے دعا دی...

آمین...

اچھا ساڑھ پارس بس آتے ہوں گے میں ان کے آنے سے پہلے فریش ہو جاؤں تم بس کھیر پر یہ
سب میٹیل لگا کر ریفریجریٹر میں رکھ دینا تاکہ ٹھنڈی ہو جائے.... پاکیزہ نے پاس پڑی گیری
میوہ وغیرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی بریانی دم سے اتار دی....
ٹھیک ہے بی بی جی....

تو پاکیزہ فوراً اپنے روم میں گئی تاکہ فریش ہو سکے



گرے اور بلیک رنگ کی فراک جو اسکے قدموں کو چھو رہی تھی ساتھ ٹائٹس اور گلے میں دوپٹہ
ڈالے مرر کے سامنے کھڑی ہو کر وہ اپنے بالوں کو برش کرنے لگی...
پارس آج میں تمہیں بالکل اپنے پرانے روپ میں ملو گی.... پاکیزہ نے اپنے کانوں میں بالیاں
پہن کر مرر میں مسکراتے ہوئے کہا....

ایک منٹ پارس کو چوڑیاں بھی پسند ہیں وہ بھی پہنو.... دل نے سرگوشی نما آواز میں کہا...
وہ بلش کرتی پاس پڑی چوڑیاں پہننے لگی...

امم آج میں بالکل تمہاری پاکیزہ لگ رہی ہوں سر سے پاؤں تک تمہارے لیے سبھی ہوں....
پاکیزہ نے اپنے بال کمر پر کھلے چھوڑ کر کہا....

"یہ یہ کیا کر رہے ہو...؟ سویٹ ہارٹ تمہاری لپسٹک صاف کر رہا دل بہت بے ایمان کرتی اور میں ابھی کوئی حق نہیں رکھتا...."

جب وہ لپسٹک سے اپنے لب سجانے لگی تو چار سال پہلے کہے گئے پارس کے الفاظ اسکے ذہن میں گونجنے لگے...

اف پ پارس اب ت تو تم حق رکھتے ہو... آج بھی لگاؤں یا رہنے دوں....؟؟
پاکیزہ نے شرم سے چور لہجے میں خود کو مر میں دیکھتے ہوئے کہا...

م م میں نہیں لگا رہی... اس کی سوچ کر ہی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں...
اف پارس کیا کر رہے ہو میرے ساتھ.. م میں تو پاگل ہو جاؤں گی....
پاکیزہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا اور اپنے قدم کمرے سے باہر بڑھا گئی....

تم rd3 فلور پر نہیں جاؤ گی....
پاکیزہ جو باہر آئی تو اسکی نظر سیڑھیوں کی جانب گئی جو اوپر والی منزل کی طرف جا رہی تھی تو اسکے ذہن میں پارس کے وارن کرتے الفاظ گونجنے....

ایسا بھی کیا ہو سکتا ہے وہاں...؟؟
پارس نے ایسا کیوں کہا ہوگا.... پاکیزہ خود سے بڑبڑائی....

چلو مجھے کیا میں نیچے چلتی ہوں....

لیکن پاکیزہ کچھ تو ہوگا آؤ دیکھ لیتے.. اس کے اندر سے آواز آئی....

پاکیزہ کے قدم تھمے...

لیکن پارس.....

وہ کونسا ابھی آرہا ہے آجاؤ ہو آتے ایسا بھی کونسا خزانہ ہے اوپر....؟؟

پاکیزہ کو تجسس ہونے لگا....

تو وہ بغیر سوچے سمجھے اوپر کی جانب اپنے قدم بڑھانے لگی....

واؤ کتنی خوبصورتی ہے یہاں...

پاکیزہ نے فلور کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جہاں ہر چیز سفید رنگت میں چھپی ہوئی تھی...

اتنی بیوٹی ہے پتہ نہیں کیوں منع کیا یہاں آنے سے...

پاکیزہ نے ستائشی نظروں سے اس پاس دیکھتے ہوئے اپنے قدم آگے بڑھانے لگی....

ک ک کیا یہ یہاں ب بھوت ہیں....؟؟

پاکیزہ کے کان میں ہلکی ہلکی آوازیں گونجنے لگیں تو وہ خوف سے بڑبڑائی...

اور تجسس سے مارے اس آواز کی جانب اپنے قدم بڑھانے لگی...

یہ یہ تو لگتا اس کمرے سے آواز آرہی....

پاکیزہ کو جب آواز کچھ صاف سنائی دینے لگی تو وہ منہ میں برڑائی....

بھلے یہاں کسی چڑیل کا بسیرا ہو... ہائے اللہ جی م میں نے تو ابھی پارس کو پایا ہے واپس سے
نہیں کھونا... وہ منہ میں آیت الکرسی پڑھتی ڈر سے برڑائی...

م میں و واپس ج جارہی اس سے پہلے یہ چ چڑیل م مجھے اپنا ڈنر بنائے...
پاکیزہ نے کمرے کے بالکل قریب جاکر ڈر سے دل میں بولی اور اپنے قدم واپسی کے لیے بڑھانے
لگی...

اسد میں نے تمہارا نام اس لیے نہیں لیا تھا کیونکہ میں جانتی تھی پارس کی تمہاری زندگی میں کیا
اہمیت ہے لیکن آج تک سمجھ نہیں آیا تم نے ایسا کیا کیوں.....؟؟
پاکیزہ جو واپس مڑنے ہی لگی تھی اندر سے ماہا کے الفاظ سن کر اس کے قدم وہاں ہی منجمد
ہو گئے...

دل کی رفتار ڈر اور خوف سے تیز ہونے لگی....

اسد ب بھائی نے کیا کیا ہوگا.... پاکیزہ نے کپکپاتی آواز میں کہا....
اس سے پہلے وہ کچھ اور سن پاتی اسکی توجہ ہاتھ میں موجود سیل نے کھینچی جو پارس کے نام
سے بلنک ہو رہا تھا...



کال اٹھا کر پاکیزہ جلدی سے سائڈ پر ہوئی اور دل میں موبائل کے سائلنٹ ہونے کا شکرا داکر کرنے لگی....

ج جی ب بولیں ...؟؟

پاکیزہ نے ڈر سے نروس ہوتے ہوئے کہا....

میری جان اتنی نروس کیوں ہو رہی ہو... اب کیا ہوا ہے جو تمہاری آواز لڑکھڑا رہی...؟؟
پارس نے سنجیدگی سے کہا...

ک کچھ نہیں، کچھ بھی نہیں پارس....

پاکیزہ نے اپنے ڈر پر قابو پاتے ہوئے کہا...

تم اس وقت کدھر ہو....؟؟

پارس نے پریشانی سے کہا....

م میں اپنے روم میں... ک کیوں پوچھ رہے ہو؟؟

پاکیزہ نے اپنی بڑھتی دھڑکنوں کو قابو کرتے ہوئے کہا....

کیونکہ جانم میں بس 10 منٹ میں روم میں ہوں گا... تمہارے بغیر بالکل دل نہیں لگ رہا تھا
اسلیے بس آ رہا، ویٹ کرو...

پارس نے محبت سے چور لہجے میں کہا...

اوکے... م میں ویٹ کر رہی...

پاکیزہ نے کپکپاتی آواز میں کہہ کر جلدی سے سیل رکھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی...



اب کیا چاہتی ہو، مجھے کیوں فون کیا ہے...؟؟

اسد جو میٹنگ سے ابھی ابھی فارغ ہوا تھا کہ اب فائنل اپنی لٹل ون کے پاس جائے گا... ماہا
کی کال آنے پر اسے سلگتے ہوئے لہجے میں کہا...

بہت ہی کوئی بے مروت انسان ہو شکریہ ادا کرنے کے بجائے کس لہجے میں بات کر رہے
ہو...

ماہا نے افسوس سے کہا....

کس بات کا شکریہ ادا کروں آپ محترمہ کا میں...؟؟

اسد نے سرد مہری سے کہا....

میں چاہتی نہ اسد تو پارس کے سامنے تمہارا نام لے سکتی تھی لیکن میں نے ایسا نہیں کیا ہے
یہ تو تمہیں پتہ ہی ہوگا....

ماہا نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا....

ہاں تو کوئی احسان نہیں کیا میرے سر... تمہیں پتہ تھا میں تمہیں زندہ زمین میں گھاڑنے میں
دو پل نہیں لگاؤں گا اس لیے بہتر ہے اپنا منہ بند رکھو....

اسد نے تپے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی سگریٹ سلگا کر پینے لگا....

ہمم تم صحیح کہہ رہے ہو لیکن اسد میں نے تمہارا نام اسلیے نہیں لیا کیونکہ میں جانتی ہوں پارس
کی تمہاری زندگی میں کیا اہمیت ہے ویسے سمجھ نہیں آیا تم نے ایسے کیا کیوں تھا....؟؟
ماہا نے الجھتے ہوئے کہا....

..omg shut up maha

...it's none of your damn business

میں کتنی دفعہ تمہیں یہ بتاؤں....

اسد نے سگریٹ اپنی انگلی اور انگھوٹھے کی مدد سے بے دردی سے مسلتے ہوئے سلگتے لہجے میں
کہا....

اسد تم میں اور پارس میں کوئی تو کنکیشن ہے تم میں اور اس میں بہت سی چیزیں ایک جیسی ہیں، پاگل پن غصہ، دیوانگی... مجھے تو ایسا لگتا ہے جیسے تم دونوں سگے بھائی....

...oh shut up maha

میں تمہیں جان سے مار دوں گا ایک لفظ اور نہیں... اپنے کام سے کام رکھو ماہا ورنہ پارس نے تو ٹانگ پر گولی چلائی تھی میں تمہارے دل میں ماروں گا...

اسد نے حلق کے بل چلا کر کہا اور کال بند کر گیا...

جبکہ ماہا کا وجود خوف سے لرزنے لگا....



پاکیزہ اپنے کمرے میں آکر لمبے لمبے سانس لے کر اپنے ڈر کو قابو کرنے لگی....

کچھ پل بعد پاکیزہ نے خود کو نارمل کر کے دروازے کی جانب دیکھا...

جہاں پارس مزے سے کھڑا پاکیزہ کو اپنی نظروں کے راستے دل میں اتار رہا تھا اور پاکیزہ کے اسکی

جانب دیکھنے پر ہلکا سا مسکرایا....

پارس کے چہرے پر ڈسپل دیکھ کر پاکیزہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی....

میں نہیں جانتا تھا آج کوئی بچلیاں گرانے کے موڈ میں ہے ورنہ میں اور جلدی آجاتا....
پارس نے پاکیزہ کے قریب آکر اسے پسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہاتھ بڑھا کر
اسے چھونا چاہا....

مجھ سے دور رہیں میں ناراض ہوں آپ سے, آپ نے بولا تھا جلدی آؤں گا اور اب آرہے آپ...
؟

پاکیزہ نے پارس کا ہاتھ جھٹک کر اس سے دور ہو کر منہ پھولا کر کہا...

میری جان بس کام میں دیر ہوگئی سوری....

پارس نے اپنے کان پکڑ کر معصومیت سے کہا اور اسکی جانب قدم بڑھائے....

پاکیزہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا... وہ پارس کے قریب آنے سے پہلے بیڈ پر چڑھ گئی....

بالکل بھی نہیں, میں نہیں مان رہی, مجھ سے دور رہیں آپ...

پاکیزہ نے اسکی جانب کشن اچھال کر بلش کرتے ہوئے کہا....

دیکھو یہ تو ظلم ہے ایک تو اتنی پیاری لگ رہی اوپر سے پاس آنے سے منع کر رہی....

پارس نے شوز اتار کر بیڈ پر چڑتے ہوئے منہ پھولا کر کہا...

پارس کے بیڈ پر چڑ جانے پر وہ جلدی سے بیڈ سے نیچے اتری لیکن اس کے اترتے ہوئے پارس

نے اسکا دوپٹہ کھینچا جو اسکے ہاتھوں میں رہ گیا لیکن وہ اتر گئی....

اتنی بھی آسانی سے نہیں مسٹر ہی....

پاکیزہ نے کھلکھلا کر کہا....

جبکہ پارس پاکیزہ کے دوپٹے کے ساتھ کھیلنے لگا ساتھ پاکیزہ کی جانب دیکھنے لگا.... وہ بیڈ سے اتر کر نیچے آیا لیکن پاکیزہ جلدی سے دروازے کے قریب جا کھڑی ہوئی....

تو سویٹ ہارٹ بغیر دوپٹے کے باہر جاؤ گی...؟؟

میں نے تو سنا تھا اچھی لڑکیاں بغیر دوپٹے کے نہیں گھومتی....

پارس نے شرارت سے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

د دیکھو پارس واپس کرو میرا دوپٹہ....

پاکیزہ نے خود کی جانب دیکھنے کے بعد اسے گھورتے ہوئے کہا...

ہاں تو لے لو آکر میری جان....

پارس نے دوپٹے کے دونوں سرے اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑتے ہوئے کہا....

اوکے ل لیکن پھر تم ک کوئی شرارت نہیں کرو گے کیونکہ میں تم سے ناراض ہوں....

پاکیزہ نے اسکی جانب قدم بڑھاتے ہوئے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا....

اوہ تھوڑی شرارتیں تو بنتی ہیں نہ جانم....

پاکیزہ کے قدم بڑھانے پر پارس نے جلدی سے دوپٹہ پاکیزہ کی کمر پر پھینک کر باقی خود کے گرد

لاکر باندھ دیا.... جس سے وہ دونوں دوپٹہ کو رسی کی شکل میں استعمال کر کے ایک دوسرے کے ساتھ بند گئے....

پاکیزہ نے بوکھلا کر اسکی جانب دیکھا... جو آنکھوں میں مستی لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا....
دیکھو یہ چچینگ ہے...

پاکیزہ نے اپنی بڑھتی دھڑکنوں کو معمول پر لاتے ہوئے کہا اور ساتھ دوپٹہ کھولنے کیلئے اپنے ہاتھ آگے بڑھائے جو پارس نے تھام لیے....

اچھا تو میری پیاری بیوی مجھ سے ناراض ہے؟؟

پارس نے اسکے ناک کو اپنے لبوں سے چھو کر شوخ لہجے میں کہا....

جی اب آپ م مجھے چھوڑیں گے...؟

پاکیزہ نے اپنی بے ترتیب ہوتی سانسوں کو سنبھالتے ہوئے کہا....

ابھی منالیتا اس میں کیا مشکل ہے....

پارس نے پاکیزہ کو دیوار کے ساتھ لگا کر اسکے کانوں میں موجود بالیوں کو اپنے لبوں سے ہلکا سا چھو کر کہا....

م میں بالکل بھی نہیں ناراض... پ پلینز پیچھے ہوں نہ....

پاکیزہ نے کپکپکاتے ہوئے کہا...

نہیں جانم ابھی تو میں نے منایا بھی نہیں اور تم مان گئی ہو ایسا تھوڑی ہوتا ہے....
پارس نے شرارت سے کہہ کر پاکیزہ کے بال اسکی گردن سے ہٹا کر وہاں اپنے لب رکھ
دے....

پاکیزہ کا دل زور شور سے دھڑکنے لگا.... لیکن اچانک سے اسکی ذہن میں کچھ پل پہلے والا واقعہ
آیا....

پ پارس وہ ماہا.....
پاکیزہ کے منہ سے بے دیہانی سے نکلا.....
پارس جو کچھ اور شرارت کرنے کے موڈ میں تھا پاکیزہ کے منہ سے لفظ ماہا سن کر ایک دم اسکی
نگاہوں میں دیکھا.....

ماہا.... سیریسلی پاکیزہ... میں یہاں تمہارے ساتھ وقت گزارنا چاہتا اور تمہیں ماہا یاد آرہی...
مجھے جس کا نام ہی نہیں سننا تھا تمہیں اسی کا نام لینا تھا....
پارس نے غصے سے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

ل لیکن پارس میں بس وہ.....

پاکیزہ کے منہ سے ٹوٹ پھوٹ کر لفظ نکلنے لگے....

...forget it pakeeza

مبارک ہو میرا اچھا خاصہ موڈ برباد کرنے کیلئے...

وہ جھٹکے سے دوپٹہ کی گرا کھول کر پیچھے ہو گیا...

جبکہ پاکیزہ بے بسی سے اسکی جانب دیکھنے لگی... اور ساتھ اپنے دماغ کو سنانے لگی جو غلط وقت

پر اس ماہا کا نام بول گیا....

پارس وہ....

ایک منٹ پاکیزہ تم تھرڈ فلور پر گئی تھی...؟؟

پارس نے اسے ٹوکتے ہوئے غصے سے کہا...

پ پارس وہ وہ میں.....

Shut up pakeeza

just answer me

yes or no

پارس نے اسے گھورتے ہوئے کہا....

ہ ہاں میں گئی تھی....

اسد کیا ہوا ہے؟ تم ٹھیک ہو؟

اسد کے واپس آنے پر جب وہ اس سے بات کیے بغیر روم کی جانب چلا گیا تو پرتحا نے کمرے میں داخل ہو کر اسکی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا جو سر ہاتھوں میں دیے کسی پریشانی میں الجھا ہوا لگا اسے.....

ہاں میں ٹھیک ہوں تم فکر نہ کرو.....

اسد نے سنبھل کر اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا.....

پرتحا کو وہ بہت ٹوٹا چھوٹا سا لگا.....

وہ بیڈ کی جانب بڑھی اسکے برابر بیٹھ کر اسکا ہاتھ تھام گئی اور اسے اپنی انگلیوں سے سہلانے لگی...

There is something which is bothering you, i can feel

....it

پرتحا نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے یقین سے کہا.....

..it's nothing

اسد نے نظریں چراتے ہوئے کہا.....

اسد تم مجھے بتا سکتے ہو تمہیں کونسی چیز پریشان کر رہی ہے....
پرتحانے اپنا انگوٹھا اسکے ہاتھوں پر پھیرتے ہوئے کہا...

اور تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے میں تمہیں بتا دوں گا....؟

اسد نے جذبات سے خالی آواز میں پوچھا....

پرتحانے دل میں چبن سی اٹھی....

کیونکہ میں تمہاری بیوی ہوں....

پرتحانے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

جس پر وہ خاموش رہا...

مطلب سچ میں کچھ تمہیں پریشان کر رہا ہے....؟

پرتحانے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا....

اگر میں کہوں ہاں تو کیا تم مجھے کچھ دیر تنہا چھوڑ دو گی...؟؟

اسد نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے سرد مہری سے کہا....

میں نہیں جاؤں گی چھوڑ کر اسد، میں تمہاری بیوی ہوں اور تمہارے سکھ دکھ کی ساتھی... اسلیے

مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے...

پرتحانے بالکل اسکے قریب آکر اپنی بلیک آنکھیں اسکی براؤن آنکھوں میں گاڑتے ہوئے ایک ایک

لفظ پر زور دیا....

....shut up pareeha and get out

اسد نے سلگتے ہوئے لہجے میں کہا....

اسد کی اس قدر سرد مہری پر پرتیحا کا دل ٹوٹ کر بکھر نے لگا....

اسد تم کچھ بھی کہو میں نہیں جارہی ہوں، تم میرے شوہر ہو میں تمہیں تکلیف کی حالت میں اکیلا چھوڑ کر بالکل بھی نہیں جاؤں گی... اور تمہیں بتانا ہوگا کیا ہوا ہے؟؟
پرتیحا نے نم آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

تو پھر تم یہاں بیٹھ کر بس اپنا وقت ضائع کر رہی ہو میں کچھ بھی نہیں بتانے والا....
اسد کہہ کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا....

پرتیحا آگے بڑھی اور اپنا سر اسد کے سینے کے ساتھ ٹکرا دیا اور اپنے بازو اسکے گرد حائل کر دیے....

تم کچھ بھی کہو، بے شک بتاؤ یا نہیں لیکن میں تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جارہی کیونکہ تمہیں میری ضرورت ہے...

پرتیحا اسکے گرد اپنے بازوؤں کی گرفت سخت کر کے خود سے بڑبڑائی...

....Don't touch me, and stay away from me

اسد نے تلخ لہجے میں کہہ کر پرتیحا کو خود سے دور دھکیلنا چاہا...

,you are my husband, i have the right to touch you

....you can't steal my rights away from me

پرتیحا نے اسکے گرد اپنی گرفت مزید سخت کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا....

بے شک اس وقت دونوں کی آنکھیں تکلیف سے سرخ ہو رہیں تھیں...

تم جیسے ابھی ایموشنل بلیک میل کر رہی تمہیں پتا ہے میں تم سے شادی کر کے پچھتا رہا

ہوں....

اسد نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

ریلیکس پرتیحا تم کچھ غلط مت سوچنا، جو یہ کہہ رہا ابھی وہ صرف غصہ ہے کوئی بات اسے

مینٹلی ٹارچر کر رہی اسلیے وہ کچھ بھی بول رہا ہے....

پرتیحا تکلیف سے آنکھیں بند کر کے خود سے بڑبڑائی....

اوہ چلو پھر سویٹ ہارٹ غلطی کر ہی لی ہے تو بھگتو اب...

پرتیحا نے مسکرا کر اسکی جانب دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا...

..shut up

اسد نے پرتکا کے بازوؤں پر اپنا دباؤ پڑھاتے ہوئے غصے سے کہا....

اسد ریلیکس ہو جاؤ پلیز... اگر تم مجھے اپنی بیوی کے طور پر نہیں بتانا چاہتے ہو تو دوست سمجھ کر بتا دو، کیا چیز تمہیں اس قدر ہرٹ کر رہی ہے....

پرتکا نے اسکے الفاظ کو انگور کر کے اپنا سر واپس سے اسد کے سینے کے ساتھ ٹکاتے ہوئے کہا..

دوست، تمہیں پتا بھی ہے دوست کیسے بنتے ہیں....؟؟

اگر کوئی دوست کہہ رہا ہے اسے اکیلے رہنے دو تو مطلب رہنے دو....

اسد نے پرتکا کو گھورتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دیا...

ایک دوست اپنے دوست کو کبھی برے وقت میں چھوڑ کر نہیں جاتا...

پرتکا نے اسکے بالوں پر انگلیاں چلاتے ہوئے کہا...

...friends know when to shut up

اسد نے اسکا ہاتھ اپنے بالوں سے جھٹکتے ہوئے کہا...

Friends also know when to push thier friends into

...telling them stuff

پرتحا نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے محبت سے کہا....

پرتحا نہ کرو پلیز....

اسد نے ہارتے ہوئے اسکے کندھے کے ساتھ سر ٹکاتے ہوئے بے بسی سے کہا...

پرتحا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...

اسد مجھے اپنی دوست سمجھ کر بتا دو تمہیں کون سی بات اتنی ازیت دے رہی ہے.. میرا یقین کرو میں صرف تمہیں سنو گی... اور کچھ بھی ہو جائے ہمیشہ تمہارے پاس اور ساتھ رہوں گی آخری سانس تک، کبھی نہیں چھوڑو گی.. اپنے سارے غم مجھے دے دو اور میری ساری خوشیاں تم لے لو... بس خوش رہو، تمہیں تکلیف میں دیکھ کر درد ہوتا ہے آئی پراس...

پرتحا نے اسکے گرد اپنی گرفت مزید سخت کر کے روتے ہوئے کہا...

اسد کے دل نے ایک بیٹ مس کی...

سوچ لو پرتحا یہ بہت بڑے بڑے وعدے ہیں... کہیں ٹوٹ نہ جائیں...

اسد نے اسکے بازو کو سہلاتے ہوئے کہا..

Classic Urdu Material

...i promise asad i won't break these promises ever

پرتحا نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے یقین سے کہا...

تم اتنی چھوٹی سی ہو اور باتیں اتنی بڑی بڑی...

اسد نے اسے گھورتے ہوئے کہا...

...size doesn't matter my lovely hubby

پرتحا نے مسکراتے ہوئے کہا...

اسد نے لمبی سانس کھینچی اور خاموش ہی رہا...

جب اسد کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا تو پرتحا واپس سے اسکے سینے کے ساتھ سر ٹکا گئی...



پاکیزہ اسکا مطلب تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تم اس وقت وہاں ہی تھی جب میں نے تمہیں

کال کی تھی.....

پارس نے چپتی نظروں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

پ پ پ پارس وہ.....

پاکیزہ کے منہ سے الفاظ نکلنا مشکل ہونے لگا...

وہ کھڑا کچھ پل وہاں پاکیزہ کا چہرہ دیکھتا رہا... پھر آگے بڑھا اور گاڑی کی چابی لے کر کمرے سے نکل گیا...

پارس رکو پلیز... میری بات سنو تو....

پاکیزہ نے جلدی سے اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے کہا جو اسے اگنور کرتا سیڑھیاں اتر رہا تھا....

پ پارس پلیز...

پاکیزہ نے اسکے پیچھے دیوانہ وار بھاگتے ہوئے روکنے کی کوشش کرنی چاہی لیکن وہ اپنی رفتار تیز کرتا جلدی سے جاکر گاڑی میں بیٹھ گیا اور گاڑی میں چابی لگا کر اسے سٹارٹ کرنے لگا...

پارس پارس پلیز آئی ایم سوری...

پاکیزہ نے فوراً گاڑی کی دوسری جانب کا دروازہ کھول کر اس میں بیٹھتے ہوئے کہا... پارس نے غصے سے اسکی جانب دیکھا۔

جب تک تم مجھے معاف نہیں کرو گے میں تمہیں کہیں نہیں جانے دینے والی...

پاکیزہ اسکے گھورنے کی پرواہ کیے بغیر معصومیت سے کہا...

سیریسلی....؟؟

پارس نے اپنا آئی برو اٹھا کر اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

ہاں سیرسلی....

پاکیزہ نے پریشانی سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

??...you are challenging me

پارس نے غصے سے پوچھا...

...yes

یہ کہہ کر آگے بڑھ کے پاکیزہ نے گاڑی سے چابی نکال کر پکڑ لی...

...listen pakeeza you are being ridiculous

پاکیزہ کے چابی یوں پکڑنے لینے پر پارس نے اسے دانت پیستے ہوئے کہا...

ریڈیکولس تو میں ہوں ہی... لیکن پارس مجھے لگا کہ....

ہاں تمہیں لگا پارس تو بے وقوف ہے اسے تو پتہ ہی نہیں چلے گا تمہارے اتنے حسین کارنامے

کا....

پارس نے اسکے الفاظ مکمل ہونے سے پہلے سلگتے لہجے میں کہا...

خوف سے پاکیزہ کے دل کی دھڑکن بڑھنے لگی...

پارس میں صرف..

ہاں تم صرف مجھ سے جھوٹ بول رہی تھی....

پارس نے سرد مہری سے کہا....

پاکیزہ نے بے بسی سے اسکی جانب دیکھا...

تم نکلو گی گاڑی سے یا نہیں...؟؟

پارس نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا...

لیکن پاکیزہ خاموش رہی تو وہ غصے سے گاڑی سے باہر نکل کر کھڑا ہو گیا...

پ پ پارس پلیز مجھ سے ناراض نہ ہو پلیز، میں بس ایسے ہی چلی گئی اوپر، میرا اردہ تمہیں ہرٹ کرنے کا نہیں تھا...

پاکیزہ نے گاڑی سے نکل کر اسکے قریب آکر نم لہجے میں کہا....

جبکہ پارس اسے انکسور کرتا اسکی جانب پشت کیے کھڑا رہا...

پ پارس پلیز تم ناراض ہو تو میں تمہیں منانے کیلئے کچھ بھی کروں گی... پلیز مجھے بتاؤ میں کیا کروں...

آئی پرامس میں کچھ بھی کروں گی... بس تم مان جاؤ تمہاری ناراضگی جان لیتی میری...

پاکیزہ نے پارس کی پشت سے اپنا سر ٹکاتے ہوئے بھیگے لہجے میں کہا...

جس پر پارس کے دل نے ایک بیٹ مس کی اور چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی... لیکن جلد ہی اسے سنجیدگی کے لبادے میں اوڑھ کر پاکیزہ کی جانب رخ کیا....

پارس پلیز سوری...

پاکیزہ نے پارس کی جانب دیکھتے ہوئے تکلیف سے کہا...

اوہ تو کیا پاکیزہ تم سچ میں کچھ بھی کرو گی مجھے منانے کیلئے... مطلب کچھ بھی...؟؟
پارس جو سب سنجیدہ ہو کر کہنے والا تھا آخر میں قہقہہ لگاتے ہوئے بولا....

پاکیزہ جو درد سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی پارس کے مسکرانے پر وہ اسے گھور کر رہ گئی....
...you are too much paras

میری جان پر بن رہی تھی اور تمہیں مستیاں سوچھ رہیں....
پاکیزہ نے پارس کے سینے پر مکے برساتے ہوئے منہ پھولا کر کہا... جبکہ پارس کی ہنسی مزید گہری ہو گئی...

سو پاکیزہ بتاؤ نہ کیا تم سچ میں کچھ بھی کرو گی مجھے منانے کیلئے...؟؟
پارس نے پاکیزہ کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اسکے پیچھے لے جا کر معنی خیز نظروں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا...

پارس کی باتوں کا مفہوم سمجھ کر اسکے گال دہکنے لگے...

دیکھو پارس وہ تب کی بات تھی جب تم مجھ سے ناراض تھے....
پاکیزہ نے اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لاتے ہوئے کپکپاتی آواز میں کہا...

تو اس میں کیا ہے میں ابھی تم سے ناراض ہو جاتا....
پارس نے کہہ کر اسکی جانب غصے سے دیکھا...
جس پر پاکیزہ کھلکھلا کر ہنسی...

...come on pakeeza stick to your words

پارس نے اسے چھوڑ کر منہ پھولا کر کہا...
جبکہ پاکیزہ اسے دھکا دے کر بھاگ کر گاڑی کی دوسری جانب کھڑی ہوئی...
مجھے پکڑو پارس....

پاکیزہ نے چابی ہاتھ میں اچھال کر اسکی جانب دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا.

...Pakeeza that's not funny

پارس نے معصومیت سے کہا اور اسکے پیچھے بھاگا.. لیکن وہ جلدی سے دوسری جانب آئی....

یہ پارس کدھر گیا ابھی تو یہاں ہی تھا...؟؟

پاکیزہ کو جب پارس گاڑی کے دوسری جانب نظر نہیں آیا تو پریشانی سے خود سے بڑبڑائی...
اسی پل پارس نے کھینچ کر اسے گاڑی کے اندر پچھلی سیٹ پر کھینچا....

جس سے وہ پارس کے اوپر جاگری...
پاکیزہ نے بوکھلا کر اسکی جانب دیکھا...

ہاں تو اب پکڑ لیا ہے... اب کیا....
پارس نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اپنا ہاتھ اسکے بازو پر لے گیا...
پاکیزہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...

وہ وہ پارس...

پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

جبکہ پارس اپنا ہاتھ آہستہ آہستہ اسکی کمر پر لے جانے لگا....

...P paras can you please wait

پاکیزہ نے پارس کے ہاتھ کو اپنی کمر پر محسوس کر کے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

جبکہ پارس اسکے الفاظ انگور کرتا پاکیزہ کا دوپٹہ اسکے بازو پر سیٹ کرنے لگا اور واپس سے اپنا ہاتھ

اسکے بازو سے آہستہ آہستہ ہاتھ کی جانب لے جانے لگا...

پاکیزہ نے گھبرا کر اسکی جانب دیکھا اور اپنی آنکھیں بند کر لیں...

پاکیزہ کی حالت دیکھ کر پارس سے جب اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہونے لگا تو وہ جلدی سے

اپنے لب چبانے لگا...

اور اپنا ہاتھ پاکیزہ کے بازو سے اسکے ہاتھ پر لے جا کر اسکے ہاتھ سے چابی چھین لی...
پاکیزہ نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں.. جو پارس کی مستی سے بھری آنکھوں سے ٹکرائیں...

ہاں تو ابھی تم کچھ کہہ رہی تھی ویٹ کا...

؟؟..wait for what pakeeza

پارس نے پاکیزہ کو سیٹ پر بٹھا کر اسکے برابر بیٹھ کر شوخ لہجے میں کہا...

پ پ پارس وہ م میں.... ک کچھ نہیں....

پاکیزہ نے شرم و حیا سے نظریں جھکاتے ہوئے کہا....

نہیں پاکیزہ بتاؤ نہ کیا کہہ رہی تھی کس چیز کا ویٹ....

پارس نے شرارت سے اسکے چہرے سے بال پیچھے کر کے پوچھا...

ت تم بہت برے ہو....

پاکیزہ نے کہہ کر جلدی سے دروازہ کھولا تاکہ یہاں سے باہر نکل سکے...

اس سے پہلے وہ نکلتی پارس نے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا...

...Don't ever lie to me again

ہمیں کچھ بھی جدا نہیں کر سکتا لیکن یہ سیکریٹس اور جھوٹ لازمی کر سکتا ہے.... ہم پہلے بھی

اس وجہ سے مار کھا چکے دوبارہ نہیں پاکیزہ....

پارس نے اسکے بازو پر گرفت سخت کر کے وارن کرتی نظروں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے
کہا...

...i won't lie to you ever i promise

پاکیزہ نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا...

...Good

پارس نے اسکے ناک کو لبوں سے چھو کر کہا...

پ پارس میں نے تمہارے لیے خود اپنے ہاتھوں سے کھانا بنایا ہے تم کھاؤ گے؟؟

پاکیزہ نے پریشانی سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

...of course babe

نیکی اور پوچھ پوچھ... میں تو تمہارے ہاتھوں سے کھاؤ گا....

پارس نے مسکراتی نظروں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

او کے چلیں آئیں....

پاکیزہ نے مسکرا کر کہا اور دونوں اندر کی جانب چل دیے...

ماہا کو کل ہی یہاں سے جانا ہوگا.. میں اسکی وجہ سے دوبارہ اپنا رشتہ کبھی خراب نہیں ہونے
دوں گا....

پاکیزہ کو ٹیبل پر کھانا رکھتے دیکھ کر پارس دل ہی دل میں بڑبڑایا...

پرتیحا سچ میں جاننا چاہتی ہو...؟؟

اسد نے پرتیحا کے کندھے پر سر رکھے ہی بے بسی سے پوچھا...

ہاں اسد میں چاہتی ہوں تم مجھ سے بانٹو، دل پر بوجھ ہلکا ہو جائے گا...

پرتیحا نے محبت سے اسکا ہاتھ تھام کر کہا...

,okay let me start with the death of my mother

...Don't interrupt and plZz don't leave me

اسد نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

پرتیحا کے دل کی دھڑکن بڑھی اس نے اسد کے ہاتھ میں اپنے ہاتھ کی انگلیاں پھنسا دیں یعنی

اشارہ دیا کہ کبھی بھی نہیں جاؤں گی...

جب ماما کی ڈیپتھ ہوئی اس وقت میری عمر 7 سال تھی ایسا لگا زندگی ختم ہوگئی ہو...

ماما کے ساتھ ساتھ ساری خوشیاں بھی روٹھ گئیں...

کوئی بہن بھائی نہیں تھا نہ کوئی دوست، جس کے ساتھ میں کچھ شیئر کرتا، سب کچھ ہونے

کے باوجود دل میں تنہائی اور ویرانی بسیرا کرنے لگی تھی....
اسد نے تکلیف سے آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے کہا... اور دو موتی آنسو ٹوٹ کر گرے....
پرتیحا کے دل میں چہن سی ہوئی... اسکی آنکھیں بھینگنے لگیں اسنے اپنی گرفت اسد کے گرد مزید
سخت کر دی..

پاپا کے پاس ٹائم نہیں تھا انہیں صرف اپنے بزنس کی پڑی ہوئی تھی... میں نے چیخنا چلانا اور
سامان توڑنا شروع کر دیا شاید توجہ مل جائے لیکن فضول...
ایک آدھ دوست بنائے تو وہ بھی صرف پیسو کی وجہ سے بنے سچا دوست کوئی نہیں بنا...
میں نے مارپیٹ شروع کر دی... میرے اندر کا درندہ جاگنے لگا...
پھر پارس لوگ امریکا شفٹ ہوئے تو میری حرکتوں سے تنگ آکر پاپا نے مجھے ان کے پاس بھیج
دیا....

اسد نے بے بسی سے باہر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...
لیکن امریکا میں سب بدل گیا میری اتنی بدتمیزی کرنے کے باوجود ہمیشہ پارس میرے ساتھ رہا
مجھ سے محبت کرتا رہا.. وہ بھائیوں کی طرح مجھے چاہنے لگا اور مجھے بھی اسکی عادت ہونے لگی...
اسد نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے کہا....

آہاں لگتا پارس بھائی سے بہت محبت ہے جو اسکے زکر پر ہی چہرے پر مسکراہٹ بکھرنے لگی ہے...

پرتیحا نے اسکی گردن کے گرد بازو حائل کر کے مسکراتی آنکھوں سے کہا...

بہت زیادہ محبت ہے وہ کہے تو جان بھی دے دوں... کیونکہ وہ وجہ تھا میری مسکراہٹوں کا.. اس نے سارے درد چھین لیے... جانتی ہو جب جب وہ پاس ہوتا تھا میری طبیعت شوخ ہونے لگتی، میرے اندر کا حیوان سونے لگتا تھا... وہ میرے اندھیرو میں روشنی بن کر آیا... اسد نے خوشی سے پرتیحا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

امم مجھے جلن ہو رہی ہے اب پارس بھائی سے...

پرتیحا نے منہ بسور کر کہا...

جس پر اسد کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری اور اسنے آگے بڑھ کر اپنے لب اسکے ماتھے پر رکھ دیے...

پارس بھائی کو تم کبھی کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچا سکتے ہے نہ...

پرتیحا نے مسکراتے ہوئے اسکا ہاتھ تھام کر کہا...

جبکہ اسد کے چہرے پر درد کے تاثرات بکھرنے لگے...

میں جس سے محبت کا دعویدار ہوں اسکے درد کی بھی وجہ ہوں...

میں جان انجانے اسے بہت تکلیف پہنچا گیا پرتحا....

اسد نے تکلیف سے پرتحا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا...

پرتحا کی خوف سے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی...

ک کیا مطلب.. کیسا درد... پرتحا نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

م مجھ سے نفرت مت کرنا پرتحا،

م میری محبت سیلفش ہوگئی تھی میں بے بس تھا مجھے لگا اگر پاس یہاں ہی رہا وہ مجھے بھول

جائے گا کیونکہ میرے پاس صرف وہی تھا اور کچھ نہیں تھا... مجھے لگا میں واپس سے اپنے

بچپن کی طرح اکیلا رہ جاؤں گا...

اسد نے نم آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

شش میں نے بولا تھا نہ سب چپ کر کے سنو گی... مجھے نہیں نفرت ہے اسد، بات مکمل کرو

میں یہاں ہی ہوں جو دل میں ہے آج وہ سب نکال کر باہر پھینک دو...

پرتحا نے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا...

آج سے چار سال پہلے میں نے پاکیزہ اور پارس میں غلط فہمی پیدا کی تھی اور پارس کو ساتھ اپنے واپس امریکا لے گیا تھا...

اسد نے ازیت سے اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو اب پرتیحا چھوڑ چکی تھی....
ت تم نے وعدہ کیا تھا نہیں چھوڑو گی...

اسد نے سسکتے ہوئے کہا...

اسدل لیکن کیوں کیا تھا...؟؟

پرتیحا نے لرزتی آواز میں کہا...

م میں س سیلفش ہو گیا مجھے لگا پارس کو پاکیزہ مل جائے گی وہ یہیں کا ہو کر رہ جائے گا اور م مجھے ب بھول جائے گا... ک کیونکہ آج سے پ پہلے اسنے ک کبھی م مجھ پر ہاتھ نہیں اٹھایا نہ چلایا لیکن جب بھی پاکیزہ کا معاملہ ہوتا اس نے م میرا کالر پکڑا اور چیخا بھی...

م مجھے ان کے رشتے س سے ک کوئی مسئلہ نہیں تھا بس پارس کو کھونے سے ڈرتا تھا میرے پاس بس ایک وہ ہی تھا... اسکا مجھ پر ہ ہاتھ اٹھانا بھی برا نہیں لگا بس ایسا لگا بچپن کی طرح پھر اکیلا ہو جاؤں گا... اسد نے تکلیف سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کہا...

پرتیحا نے آگے بڑھ کر اپنے لب اسد کے ماتھے پر پھر گال پھر تھوڑی پر اور پھر ناک پر رکھے.... اسد سانس روکے پرتیحا کا لمس محسوس کرنے لگا اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے...

اسد میں ہوں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہر پل ہر لمحہ مرتے دم تک آئی پراس....
پرتیحا نے دھڑکتے دل کے ساتھ اس کی آنکھوں کو باری باری چومتے ہوئے کہا....

م مطلب تم مجھ سے خفا نہیں ہو...؟؟
اسد نے اسکا ہاتھ پکڑ کر سانس روکے پوچھا...

نہیں بالکل بھی ناراض نہیں ہوں کیونکہ وہ تمہارے اندر موجود اس چھوٹے سے بچے کا ڈر تھا
کہیں وہ واپس سے جو محبتیں پائیں ہیں کھو نہ دے اسلیے میں سمجھ سکتی اور پرانی باتوں کی وجہ
سے ہم اپنا فیوچر کیوں خراب کریں آپ اور بھائی دونوں خوش ہیں اور ساتھ ہیں اسلیے بھول جاؤ
آپ بھی یہ سب...

پرتیحا نے واپس سے اپنے ہاتھ کی انگلیاں اسکے ہاتھ میں پھنساتے ہوئے کہا....
لیکن پرتیحا دل میں بوجھ سا ہے ایک دفعہ پارس سے اسکی معافی مانگنی چاہیے مجھے شاید یہ بوجھ
اتر جائے...

اسد نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا....

وہ معاف کر دیں گے اسد ویسے بھی میں نے انکی آنکھوں میں تمہارے لیے محبت دیکھی ہے...
پرتیحا نے اسکا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے کہا...

..i hope so

اسد نے اداسی سے کہا...

اسد...

پرتحا نے محبت سے پکارا...

ہمم بولو...

اس نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے ہی اداسی کہا...

Did i ever tell you ..؟؟

...i love you

پرتحا نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے مسکرا کر کہا....

اسد کے دل کی دھڑکن بڑھی اور وہ حیرت سے اسکی جانب دیکھنے لگا اور پھر نہ میں سر ہلایا....

اوکے پھر آج کہہ دیتی..

...i love you so much

پرتحا نے دھڑکتے دل کے ساتھ پلکوں کی باڑھ آنکھوں پر گراتے ہوئے محبت سے چور لہجے میں

کہا...

اسد کے دل نے ایک بیٹ مس کی اس نے آگے بڑھ کر پرتیحا کو اپنے سینے میں بھینچ لیا اور اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھے...

تمہیں پتہ ہے پرتیحا میں تمہارا یہ چہرہ کچھلے چار سالوں میں کبھی نہیں بھولا تھا بہت گہرا وار کیا تھا تم نے میرے دل پر چار سال پہلے... لیکن تھوڑا دیر سے کیا تھا اس سے پہلے میں بے وقوفی کر چکا تھا...

کاش دو دن پہلے تمہارے ساتھ ویسی ملاقات ہوئی ہوتی...

اسد نے اسے اپنے سینے میں بھینچے ہوئے اداس لہجے میں کہا...

شش آج سے اسکا ذکر اب کبھی نہیں ہوگا بھول جائیں جو بھی ہوا اور ویسے بھی اللہ کے ہر کام میں بہتری ہوتی ہے...

اگر آپ غصے میں نہیں ہوتے اس دن تو شاید ہم دونوں ایک دوسرے کا وہ روپ کبھی نہیں دیکھ پاتے... اسلیے ہر کام میں کچھ نہ کچھ حکمت چھپی ہوئی ہوتی ہے...

پرتیحا نے اسکی شرٹ کے بٹنوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے کہا....

ویسے بہت سمجھدار ہو مائی لٹل ون...

اسد نے اس کے لبوں کو ہلکا سا چھو کر کہا....

جبکہ پرتیحا کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں اور گال دہکے...

ویسے شرم نہیں آتی ایسے بے دھڑک آئی لو یو بولتے ہوئے....

اسد نے اسکے چہرے پر بکھرے رنگوں کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے شرارت سے کہا...

کیسی شرم اپنے محرم سے کہا ہے کسی غیر سے نہیں....

اوکے آئی لو یو... میں واپس سے کہتی ہوں ہمت ہے تو روک کر دکھاؤ....

i love you

i love you

i love you

i love

اس سے پہلے وہ اپنے الفاظ مکمل کرتی اسد نے اسکے لبوں پر شدت بھری گستاخی کی... جس سے باقی کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے...

آپ ب بہت ب برے ہو..

پرتیحا نے اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لاتے ہوئے کپکپاتی آواز میں کہا...

..i love you too

اسد نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے محبت سے کہا... جس پر پرتیحا کی آنکھیں شرم سے

لرزنے لگی...

اسد کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری...

م میں آپ کیلئے ک کھانا لگاتی ہوں....

پرتحا جلدی سے کہہ کر دروازے کی جانب بھاگی...

جبکہ اسے اپنے پیچھے اسد کا قہقہہ سنائی دیا... جس سے اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی...

اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے اور میں خوش قسمت ہوں جو اللہ نے اتنا چاہنے والا شوہر میری قسمت میں دیا...

پرتحا سیرٹھیاں اترتے ہوئے دل ہی دل میں برٹڑائی...



اوہ مائی گاڈ کیا تم سچ کہہ رہی ہو تم نے آج تک پارس کو آئی لو یو نہیں بولا...؟؟؟

عنایا کی چیختی ہوئی آواز کال سے گونجی....

نہیں بولا ہے کتنی دفعہ بتاؤں اب...

پاکیزہ نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے اپنے لب چبا کر کہا....

عجیب ہے سب تم دونوں بچپن سے محبت کرتے آرہے اور آج تک اظہار ہی نہیں کیا دونوں
نے.... ہضم نہیں ہو رہا...

عنایا کی الجھی ہوئی آواز گونجی...

یار پارس کا برتھڈے ہے پرسو.. میں سوچ رہی پرسو بولوں گی اور ساتھ اپنا آپ بھی اسے سونپ
دوں گی...

پاکیزہ نے شرم سے چور لہجے میں کہا...

اوہ واؤ نائس آئیڈیا....

عنایا نے چمکتے ہوئے کہا....

ویسے میری آج ماما سے تمہارے اور بھائی کے حوالے سے بات ہوئی ہے...

وہ ایک دو دن تک تمہارے گھر موجود ہوں گے....

پاکیزہ نے مسکراتے ہوئے کہا...

اسی پل اسے پارس نے اسکی پشت سے اپنی بانہوں میں بھر لیا...

پارس کی خوشبو محسوس کر کے پاکیزہ کا دل زور شور سے دھڑکنے لگا...

کیا سچ... تم سچ کہہ رہی ہو...

عنایا کی خوشیوں سے بھری آواز گونجی جیسے سارے زمانے کی خوشیاں مل گئیں ہوں....

ہاں س سچ میں...

پارس کے لب اپنی گردن پر محسوس کر کے اس نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

کیا ہوا پاکیزہ تم ٹھیک ہو...

اس نے عنایا کو انگور کر کے جلدی سے پلٹ کر پارس کو خود سے دور دھکیلا ساتھ اشارہ ہاتھ میں موجود سیل کی جانب کیا....

لیکن وہ کندھے اچکاتا واپس سے اسے کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کر گیا...
پاکیزہ نے بوکھلا کر اسکی جانب دیکھا....

پاکیزہ یار بولو ٹھیک ہو تم....

عنایا کی پریشان سی آواز سیل سے گونجی....

پاکیزہ نے سٹپٹا کر سیل کی جانب دیکھا جبکہ پارس مسکراتا اسکے گال پر اپنے لب رکھ گیا....
پاکیزہ کی سانسیں تھمنے لگیں...

ہاں یار میں ٹھیک ہوں بعد میں بات ہوتی...

پاکیزہ جلدی سے کہہ کر کال بند کر گئی....

پارس نے مسکراتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا...

آپکو پتہ ہے آپ بہت برے ہو....

اس نے منہ پھولا کر پارس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا....

اور تم جانتی ہو جب یوں منہ پھولاتی کتنی پیاری لگتی ہو....

پارس نے اس کے گالوں پر چٹکی بھرتے ہوئے کہا... جبکہ پاکیزہ شرم سے نظریں نیچے جھکا گئی...

اچھا جانم ہم لوگ کل لاہور کیلئے نکل رہے پرسو پاپا نے پارٹی رکھی ہے جس میں ہماری شادی کی اناؤسمنٹ میڈیا میں کرنی ہے....

پارس نے اسے خود کے مزید قریب کرتے ہوئے اسکا ماتھا چومتے محبت سے کہا...
جس پر پاکیزہ مسکرائی...

او کے پھر گڈنائیٹ....

پاکیزہ جلدی سے کہہ کر لحاف لے کر اس میں گھس گئی...

جبکہ وہ صدمے سے لحاف کو دیکھنے لگا....

پھر مسکرایا اور آرام سے وہ بھی اس کے برابر لیٹ گیا

پاکیزہ کے دل کی دھڑکن بڑھنے لگی... وہ تھوڑا دور کھسکی... لیکن پارس نے اسے کھینچ کر خود کے قریب کر لیا....

پ پارس....

شش... کچھ نہیں کر رہا جب تک تم اجازت نہ دو اب چپ کر کے سو جاؤ میں بھی سو رہا....
پارس نے اسکی لبوں پر انگلی رکھ کر کہا... اور ساتھ ہی اپنی آنکھیں بند کر گیا...

..you know, you are such a sweetheart

پاکیزہ نے اسکے کان میں ہلکی سی آواز میں کہہ کر اپنا سر اسکے سینے پر رکھ کے آنکھیں بند کر
گئی... جبکہ پارس محض مسکرا کر رہ گیا...

مجھے بھی انتظار ہے جب تم اب اپنی محبت کا اظہار کرو گی پرسو اور اپنی مرضی سے اپنا آپ سونپو
گی... وہ پاکیزہ کے کچھ لمحے پہلے عنایا سے کہے گئے الفاظ سوچ کر دل ہی دل میں بڑبڑایا اور اسکے گرد
اپنی گرفت سخت کر کے آنکھیں بند کر گیا....



ماشاء اللہ بچوں کو کسی کی نظر نہ لگے.. بہت خوبصورت لگ رہے ہیں دونوں....
ملیجہ بیگم نے سامنے سیٹج پر پارس اور پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو بلیک کلر پہنے نظر لگ
جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہے تھے اور اسد اور پرتیکا کے ساتھ باتوں میں مشغول تھے....

ہاں اللہ نظر بد سے بچائے ہمارے بچوں کو... شکر ہے سب اچھے سے ہو گیا ہے...
سدرہ بیگم نے محبت سے سامنے دیکھتے ہوئے کہا...

ضیاء بھائی اور حسن نظر نہیں آرہے... ؟
ملیہ بیگم نے ہاں میں نظریں گھماتے کہا جہاں لوگوں کی چہل پہل سے رونق تھی...
ایکچلی ابھی شادی کی اناؤسمنٹ ہوئی ہے نہ ہو سکتا ہے میڈیا نے گھیرا ہوا نہیں...
سدرہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا...

اوہ صحیح...

ملیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا....



تو اب سب ٹھیک ہے آپ دونوں میں... ؟؟

اسد نے پارس کو سائیڈ پر لے جا کر پوچھا....

تجھے کیا لگتا ہے... ؟؟

پارس نے مسکراتی نظروں سے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے الٹا اس سے ہی سوال کیا....

مجھے تو سب ٹھیک لگ رہا ہے شکر ہے اللہ کا...

اسد نے مسکراتے ہوئے کہا....

لیکن یار مجھے ابھی تک میڈم نے وش نہیں کیا سارے زمانے نے کردیا وش, پر اس نے نہیں....

پارس نے منہ پھولا کر کہا....

ہاہاہا کر دے گی صبر رکھ کچھ سپیشل پلین ہوگا اسکا....

اسد نے مسکراتے ہوئے کہا...

پاکیزہ کے سرپرائز کا سوچ کر پارس کے دل نے ایک بیٹ مس کی...

میں سوچ رہا آج میں پاکیزہ سے اپنی محبت کا اظہار کردوں کچھ سرپرائز تیار کروں اسے یہاں سے چرا کر لے جاؤں....

پارس نے محبت پاش نظروں سے پاکیزہ کی جانب دیکھنے کے بعد اسد کو کہا....

امم یار مجھے تم سے کچھ کہنا تھا...

اسد نے پریشانی سے کہا کیونکہ آج اسکا ارادہ پارس سے معافی مانگنے کا تھا..

ہاں بول.....

چلو پارس آکر کیک کٹ کر لو....

اس سے پہلے اسد کچھ کہتا ضیاء صاحب کی آواز نے اسے متوجہ کیا...

پارس نے اسد کی جانب دیکھا...

چل کل بتاتا ہوں آج رہنے دیتے...

اسد نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کیک کی جانب لے جاتے ہوئے محبت سے کہا...

اور وہ دونوں مسکراتے آگے بڑھ گئے جہاں سب کھڑے انکا ہی انتظار کر رہے تھے...



i should do something v special for paras on his

...birthday

وہ ہمیشہ میرے لیے کچھ نہ کچھ سپیشل کرتا رہا ہے آج میری باری ہے....

پاکیزہ کیک کٹ ہونے کے بعد ایک سائیڈ پر آکر یہاں وہاں چلتے اپنا سیل ہاتھوں میں گھوماتے خود سے بڑبڑانے لگی..

ہائے اللہ جی لیکن میں کیا کروں....

ایسا کیا کروں جو اسکے چہرے پر خوشی کے رنگ بکھیرے،

جو اسے بتائے وہ کتنا ضروری ہے زندگی میں...

جو اسے محسوس کروائے اسکی موجودگی میری سانسوں تک کو سکون پہنچاتی ہے...

پاکیزہ نے پریشانی سے آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

Classic Urdu Material

جس کے پاس پہلے ہی سب کچھ ہے اس کیلئے کیا کروں میں جو اسے سپیشل محسوس کروائے
یا اللہ پلیز مدد کرو....

وہ پریشانی سے کہتی یہاں وہاں ٹہلنے لگی....

سوچو پاکیزہ سوچو....

ایسا کچھ تو ہوگا.....

...yes

...i got it

...paras you never gonna forget this, never ever

پاکیزہ کے زہن میں آئیڈیا آنے پر اس نے خود سے چمکتے ہوئے کہا اور سیل پر نمبر ڈائل کرنے
لگی....



ہاں جیسا بولا ہے ویسا ہی ہونا چاہیے زرا برابر بھی غلطی کی کوئی گنجائش نہیں....

پارس نے کال پر موجود شخص کو سنجیدگی سے کہہ کر کال بند کر دی....

بے شک آج برتھڈے میرا ہے لیکن میں کچھ سپیشل تمہارے لیے کرنا چاہتا

آج میں تمہیں بتا دینا چاہتا کہ کس قدر شدید عشق ہے مجھے تم سے پاکیزہ میری جان....

پارس محبت سے پاکیزہ کے خیالوں سے وابستہ ہو کر خود سے بڑبڑایا...



ہاں سر میں پارس کی برتھڈے پارٹی میں موجود ہوں جیسے ہی موقع ملا میں پاکیزہ کو کڈنیپ کر لوں گا آپ فکر نہ کریں....

فائق نے سلمان یزدانی کو کال پر کہا...

مگر یاد رکھنا کسی قسم کی کوئی غلطی نہیں ہونی چاہئے...
سلمان یزدانی کی رعب دار آواز گونجی...

فکر نہ کریں سر بہت گرینڈ پارٹی ہے یہاں، میڈیا بھی موجود ہے کچھ پتہ نہیں چلے گا... بس ایک موقع کی تلاش ہے... ہمارے آدمی بکھرے ہوئے اس ہال میں جہاں انہوں نے انتظام کروایا ہے اس تقریب کا...

فائق نے پراعتماد لہجے میں کہا...

گڈ تمہاری اگلی خبر کا انتظار رہے گا...

سلمان یزدانی کہہ کر کال کاٹ گیا..



پاکیزہ سرپرائز کا اریج کروا کر جیسے ہی ہال کی جانب قدم بڑھانے لگی اسکا دل خوف سے دھڑکنے

لگا نہ جانے کیوں اسے محسوس ہو رہا تھا وہ کسی کی نظروں کے حصار میں ہے...
اچانک سے کسی کا ہاتھ اپنے کندھے پر محسوس کیا تو گھبرا کر پلٹی مگر سامنے پارس کو دیکھ کر
اسکی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں...

تو سویٹ ہارٹ برتھڈے وش کرنے کا کوئی ارادہ ہے بھی یا نہیں...؟؟
پارس نے اسکے کان میں موجود بالی کو چھو کر منہ بسور کر کہا...
جس پر پاکیزہ کھلکھلائی....

...wait my lovely hubby

میں نے تمہارے لیے ایک سرپرائز پلین کیا لیکن وہ یہاں نہیں کہیں دور باہر، کھلے آسمان کے
نیچے جہاں صرف تم اور میں ہوں...
اسلیے پیارے ہی تھوڑا سا صبر...
پاکیزہ نے اسکا کالر سیٹ کرتے ہوئے محبت سے کہا...
پارس کے دل نے ایک بیٹ مس کی...

تو پھر ویٹ کس بات کا ہے آؤ چلتے ہیں ویسے بھی یہاں سے فارغ ہو گئے ہوتے...
پارس نے اسے کمر سے پکڑ کر خود سے قریب کرتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا...

ش شرم کریں س سب یہاں آس پاس ہیں چ چھوڑیں م مجھے....
پاکیزہ نے شرم اور غصے کے ملے جلے تاثرات میں اسے گھورتے ہوئے کہا...
تو ڈرتا تھوڑی ہوں کسی سے بیوی ہو میری شرعی...
پارس نے شرارت سے کہا مگر پھر پاکیزہ کی حجک کا احترام کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا...
چلو آؤ ماما لوگوں کو بتا کر پھر نکلتے....

وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے والدین کی جانب بڑھ گیا....
اس بات سے بے خبر دو آنکھیں اس پر نظر رکھے ہوئے ہیں....



...oho look who is here

فاٹلی آگئے آپ لوگ یہاں بھی؟؟
پارس جو اپنے ماما پاپا کو انفارم کرنے کے بعد جیسے ہی پاکیزہ کو لے کر اسد لوگوں کی جانب آیا تاکہ
بائے کہہ سکے لیکن اسد کے الفاظ سن کر اسے گھور کر رہ گیا...

ویسے تم دونوں کیک کٹ ہونے کے بعد کدھر غائب ہو گئے تھے..؟؟
لوگ تم دونوں کو اندر ڈھونڈ رہے تھے لیکن دونوں کا کچھ اتہ پتہ ہی نہیں تھا...
اسد نے آئی برو اٹھاتے ہوئے کہا....

کہاں تھے تم لوگ...

اوہ سوری سوال یہ بنتا ہے آخر کر کیا رہے تھے تم دونوں...؟؟

اسد نے شرارت سے پارس کو آنکھ مارتے ہوئے کہا...

جس پر ماہ رخ مہوش اور پرتیحا ہنس دیں جبکہ پاکیزہ کے گال شرم سے دھکنے لگے...

اسد...

پارس نے اسے وارن کیا...

اوہ ہاں یار میں بھول گیا تھا بتانا چلو ابھی بتا دیتا ہوں... اکیچلی گائز ہم سب پارس کے ساتھ جا رہے اسکا ارادہ ہمیں آئس کریم کھلانے کا ہے...

اسد جو پارس اور پاکیزہ کے باہر جانے کے پلان سے بخوبی واقف تھا جان بوجھ کر پارس کو تنگ کرنے کی غرض سے بولا...

ohh seriously bro

...you are amazing

ماہ رخ نے چمکتے ہوئے کہا...

جبکہ پارس نے اسد کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا لیکن وہ مزے سے اسے آنکھ مار گیا..

ہاں گریٹا چلو سب ساتھ چلتے ہیں...

پارس نے سنبھل کر جلدی سے کہا...

جس پر اسد نے قہقہہ لگایا...

پاکیزہ نروس ہونے کی وجہ سے انگلیاں مسلنے لگیں جبکہ باقی انہیں ابھی نظروں سے دیکھنے لگے...

میں تمہارے دانت توڑ دوں گا بہتر ہے انہیں اندر ہی رکھو...

پارس نے دانت پیستے ہوئے کہا...

اوہ اچھا کونسے آسکریم پارلر لے کر جا رہے ہمیں...؟؟

اسد نے پارس کی دھمکی کا اثر لیے بغیر شرارت سے کہا...

کیا مسئلہ ہے کیوں تنگ کر رہے انہیں...؟؟

پرتیحا نے اسد کے پاؤں پر پاؤں مارتے ہوئے کہا... کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کچھ گڑبڑ ہے....

اگر تم اجازت دو تو پھر تمہیں تنگ کر لوں.... چلیں گھر...

اسد نے معنی خیز لہجے میں اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا...

جس پر پرتیحا کے گال لال ٹاٹر ہونے لگے...

کوئی ب بہت ہی بے شرم انسان ہو آپ...

پرتحاً نے شرم و حیا سے ایک ایک لفظ چبا کر کہا... اور ساتھ ہی نظریں اٹھا کر پارس اور پاکیزہ کی جانب دیکھا جو آس پاس کی دنیا سے بیگانہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نہ جانے کونسی باتوں میں مصروف تھے....

بھائی بتائیں کدھر جانا ہے... ؟

ماہ رخ نے بے صبری سے کہا...

جس پر پارس اور پاکیزہ ہوش میں آئے۔

بھائی بھابھی کو چھوڑو آؤ آج میں تم سب کو آٹس کریم کھلاتا ویسے بھی میری بیوی کا دماغ ابھی گرم ہے شاید ٹھنڈا ہو جائے...

اسد نے پارس کے حال پر رحم کرتے ہوئے پرتحاً کو دیکھ کر شرارت سے کہا...

جس پر وہ اسے گھور کر رہ گئی...

جس پر باقی سب مسکرا دیے...

اور گاڑی کی جانب بڑھ گئے...

پاکیزہ کیا کر رہی ہو تم؟؟ اور ہم یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟؟

پارس نے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو کسی کے انتظار میں یہاں وہاں ٹھل رہی تھی....

شش چپ رہو پارس....

پاکیزہ نے اپنے لبوں پر انگلی رکھتے ہوئے کہا اور ساتھ بے صبری سے یہاں وہاں دیکھنے لگی...
جس پر پارس اسے گھور کر رہ گیا...

اوہ مائی گاڈ یہ ہے تمہارا سپر سرپرائز، واؤ کتنے اچھے لگ رہے ہیں یہ پیڑ، سڑک اور
لائٹس.... میں بہت ایکسائٹڈ ہوں...

پارس نے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے دل جلانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا...
پارس کیا ہے، بولنا نہ چپ کرو...

پاکیزہ نے جنجلاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اسکی نظر سامنے سے آتے شخص پر پڑی جس کے
ہاتھ میں تین بڑے بڑے باکس تھے...

پاکیزہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری اور جلدی سے آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے وہ باکس پکڑ
لیے...

اب یہ کیا ہے آئس کریم کے ڈبے؟؟؟

پارس نے باکس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا...

پارس کیا مسئلہ ہے یہ میرا سرپرائز ہے ابھی تم نہیں دیکھ سکتے، چابی پکڑاؤ چپ کر کے...
پاکیزہ نے اسکے ہاتھ میں موجود گاڑی کی چابی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا..

مجھے پکڑاؤ میں رکھ دیتا ہوں کافی وزنی لگ رہے ہیں...

پارس نے پریشانی سے آگے بڑھ کر کہا اور ساتھ ہی اپنے ہاتھ ڈبوں کی جانب بڑھائے..

نہیں بالکل بھی نہیں، اس بہانے تم دیکھ لو گے اندر کیا ہے...

تم بس دور رہو...

...No touching, no looking

پاکیزہ نے پارس کے ہاتھ سے چابی پکڑتے ہوئے وارن کرنے کے انداز میں کہا...

ایک منٹ میڈم پاکیزہ آپ یہ لائن ساری رات دہرانے والی نہیں ہیں...

پارس نے اس کے آخری جملے پر آئبرو اٹھا کر کہا...

لیکن وہ اگنور کرتی جلدی سے ڈگی کھول کر وہ تینوں باکس اسنے گاڑی میں رکھ دیے اور چابی لا کر

پارس کو پکڑائی...

پاکیزہ تم ایسا کیوں نہیں کرتی جب سرپرائز تمہارا ہے، پلین تمہارا ہے تو ڈرائیو بھی خود کر لو..

...Do it, All the very best

پارس نے واپس سے چابی اسکی جانب بڑھاتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا...

پارس تمہیں پتہ ہے نہ مجھے ڈرائیو کرنا نہیں آتا...

پاکیزہ نے اپنے لب چباتے ہوئے کہا...

واٹ...!!

چچ تم اپنے سرپرائز کیلئے مکمل تیار نہیں تھی...

,very bad

..actually it's too bad

پارس نے اسکے لبوں کو اپنے انگوٹھے اور انگلی کی مدد سے آزاد کرتے ہوئے کہا...

اوکے فائن میں کر لیتی ہوں کیا ہوگا زیادہ سے زیادہ میرا ایکسیڈنٹ ہو جائے گا چار پانچ ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی...

پاکیزہ نے منہ پھولا کر کہا اور ساتھ ہی چابی لے کر جا کے دروازہ کھول کر اس میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کر دی... جبکہ پارس ناراض ناراض سا سرک کو دیکھنے لگا... اسی پل پاکیزہ نے ہینڈ بریک اٹھایا اور گاڑی پیچھے کی جانب جانا شروع ہو گئی... خوف کے مارے پاکیزہ چیخنے لگی...

پارس جو ادھر دیکھ رہا تھا پاکیزہ کی چیخ پر اسکی جانب دیکھا...

اسے لگا سانس لینا مشکل ہونے لگا ہے کیونکہ گاڑی پیچھے کی جانب جا رہی تھی.... وہ بھاگتا ہوا گاڑی کی جانب بڑا اور جلدی سے اس تک پہنچ کر ہینڈ بریک نیچے کی جانب کی... جس سے گاڑی رک گئی....

ت تم پاگل ہوگئی ہو کیا، میں صرف مزاق کر رہا تھا پاگل لڑکی....

پارس نے غصے سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے ہوئے تھی...

پارس کی غصے سے بھری آواز سن کر اسکے دل کی دھڑکن بڑھی...

مجھے کچھ نہیں ہو سکتا جب تک تم میرے پاس، میرے قریب ہو...

مجھے یقین ہے تم کبھی مجھے کچھ نہیں ہونے دو گے...

پاکیزہ نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے محبت سے کہا... اور ساتھ ہی

دھڑکتے دل کے ساتھ اپنے لب اسکے ماتھے پر رکھ دیے.... جس پر پارس کے دل نے ایک

بیٹ مس کی...

قسم سے جان نکال دی تھی میری اگر تمہیں کچھ ہو جاتا میں مر....

اس سے پہلے وہ اپنے الفاظ مکمل کرتا پاکیزہ نے اپنی انگلی اس کے لبوں پر رکھ دی اور نہ میں

سر ہلایا....

لیکن آئندہ ایسی بے وقوفی کبھی مت کرنا....

پارس نے اسکی انگلی کو چوم کر اپنے لبوں سے ہٹا کر کہا...

...i promise

اب چلیں....

پاکیزہ نے مسکراتے ہوئے کہا...

اوکے تم ادھر آؤ میں ڈرائیونگ سیٹ پہ آتا...

یہ کہہ کر دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ جگہ بدل لی...



ضیاء مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی...

جمشید صاحب نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا...

جی بولیں میں سن رہا ہوں...

ضیاء صاحب نے احترام سے کہا...

وہ ایکچلی میں اپنے بیٹے احمد کیلئے آپکی بیٹی ماہ رخ کا رشتہ مانگنا چاہتا ہوں....

جمشید صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا...

ضیاء صاحب نے پاس بیٹھے حسن کی جانب دیکھا جن کے چہرے پر مسکراہٹ موجود تھی...

بہت اچھا بچہ ہے احمد اور ماشاء اللہ سے ڈاکٹر ہے... فکر نہ کریں ضیاء بھائی یہ اچھا رشتہ

ہے...

حسن صاحب نے ضیاء کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

ماشاء اللہ مجھے یہ رشتہ منظور ہے کیونکہ مجھے حسن پر پورا بھروسہ ہے اگر وہ کہہ رہے ہیں تو سب ٹھیک ہی ہوگا....

ضیاء صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا...
جس پر جمشید کے چہرے پر بھی مسکراہٹ بکھری...
چلیں پھر مبارک ہو...

جمشید نے مٹھائی کی پلیٹ ان کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا...
جس سے حسن اور ضیاء نے خوشی سے ایک ایک ٹکرا اٹھا لیا...



اتنا ٹائم کیوں لے رہی ہو پاکیزہ...؟

پارس نے سر پرائز کے حوالے سے کال بند کر کے گاڑی میں بیٹھے ہوئے پریشانی سے سوچا...
کیا کروں دیکھو یا نہ دیکھو...

پارس نے خود سے سوال کیا ساتھ ہی اسکی نظر آئینہ سے باہر پاکیزہ پر پڑی جو درخت کے اوپر
چڑھ کر لائٹس لگانے میں مصروف تھی...

...what

..seriously

پارس نے اسے دیکھتے ہوئے ماتھے پر تیوری چڑھا کر کہا...

تھوڑا سا اور پاکیزہ بس تھوڑا سا....

پاکیزہ جو سٹارز کی لڑی کو شاخ سے باندھتے ہوئے خود سے بڑبڑا رہی تھی ایک دم سے پاؤں پھسلنے پر زمین کی جانب گری....

اس سے پہلے وہ زمین بوس ہوتی اسکا وجود پارس کی بانہوں میں آسمایا...

ڈر کے مارے پاکیزہ کی آنکھیں جو کھلنے سے انکاری تھی خود کو محفوظ پا کر اسنے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنی آنکھیں کھول دیں جو گہری نیلی آنکھوں سے ٹکرائیں...

تم.....!!

پاکیزہ نے چیختے ہوئے کہا..

..of course

you just can't keep yourself out of problem then i have

...to keep an eye on you

اور پھر تم کہتی ہو...

...No touching, no looking

پارس نے اسے اپنی بانہوں میں ہی بھرے گھورتے ہوئے کہا...

دیکھو تم جھوٹے موٹے بہانے مت بناؤ..

تم ایسے ہی کار سے نکل کر یہاں مجھے بچانے آگئے ہو...

تم گاڑی سے کیوں نکلے...؟؟

تمہارے اس ٹیڑھے دماغ میں کیا چل رہا ہے...

پاکیزہ نے جھجھکتے ہوئے کہا...

پاکیزہ...!!!

پارس تم نے میرا سرپرائز خراب کر دیا...

اسکے الفاظ مکمل ہونے سے پہلے پاکیزہ نے بے بسی سے کہا...

پاکیزہ اگر میں نہ آتا تو....

اگر تم نہ آتے تو میرا سرپرائز سرپرائز رہتا... لیکن تم میری بات کبھی مانتے ہی نہیں ہو...

پاکیزہ نے اسے ٹوک کر گھورتے ہوئے کہا..

چھوڑو مجھے اب،

پاکیزہ نے الجھتے ہوئے کہا...

واٹ...!!

پارس نے اسے اپنی بانہوں میں لیے ہوئے کہا..

چھوڑو مجھے....

پاکیزہ نے دانت پیستے ہوئے کہا..

..fine

یہ کہتے ہی پارس نے پاکیزہ کو چھوڑ دیا جس سے وہ سیدھا زمین پر جاگری...

آؤچ...

پاکیزہ نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر کراہتے ہوئے کہا...

لو مان لی تمہاری بات خوش...

پارس نے تھوڑا نیچے جھک کر دل جلانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا...

واؤ، فائنلی تم نے مان لی میری بات...

دنیا کا سب سے حسین دن ہوگا جب تم میری بات ماننے لگو گے...

پاکیزہ نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا...

...promise

پارس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھاتے ہوئے کہا...

??...promise

پاکیزہ نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا...

...i give you blank promise

میں تمہاری ایک بات مانوں گا اور یہ تم پہ منحصر تم کیا منواتی ہو...
پارس نے اسکے کپڑے جھاڑ کر محبت سے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا...

م مطلب میں یہ کبھی بھی کہیں بھی استعمال کر سکتی ہوں....

پاکیزہ نے چمکتے ہوئے کہا...

...yep sweetheart but i have one condition

وہ بات ایسی کوئی نہ ہو جو تمہیں مجھ سے دور کرے...

پارس نے اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا جس پر پاکیزہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...

??...can you go back in your car now

پاکیزہ نے مسکراتے ہوئے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

..no, not again yaar

میں کہیں نہیں جا رہا...

پارس نے منہ پھولا کر کہا...

اوکے پھر بیک کر کے یہاں کھڑے رہو اور تم پیچھے پلٹ کر نہیں دیکھو گے...
پاکیزہ نے اسے تھوڑے سے فاصلے پر کھڑا کے کہا...

لیکن پاکیزہ....

شش پلیز... بس کچھ دیر...

پاکیزہ نے اس کے لبوں پر انگلی رکھ کر التجائیہ کہا....

اوکے...

پارس کے ہامی بھرنے پر وہ واپس جا کر دیے رکھ کر انہیں جلانے لگی...



پارس....!!

پاکیزہ نے کچھ دیر بعد پارس کو پکارا جو اسکی جانب پشت کیے کافی فاصلے پر کھڑا تھا...

پاکیزہ کی پکار پر پارس نے پلٹ کر پیچھے کی جانب دیکھا تو اسکی سانسیں تھمیں...

کیونکہ سامنے پاکیزہ جلتے دیوں کے درمیان کھڑی کوئی اسپر ہی لگ رہی تھی اور بالکل اسکے قریب

دل کی شکل میں کینڈلز کی مدد سے لکھا گیا پیپی برتھڈے سانس روکنے کی حد تک خوبصورت لگ

رہا تھا ساتھ ہی اسکی نظر اوپر کی جانب اٹھی جہاں درخت کے سہارے سٹارز کی لڑیاں زمین کی

جانب لٹک رہیں تھیں...

...Unbelievable

پارس نے اندھیرے میں اس شاندار منظر کو دیکھ کر کہا...

اسی پل پاکیزہ نے اسکی جانب اپنے قدم بڑھائے...

...it's just like stars have come down

پارس نے مسکراتی نظروں سے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا..

...To shine for us

پاکیزہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا...

!!...Happy Birthday To You

...you know, you are everything which i need in my life

!!

!! ...you make my life Beautiful and Complete

پاکیزہ نے اسکا ہاتھ پکڑ ستاروں اور دیوں کے درمیان لے جا کر محبت سے چور لہجے میں کہا....

پارس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا... اس نے پاکیزہ کو اپنی بانہوں میں بھر لیا...

پارس جانتے ہو میں نے یہ جگہ ہی کیوں سیلیکٹ کی ہے...؟؟

پاکیزہ نے اپنی بڑھتی دھڑکنوں کو معمول پر لاتے ہوئے اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپا کر پوچھا...

..of course

...you want me to show wild things

پارس نے شرارت سے اسکا چہرہ اوپر کر کے کہا....

پاکیزہ جو خوشی سے سن رہی تھی اسے صدمے سے دیکھا...

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی بادل زور شور سے گرجے اور بارش ہونے لگی...

وہ جلدی سے پارس کے حصار سے نکل کر دیوں کو بجھنے سے بچانے لگی..

,wow

...what a perfect timing

پارس نے آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

اسی لیے مجھے بارش پسند نہیں ہے ہر اچھی چیزیں خراب کر دیتی ہے...

جب آخری دیا بھی بجھنے سے نہیں بچا پائی تو وہ اداسی سے بولی...

اوہ لیکن مجھے لگا یہ بارش کا پلین بھی تمہارا ہی ہے...

after all

...it's the second name of romance

پارس نے شوخ لہجے میں کہا تاکہ پاکیزہ کے چہرے سے اداسی کا اثر زائل کر سکے..

امم لیکن پارس سب کینڈلز، دیے بجھ گئے، اس بارش نے اچھی یادیں تو کبھی نہیں دیں مجھے...

پاکیزہ نے اپنی شادی کی پہلی رات کو سوچ کر نم آنکھوں سے کہا...
شش سارے نہیں یہ دیکھو....

پارس نے پلاسٹک کے کور میں موجود ایک کینڈل کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا...
پاکیزہ نم آنکھوں سے مسکرا دی...

پاکیزہ آج میری برتھڈے ہے پلیز سونگ سناؤ اب مجھے...؟؟

پارس نے اس دیے کو ایک ساڈ پر جاکر رکھا تاکہ بجھ نہ سکے...

اور پھر پاکیزہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے بارش میں لا کر محبت سے بولا...

اصل میں آج وہ اس بارش کو محبت کے پانی میں بدل دینا چاہتا تھا جسکی خواہش آج سے پاکیزہ بار بار کرے...

م میں...

پاکیزہ نے بوکھلاتے ہوئے کہا...

ہاں تم جانم یہ تو وش کیا تھا اب گفٹ دو...

پارس نے اسے کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کرتے ہوئے کہا...

لیکن....

شش سونگ گاؤ ہم ڈانس کریں گے اس بارش میں....
پارس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر گھوما کر واپس سے خود کے قریب کرتے ہوئے کہا...

تو آتا ہے سینے میں جب جب سانسیں بھرتی ہوں...

تیرے دل کی گلیوں سے ہر روز میں گزرتی ہوں...

ہوا کے جیسے چلتا ہے توں..

ریت کے جیسے اڑتی ہوں میں...

کون تجھے یوں پیار کرے گا جیسے میں کرتی ہوں.....

پاکیزہ نے بارش کی گرتی بوندوں کو محسوس کر کے اپنے بازو پارس کی گردن کے گرد حائل کر

کے لیرکس بولنا شروع کیے....

پاکیزہ کی آواز اور لیریکس پر پارس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...

اس نے پاکیزہ کی کمر کے گرد گرفت سخت کر دی...

میری نظر کا سفر تجھ پر ہی آ کے رکے...

کہنے کو باقی ہے کیا...

کہنا تھا جو کہ چکی..

میری نگاہیں تیری نگاہوں تک ہیں تجھے خبر کیا بے خبر...

میں تجھ سے چھپ چھپ کر تیری آنکھیں پڑتی ہوں

کون تجھے یوں پیار کرے گا جیسے میں کرتی ہوں...

پاکیزہ نے اسکی آنکھوں کو اپنے کپکپاتے لبوں سے چھو کر لیریکس گائے

پارس کے دل نے ایک بیٹ مس کی...

اس نے پاکیزہ کو اسکی کمر سے پکڑ کر اوپر کی جانب اٹھایا... جہاں پاکیزہ اپنے دونوں بازو کھول کر بارش کو خود پر محسوس کرنے لگی..

میری ہسی تجھ سے...

میری خوشی تجھ سے...

جس دن تجھ کو نہ دیکھو پاگل پاگل پھرتی ہوں...

کون تجھے یوں پیار کرے گا جیسے میں کرتی ہوں....

پاکیزہ نے اپنا چہرہ نیچے کر کے پارس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے عقیدت سے آخری لیریکس گائے...

پارس نے آہستہ آہستہ پاکیزہ کو اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نیچے اتارا...
اور اپنا ہاتھ اسکی گردن پر رکھ کر اسکا چہرہ خود کے قریب کیا...
شرم و حیاء سے پاکیزہ کی پلکیں لرزنے لگیں...

اس سے پہلے پارس پاکیزہ کی آواز، لیریکس کے سحر میں کوئی گستاخی کرتا پاکیزہ کی نظر کچھ فاصلے پر وائٹ کلر کے خیمے میں پڑی جو روشنی میں نہایا دل کو چھو لینے والا منظر پیش کر رہا تھا...
پاکیزہ نے پارس کے حصار سے نکل کر سانس روکے وہ دیکھنے لگی ساتھ ہی پلٹ کر پارس کی جانب دیکھا....

امم میں جانتا ہوں یہ تمہارا سر پرائز تھا لیکن میں بھی تمہارے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا...

پارس نے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا...

پاکیزہ کی آنکھیں خوشی سے چمکی اور وہ بھاگتے ہوئے اسکی جانب بڑھی...

جبکہ پارس محض مسکرا کر رہ گیا...



...wow paras it's so simple but mesmerizing

پاکیزہ نے لائٹس کی مدد سے روشنی میں نہائے پردوں کو دیکھتے ہوئے کہا جس کے آس پاس
مختلف رنگوں کی تتلیاں اڑ رہی تھیں...

تمہیں اچھا لگا..؟؟

پارس نے مسکراتے ہوئے کہا...

بہت زیادہ...

پاکیزہ نے واپس بارش میں بھگتے پارس کے قریب آکر کہا....

پارس نے اسے کندھوں سے پکڑ کر دوسری جانب گھومایا....

سامنے کا منظر دیکھ کر پاکیزہ کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی...

جہاں لائٹس کی مدد سے بڑا بڑا

...I LOVE YOU

ایک سٹینڈ کی شکل میں لکھا گیا... جسے بارش بگھو رہی تھی...

پاکیزہ کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں اور اس نے اپنے قدم اس جانب بڑھا دیے جہاں آئی

لو یو لکھا ہوا تھا اسے اب یہ بارش بری نہیں لگ رہی تھی بلکہ اللہ کی ایک خوبصورت نعمت لگ

رہی تھی جس نے اس کی روح تک کو پرسکون کر دیا تھا...

پاکیزہ...

...i love you

وہ جو آگے جارہی تھی پارس کے الفاظ پر اسکا وجود تھما اور دھڑکتے دل کے ساتھ پیچھے کی جانب دیکھا... جہاں بارش میں بھگتا پارس اسکی جانب ہی دیکھ رہا تھا...

!! ...i love you very very much

!!...i love you Hmesha

پاکیزہ کے پلٹ کر دیکھنے پر پارس نے محبت سے چور لہجے میں کہا...

اور ساتھ ہی اپنے ہانہیں کھول دیں...

پاکیزہ کا دل اس قدر تیزی سے دھڑکا اسے لگا آج سارے بندھ توڑ کر باہر نکل آئے گا...

وہ دیوانہ وار اسکی جانب بھاگی اور اسکی ہانہوں میں جاسمائی...

پارس نے اسکے گرد اپنے بازو حائل کر دیے... دونوں کے دل ایک ہی دھن پر تیزی سے

دھڑکنے لگے...

پاکیزہ نے شرم و حیاء سے نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا جو محبت سے اسے ہی دیکھ رہا تھا...

پاکیزہ نے اپنا ہاتھ اس کے سینے سے آہستہ آہستہ اسکی گردن پر لے جانے لگی.. گردن پر پہنچ کر پاکیزہ کی سانس روکیں...

نہ چاہتے ہوئے بھی پارس کے زہن میں وہ پرانی یادیں آٹھریں...
وہ تکلیف سے اپنی آنکھیں بند کر گیا..

پارس کے یوں درد سے آنکھیں بند کر لینے پر پاکیزہ کے دل میں چبن اٹھی..
اور وہ اسکا چہرہ دیوانہ وار دیکھنے لگی جس پر بارش کی بوندیں گر رہی تھیں...

اس نے ہمت کی اور پارس کے بالکل قریب ہو کر دھڑکتے دل کے ساتھ اپنے کپکپاتے لب اسکی گردن پر رکھ دیے..

پاکیزہ کی جسارت پر پارس نے جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھولیں لیکن اسی پل واپس سے پاکیزہ کے لب اپنی گردن پر محسوس کر کے اسکے دل کی دھڑکن کی...

ک کیا کر رہی ہو... جان لینے کا ارادہ ہے کیا...؟؟

شروع کے الفاظ پارس نے سٹپٹا کر مگر آخری شرارت سے کہے...

پ پارس اگر ت تم اس ب بارش کو میرے لیے اس قدر خوبصورت بنا سکتے ہو تو میں بھی

تمہاری ان کڑوی یادوں کو اپنی محبت کے رنگوں کے زیر اثر مٹا دینا چاہتی ہوں...

تاکہ آئندہ میں تمہیں یہاں چھوؤ تو یہاں تمہیں میری موجودگی کا احساس ہو اور کچھ نہیں....
پاکیزہ نے واپس سے وہاں اپنے لب رکھ کر لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

پارس کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا...

پارس نے اسکے بالوں میں اپنی انگلیاں پھنسا کر خود کے قریب کرتے ہوئے اسکے لبوں پر
جھکا...

پاکیزہ کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں، خود کو سہارا دینے کیلئے اس نے اپنے بازو پارس کی
گردن کے گرد حائل کر دیے..

اردو میٹریل
Classic Urdu Material

Classic Urdu Material

یہ کیا بات ہوئی پاکیزہ بجائے تمہری میچیکل ورڈز بولنے کے تم میری آنکھوں پر یہ بلاسٹڈ فولڈ باندھ رہی ہو....

پارس نے منہ پھولاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پٹی پر ہاتھ رکھ کر آنکھوں سے ہٹانے لگا...

...Paras don't

پاکیزہ نے اسکا ہاتھ جھٹک کر وارن کرتے ہوئے کہا...

اوکے مجھے پکڑو....

پٹی اچھے سے باندھ کر پاکیزہ نے شوخ لہجے میں کہا...

کیوں کس خوشی میں, بدلے میں مجھے کیا ملے گا..

I love you

تو بول نہیں رہی....

پارس نے اسے کمر سے پکڑ کر ایک ایک لفظ پر زور دیا...

اوکے میں بولوں گی

...But i have one condition

تمہیں مجھے پکڑنے کے بعد میرے لیے سونگ گنگنا ہوا گا۔۔
پاکیزہ نے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے شرارت سے کہا۔۔

چلو اس میں کونسی بڑی بات ہے پکڑا تو ہوا میں نے اب سونگ گا دیتا۔۔
پارس نے اسکی کمر پر گرفت سخت کر کے مسکراتی آواز میں کہا۔۔

یہ چیئنگ ہے میں نہیں بول رہی پھر۔۔
پاکیزہ نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ لہجے میں ناراضگی صاف جھلک رہی تھی۔۔

اوکے میری جان پکڑ لیتا لیکن دور مت جانا۔۔ اندھیرا ہے بس قریب رہنا۔۔
پارس نے ہار مانتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اسکی کمر سے ہاتھ نکال دیا۔۔

پاکیزہ مسکراتے ہوئے اس سے دو قدم دور ہوئی۔۔



اتنی دیر کیوں لگا دی کال اٹھانے میں کب سے کمر رہا تھا۔۔۔

زاویار نے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔۔

عنایا جس نے مسلسل سیل بننے پر تنگ آ کے کال ریسیو کی تھی موبائل کو گھور کر رہ گئی...

میں کچھ بکواس کر رہا اب کچھ بولو گی...؟؟

زاویار نے اسکی دوسری طرف موجودگی محسوس کر کے زچ ہوتے ہوئے کہا...

وہ ایکچلی مجھے بکواس سمجھ میں نہیں آتی ہے آپ انسانوں کی طرح کچھ بولیں گے تو جواب دوں

گی نہ....

عنایا نے معصومیت سے کہا ساتھ اتنے دنوں بعد اسکی آواز سننے پر اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لانے کی کوشش کرنے لگی...

عنایا تم شادی کے بعد بھی یہی سب کرو گی میرے ساتھ...؟؟

اس نے بے بسی سے پوچھا...

بالکل سویٹ ہارٹ...

عنایا نے شرارت سے کہا...

اوہ صحیح میں اپنے پرنٹس کو تمہاری طرف بھیجنے کا سوچ رہا تھا کل، چلو اب کینسل، مجھے نہیں ایسی بیوی چاہیے جو مجھ سے محبت ہی نہیں کرتی اور نہ ہی عزت... میں ماما کو کہتا کوئی اور ڈھونڈے میرے لیے...

زاویار نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا جبکہ اسکی آنکھیں شرارت سے مسکرا رہی تھیں...

میں تمہیں جان سے مار دوں گی اگر تم نے کسی اور کا سوچا بھی... عنایا نے تڑپ کر کہا...

اور رہی بات محبت اور عزت کی وہ بھی تمہیں مجھ سے زیادہ کبھی کوئی نہیں کر سکتا... عنایا نے نم آنکھوں سے کہا...

زاویار کا کسی اور کو سوچنا ہی اسکی جان پر بنا گیا تھا اسلیے وہ سسوپے سمجھے بغیر بول گئی...

زاویار جو مزے سے عنایا کی حالت کا لطف لے رہا تھا اس کے یوں اظہار محبت پر اسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...

سیریلی تم مجھ سے محبت کرتی ہو...؟
زاویار کی شوخ آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی....

اپنے الفاظ سوچ کر اسکے گال دہکے...
ممم میں وہ....

ب بائے.

عنایا نے لرزتی آواز میں کہا اور کال بند کر گئی...
جبکہ زاویار کا روم روم خوشی سے مہک اٹھا...

کل میرے پرنس آئیں گے میرا پروپوزل لیکر...
مجھے شدت سے انتظار ہے تمہیں اپنا بنانے کا...

تمہاری ذات کو خود سے خود تک محدود کر دینے کا..... اور آخری بات...

I love you more my future wife

عنایا جو اپنے سینے پر ہاتھ رکھے دھڑکنوں کو قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی..

زاویار کا میسج پڑھ کر اسکا دل واپس سے پاگل ہونے لگا اور وہ دیوانہ وار اسکی لکھی ہوئی سطروں کو اپنی انگلی سے چھونے لگی...



آخر کب تک ایسے مجھ سے دور رہنے کے بہانے بناؤ گئی...
پارس نے مسکراتی آواز میں کہا اور ساتھ ہی اسکی خوشبو کو محسوس کر کے اسکی جانب اپنے قدم بڑھانے لگا...

ہا ہا پاکیزہ بس اسکے الفاظ پر دل کھول کر ہنسی...
مجھے تم سے دور جانے کے بہانے بنانے کی ضرورت ہی نہیں ہے جب میرے سارے راستے ہی تم پہ آکر ختم ہو جاتے ہیں...
پاکیزہ نے محبت سے کہا اور ساتھ ہی پارس کے اسے پکڑنے سے پہلے بھاگ کر اسکے پیچھے چلی گئی....

جس پر پارس کے دل نے ایک بیٹ مس کی...
اور وہ پیچھے کی جانب پلٹا...

اس نے جان بوجھ کر غلط رخ کر کے پاکیزہ کو پکڑنے لگا...

جیسے ہی دوسری سمت سے پاکیزہ اسکے قریب آئی پارس نے اسکی خوشبو اور پاؤں کی چاپ محسوس کر کے جلدی سے اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر اپنی بانہوں میں بھر گیا اور ساتھ ہی ہاتھ سے پیٹی ہٹا کر اسکو آٹکھ ماری...

جبکہ پاکیزہ صدمے سے اسکی جانب دیکھنے لگی۔

یہ تم نے کیسے کیا...؟؟ تم تو ادھر دیکھ بھی نہیں رہے تھے...
پاکیزہ نے دھڑکتے دل سے پوچھا...

تم کو چھو کے بھی چھونے کو کرتا ہے دل

پاکے بھی پانے کو کرتا ہے دل

پارس نے جواب دینے کی بجائے لیریکس گنگنائے

اور وہ اپنے ہاتھوں سے اسکے گال، بال اور بازو محبت سے چھونے لگا...

جبکہ دوسری طرف پاکیزہ سانس روکے اسے دیکھنے لگی...

آواگی ہونے لگی
سانسوں میں خوشبو چھانے لگی...
اس نے پاکیزہ کی شہ رگ پر اپنے لب رکھے جس پر وہ تڑپ کر رہ گئی...

دل پہ دیوانگی چھا گئی اس قدر
بند آنکھوں سے بھی تو آئے نظر...
کیسے کہیں ہمیں کتنی محبت ہے...
کتنی محبت ہے...

اس نے پاکیزہ کو کمر سے پکڑ کر اسکے بال کان کے پیچھے کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
یہ لیریکس گائے...

اور اسکے گلے پر ایک پینڈن ڈال دیا جس میں ایک ستارا اور چاند تھا...

جبکہ پاکیزہ کی شرم و حیاء سے نظریں لرز نے لگیں... اور اس نے اپنے گلے میں موجود اس چین
کو محبت سے چھوا....

اب تمہاری باری تم نے جو جو کہا تھا میں نے سب کر دیا اب میں تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں...

پارس اسکے کان میں سرگوشی نہ کہہ کر اس کے کان کی لو کو اپنے لبوں سے چھوا...

پاکیزہ کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں...

لیکن وہ پارس کو خود سے دور دھکیل کر خود کی سانسیں بحال کرنے لگی...

پارس نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا مطلب تم اب بھی نہیں بولو گی...؟؟
پاکیزہ نے کچھ جواب نہ دینے پر اسے غصہ آنے لگا...

پاکیزہ میں تمہارے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں... کسی بھی حد سے گزر سکتا ہوں...

لیکن تم صرف یہ نہیں کہہ رہی...

مطلب تمہیں میری زرا بھی پرواہ نہیں..

میرے لیے اتنا سا بھی نہیں...

پارس نے تکلیف سے اسکی جانب دیکھا اور پھر اپنا رخ دوسری جانب کر گیا...



شکر ہے پاکیزہ سے پوچھ لیا تھا رشتہ مانگنے سے پہلے ورنہ ہم کتنی بڑی غلطی کر بیٹھتے ملیحہ بیگم
نے پریشانی سے حسن صاحب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

اللہ بہتر کرنے والا ہے بے شک اس لیے اس نے پاکیزہ کے ذریعے روک دیا...
حسن صاحب نے محبت سے ملیحہ کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا...

جی اب ہم کل عنایا بیٹی کا رشتہ لینے جائیں گے....
ملیحہ نے مسکراتے ہوئے کہا...

ہاں ضرور سلمان یزدانی بھی آجکل پاکستان ہی ہے کل چلتے ہیں.....
حسن نے سوچتے ہوئے کہا...

جی اللہ ہمارے بچوں کو خوش رکھے...
ملیحہ نے محبت سے کہا...

حسن صاحب نے بھی دل سے کہا...



I love you paras

..I really love you

پارس کے یوں رخ موڑنے پر پاکیزہ نے تڑپ کر اسے گلے لگا کر مضبوط لہجے میں کہا...

میں تم سے اس قدر محبت کرتی ہوں جتنی میں نے آج تک کبھی کسی سے نہیں کی اور نہ ہی کبھی کر پاؤں گی...

پاکیزہ نے پارس کے گرد اپنی گرفت کو سخت کرتے ہوئے نم لہجے میں کہا...

پاکیزہ کے الفاظ پر پارس کی سانسیں تھمیں اور خوشی سے آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرے...

پارس میں تمہاری ہو چکی ہوں اور صرف تمہاری ہی رہوں گی، چاہے کچھ بھی ہو جائے، کیسا بھی ہو، کہیں بھی ہو...

پاکیزہ نے پارس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اپنی خم آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

میری دھڑکنیں چلیں یارک جائیں..

سانسیں رہیں یا چھوٹ جائیں...

لیکن تمہاری پاکیزہ صرف اور صرف تمہاری ہی رہے گی ہمیشہ... یہ وعدہ ہے میرا...
پاکیزہ نے اسکی آنکھوں سے آنسو چنتے ہوئے محبت سے چور لہجے میں کہا...

پارس کے دل نے ایک بیٹ مس کی اسی پل وہ آگے بڑھا اور اسکی پیشانی کو اپنے لبوں سے محبت سے چھوا

اور ساتھ ہی اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام گیا جبکہ پاکیزہ کی آنکھیں شرم و حیا سے لرزنے لگیں...

میں بھی تم سے وعدہ کرتا ہوں پاکیزہ, میں جو بھی کروں گا تم ہمیشہ اس میں رہو گی..
میں ہمیشہ وہی کروں گا جس سے تمہارے چہرے پر مسکراہٹ بکھرے کیونکہ تم میری زندگی

ہو...

میری ہر سانس تم سے جڑی ہے...

اگر ابھی اس پل بھی میری سانسیں چل رہی ہیں نہ تو صرف اور صرف تمہارے لیے....

پارس نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ عقیدت سے کہا
اور ساتھ وہ اسے اپنی بانہوں میں بھر گیا...

پاکیزہ کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں اور اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنے بازو پارس کے
گرد حائل کر دیے...

پاکیزہ جانتی ہوں تم کس قدر ضروری ہو میرے لیے؟؟؟
پارس نے اسکے کان میں موجود جھمکے کو اپنے لبوں سے چھو کر پوچھا...

پاکیزہ نے دھڑکتے دل کو قابو کرتے ہوئے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا...

تم اس قدر لازمی ہو میرے وجود کیلئے جتنی کسی کو موت کے بستر پر مزید سانسیں لینے کی خواہش ہوتی ہے..

اس نے پاکیزہ کی سبز آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دیا...

پارس کے الفاظ اور لو دیتی نظروں سے پاکیزہ کی دھڑکن تھمی...



Ii llove yyou Pparas

پاکیزہ نے اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لاتے ہوئے لڑکھڑاتی آواز میں کہا..

امم ایسے نہیں بغیر لڑکھڑائے آئی لو یو بولو...

پارس نے اسکے بال گردن سے ہٹا کر وہاں اپنے لب رکھے...

م میں کیسے بولوں پ پہلے پیچھے ہو...

پاکیزہ نے کپکپاتے ہوئے کہا..

میں نہیں ہٹ رہا جب تک تم نہ کہو....

پارس نے وہاں جھکے ہوئے ہی کہا..

..Ook I llove You

پاکیزہ نے لرزتی آواز میں کہا...

امم ابھی بھی ٹوٹا پھوٹا بولا ہے صحیح سے بولو ورنہ کیا چاہتی ہو میں ایسے ہی جھکا رہوں...
پارس نے اپنی لبوں سے اسکی کالربون کو چھو کر شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا..

جبکہ پاکیزہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...

ن نہیں تو...

...I love you

اس دفعہ پاکیزہ نے اپنی آواز کو مضبوط رکھا...

...I love you more my lifeline

پارس نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے محبت سے کہا...

اور ساتھ ہی اسکے لبوں پر جھکنے لگا..
اس سے پہلے وہ کوئی گستاخی کرتا...
پاکیزہ نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر دور دھکیلا اور بھاگ کر کچھ فاصلے پر کھڑی ہوئی...

یہ کیا بات ہوئی واپس آؤ یار یہ اب چیٹنگ نہ کرو...
پارس نے اسے گھورتے ہوئے کہا...

ہم لڈو نہیں کھیل رہے جو میں چیٹنگ کر رہی...
پاکیزہ نے مسکراتے ہوئے کہا...

اچھا پاس آؤ وہ بھی کھیل لیں گے...
پارس نے اسکی جانب قدم بڑھاتے ہوئے محبت سے کہا...

میں نہیں آرہی تم شرارتیں کرتے ہو...
پاکیزہ نے بلش کرتے ہوئے کہا اور آگے کی جانب بھاگ گئی....

اوکے نہیں کروں گا میری جان بس واپس آؤ یہاں اندھیرا ہے دور مت جانا...
پارس نے اسکے خیمے کے پچھلی جانب جانے پر پریشان لہجے میں اونچی آواز میں کہا...

ہاں جھوٹے نہ ہو تو میں جانتی ہوں تم باز نہیں آؤ گے... اس لیے میں نہیں آرہی تم ڈھونڈو
مجھے...

پاکیزہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اپنے قدم درختوں کی جانب بڑھا دیے...

پاکیزہ میری جان میں کچھ نہیں کروں گا بس واپس آؤ...
پارس نے خیمے کے اطراف میں گھومتے ہوئے بے بسی سے کہا...

امم کوئی نہیں تھوڑا سا تنگ کرنے کا تو حق بنتا ہے...
پاکیزہ نے دور کھڑے پارس کی حالت کا مزہ لیتے ہوئے کہا...

Pakeeza it's not funny janam

سامنے آؤ...

پارس نے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے پریشانی سے کہا...



اما پاپا نیچے ہوں گے میں جا کر پاپا سے کچھ بات کروں اس حوالے سے....
یا ویسے ان کے ساتھ کچھ باتیں کر لیتی.....

کافی وقت ہو گیا جب ان لوگوں نے خود سے مجھ سے بات کی ہو....
عنایا اداسی سے خود سے بڑ بڑائی اور اپنے قدم نیچے اپنے پاپا کے کمرے کی جانب بڑھا دیے....



پارس کو ایسے پریشان دیکھ کر اسکے دل میں درد سا ہوا اور اس نے اپنے قدم اسکی جانب
بڑھانے چاہے لیکن اس سے پہلے وہ اس تک جاتی
کسی نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر مزید درختوں کے اندر لے جانے لگا...
پاکیزہ کا خوف سے وجود کپکپانے لگا...

اس نے اپنے پاؤں مارنے شروع کیے لیکن بے سود کیونکہ اسکا دوسرا ساتھی پاکیزہ کو اسکے پاؤں
سے اٹھا چکا تھا...

اور وہ دونوں جلدی سے اسے وہاں سے لے جانے لگے...
دور کھڑے پارس کے دل میں جانے کیوں درد سا اٹھنے لگا...

پاکیزہ کدھر ہو، باہر آؤ میری جان پہ بن رہی ہے..

پلیز سامنے آؤ تمہیں خدا کا واسطہ...

میں تمہیں ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا بس سامنے آجاؤ جانے کیوں میرا دل گھبرا رہا ہے...

پارس نے ہارے ہوئے لہجے میں اونچی آواز میں کہا....

لیکن جب وہ سامنے نہیں آئی تو وہ دیوانہ وار یہاں وہاں دیکھنے لگا...

اس کے دل میں وحشت سی اٹھنے لگی

اچانک سے یہ جگہ جو کچھ دیر پہلے خوشیاں اسکے وجود پر لٹا رہی تھی اب یہاں خوفناک سا سناٹا

اسے محسوس ہونے لگا...

پاکیزہ پاکیزہ.....

اب کی بار وہ حلق کے بل چیخا...

مگر جواب نہ آنے پر اسکا دل ٹوٹ کر بکھرنے لگا...

پاکیزہ سامنے آجاؤ یہ مزاق ہے تو یقین کرو بہت جان لیوا ہے...

پارس نے تکلیف سے خمیے کے پردے کھینچتے ہوئے کہا...

وہ یہاں ہی ہوگی...

اور کہاں جاسکتی...

وہ نم آنکھوں سے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے منہ ہی منہ میں بڑبڑایا...

اور ساتھ ایک ایک چپہ چھاننے لگا....



پاکیزہ کے منہ اور ہاتھوں پر پٹی اچھے سے باندھ کر اسے اپنے ساتھیوں کی گاڑی میں بٹھا کر خود اپنی گاڑی پر بیٹھ کر فائق اپنے سیل سے نمبر ڈائل کرنے لگا....

ہاں بولو فائق کام ہوا یا نہیں....

سلمان یزدانی کی بے صبری سی آواز گونجی....

ہو گیا سر ہم نے کڈنیپ کر لیا ہے....

فائق نے فخریہ کہا....

اوہ مائی گاڈ مجھے یقین ہی نہیں ہو رہا تم نے پاکیزہ حسن کو کڈنیپ کر لیا

اب مزا آئے گا حسن اور پارس کو تڑپانے کا...

سلمان یزدانی نے خوشی سے مسکراتے ہوئے کہا....

اس بات سے انجان کے اسکے پیچھے کھڑا وجود ساکن ہو چکا ہے....



عنایا جو کچھ پل اپنے پایا کے ساتھ گزارنے ان کے کمرے میں داخل ہوئی تھی مگر اپنے والد کے منہ سے یہ الفاظ سن کر اسکی سانسیں تھمیں..

اس نے پتھرائی آنکھوں سے سامنے کھڑے وجود کو دیکھا جس کا وجود خوشیوں سے جھوم رہا تھا...

پ پایا آپ م مزاق ک کر رہے ہیں نہ؟؟

عنایا نے تکلیف سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کہا...

سلمان یزدانی جو کال پر مصروف تھے عنایا کے الفاظ پر انکا وجود تھما اور پلٹ کر اپنی بیٹی کی جانب دیکھا جو سرخ ہوتی آنکھوں سے انکی جانب ہی دیکھ رہی تھی...

بولیں نہ پایا می یہ س سب جھوٹ ہے آپ ایسا کبھی نہیں کر سکتے...

عنایا نے لرزتی آواز میں کہا...

جبکہ عنایا کے الفاظ پر انکے چہرے پر سایہ سا گزرا مگر زبان خاموش ہی رہی...

پ پاپا وہ پاکیزہ حسن ہے میری جان سے زیادہ عزیز دوست...
میری خوشیوں اور غم کی ہمارا

آپ کو میری کبھی فکر نہیں ہوئی میں زندہ بھی ہوں یا مر گئی... آپکو اور ماما کو صرف بزنس کی
پڑی ہے...

صرف پیسا بنانا ہے اور کچھ نہیں...

لیکن اگر پاکیزہ کو کچھ ہوا میں اس گھر کو آپ کے بزنس کو ہر چیز کو آگ لگا دوں گی...
میں جہنم بنا دوں گی یہ سب....

عنایا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی سامنے موجود گلدان شیشے پر دے مارا جس
سے وہ چکنا چور ہو کر بکھر گیا...

عنایا.... تم حد سے بڑھ رہی ہو اب....

سلمان یزدانی صاحب نے وارن کرتے ہوئے کہا....

حد سے میں آگے بڑھ رہی ہوں...؟؟ پہلے تو سکون تھا آپ بزنس میں مصروف ہو اسلیے اپنے دل کو بہلا لیتی تھی لیکن میں نہیں جانتی تھی آپ دوسروں کی بیٹیوں کو کڈنیپ کرواتے ہو... عنایا نے تلخی سے انکی جانب دیکھتے ہوئے کہا اور سامنے رائٹنگ ٹیبل پر موجود اشیاء ہاتھ مار کر گرا دیں...

سلمان یزدانی کا ہاتھ اٹھا اور عنایا کے گال پر نشان چھوڑ گیا...

مار لیں پاپا مجھے جتنا مارنا ہے جب دولت کا نشہ سر چڑھ جائے تو انسان کو انسان سے حیوان بننے میں دیر نہیں لگتی....

اور آپکے اندر کا ضمیر مر چکا ہے...

عنایا نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر سلگتے ہوئے لہجے میں کہا...

عنایا اپنی حد میں رہو ورنہ میں تمہیں آج اپنے ہاتھوں سے زندہ قبر میں گاڑ دوں گا... سلمان یزدانی نے غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

پاپا بے شک دفن کر دینا...

لیکن پاکیزہ کو کوئی نقصان نہ پہنچانا... وہ اپنی فیملی کی جان ہے...

اسکا خاندان برداشت نہیں کر پائے گا...

اور پارس وہ تو جیتے جی مر جائے گا...

عنایا نے اپنے والد کے سامنے ہاتھ جوڑے...

پاپا انکی فیملی میں بہت محبت ہے سکون ہے...

سب ایک دوسرے کی سانس کے ساتھ سانس لیتے ہیں...

وہ عشق کرتے ایک دوسرے سے...

پاپا مجھے جان سے مار دینا لیکن انکی خوشیوں پہ آنچ نہ آنے دینا...

وہ محبت میں رہنے والے لوگ ہیں ان کو تکلیف مت دیں...

اللہ ناراض ہوگا...

مکافات عمل کا نہیں سنا آپ نے...

عنایا نے بھگیٹی آنکھوں سے اپنے پاپا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

لفظ مکافات عمل پر سلمان یزدانی کی خوف سے دھڑکن بڑھنے لگیں...

کسی کا دل نہیں دکھاتے پایا یہ دولت شہرت سب دنیا میں رہ جانا...
ہمیں تو اپنی اگلی سانس کا بھروسہ نہیں ہے ابھی ہے لگے پل نہ ہو...
تو قیامت کے روز اپنے رب کے سامنے کس منہ سے جائیں گے...
عنایا نے نم آنکھوں سے اپنے والد کی جانب دیکھا...

جنکا پورا وجود خوف سے کچکپا رہا تھا...



یارب اس دفعہ آزمائش سخت مت رکھنا میں برداشت نہیں کر پاؤں گا...
میری ذات ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائے گی....
جب پاکیزہ کہیں نہیں ملی تو پارس نے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر اللہ کے سامنے
گرگڑاتے ہوئے کہا....

یارب اس دفعہ جدائی حصے میں مت لانا میں مر جاؤں گا...

پہلے تیرا سال پھر چار سال اور اب.....

یہ ظلم مت کرنا میرے رب میں بہت گنہگار ہوں لیکن تو رحیم و کریم ہے پلیز رب اسے ملا
دے مجھ سے....

سب کچھ میری آنکھوں سے پوشیدہ ہے تجھ سے تو نہیں....

یارب صرف ایک راستہ دکھا دے اس بار میں اسے ہارنا نہیں چاہتا....

مجھ پر رحم کر میرے رب.....

پارس نے اللہ کے سامنے گر گڑا تے ہوئے کہا... اسی پل اسکے دماغ میں جھماکا ہوا پاکیزہ کے گلے

میں موجود پینڈن جس میں ٹریکر ہے....

دل میں امید جاگنے پر اسکی آنکھیں اور روانی سے بھینگیں لگیں....

یارب تیرا شکر....

پارس نے نم آنکھوں سے کہہ کر جلدی سے اپنا سیل نکالا اور نمبر ڈائل کرنے لگا...



پاپا آپ انکی بیٹی کو نقصان پہنچا رہے ہو جو خود آپکی اکلوتی اولاد کو اپنے گھر کی عزت بنانا

چاہتے...

پاپا وہ گھر جنت ہے محبتوں سے بھرا...

پ پ پلزم مجھے ب بھی وہاں جانا ہے.. م میرا بھی دل کرتا ویسے رشتے ہوں جیسے وہاں
ہیں...

آپ نے اور ماما نے کبھی وقت نہیں دیا لیکن ان لوگوں نے ہمیشہ اپنی بانہیں کھول کر محبت
واری ہے پایا...

پ پلزم پاکیزہ کو واپس بھیج دیں...

میں بھیک مانگتی ہوں آپ سے, بدلے میں میری جان لے لیں بس اسے واپس بھیج دیں...
عنایا سلمان یزدانی کے قدموں میں بیٹھ کر گر گڑائی....

سلمان یزدانی کی آنکھوں سے آنسوؤں ٹوٹ کر گالوں پر بہنے لگے...
اور انہوں نے اپنا کپکپاتا ہاتھ عنایا کے سر پر رکھا
عنایا نے نظریں اٹھا کر امید سے اپنے پایا کی جانب دیکھا...

کیا میرا رب مجھے معاف کرے گا؟؟

میں سچ میں اس دنیا کی دولت میں اندھا ہو گیا تھا اور اس قدر خوبصورت رشتے دیکھ ہی نہیں
پایا...

میں بھول گیا تھا یہ دنیا فانی ہے...

کیا میرا رب مجھے اپنائے گا...؟؟
سلمان یزدانی نے تکلیف سے اپنی آنکھیں بند کر کے آہستہ آہستہ الفاظ ادا کیے...
بتاؤ نہ عنایا کیا مجھ جیسے انسان کو معافی مل جاتی ہے...؟؟
انہوں نے عنایا کو بازو سے پکڑ کر اپنے برابر کھڑا کر کے تکلیف سے پوچھا...
جس پر عنایا کا دل تکلیف سے پھٹنے لگا..

پاپا توبہ کے راستے ہمیشہ کھلے ہیں...
وہ معاف کرنے والا ہے کیونکہ وہ غفور و رحیم ہے...
لیکن حقوق العباد اس وقت تک معاف نہیں ہوتے جب تک بندہ خود نہ معاف کر دے..
اس لیے جب کسی انسان سے زیادتی کی جائے اس سے ہی معافی مانگی جائے...
تاکہ دل سے بوجھ اتر جائے...

اور پھر سچے دل سے اللہ کے سامنے حاضر ہوں تاکہ قلب کو سکون مل سکے...
عنایا نے اپنے والد کے کپکپکاتے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے...

کیا پاکیزہ تمہاری دوست بھی مجھے معاف کر دے گی..؟؟
انہوں نے شرمندگی سے نظریں نیچے جھکاتے ہوئے کہا...

بالکل پایا وہ بہت اچھی ہے صرف محبت بانٹنا جانتی ہے، وہ معاف کرنے والوں میں سے ہے،
اور ویسے بھی اللہ انہیں ہی ہدایت دیتا ہے جنہیں وہ دینا چاہے...
آپکو دینا چاہتا تھا اسلیے آپ سمجھ گئے...
عنایا نے نم آنکھوں سے انکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

سلمان صاحب نے جلدی سے اپنا سیل نکالا تاکہ پاکیزہ کے بارے میں جان کر اسے واپس بھیج
سکیں....

نمبر ڈائل کیا جس پر بیل جانے لگی...
پاس کھڑی عنایا دھڑکتے دل کے ساتھ اپنے والد کو دیکھنے لگی..



وہ کہیں نہیں ہے سمجھ نہیں آ رہا میں کہہ رہا وہ یہاں کہیں نہیں ہے...
پارس نے حلق کے بل غصے سے چیختے ہوئے کہا..

پ پارس انہیں اپنا کام کرنے دو...
اسد نے تکلیف سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا...

اسد جب سب کو کو آئس کریم کھلانے کے بعد گھر لایا تو اسکے دل میں گھبراہٹ سی اٹھنے لگی
اس نے جلدی سے پارس کو کال کی تھی جو وہ اٹھا ہی نہیں رہا تھا لیکن جب اٹھائی تو اسکی
ٹوٹی پھوٹی آواز سن کر اسکی جان لرز نے لگی... اسلیے وہ پارس سے سب حالات جاننے کے بعد
پولیس کے ساتھ اسکی لوکیشن تک پہنچا تھا.... مگر اب اپنے دوست کو ایسا دیکھ کر وہ خود مر رہا
تھا.....

م میرے ساتھ ہی کیوں... جب لگتا ہے اسے پالیا قسمت اسے مجھ سے چھین کر دور لے جاتی
ہے...
وہ یہاں نہیں ہے، کہیں نہیں ہے..
پارس نے بے بسی سے زمین پر بیٹھ کر سسکتے ہوئے کہا....

پارس پلیز خود کو سنبھالو مل جائے گی وہ..
اسد نے اسکے پاس بیٹھ کر تکلیف سے کہا...

اسد اللہ کی قسم اگر اس دفعہ حصے میں دوری آئی تو بدلے میں میری جان جائے گی مرجاؤں گا
میں.. پلیز مجھے لادو.. پلیز کوئی تو لادو...

پارس نے بے بسی سے آنکھیں بند کر اسکی جانب دیکھتے ہوئے تکلیف سے کہا... جبکہ آنکھیں
شدت سے برسنے لگیں....

پارس کے الفاظ سے اسد کے دل میں درد اٹھا اور اس نے آگے بڑھ کر اسے اپنے گلے لگا گیا...

تو فکر نہ کر مل جائے گی پاکیزہ.. سب ٹھیک ہو جائے گا میرے یار...
اسد نے خم آنکھوں سے کہا...

س سر آپ نے صحیح کہا یہاں کوئی بھی نہیں ہے...
انسپیکٹر نے پارس کے غصے سے گھبراتے ہوئے ہاتھ مسلتے کہا...

اسی پل پارس کا سیل بجا سر آپ کے کہے کے مطابق لوکیشن ٹریس کر لی ہے... لیکن...
پارس نے جیسے ہی کال ریسیو کی اس میں سے گونجنے والے الفاظ سن کر اسکے دل کی دھڑکن
تھمی...

لیکن کیا آگے بھی بکواس کرو جلدی...
پارس نے سلگتے ہوئے لہجے میں کہا...

جہاں کی یہ لوکیشن آرہی ہے وہاں دھماکا ہوا ہے نیوز میں خبر آرہی ہے اور لوکیشن اسی جگہ پہ
رکی ہوئی ہے...

پارس کو لگا جیسے کسی نے اچانک سے اسکا وجود آگ میں جھونک دیا ہو....
...Y you s shut up idiot

...How dare you

پارس نے تپے ہوئے لہجے میں چیخ کر کہا...
س سرم میں نے جو دیکھا بتا دیا... ابھی آپکو لوکیشن فارورڈ کر دیتا...
کال سے بے بسی سے بھری آواز گونجی...

اپنی بکواس بند کرو ورنہ تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دوں گا...
پارس نے تپے ہوئے لہجے میں کہا...

کیا ہوا ہے پارس سب ٹھیک ہے...؟؟

اسد جو پاس کھڑا تھا پاس کے اتنے غصے پر اسکی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا...
پاس نے جواب دینے کی بجائے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا...

پ پاس بولو نہ کیا ہوا ہے...
اسد نے پریشانی سے پوچھا...

وہ وہ کہتا ہے پ پاکیزہ ج جس جگہ ہے ادھر دھماکا ہوا ہے....
اسد دیکھو م میری سانسیں چ چل رہیں ہیں ا سے ک کیسے ک کچھ ہو سکتا ہے... وہ وہ ج
جھوٹ ب بول رہا ہے...

پاس نے اسد کی جانب دیکھتے ہوئے ازیت درد بے بسی تکلیف کے ملے جلے تاثرات میں
لڑکھڑاتی آواز میں کہا...



فائق پاکیزہ کدھر ہے.....
سلمان یزدانی کی رعب دار آواز گونجی....

س سر یہاں دھماکا ہوا ہے..... اور ہماری ایک کار اس میں تباہ ہوگئی ہے....

پاکیزہ ٹھیک ہے انہوں نے بے صبری سے پوچھا...
سر وہ اسی کار میں تھی....

کیا بکواس کر رہے ہو؟؟
سلمان یزدانی نے غصے سے کہا اور خوف سے ان کا پورا وجود کپکپانے لگا..

سر وہ اسی گاڑی میں تھی مگر میں نے اسے وہاں سے نکال کر اپنی گاڑی میں ٹرانسفر کر لیا تھا
کیونکہ وہ پوری جنگلی ہے میرے آدمیوں کا کچھ ہی پل میں برا حال کر دیا تھا اس نے... ویسے
بھی آگے پولیس کے قریب سے گزرنا تھا میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا....
فائق نے دانت پیستے ہوئے کہا اور ساتھ سامنے کرسی پر بیٹھے رسیوں کی مدد سے جھکڑے اسکے
وجود کو دیکھنے لگا....

م مطلب وہ زندہ ہے...؟؟

سلمان یزدانی نے خوشی سے پوچھا اور ساتھ عنایا کے سر پر ہاتھ پھیرا جو آنکھوں میں آنسو لیے انہیں ہی دیکھ رہی تھی...

جی سر بالکل زندہ ہے اب بتائیں آپکا اگلا حکم کیا ہے...؟
فائق نے پاکیزہ کے حسن کو اپنی آنکھوں میں سموتے ہوئے پوچھا جبکہ پاکیزہ نے نفرت سے اسکی جانب دیکھا اور اپنا رخ دوسری جانب کر گئی...

اسے جہاں سے اٹھایا وہاں ہی واپس چھوڑ کر آؤ ابھی اسی وقت....
سلمان یزدانی نے روب دار لہجے میں کہا..

واٹ..!! لیکن کیوں.... میں نہیں چھوڑ کر آ رہا ہوں...
فائق نے غصے سے کرسی کو ٹھوکر ماری...

کیونکہ میں کہہ رہا ہوں مجھے کسی قسم کا بدلہ نہیں لینا واپس چھوڑ کر آؤ...
سلمان صاحب نے کرخت لہجے میں کہا...

میں ایسا کچھ نہیں کر رہا وہ اب ہمیشہ میرے پاس رہے گی... اس قدر خوبصورت ہے وہ، میں اسے کہیں جانے نہیں دوں گا...

فائق نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کال بند کر دی....



پاپا بولیں نہ کیا کہا ہے اس نے کیا وہ بھیج رہا ہے پاکیزہ کو واپس؟؟؟
عنایا نے سلمان صاحب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو مسلسل نمبر ڈائل کرنے میں مصروف تھے...

پاپا کچھ بولتے کیوں نہیں ہیں آپ...؟؟
عنایا نے بے چینی سے انکارخ اپنی جانب کر کے پوچھا...

میں نے اسے بولا ہے لیکن فائق نے منع کر دیا ہے میں تب سے اسکا نمبر ملا رہا ہوں جو بند جا رہا ہے اب مجھے خود سمجھ میں نہیں آ رہا میں کیا کروں....
سلمان صاحب نے پریشانی سے کہا...

واٹ...!

کیا مطلب ہے آپ کی بات کا... پاپا پولیس کو انفارم کریں... پاکیزہ کو بچائیں... آپ نے اس بچاری کو کس دلدل میں پھنسا دیا ہے...
عنایا نے روتے ہوئے کہا...

نہیں پولیس کو انفارم نہیں کریں گے بیٹی کا معاملہ ہے اگر یہ خبر میڈیا میں گئی تو بہت بدنامی ہو جائے گی اس کی اور اسکے خاندان کی...
انہوں نے شرمندگی سے نظریں جھکاتے ہوئے کہا...

پاپا کیوں کیا آپ نے یہ سب.....؟؟

اگر اسے کچھ ہوا تو میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی...

یہ جس نمبر پر آپ بات کر رہے تھے اسکی لوکیشن پتہ کروائیں....

عنایا نے نم آنکھوں سے کہا اور خود واپس اپنے کمرے کی جانب بھاگی تاکہ زاویار کو انفارم کر سکے... اور وہ جلد سے جلد وہاں پہنچ سکے....

جبکہ سلمان یزدانی بھی عنایا کی بات سے رضامند ہوتے ہوئے اٹھ کر نمبر ڈائل کرنے لگے...



میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گا تم میرے ساتھ ہی رہو گی... اس سلمان یزدانی کا دماغ خراب ہو گیا ہے....

فائق نے پاکیزہ کے قدموں میں بیٹھ کر اس کے رسی میں بندھے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا.. اور ساتھ ہی اسکے منہ سے پئی اتار دی...

س سلمان یزدانی,, یزدانی کنسرکشن کے مالک؟؟؟

پاکیزہ نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا اور ساتھ ہی اسکے ہاتھ خود سے دور جھٹک دیے...

ہاں وہی ہے کیوں تم جانتی ہو اسے,, ویسے اسی نے تمہیں کڈنیپ کرنے کا حکم دیا تھا لیکن اب اپنے الفاظ سے پلٹ رہا ہے...

فائق نے غصے سے کہا....

جبکہ پاکیزہ کے چہرے سے سایہ سا گزرا...

ع عنایا... وہ زیر لب برہمائی وہ جو تب سے خود کو مضبوط ٹھہرا رہی تھی نا چاہتے ہوئے بھی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر بکھرنے لگے....

شش تم کیوں رو رہی ہو... اتنی خوبصورت آنکھوں سے یہ آنسو بہتے اچھے نہیں لگتے...
فائق نے اسکی آنکھوں سے آنسو چنتے ہوئے کہا...

د دور رہو مجھ سے... اگر مجھے ہاتھ بھی لگایا تو پارس تمہارے اتنے ٹکرے کرے گا کہ تمہاری
سوچ ہے اسلیے دور رہو مجھ سے....

پاکیزہ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا...

پہلے وہ تمہیں ڈھونڈے تو صحیح اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا تمہیں کڈنیپ کس نے
کیا ہے...

فائق نے پسٹل کی نوک اسکے ماتھے پر رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا...
خوف سے پاکیزہ کی آنکھیں پھیلی...

پاکیزہ ہمت کرو خود کیلیے پارس کیلیے اپنی محبت کے لیے تمہیں مضبوط رہنا ہے اگر تم زرا سا بھی
کمزور پڑی تو یہ فائدہ اٹھائیں گے...

کوئی کسی کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا جب تک خدا نہ چاہے...

وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوئی...

امم یہاں کچھ کھانے کو ہے ایکچلی بہت بھوک لگی ہے...؟؟
پاکیزہ نے آس پاس نظریں گھما کر اس خوبصورت سے کمرے کو دیکھتے ہوئے کہا...

فائق جو اسکی آنکھوں میں ڈر دیکھنے کا خواہش مند تھا اسکے یوں سکون سے کہنے پر صدمے سے
پاکیزہ کی جانب دیکھا جو مزے سے اسے ہی دیکھ رہی تھی...

میڈم آپ کڈنیپ ہوئی ہیں کسی فائیو سٹار ہوٹل میں نہیں آئیں...
فائق کے پاس کھڑا دوسرا شخص دانت پیستے ہوئے بولا...

تو کڈنیپ ہوئی ہوں تو اسکا یہ مطلب نہیں بھوک سے مر جاؤں اور یہاں کوئی لیڈی لباس
نہیں ہے کیا... مجھے کپڑے بدلنے ہیں...
پاکیزہ نے اپنے کپڑے گیلے محسوس کر کے کہا...

ان دونوں نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا...

ایک شرط پر تم یہاں سے بھاگنے کی کوشش نہیں کرو گی کیونکہ باقی کی زندگی اب تمہیں
میرے ساتھ ہی گزارنی ہے...
فائق نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

اوکے میں نہیں بھاگو گی... کیونکہ مجھے یقین ہے میرا ہیرو مجھے یہاں سے اڑا لے جائے گا...
پاکیزہ نے یقین سے کہا...

اتنا یقین ہے...؟؟؟؟
فائق نے اسکے گرد سے رسی کھولتے ہوئے پوچھا..

خود سے زیادہ دوپل کیلئے اپنی ذات پر شک کر سکتی ہوں لیکن اس پر نہیں... وہ مجھے تمہاری
آنکھوں کے سامنے سے چرا لے جائے گا...
پاکیزہ نے پارس کو سوچتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجا کر کہا...

اور اگر ایسا نہ ہوا تو... تم اپنی مرضی سے اپنی ذات مجھے سونپ دو گی پارس سے طلاق لو گی اور
آئندہ کی زندگی تم میری سنگت میں گزارو گی..

اسے مکمل طور پر رسیوں سے آزاد کرنے کے بعد وہ پاکیزہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا...

ایسا کبھی نہیں ہوگا صرف ایک گھنٹہ، صرف اور صرف ایک گھنٹہ، اور وہ یہاں موجود ہوگا...
پاکیزہ نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...



تمہارا ایک گھنٹے کا وقت ابھی سٹارٹ ہو گیا ہے تم اس کے ختم ہونے تک پارس سے طلاق
لینے کا اپنا مائنڈ تیار کر لینا... کیونکہ وہ تو یہاں تک پہنچے گا نہیں اور اگر پہنچ بھی گیا تو میں
اسے یہاں سے زندہ جانے نہیں دوں گا...

فائق کے اتنی سفاکیت سے کہے گئے الفاظ پر پاکیزہ کا دل سسک کر رہ گیا...

تم اسے ہاتھ بھی لگانا میں تمہیں جان سے مار دوں گی....

پاکیزہ نے اسے کالر سے پکڑ کر چیختے ہوئے کہا...

پاس کھڑے دوسرے شخص نے پاکیزہ کے سر پر پستل کی نوک رکھ دی...

ہٹاؤ اسکو...

فائق نے پاس کھڑے شخص کو حکم دیا تو وہ جلدی سے گن ہٹا گیا...

مزا آئے گا.... ایک گھنٹہ ہے وہ سامنے کبرڈ ہے اس میں کپڑے ہیں تمہارے لیے... کیونکہ میرا شروع سے ارادہ تمہیں اپنے پاس رکھنے کا تھا تمہاری خوبصورتی پر پہلے ہی دن دل ہار بیٹھا تھا اسلیے شلپنگ بھی کی تمہارے لیے جاؤ بدل لو...

اس نے پاکیزہ کے وجود پر گیلے کپڑو کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا...

تم جہنم میں جاؤ، گھٹیا انسان....

پاکیزہ سلگتے لہجے میں کہہ کر کبرڈ سے کپڑے لے کر واشروم کی جانب بڑھ گئی...



ایک ایک منٹ سر یہ لوکیشن تو چل رہی ہے....

پارس جو زمین پر بیٹھا سسک رہا تھا اچانک سے سیل سے آواز گونجنے پر اسکی دھڑکنیں تھمیں.... اور اس نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسد کی جانب دیکھا... جو اس کے ہاتھ سے سیل پکڑ کر اپنے کان کو لگا چکا تھا...

جلدی بتاؤ کیا لوکیشن آرہی ایسا کرو تم ٹیکسٹ کردو... پارس اٹھو ہمیں نکلنا ہے...
اسد نے پارس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھاتے ہوئے کہا...

انسپیکٹر اگر یہ خبر میڈیا میں گئی تو میں اس قدر تباہی مچاؤں گا کہ تمہاری آنے والی نسلیں تک
سک جائیں گی.... اسلیے خیال رہے... کیونکہ جو وہاں ہے وہ میری عزت ہے اور اگر اس پہ
زرا سا بھی حرف آیا تو....

پارس نے انسپیکٹر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دیا... جس سے انسپیکٹر
صاحب کا پورا وجود کپکپایا...

آپ ف فکر مت کریں یہ خبر باہر نہیں جائے گی... اور ہماری ٹیم بھی آپ کے ساتھ جائے
گی...

انہوں نے پریشانی سے کہا... اور وہ لوگ گاڑیوں کی جانب روانہ ہو گئے...
❄❄❄❄

باہر کا پہرہ سخت کر دو وہ اندر آنہ پائے اور باقی سب کو بھی چوکنا کر دو...
فائق نے سامنے کھڑے شخص کو دیکھتے ہوئے کہا...

سر آپکو نہیں لگتا آپ آگ کے ساتھ کھیل رہے ہیں.. اور شعلہ زیادہ بھڑکا تو آپ جل کے راکھ بھی ہو سکتے...

اس نے پریشانی سے کہا...

میں خود بے بس ہوں دیکھا نہیں کتنی خوبصورت ہے وہ, بس ایک گھنٹہ گزر جائے میں اسے لے کر بہت دور لے جاؤں گا....

فائق نے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا...

ہم لیکن اب سلمان یزدانی بھی ساتھ نہیں ہیں ایک لڑکی کے چکر میں آپ موت کو گلے لگا رہے...

اس نے تنذب کا شکار ہوتے ہوئے کہا...

دیکھا جائے گا تم باہر جا کر پہرہ سخت کر دو... اور کھانا اندر بھیج دینا...

فائق نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو وہ مزید کچھ کہے بغیر کمرے سے نکل گیا...



کیا بلکواس کر رہی ہو عنایا ایسے کیسے کر سکتے ہیں تمہارے پاپا....

زاویار کی فون سے شعلہ برساتی آواز گونجی...

م م مجھے نہیں پتہ شاید پارس نے ان سے کوئی پروجیکٹ چھینا تھا تو اسی کا بدلہ لیا ہے پلیز
زاویار پاکیزہ کو بچالو....

عنایا نے تکلیف سے لرزتی آواز میں کہا...

اگر اس بدلے کی آگ میں میری بہن کو کچھ ہوا نہ تو میں تمہارے بابا کو جان سے مار دوں
گا...

زاویار کی تکلیف سے بھری آواز گونجی اس کے بعد وہ کال بند کر گیا...

یا اللہ پلیز سب ٹھیک کر دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے...

عنایا نے زمین پر بیٹھ کر سسکتے ہوئے اللہ سے التجا کی...

کال اٹھاؤ، اٹھاؤ پارس..

زاویار نے سیل کان سے لگائے ہوئے سیڑھیاں اترتے منہ ہی منہ میں بڑبڑایا...

ہاں زاویار بولو....

پارس کی نم آواز گونجی...

پارس کی درد بھری آواز سن کر زاویار کے دل کو ضرب لگی...

پارس پاکیزہ کو سلمان یزدانی نے کدنیپ کروایا تھا شاید تم نے کوئی پروجیکٹ چھینا تھا اس سے...

زاویار نے لب بھینچتے ہوئے کہا.....

ک کیا...!!!

میں اسے جان سے مار دوں گا...

اس کی زندگی موت سے بدتر بنا دوں گا اگر پاکیزہ کے وجود پر ہلکی سی کھڑوچ بھی آئی تو....

پارس نے سپیڈ تیز کرتے ہوئے سلگتے لہجے میں کہا اور کال بند کر گیا... جبکہ زاویار واپس سے

اسد کا نمبر ڈائل کر کے گاڑی میں بیٹھ گیا....

تم پچھتاؤ گے سلمان یزدانی اگر میری بہن کو کچھ ہوا تو...

وہ زیر لب بڑبڑایا....



اب تو 58 منٹ ہو گئے لیکن تمہارے پاس کا کچھ اتہ پتہ نہیں ہے
پچھ... لگتا ہے وہ نہیں آ پائے گا....
فائق نے پاکیزہ کے گلے پر گن رکھتے ہوئے کہا

وہ آئے گا اور مجھے یہاں سے لے جائے گا تم بس اپنی فکر کرو....
پاکیزہ نے مضبوط لہجے میں کہا جبکہ دل کی دھڑکن ہر منٹ کے ساتھ بڑھتی جا رہی تھی...

اوہ بے بی اب تو یہ آخری منٹ جا رہا ہے... تمہارا یقین چکنا چور ہوگا اور میری جیت ہوگی اور اپنے
کسے کے مطابق تم پاس سے طلاق مانگو گی....
فائق نے اپنے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ سجا کر کہا...

تمہاری بھول ہے....
پاکیزہ نے نفرت سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

آخر 5 سیکنڈ جا رہے....

اس نے پاکیزہ کے سر کا دوپٹہ سرکاتے ہوئے کہا...
جس پر پاکیزہ کے دل میں چبن سی اٹھی.. اور وہ تڑپ کر اس سے دو قدم دور ہوئی اور دوپٹہ اور
مضبوطی سے اپنے گرد لپیٹ گئی...

...Time over

فائق نے خباثت سے پاکیزہ کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے کہا...

دو دور رہو ورنہ تمہیں پارس جان سے مار دے گا...
ابھی پاکیزہ کہہ ہی رہی تھی اسے باہر سے گولیاں چلنے کی آواز آنے لگی.

دیکھا میں نے کہا تھا نہ وہ آجائے گا...

وہ میرا پارس ہے، میرے لیے بنایا گیا ہے ایسے کیسے ہو سکتا میں تکلیف میں ہوں وہ نہ
آئے...

پاکیزہ نے فتح یاب نظروں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے رشک سے کہا...

چلو آ تو گیا ہے مگر زندہ واپس نہیں جائے گا... کیونکہ مجھے اب صرف تم چاہئے ہو...

اس نے پاکیزہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا.... اور اپنے قدم دروازے کی جانب
بڑھائے.....



تم لوگ ان کو سنبھالو میں گھر کے پچھلے حصے سے اندر داخل ہو کر کمرے چیک کرتا ہوں...
پارس نے گھر کے سامنے کافی باڈی گارڈ دیکھ کر آہستگی سے کہا اور اپنے قدم آہستہ آہستہ
آگے بڑھانے لگا...

تم پریشان نہ ہونا میری جان میں تمہیں یہاں سے لے جاؤں گا....
پارس زیر لب بڑبڑایا...

وہ آتو گیا ہے مگر زندہ نہیں جائے گا کیونکہ تم مجھے صرف اب تم چاہیے ہو....
وہ جو باقی کمرے چھان کر اس کمرے میں داخل ہونے لگا تھا اندر سے آتی آواز سن کر اسکا
دماغ گھوم گیا...

اور اس سے پہلے وہ دروازہ توڑتا فائق نے دروازہ کھول دیا....

پارس نے بغیر اسے سمجھنے کا موقع دیے اسکی ناک پر زور سے مکا مارا جہاں سے خون نکلنے لگا اور وہ زمین بوس ہو گیا..

تمہاری جرأت بھی کیسی ہوئی اسے کڈنیپ کرنے کی ہاں...؟؟ میں تمہیں جان سے مار دوں گا...

پارس نے گھٹنے کی مدد سے زمین پر جھک کر اس کے منہ پر ملے برساتے ہوئے کہا...

پ پ پارس... ت تم آگئے.. م میں جانتی تھی تم آؤ گے...
پاکیزہ جو اچانک سے پارس کو دیکھ کر پتھرا گئی تھی ایک دم سے ہوش آنے پر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر لڑکھڑاتی آواز میں بولی...

ہاں میری جان آگیا ہوں... تم ٹھیک ہو... تمہیں کچھ ہوا تو نہیں...؟؟
پارس نے اٹھ کر اسے اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے محبت سے پوچھا...

بولو پاکیزہ کوئی چوٹ تو نہیں آئی تمہیں... اس نے کوئی بد تمیزی تو نہیں کی...؟؟

پارس نے فائق کے پیٹ پر پاؤں مارتے ہوئے پریشانی سے پاکیزہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
پوچھا..

جبکہ پاکیزہ جواب دینے کی بجائے اسکے سینے میں منہ چھپا کر سسکنے لگی...
پ پارس م میں ٹھیک.....

بابا بابا تمہیں اس کے کپڑے بدلے ہوئے دیکھ کر پتہ نہیں چل رہا کس قدر حسین لمحے گزارے
ہیں اس نے میرے ساتھ...
فائق نے پاکیزہ کی بات کو کاٹتے ہوئے اپنے ہونٹ سے خون صاف کرتے معنی خیز لہجے میں
کہا...

جبکہ پاکیزہ نے صدمے سے اسکی جانب دیکھا جو لہو ٹپکتی آنکھوں سے فائق کی جانب دیکھ رہا تھا
اس نے پارس کی شرٹ پر اپنی گرفت سخت کردی...

کیا بکواس کی ہے؟؟؟

پارس نے اسکے سینے پر جوتے کا دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا....

تکلیف سے فائق کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں...

ک کیوں تمہیں نظر نہیں آ رہا وہ جس لباس میں یہاں آئی تھی اب وہ اس میں موجود نہیں ہے... اور ساتھ یہ بھی تو دیکھو اس کے وجود پر ایک کھڑوچ بھی نہیں ہے ورنہ جہنمیں کڈٹیپ کیا جائے انکے ساتھ یہ سلوک تو نہیں ہوتا.... فائق نے خباثت سے ہنستے ہوئے کہا...

پاکیزہ کو لگا کسی نے زندگی واپس لٹا کر اچانک سے چھین لی ہو...

پارس نے ایک نظر پاکیزہ کو سر تا پاؤں دیکھا جو اب بلیک کلر میں نہیں بلکہ سفید رنگ کے سوٹ میں ملبوس تھی...

پارس کی آنکھوں میں بے یقینی اور پھر ویرانی دیکھ کر اسکا دل پھٹنے لگا...

یا اللہ کیا یہ اس گناہ کی سزا ہے جو میں نے کیا تھا میں نے بھی تو کردار کشی کی تھی... کیا یہ مکافات عمل ہے....

پاکیزہ نے پارس کی شرٹ پر مزید گرفت سخت کر کے اپنے رب سے دل میں کہا...

میں تمہاری زبان کاٹ کر کتوں کو کھلا دوں گا اگر ایک بھی اور گھٹیا الفاظ استعمال کیا... یقین
کرو تمہارے اتنے ٹکرے کروں گا کہ تمہاری روح بھی کانپ جائے گی...
پارس نے اسکی بات کا مفہوم سمجھ کر اسکے سینے پر زور سے پاؤں مارتے ہوئے کہا...

تم خدا کا خوف کرو کیوں کر رہے ہو تم میرے ساتھ ایسا... کیا اس رب سے ڈر نہیں لگ
رہا...

تم جانتے ہو تم نے مجھے ہاتھ تک نہیں لگایا اور رہی کپڑوں کے بدلنے کی بات... تو پارس میں
بھگی ہوئی تھی میرے کپڑے میرے وجود سے چپکے ہوئے تھے م م میں صرف اس کے
سامنے ان کمفرٹبل تھی اسلیے....

شش.... چپ ہو جاؤ... پاکیزہ کے الفاظ مکمل ہونے سے پہلے پارس نے اسے ٹوکتے ہوئے
کہا...

پ پارس جو غلطی میں نے کی تھی پلیز تم مت کرنا... پلیز پارس مجھ پر یقین کرو... اس نے مجھے ہاتھ تک نہیں لگایا..

...I promise

پاکیزہ نے واپس سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں بھر کر گرگڑاتے ہوئے کہا...

مجھے یقین ہے میری جان....

تمہارے وجود کی مہک بتا رہی تم پاک ہو اور ویسے بھی اگر یقین نہ ہوتا تو اب تک میں سامنے پڑے اس شخص کو جان سے مار چکا ہوتا یوں زندہ نہ ہوتا یہ...
پارس نے پاکیزہ کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے یقین سے کہا.. جس سے پاکیزہ کے دل میں اطمینان اترنے لگا...

تمہیں تو میں جان سے مار دوں گا... تمہاری ہمت کیسے ہوئی اتنی واہیات بات کرنے کی.....
پاکیزہ کو سائیڈ پر کر کے فائق کو کالر سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا...
اور دوپنچ زور سے اسکے منہ پر مارے...

ن نہیں پارس تم ایسا کچھ نہیں کرو گے...

میں تمہیں کرنے نہیں دوں گی...

اس گھٹیا شخص کے خون سے میں تمہیں تمہارے ہاتھ ناپاک نہیں کرنے دوں گی...
پاکیزہ نے پارس کا بازو پکڑ کر اسے فائق سے دور کرتے ہوئے کہا جو فائق کو ایک کے بعد ایک
بچ مار رہا تھا...

اتنی دیر میں انسپکٹر اسد کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا جہاں فائق زمین پر خون میں لت پت
بے حال لیٹا ہوا تھا...

تم لوگ ٹھیک ہو...
اسد نے پریشانی سے ان دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

ہاں ہم ٹھیک ہیں تم بتاؤ باہر سب سنبھال لیا...

ہاں سر سب انڈر کنٹرول ہے ان کے 10 آدمیو کو گرفتار کر لیا ہے جبکہ تین کی ہلاکت ہوگئی
ہے...

انسپکٹر نے ادب سے کہا...

ان کو باتوں میں مصروف دیکھ کر فائق نے دروازے کے پاس پڑی اپنی پسٹل ہاتھ میں اٹھا کر کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر ایک فائر ہوا میں کیا...
جس سے ان لوگوں کا دیہان اسکی جانب گیا...

دیکھو یہ گن ادھر دو ورنہ تمہیں یہاں ہی گولی مار دوں گا میں... انسپیکٹر نے اپنی پسٹل کا رخ اسکی جانب کرتے ہوئے کہا...

اوکے تم مجھ پر چلاؤ میں بھی اسکا ٹریگر دبا دوں گا...
فائق نے پسٹل کا رخ پاکیزہ کی جانب کرتے ہوئے سکون سے کہا...

جس سے پاکیزہ کا پورا وجود کپکپایا...

مجھے کیا حاصل ہوا اس سب سے... سلمان یزدانی نے کڈنیپنگ کروائی پھر وہ مکر گیا...
میں نے سوچا چلو پاکیزہ مل گئی آخر ہے بھی خوبصورت تو اپنا بنا لوں گا....

Classic Urdu Material

میں تمہیں جان سے مار دوں گا اگر تم نے میری بیوی کے بارے میں ایک لفظ مزید کہا تو...
پارس نے غصے سے اسکی جانب قدم بڑھانے لگا..

لیکن پاکیزہ نے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کیا اور خود اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی...

دیکھو اپنی بکواس بند کرو اور خود کو پولیس کے حوالے کر دو...

اسد نے غصے سے کہا...

او کے پاکیزہ اگر تم میری نہیں تو پھر پارس کے قابل بھی نہیں چھوڑوں گا....
یہ کہتے ہی اس نے پاکیزہ کے دل کے مقام پر نشانہ رکھ کر ٹریگر دبا دیا....



پارس

پارس

پارس

پاکیزہ نے حلق کے بل چیخا....

....Hey you, i will kill you

اسد نے آگے بڑھ کر اسکا کالر پکڑا انسپیکٹر نے بھی گولی چلا دی جس سے فائق زمین بوس ہو گیا...

اسد نے جیسے ہی پلٹ کر پیچھے دیکھا اسے لگا کسی نے اسے زندہ زمین میں دفنا دیا ہو...

پارس پاکیزہ...

وہ زیر لب بڑبڑایا..

احمد تم ابھی ڈیوٹی میں ہو جلدی سے ایمر جینسی آپریشن وارڈ تیار کرو پارس کو گولی لگی ہے اور پاکیزہ بھی فینٹ ہو گئی ہے...

احمد کے کال ریسپو کرتے ہی اسد جلدی سے بولا ساتھ ہی ایک نظر زاویار کی طرف دیکھا جس نے گاڑی کی سپیڈ مزید تیز کر دی تھی...

ک کیا مطلب ہے گولی لگی ہے...

احمد کی بوکھلائی آواز گونجی...

وہ سب آکر بتاتا ابھی جو کہا ہے وہ کرو ہم بس 5 منٹ میں وہاں ہوں گے..
اسد نے سرد مہری سے کہہ کر کال بند کر دی اور ساتھ ایک نظر پارس پر ڈالی...

تمہیں کچھ نہیں ہوگا میں اپنی سانسیں دے کر بھی تمہیں بچا لوں گا....
تمہیں زندہ رہنا ہوگا ورنہ سلمان یزدانی کی زندگی کا ہر دن جہنم بنا دوں گا...
اسد نے پارس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے نم آنکھوں سے کہا....
اور ٹھیک پانچ منٹ بعد وہ ہاسپٹل کے سامنے موجود تھے...
جہاں احمد کچھ نرسوں کے ہمراہ سٹریچر لیے موجود تھا...

میں ابھی یہ ہاتھ الگ کر رہا لیکن آئی پرامس بہت جلد یہ پھر دونوں ساتھ ہوں گے...
اسد نے پارس کے ہاتھ سے پاکیزہ کا ہاتھ نکالتے ہوئے کہا جو بیہوشی کی حالت میں بھی ایک
دوسرے کو تھامے ہوئے تھے...

زاویار نے جلدی سے سیٹ سے اتر کر پاکیزہ کو اپنی بانہوں میں بھرا...
جبکہ احمد نے اسد کا ساتھ دیتے ہوئے پارس کو سٹریچر پر لٹایا...

او مائی گاڈ اسکی نبض بہت آہستہ چل رہی ہے گولی غلط جگہ لگ گئی ہے...
جلدی کرو اسے ایمر جنسی روم میں لے چلو اسکا آپریشن میں خود کروں گا....
احمد نے سرخ ہوتی آنکھوں سے کہا اور وہ جلدی سے لے کر اسی ایمر جنسی روم میں داخل ہو گیا
جہاں آپریشن کی تیاری مکمل تھی...

بہت خون بہہ چکا ہے سسٹر جلدی سے خون کا انتظام کرو...
احمد نے پریشانی سے کہا...

م میرا اور پارس کا بلڈ گروپ ایک جیسا ہے میرا خون لے لو لیکن اسے کچھ نہیں ہونا چاہیئے...
اسد نے جلدی سے کہا...

اوکے سسٹر بلڈ دونوں کا چیک کرنے کے بعد جلدی سے لیں...

احمد سب ٹھیک ہو جائے گا نہ..؟؟

زاویار نے درد بھری آواز میں کہا وہ ابھی پاکیزہ کو ساتھ والے روم میں لٹا کر آ رہا تھا جہاں ڈاکٹر اسکا معائنہ کرنے لگے تھے...

ہاں بس اللہ سے دعا کرو...

وہ جلدی سے کہتا دروازہ بند کر کے پارس کی جانب بڑھ گیا جہاں اب اسکا وجود مشینوں میں جھکڑا ہوا تھا...



ز زاویار س سب ٹھیک ہے پاکیزہ اور پارس دونوں ٹھیک ہیں....؟؟
عنایا نے زاویار کے کال ریسپو کرتے ہی بے صبری سے پوچھا...

نہیں عنایا کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے پارس کو گولی لگی اور پاکیزہ بے ہوش ہو اور اسکے منہ سے بار بار بس پارس کا نام نکل رہا ہے....

اور جانتی ہو میں اس وقت خود کو کتنا لاچار اور بے بس محسوس کر رہا ہوں...

اور یہ سب کس کی وجہ سے ہے تمہارے بابا کی وجہ سے....

کیا ملا انہیں... پیسے مل گئے..؟؟

ان سے پوچھو دوسروں کی زندگی تباہ کر کے سکون ملا انہیں...؟؟

زاویار نے چبتے ہوئے لہجے میں کہا جبکہ اسکی آنکھیں نا چاہتے ہوئے بھی بھینگنیں لگیں...

ز زاویار س سوری....

عنایا نے شدت سے روتے ہوئے کہا...

لیکن وہ بغیر مزید کچھ کہے کال بند کر گیا...

پاپا یہ کیا کر دیا آپ نے.... کیوں کیا...
عنایا نے اپنے پاپا کے قریب جا کر سسکتے ہوئے کہا...

م مجھے معاف کر دو...

انہوں نے کپکپاتا ہوا اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھتے ہوئے کہا..

ہمیں ہاسپٹل جانا چاہیے انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا...

انہوں نے عنایا کے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے بے بسی سے کہا...

عنایا نے ہاں میں سر ہلایا تو وہ دونوں ہاسپٹل کی جانب بڑھ گئے...



زاویار جو اپنا سر ہاتھوں میں تھامے انتہائی تکلیف سے گزر رہا تھا...

اچانک سے کافی زیادہ شور سن کر جیسے ہی اس نے سر اٹھایا تو سامنے اپنے اور پارس کے گھر والوں کو تکلیف میں بے حال اپنی جانب بڑھتے دیکھ کر اسکی دل کی دھڑکن بڑھنے لگی..

ک کیسے میں پوچھتا ہوں کیسے گولی لگی میرے بیٹے کو....

ضیاء صاحب کی غصے سے آواز لرکھڑائی جبکہ حسن صاحب نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر انکو حوصلہ دینے کی کوشش کی جبکہ تکلیف اور غصے سے انکی اپنی آنکھیں بھی سرخ ہو رہی تھیں...

ی یہاں بیٹھیں پلیز م میں سب بتاتا ہوں...

زاویار نے انہیں کندھوں سے پکڑ کر کرسی پر بٹھایا... پھر سب کے چہروں کی جانب دیکھا جہاں آنسوؤں لڑیوں کی شکل میں چہرے پر بہہ رہے تھے اسکا دل تکلیف سے پھٹنے لگا...

بولو کیا ہوا ہے... میرا بیٹا ٹھیک ہے کچھ بولو زاویار...

اور پاکیزہ...؟؟
کچھ بولو گے...
سدرہ بیگم نے چیختے ہوئے کہا...

وہ پارس کا آپریشن چل رہا ہے..
زاویار نے لائٹ کی طرف اشارہ کیا جو کمرے کے باہر چل رہی تھی...
اور پاکیزہ پارس کے یوں گولی لگنے پر فینٹ ہو گئی تھی جو اس روم میں ہے..
زاویار نے پاکیزہ کے کمرے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا...

سدرہ اور ملیحہ بیگم دل تھام کر رہ گئیں...
ماہ رخ، مہوش اور پریحا پتھرائی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھنے لگیں...

میں کہتا ہوں کس نے کیا یہ سب، کس نے...؟؟
حسن صاحب نے سلگتے ہوئے لہجے میں کہا...

پھر زاویار آہستہ آہستہ انہیں ساری بات بتانے لگا...

غصے، تکلیف اور بے بسی سے سب کی آنکھیں بھینگے لگیں...

میں جان سے مار دوں گا اس گھٹیا انسان کو...

اسکی ہمت بھی کیسے ہوئی میرے خاندان کو اس نظر سے دیکھنے کی...

ضیاء صاحب نے کرسی سے اٹھتے ہوئے انتہائی سرد مہری سے کہا تبھی انکی نظر سامنے سے

سلمان یزدانی اور عنایا پر پڑی...

وہ انتہائی غصے سے انکی جانب بڑھے اور ایک پیچ سلمان کے منہ پر دے مارا...

پلیز یہاں شور مت کریں اندر پیشنٹ ہیں...

ایک ڈاکٹر نے باہر نکل کر کہا...

حسن نے سلگتی نظروں سے سلمان کو دیکھا اور ضیاء کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر انہیں دور لے

جانے لگا...

بھائی ہمارے بچے تکلیف میں ہیں ان کیلئے اللہ سے دعا مانگنی چاہئے ہمیں... یہ سب ہم بعد

میں دیکھ لیں گے.

حسن صاحب نے سرخ ہوتی آنکھوں سے ضیاء کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

جس پر وہ صرف تکلیف سے حسن کی جانب دیکھ کر رہ گئے...

اگر میرے بیٹے اور بہو کو کچھ ہوا تو میں بزنس کی دنیا میں کیا، تمہاری ذاتی زندگی تباہ و برباد کر کے رکھ دوں گا...

وہ سلگتے ہوئے لہجے میں کہہ کر حسن کے ہمراہ سائیڈ پر ہو گئے...



اگر میرے بچوں کو کچھ ہوا تو یقین کریں میں اپنے ہاتھوں سے آپکو گولی مار دوں گی...
سدرہ بیگم نے تکلیف سے آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے ایک ایک لفظ کر کہا جبکہ آنسو لڑیوں کی شکل میں گالوں پر بہنے لگے..

ماہ رخ اور مہوش نے اپنی ماما کو اپنے سینے میں بھینچ لیا..

م ماما بھائی ٹھیک ہو جائیں گے...

ماہ رخ نے بے بسی سے روتے ہوئے کہا...

ماما آپ چپ کیوں ہیں،، کچھ بولیں پلیز....

پرہیچا نے اپنی ماں کا ماتھا چومتے ہوئے سسکتے کہا...

م میں بس یہ سوچ رہی کیا لوگ اتنے بھی سفاک اور پستہ دل ہوتے ہیں کہ آپ سے آپکی خوشیاں چھین لیں...

ملیہ بیگم نے سلمان یزدانی کی جانب دیکھتے ہوئے لرزتی آواز میں کہا جہاں عنایا انکے لبوں سے خون صاف کر رہی تھی...

اما...

یہ اللہ کی آزمائش ہے بس

ہم انسان بے بس ہیں... وہ بس آزماتا ہے..

اور آزمائش کسی بھی طریقے سے ہو سکتی ہے.. پلیر اللہ سے دعا کریں...

پرہیچا نے اپنی اما کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا...



آپکو زرا بھی احساس ہے آپ نے کیا کیا ہے؟؟

زاویار جو اپنی ماما کے قریب ہی کھڑا تھا اس نے تلخی سے سلمان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اپنے قدم انکی جانب غصے سے بڑھائے...

اس سے پہلے وہ انکا گرمیابان پکڑ لیتا عنایا جلدی سے سلمان یزدانی کے سامنے آکر اسکے ہاتھ تھام گئی...

پ پلیر ایسا کچھ مت کرنا ج جو تمہاری تربیت کا حصہ نہیں ہے....
عنایا نے غم آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے التجائیہ کہا..

افسوس ہو رہا ہے مجھے تم اس جیسے کم ظرف انسان کی بیٹی ہو...
زاویار نے سرخ ہوتی آنکھوں سے سلمان یزدانی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو تکلیف سے اپنی آنکھیں بند کر گئے...

زاویار....

عنایا نے تکلیف سے تنبیہ کی جبکہ آنکھیں روانی سے مہنے لگیں...

ویسے کتنی عجیب بات ہے مسٹر یزدانی صاحب میں کل آپکی بیٹی کو اپنے گھر کی عزت بنانے کیلئے آنے والی تھی اور آپ نے میری بیٹی کے ساتھ کیا کیا...؟؟
بلیچ بیگم نے بے بسی سے انکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...جبکہ ان کے منہ سے الفاظ نکلنے سے انکاری ہونے لگے اور شرمندگی سے نظریں جھکا گئے...

نہیں ماما میں اس قسم کے سفاک انسان کی بیٹی کے ساتھ شادی کبھی نہیں کروں گا...
پاس کھڑے زاویار نے سلگتے ہوئے لہجے میں کہا...
جبکہ سامنے کھڑی عنایا کا دل ریزہ ریزہ ہو کر بکھرنے لگا...

اور آخری بات اگر اندر پڑے اس وجود کی سانسیں تھمیں میں زندگی کا ہر دن آپ لوگوں کیلئے موت سے بھی بدتر بنا دوں گا... اسلیے اسکی زندگی کی دعا کریں....

اس نے آپریشن تھیٹر کی جانب اشارہ کر کے ایک ایک لفظ پر زور دیا اور دوسری جانب بڑھ گیا...



پارس....

پارس...

پاکیزہ نے ہوش میں آتے ہی چیخا...

ایک منٹ آپ لیٹ جائیں آپکو ریسٹ کی ضرورت ہے....

ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر اسے لٹانا چاہا...

دور دور رہو...

پارس

پارس...

پاکیزہ نے حلق کے بل چیخا اور ساتھ ہی اپنے ہاتھ سے ڈپ کھینچ کر اتار دی اور بیڈ سے نیچے اتر گئی...

میڈم آپکو آرام کی ضرورت ہے...

ڈاکٹر منمنایا....

میں نے کہا پارس کدھر ہے... وہ ٹھیک ہے...

پاکیزہ نے سرخ ہوتی آنکھوں سے ڈاکٹر کی جانب دیکھا... جب کوئی جواب نہیں آیا تو وہ باہر کی جانب بھاگی... ڈاکٹر بھی اسکے پیچھے بھاگا...

پارس...

وہ جو سب باہر بیٹھے ان دونوں کی خیریت کیلئے دعا گو تھے اچانک سے پاکیزہ کے چیخنے کی آواز سن کر اسکی جانب متوجہ ہوئے..

جو سرتا پاؤں انہیں ٹوٹی بکھری ہوئی لگی...

ملیمہ نے جلدی سے آگے بڑھ کر اپنی بیٹی کو اپنے سینے میں چھپا لیا...

باقی سب بھی جلدی سے اسکے قریب آگئے...

ماما پارس...

پاکیزہ کی ٹوٹی پھوٹی آواز گونجی..

وہ ٹھیک ہو جائے گا بیٹا...

حسن صاحب نے اسکے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا..

جبکہ آس پاس سب کی آنکھیں اشک بار ہونے لگیں...

مجھے وہ چاہئے ماما...

م میرے س سامنے اسے گولی ل لگی..

آپ ک کو پتہ ہے وہ گولی م مجھے لگنی تھی لیکن وہ آگے آگیا...

اس نے کیوں ک کیا..؟؟

م ماما مجھے وہ چاہیے اللہ کو بولو پلیز اسے ن نہ چھینے م مجھ سے... ورنہ پھر م مجھے بھی لے جائیں

اپنے پاس...

پاکیزہ نے ملیحہ کے گرد اپنی گرفت مزید سخت کرتے ہوئے کہا... جس پر سب کی آنکھیں شدت

سے بھگنے لگیں...

جبکہ عنایا نے زخمی نظروں سے اپنے والد کی جانب دیکھا جن کی آنکھوں میں بھی آنسو موجود

تھے...

وہ ٹھیک ہو جائے گا... فکر مت کرو بیٹا..

ضیاء صاحب نے نم آنکھوں سے اس کے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا...



ک کیسا ہے میرا بیٹا اب...

اسی پل احمد کے باہر آنے پر سدرہ بیگم نے اسکی جانب بڑھتے ہوئے بے صبری سے پوچھا...
جبکی باقی سب بھی امید سے اسکی جانب دیکھنے لگے..

احمد تم کچھ بول کیوں نہیں رہے ہو... پارس ٹھیک ہے نہ بولو....
پاکیزہ نے اپنی ماما سے دور ہو کر تکلیف سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا..

شکر ہے گولی دل سے تھوڑا سا فاصلے پر لگی وہ نکال دی ہے اور بے شک آپریشن کامیاب ہوا
ہے...

بس لگے چوبیس گھنٹے مشکل ہیں بس آپ پارس کے ہوش میں آنے کی دعا کریں...

احمد نے ہاتھوں سے گلاوز اتارتے ہوئے امید سے سب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

سب کی چہرے پر مسکراہٹ بکھری...

ضیاء صاحب نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگا لیا..

احمد نے ایک نظر ماہ رخ کو دیکھا جو نم آنکھوں سے اسکی جانب ہی دیکھ ہی تھی...

سب ٹھیک ہو جائے گا... وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں بولا...
ماہ رخ کی نہ چاہتے ہوئے بھی دل کی دھڑکن بڑھی اور وہ پلکیں جھکائی...

م مجھے پارس کو دیکھنا ہے...

پاکیزہ کی درد بھری آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی جس سے احمد ضیاء صاحب سے الگ ہو کر
اسکی جانب متوجہ ہوا...

نہیں.. ابھی نہیں...

پلیز مجھے دیکھنے دو م میں کچھ نہیں کروں گی بس ایک نظر دیکھوں گی.. پلیز...
پاکیزہ نے لرزتی آواز میں کہا...

اوکے لیکن دور سے.. ابھی اسکی حالت بہت نازک ہے...
احمد نے ہار مانتے ہوئے کہا...

اور آپ لوگ بھی گھر جائیں میں یہاں ہی ہوں...

اس نے سب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو انتہائی ٹوٹے پھوٹے لگ رہے تھے...

نہیں ہم یہاں ہی رہیں گے...

سب نے یک زبان میں کہا...

وہ پریشانی سے سب کی جانب دیکھتا پارس کی رپورٹس دیکھنے آگے بڑھ گیا...



پاکیزہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ دروازہ کھول کر اپنے قدم اندر کی جانب بڑھائے لیکن پارس کے وجود کو مشینوں کے درمیان دیکھ کر اسکا دل ازیت سے پھٹنے لگا...

اور آنکھیں بھیگنیں لگیں.. وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی بالکل اسکے قریب جا کھڑی ہوئی...

پ پارس ت تمہیں ٹھیک ہونا ہوگا... اپنے لیے، فیملی کیلئے اور میرے لیے..

اب اور نہیں....

پاکیزہ نے نم آنکھوں سے اسکے چہرے کو اپنی نظروں کے راستے دل میں اتارتے ہوئے کہا

مجھے واپس سے ان خوبصورت سمندر سے گہری آنکھوں میں ڈوبنا ہے ان میں اپنے لیے پاگل پن دیکھنا ہے...

پاکیزہ نے برستی آنکھوں سے نیچے جھک کر اسکی آنکھوں کو باری باری چومتے ہوئے کہا...

پ پارس م مجھے یہ تمہارے ڈمپل محسوس کرنے میں جانتے ہو یہ اس قدر خوبصورت ہیں کہ
میں ساری زندگی بس انہیں ہی دیکھتی گزار دوں...
اس نے بھیگیں لہجے میں کہہ کر باری باری اس کے گالوں کو اپنے لبوں سے چھوا...

پلیز پارس مجھے تم چاہئے ہو سرتا پاؤں...
پلیز آنکھیں کھولو اور دیکھو میری طرف... بہت تکلیف ہو رہی ہے..
تم اتنے پاس ہو لیکن مجھے دیکھ ہی نہیں رہے ہو...

پاکیزہ نے پھوٹ پھوٹ کے روتے ہوئے کہا...

یا اللہ تو رحم کرنے والوں میں سے ہے...
اور تو اتنا ہی آزماتا ہے جتنی کسی میں سکت ہو..
اور جو یہ سامنے وجود پڑا ہے اسے کھونے کی طاقت مجھ میں نہیں ہے..
میں بہت کمزور اور بے بس ہوں اس کے معاملے میں..
مجھ پر رحم کر اور اسے مجھے لٹا دے..

مجھ پر رحم کر میرے مولا

مجھ پر رحم کر...

پاکیزہ نے دل ہی دل میں اپنے رب سے گڑ گڑاتے ہوئے کہا...

میڈم اب آپ کو باہر جانا ہوگا مجھے ایک بار انہیں دیکھنا ہے...

ایک نرس نے کمرے میں داخل ہو کر کہا..

م میں نہیں جاؤں گی...

پاکیزہ نے لرزتی آواز میں کہا..

پلیز پاکیزہ ایسے نہ کرو... اللہ سے دعا کرو سب ٹھیک ہو جائے گا... اسے اپنا کام کرنے دو...

احمد نے پاکیزہ کا ہاتھ پکڑ کر باہر لاتے ہوئے بے بسی سے کہا...

وہ ٹھیک ہو جائے گا نہ...

ہاں بالکل...

احمد نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اپنے قدم واپس سے اندر کی جانب بڑھا گیا...



م مجھے معاف کر دو پلیز...

عنایا نے پاکیزہ کے سامنے آکر ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا...

پاکیزہ نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا...
عنایا کو لگا کسی نے اسکا دل بے دردی سے مسل دیا ہو...

پاکیزہ آگے بڑھی اور اسے اپنے سینے سے لگا کر شدت سے رودی...

عنایا کو پہلے تو شاک لگا مگر پھر وہ بھی جلدی سے اسکے گرد اپنی گرفت سخت کر گئی..

ک کیا تم مجھ سے کافی ناراض ہو..؟؟

عنایا نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

نہیں م میں تم سے کیوں ناراض ہوں گی.. اس میں تمہارا کیا قصور ہے,, میں جانتی ہوں ت تم
مجھ سے بہت محبت کرتی ہو...
یہ تو میرے رب کی آزمائش ہے...
اس نے مجھے اس میں ڈالا ہے وہ ہی مجھے اس میں سے نکالے گا بھی...
پاکیزہ نے روتے ہوئے کہا...

م مطلب جو میرے پاپا نے کیا وہ سب...

شش عنایا ان کے کیے کی سزا تمہیں کیوں دوں..
تم میری دوست ہو اور مجھے جان سے بھی عزیز ہو...
بس پلیز اس رب سے میرے حق میں درخواست کر دو نہ کہ وہ مجھ پر رحم کر کے اسے لٹا
دے...

پاکیزہ نے ازیت سے عنایا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا..

پاکیزہ پارس ٹھیک ہو جائے گا احمد نے بولا ہے آپریشن کامیاب گیا ہے.. انشاء اللہ پارس کو 24 گھنٹے مکمل ہونے سے پہلے ہوش آجائے گا...

عنایا نے اسے سینے سے لگائے ہوئے واش روم کی جانب لے جاتے ہوئے کہا...

آمین...

ہم کہاں جا رہے ہیں....

پاکیزہ نے الجھن سے پوچھا..

وضو کر کے اس ر ب سے التجا کرنے...

عنایا نے نم آنکھوں سے اسکی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے کہا....



اسد...

پریتا نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا جو جانے تکلیف کے کونسے مراحل سے گزر رہا تھا....

سر آپکا کافی خون لیا ہے آپ کچھ فروٹس کھا لیں...

ایک نرس نے اسکی جانب فروٹس کی ٹرے بڑھاتے ہوئے کہا...

اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے..

خون تو کچھ بھی نہیں...

اگر میں مرنے کے بھی قریب ہوں اور کوئی کہے آخری کچھ سانسیں ابھی باقی ہیں تم جی سکتے ہو تو وہ بھی میں اپنے جگر کو دے کر اپنے سامنے زندہ کھڑا کر دوں اور خود موت کو گلے لگا لوں...

اسد نے نم آنکھوں سے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپاتے ہوئے کہا...

پرتیحا نے اسکے کندھے پر اپنے ہاتھ کا دباؤ مزید بڑھایا... جبکہ نرس بھی تکلیف سے اسے دیکھتی فروٹس وہاں رکھ کر چلے گئی..

س سب ٹھیک ہو جائے گا احمد بھائی نے بولا ہے آپریشن کامیاب ہوا ہے... پرتیحا نے نم آنکھوں سے اسکا سر خود کے سینے سے لگاتے ہوئے کہا...

م میرے پاس وہی ہے پرتیحا، میری فیملی سب کچھ...

ابھی تو میں نے اس سے اپنے کیے کی معافی بھی نہیں مانگی...
اسد نے بے بسی سے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا...

سب ٹھیک ہو جائے گا اسد.. اللہ پر بھروسہ رکھو...
پرتحانے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے نم لہجے میں کہا...

لیکن وہ خاموشی سے اسکے گرد اپنی گرفت مزید سخت کر گیا...

اتنا وقت ہو گیا ہے اسے ہوش کیوں نہیں آ رہا...
کیوں نہیں آ رہا...؟؟
پاکیزہ نے چیختے ہوئے کہا...

شش... یہ ہاسپٹل ہے آجائے گا پاکیزہ.... اللہ پر بھروسہ رکھو...
عنایا نے اسکا ہاتھ پکڑ کر نم لہجے میں کہا...

کیوں نہیں آ رہا یار..

کیوں...

پاکیزہ نے بے بسی سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

اسے بولوم مجھے اسکی ضرورت ہے...

وہ ضروری ہے زندہ رہنے کیلئے...

اسے سمجھ کیوں نہیں آرہی....

جان بوجھ کر رہا ہے... اسے ہمیشہ ہی مزہ آتا ہے مجھے ایسے تڑپتے دیکھ کر...

پاکیزہ نے سسکتے ہوئے کہا...

عنایا جلدی سے آگے بڑھ کر اسے اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا...

پاکیزہ م....

پارس بھائی کو ہوش آگیا ہے... اور سب بڑے وہاں موجود ہیں...

اس سے پہلے عنایا کچھ کہتی پرتحا نے آکر کہا...

جبکہ خوشی سے پاکیزہ کا وجود پتھرایا اور وہ بے یقینی سے پرتحا کی جانب دیکھنے لگی...

ماشاء اللہ کہا تھا نہ پاکیزہ....

عنایا نے جلدی سے پاکیزہ کو گلے لگا کر اسکا ماتھا محبت سے چومتے ہوئے کہا...

پاکیزہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا اور آنکھیں روانی سے بھینگنے لگیں...

چلیں اب وہاں...

پرتحا نے قریب آکر پاکیزہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا...

نہیں پہلے اس رب کا شکر یہ ادا کر لوں جس نے پھر سے اسے میری جانب لٹایا ہے....

پاکیزہ نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے کہا...

اور جلدی سے نوافل ادا کرنے کیلئے آگے بڑھ گئی...

جبکہ پیچھے عنایا اور پرتحا نم آنکھوں سے مسکرا دیں....

زاویار بھی وہاں ہے؟؟

عنایا نے لب چباتے ہوئے پوچھا....

نہیں بھائی کو ابھی نہیں پتہ وہ گارڈن کی طرف ہیں میں جاتی ہوں وہاں...

نہیں میں جاؤں کیا...؟؟

عنایا نے التجائیہ کہا...

جی ضرور جائیں...

پرتھا نے اسکا ہاتھ دباتے ہوئے کہا...

عنایا جلدی سے زاویار کی جانب بڑھ گئی جبکہ پرتھا واپس روم کی جانب....



ٹھیک ہے...

جلدی بول ٹھیک ہے...؟؟

اسد نے بے صبری سے اسکے قریب جاکر پوچھا جبکہ باقی پاس کھڑے سب بڑے اسکی اس

بے قراری پر مسکرا دیے...

ہاں ٹھیک ہوں بس تم یہ تکیہ سیٹ کرو مجھے اوپر ہو کر بیٹھنا ہے...

پارس نے بیٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا...

نہیں ابھی تمہیں آرام کی ضرورت ہے...
سدرہ بیگم نے تڑپ کر کہا...

اما ٹھیک ہوں پریشان نہ ہوں...

...I promise

پارس نے ایک نظر ملیح بیگم حسن صاحب ضیاء ماہ رخ اور مہوش کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو
آنکھوں میں آنسو لیے اسے ہی دیکھ رہے تھی...

..Come on papa and khalu

...I'm your strong son

ایسے آپکی آنکھوں میں آنسو اچھے نہیں لگ رہے...

پارس نے محبت سے کہا... جس پر دونوں نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے جلدی سے آنسو
پونچھے...

اسد نے تکیا سیٹ کیا تو وہ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا...

پکا نہ بیٹا ٹھیک ہو...؟؟
سدرہ بیگم نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا....

جی ماما بالکل ٹھیک ہوں...
پارس نے مضبوطی سے کہا...
سدرہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسکے بال سنوار کر اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھے...

شکر ہے اللہ تیرا لاکھ لاکھ...
ملیجہ بیگم نے نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا...

ب بھائی...
ماہ اور مہوش نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کہا...

بھائی کی شہزادیوں بھائی بالکل ٹھیک ہے...
پارس نے محبت سے کہا...

جس پر وہ آنسو پینے لگیں...

پکا نہ.... جان نکال دی تھی تم نے...

اسد نے منہ پھولاتے ہوئے کہا...

ہاں میرے شہزادے میں بالکل ٹھیک ہوں... جہاں اتنی محبت کرنے والے لوگ موجود ہوں

وہاں مجھے کب کچھ ہو سکتا ہے...

پارس نے یقین سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو اب اپنے ہاتھوں کی پشت سے اپنی آنکھیں

صاف کر رہا تھا...

...Asad i love you yaar

..Don't take much stress

...I'm alright

پارس نے محبت سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

...I love you too

بس تجھے کھونا کبھی برداشت نہیں کر سکتا...

اہم اہم اہم...

آپ دونوں کی بیویاں باہر موجود ہیں اگر انہوں نے یہ اظہار محبت سن لیا... کیا گزرے گی ان

پر...

ماہ رخ نے شرارت سے کہا

جس پر کمرے میں موجود سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری...



ز زاویار....

عنایا نے اسکے قریب آکر آہستگی سے کہا جو خود کو سگریٹ کے زریعے جلانے میں مصروف تھا...

ابھی نہیں عنایا... ابھی نہیں جاؤ یہاں سے...

زاویار نے سگریٹ کے کش لیتے ہوئے سلگتے لہجے میں کہا...

یہ کیوں پی رہے ہو... مت پیو...
عنایا نے اسکے لبوں سے سگریٹ کھینچ کر پھینکتے ہوئے کہا...

اپنی حد میں رہو تم... اب مجھ پر تمہارا ایسا کوئی حق نہیں جو تم مجھے روکو لوگو...
زاویار نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

عنایا کا دل تکلیف سے پھٹنے لگا اور آنکھوں سے آنسو روانی سے بہنے لگے...

جاؤ یہاں سے....
وہ اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اپنے دل میں اٹھتی تکلیف کو دباتا انتہائی سرد مہری سے بولا...

پ پارس کو ہوش آگیا ہے... جاؤ مل لو...
عنایا نے نم آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

لیکن وہ اسے مزید جواب دیے بغیر اندر کی جانب بڑھ گیا جبکہ عنایا وہاں کھڑی اپنے آنسو پینے لگی...

م میرا کیا قصور اللہ....

عنایا نے آسمان کی جانب دیکھا....



پاکیزہ م مجھے معاف کر دو....

اس سے پہلے وہ اپنے قدم پارس کے کمرے کے اندر کی جانب بڑھاتی اسکے کان میں سلمان

صاحب کی لرزتی آواز گونجی....

اسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا....

اس نے پلٹ کر اس شخص کی جانب دیکھا جس نے اس سے اسکا وجود زندگی چھیننے کی
کوشش کی تھی....

پ پلیز مجھے معاف کر دو....

I promise

م میں نے اسے کہا تھا تمہیں واپس چھوڑ دے لیکن وہ نہیں مانا پلیز یقین کرو....

انہوں نے پاکیزہ کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا...

جو پاکیزہ نے جلدی سے آگے بڑھ کر اپنے ہاتھ میں تھام لیے....

سلمان صاحب نے حیرت سے اپنے ہاتھ پاکیزہ کے ہاتھ میں دیکھے...

ک کیا تم نے مجھے معاف کیا...

سلمان صاحب نے تکلیف سے آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے کہا...

اس سے پہلے پاکیزہ کوئی جواب دیتی اسے کمرے سے مسکراتی آوازیں سنائی دینے لگیں..

اور پھر ایک نظر اٹھا کر سامنے کھڑے وجود کو دیکھا جس کی آنکھوں میں پچھتاوا صاف دکھائی دے

رہا تھا اور وہ کچھ ہی لمحوں میں بیمار لگنے لگا تھا...

م میں نے آپکو معاف کیا...

پاکیزہ نے ان کے ہاتھ پر گرفت سخت کر کے لڑکھڑاتی آواز میں کہا...

میری بیٹی صحیح کہتی ہے محبتوں میں پروئے ہوئے لوگ ہو آپ...

اللہ تمہیں اسکا اجر دے...

خوشیوں بھری لمبی زندگی دے...

انہوں نے کپکپاتا ہوا اپنا ہاتھ اسکے سر پر رکھتے ہوئے کہا...

شکریہ...

پاکیزہ نے نم آنکھوں سے کہا اور اپنے قدم اندر کی جانب بڑھا دیے...

جبکہ وہ بیچ پر بیٹھ گئے....



ہمیں ان دونوں کو اکیلے کچھ وقت دینا چاہیے...

پاکیزہ کے کمرے میں داخل ہونے پر ضیاء صاحب نے کمرے میں موجود سب لوگوں کو دیکھتے

ہوئے کہا...

ان کا اشارہ سمجھ کر سب کمرے سے باہر نکل گئے...

پاکیزہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ اسکی جانب قدم بڑھائے جو تکیے کے ساتھ پشت لگائے بیٹھا

تھا..

ت تم ٹھیک ہوا اب...؟؟

پاکیزہ نے اس کے بالکل قریب جا کر دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا... جبکہ اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں..

Do i know you؟؟

پارس نے آئی برو اٹھا کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا...
پاکیزہ نے حیرت اور صدمے سے اس کی جانب دیکھا...

ک کیا مطلب ہے تم م مجھے نہیں جانتے، ت تم مزاق کر رہے ہو نہ؟؟
پاکیزہ نے لرزتی آواز میں پوچھا اور ساتھ ہی اپنا کپکپاتا ہوا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا...

میں سچ میں نہیں جانتا ہوں تمہیں.. میڈم تم ہو کون؟؟
پارس نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا...

پارس کی یوں بیگانگی پر پاکیزہ کا دل دہل کر رہ گیا...
ت تم مجھے نہیں جانتے؟ میں تمہاری....

اوہ تم میری ڈاکٹر ہو؟؟؟

پارس نے اسے ٹوکتے ہوئے اسکے سفید لباس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا...

میں تمہاری بیوی ہوں سمجھ آیا...

پاکیزہ نے اب کی بار غصے سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا... جبکہ دل تکلیف سے پھٹنے لگا...

بیوی... مطلب میں شادی شدہ ہوں...؟؟

؟؟؟ You are telling me that i got married

پارس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا یعنی اسکی نظر میں پاکیزہ نے جو بھی کہا وہ صرف ایک مزاق ہے...

ہاں پارس تم نے مجھ سے شادی کی ہے ایسے کیوں کہہ رہے ہو...

پاکیزہ نے بے بسی سے اسکی جانب دیکھا...

Prove it??

پارس نے اپنی نیلی آنکھیں اسکی سبز آنکھوں میں گھاڑتے ہوئے کہا.. جبکہ پاکیزہ کی دھڑکن تھمی اور آنکھیں بھینگنے لگیں..

کیا ثابت کروں میں, اس میں ثابت کرنے والی آخر کیا بات ہے...

بس کرو پارس

بس بھی کرو... یہ سب مت کرو بہت درد ہوتا ہے...

پاکیزہ نے واپس سے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر گرگڑاتے ہوئے کہا...

"مت کرو پارس مجھے سمیٹ لو خود میں... ایسے مت کرو, مجھے سمجھو, ورنہ میں ٹوٹ کر بکھر

جاؤں گی..."

پاکیزہ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اس سے شکوہ کیا لیکن زبان سے نہیں کہا..

..Oh come on, you don't even know me

پارس نے واپس سے اسکا ہاتھ جھٹک کر کہا...

پارس کیا کہہ رہے ہو میں تمہیں نہیں جانتی..

تم پارس ہو میرے بچپن کے دوست اور میری محبت... تم میرے شوہر ہو,, تمہیں کیوں یاد
نہیں آ رہا...؟؟

پاکیزہ نے نم ہوتی آنکھیں بند کر کے کہا...

پارس کیوں کر رہے ہو تم میرے ساتھ,, پلیز مت کرو اور برداشت نہیں ہے مجھ میں...
یہ دیکھو لاکٹ ت تم نے مجھے پہنایا تھا ساتھ اپنی محبت کا اظہار کیا تھا کیوں کر رہے ہو
پارس...

پاکیزہ نے تکلیف سے اپنے لاکٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا.. اور آنکھیں شدت سے برسنے
لگیں..

مت کرو پلیز تمہیں خدا کا واسطہ ہے... اگر تم اسلیے کر رہے میں نے تمہاری بات نہیں مانی
تھی اس دن تو پلیز معاف کر دو میں صرف تمہیں تنگ کر رہی تھی میں نہیں جانتی تھی ایسا
ہو جائے گا...

...Paras i love you plZz don't do this to me

...It's killing me

پاکیزہ نے اس کے پاس بیٹھ کر سسکتے ہوئے کہا اور واپس سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں
تھام لیا...

اور پلکیں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر آہستگی سے پاس آگے کو جھکا اور
پاکیزہ کے ہاتھ کو اپنے لبوں سے چھوا...

یہ تم اب کیا کر رہے ہو..؟؟

پاکیزہ نے نم آنکھوں سے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا...

لیکن جواب دینے کی بجائے پاس نے مسکراتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے اسے اپنی
طرف کھینچا جس سے ان کے درمیان کا فاصلہ سمٹ گیا...

ک کیا کر رہے ہو تمہیں درد ہوگا ابھی زخم تازہ ہے...

پاکیزہ نے اسکی پیٹی والی جگہ پر ہاتھ پھیر کر لرزتی آواز میں کہا...

جبکہ تکلیف سے اسکے لب کپکپانے لگے...

تمہیں لگتا ہے مجھے ان چھوٹے موٹے زخموں کی پرواہ ہے...؟؟

پاس نے سوالیہ نظروں سے اسکے لبوں کو دیکھتے ہوئے کہا جو خوف سے لرز رہے تھے...

یہ چھوٹے موٹے زخم نہیں بلکہ گولی...

بہت بولتی ہو...

پارس نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پاکیزہ کو اسکی گردن سے پکڑ کر قریب کرتے ہوئے اسکے لبوں پر جھکا...

پاکیزہ کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں اور آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گالوں پر بکھرنے لگے...

کچھ لمحوں بعد وہ دور ہوا اور اسکے آنسو اپنی انگلی کے پورو سے چننے لگا...

پاکیزہ نے صدمے سے اسکی جانب دیکھا ابھی جاننے سے بھی انکار کر رہا تھا اور اب یہ سب... پاکیزہ نم آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں بڑبڑائی...

کیا سچ میں تم نے یقین کر لیا میں اپنی زندگی کو بھول جاؤں گا... بھلا کوئی سانس لینا بھولتا ہے کیا...؟؟ مسز پارس ضیاء...

پارس نے پاکیزہ کے لبوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا...

ک ک کیا مطلب میں سمجھی نہیں....

پاکیزہ نے اس سے دور ہوتے ہوئے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا...

مگر پارس نے اسکے دور جانے پر واپس سے اپنے قریب کھینچا...

مطلب یہ ہے جانم اگر میرے سر پر کچھ زور سے بھی لگ جائے تو میں تب بھی تمہیں نہیں بھولوں گا یہ تو پھر سینے پر گولی لگی تھی...

پارس نے پاکیزہ کی گردن سے بال پیچھے کر کے اس پہ جھکتے ہوئے کہا...

پارس کی بات پر پاکیزہ کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور وہ تڑپ کر اس سے دور ہوئی....

مطلب تم یہ صرف ڈرامہ کر رہے تھے...؟؟

میری حالت کا مزہ لے رہے تھے تم؟؟

پاکیزہ نے اسکے کندھے پر مکا مار کے منہ بسورتے ہوئے کہا..

سنجھل کر لڑکی ابھی زخم تازہ ہے میرا اور تم مجھے لکے مار رہی....

پارس نے منہ بسورتے ہوئے کہا..

ہاں یہ تو چھوٹے موٹے زخم ہیں تمہیں تھوڑی درد ہوتا ہے...
پاکیزہ نے آئبرو اٹھا کر کہا...

اور جو تم نے مجھے بیوقوف بنایا ہے اسکا جلد حساب لوں گی میں تم سے....
پاکیزہ نے اسکے بال خراب کرتے ہوئے کہا...

میں نے کدھر بیوقوف بنایا خود دماغ استعمال کرو سینے پر گولی لگنے سے میموری کیسے جاسکتی...
پارس نے مسکراتے ہوئے کہا جس سے اسکے چہرے پر ڈمپل ابھر کر معدوم ہونے لگے...

اوہ اسکا مطلب تمہیں میں یاد ہوں مسٹر پارس ضیاء...

پاکیزہ نے اسکے گالوں پر انگلی چلاتے ہوئے کہا تاکہ یہاں واپس سے وہ ان خوبصورت سے
ڈمپلوں کو اپنی انگلی کے نیچے محسوس کر سکے...

ہاں یاد ہو میری جان جس دن تمہیں بھول جاؤں سمجھ جانا پارس ضیاء اب اس دنیا میں نہیں
رہا....

پارس کی بات پر پاکیزہ کی سانسیں تھمیں اور اس نے اپنی انگلی اسکے لبوں پر رکھ دی...

ایسے الفاظ منہ سے مت نکالو اب میں تمہیں کبھی بھی خود سے دور نہیں جانے دوں گی..
پاکیزہ نے نم آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

کبھی نہیں... ویسے جانم تم ابھی کچھ لمحے پہلے اپنی انگلی کے نیچے کچھ محسوس کرنا چاہ رہی تھی
تم چاہو تو میں تمہیں ڈمپل محسوس کروا سکتا ہوں لیکن شرط یہ ہے وہاں تم مجھے کس کرو
گی....

پارس نے شرارت سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

جبکہ پاکیزہ کے گال شرم سے دھکنے لگے...

آپ ب بہت برے ہیں آپ کو اس حالت میں بھی سکون نہیں ہے کیا....
پاکیزہ نے شرم سے چور لہجے میں کہا...



ویسے میں اس سلمان یزدانی کے ساتھ بہت برا پیش آنے والا ہوں اسکی زندگی تباہ کر دوں
گا...

اس واقعہ کے واپس سے یاد آنے پر پارس نے دانت پیستے ہوئے کہا...

جبکہ پاکیزہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...

پ پارس وہ عنایا کے پاپا ہیں... پلیز کچھ مت کرنا انہیں بہت پچھتاوا ہے... ویسے بھی انہوں نے منع کیا تھا...

پاکیزہ نے لڑکھڑاتی آواز میں اپنی دوست کی حملیت کرتے ہوئے کہا...

پاکیزہ.....

پارس نے اسے وارن کیا....

پلیز پارس معاف کر دو...

پاکیزہ نے التجائیہ کہا اور ساتھ ہی اسکے ہاتھ اپنے لبوں سے چھوئے...

پارس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...

اتنی آسانی سے نہیں پاکیزہ....
پارس نے سختی سے کہا...

اوکے تمہیں یاد ہے تم نے مجھے بلینک پراس دیا تھا...
تو میں چاہتی ہوں پارس معاف کردو...

پارس نے شکایتی نظروں سے اسکی جانب دیکھا...

پارس پلیز معاف کردو...
دیکھو معاف کرنے والے کو اللہ بہت پسند کرتا ہے...
یقین کرو ان کی آنکھوں میں پچھتاوا ہے... وہ بزرگ ہیں... ہمارے ماں باپ کی جگہ...
پلیز معاف کردو...

پاکیزہ نے بے بسی سے کہا...

اوکے معاف کیا اب بلینک پراس کیا تھا نبھانا تو ہے ہی... لیکن بدلے میں تم مجھے کس
کرو...

پارس نے آخری بات شرارت سے کہی...
جس پر پاکیزہ کے گال شرم سے دہکے...

اور اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ آگے بڑھ کر اپنے لب اس کے گال پر رکھے...

پاکیزہ ت....

..Ahmm ahmm love birds

بس بھی کر دو...

اسد نے ینگ پارٹی کے ساتھ کمرے میں داخل ہو کر شرارت سے کہا...

یار تم ہمیشہ غلط وقت پر آنا پارس نے منہ بسورتے ہوئے کہا... جبکہ باقی سب کا قہقہہ کمرے
میں گونجا...

اب کیسا محسوس ہو رہا ہے...؟؟

احمد نے اس کے قریب آکر کہا...

ٹھیک محسوس کر رہا ہوں...
پارس نے گرمجوشی سے کہا...

کچھ زیادہ ہی انرجی ہے اتنی جلدی ریکور کر رہے ہو...
احمد نے خوشی سے کہا...

جہاں اتنی محبت ہو جلدی ہی ٹھیک ہونا ہے نہ...
پارس نے محبت سے سب کی جانب دیکھا....

جس پر سب کے لب مسکرائے....



اب ک ک کیسے ہیں آپ...؟؟

عنایا نے کمرے میں آکر کپکپاتی آواز میں کہا...

..Hay anaya

سب ٹھیک ہے تم اتنی ٹوٹی پھوٹی سی کیوں لگ رہی ہو.... سب ٹھیک ہے میری جان...
پاکیزہ نے جلدی سے عنایا کو اپنی بانہوں میں بھینچتے ہوئے کہا...

عنایا جو بہت بہت کمرے میں داخل ہوئی تھی پاکیزہ کے یوں گلے لگانے پر اسکی آنکھیں برسنے لگیں...

زاویار کی دل میں ٹھیس سی اٹھی وہ خود پر ضبط کرنے کیلئے یہاں وہاں دیکھنے لگا...

عنایا چپ ہو جاؤ یار تم مجھے ہنستی مسکراتی شوخ سی اچھی لگتی ہو....
پاکیزہ نے اسکا بازو سہلاتے ہوئے محبت سے کہا...

آپی آپکو پتہ ہے بھائی نے آپی سے شادی کرنے سے منع کر دیا...
پر تھانے تکلیف سے کہا...

جبکہ پاکیزہ نے تڑپ کر عنایا کو اور پھر زاویار کو دیکھا جو تکلیف سے آنکھیں بند کر گیا تھا...

پل میں کمرے میں موجود سب کو اس سچویشن کا اندازہ ہو گیا تھا...

کیوں بھائی... آپکو تو محبت ہے نہ اس سے...
پاکیزہ نے اسکا بازو تھامتے ہوئے نم آنکھوں سے کہا...

عنایا نے زخمی نظروں سے اسکی جانب دیکھا جس پر وہ نظریں چرا گیا...

بھائی کسی اور کے کیے کی سزا کسی اور کو نہیں دیتے...

اللہ ناراض ہوتا ہے...

اور اگر کسی چیز کی قدر نہ کرو تو وہ رب چھین لیتا ہے چاہے پھر وہ محبت ہو یا کچھ اور...

پاکیزہ نے تکلیف سے کہا...

ایک منٹ اسد باہر سے سب بڑوں کو بلانا اور انکل سلمان یزدانی کو بھی...

پارس کی آواز پر سب نے دھڑکتے دل کے ساتھ اسکی جانب دیکھا...

اور کچھ ہی لمحوں میں سب کمرے میں موجود تھے....



انکل میں چاہتا ہوں آپ عنایا اور زاویار کی شادی فکس کر دیں...

پارس نے سیدھے الفاظ میں بات کی...

جس پر سب لب بھینچے اسکی جانب دیکھنے لگے...

پاپا انکل کو معاف کر دیں...

ویسے بھی مجھے کسی نے کہا ہے اگر کوئی اپنے کیے پر شرمندہ ہو تو معاف کر دینا چاہیے...

معاف کریں پلیز...

پارس نے محبت سے کہا...

معاف کیا...

ضیاء صاحب نے اپنے بیٹے کے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا...

انکل آپکو معافی مل جائے گی بس عنایا میری بھابھی بنے گی...

پارس نے سکون سے کہا...

سلمان صاحب نے تشکر بھری نظروں سے اسکی جانب دیکھا...

تم لوگوں کا ظرف بہت بڑا ہے... کاش ساری دنیا کے لوگ ایسے ہو جائیں...
میں خوش قسمت ہوں میری بیٹی اتنے پیارے خاندان میں جائے گی...

انہوں نے نم آنکھوں سے کہا عنایا نے جلدی سے آگے بڑھ کر اپنا آپ اپنے پاپا کے سینے سے
لگایا...

حسن صاحب نے بغیر کچھ کہے عنایا کے سر پر پیار دیا..

لگے دو ماہ میں شادی ہے...

بلیہ بیگم نے اعلان کیا...

ہاں اور اسکے ساتھ ماہرخ اور احمد کی بھی شادی ہوگی....

ایک منٹ ماہ رخ اور احمد....

پارس نے نا سمجھی سے پوچھا اور ساتھ ہی ایک نظر ماہرخ کو دیکھا جس کے گال شرم سے دہک رہے تھے...

ہاں بیٹا ماہ رخ اور احمد...
ضیاء صاحب نے محبت سے کہا...

اور ہاں مہوش اور اسفر کی بھی....

واٹ....!!
مطلب ایک ساتھ تین شادیاں پرتحانے چمکتے ہوئے کہا...

جس پر سب بڑے مسکرا دیے...

میں خوش ہوں....

احمد جو نروس ہوتے اسکی جانب دیکھ رہا تھا پارس کے الفاظ پر اسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...

کیا مجھے بھی پارس سے معافی مانگ لینی چاہئے...
کیا وہ مجھے بھی معاف کر دے گا...
اسد نے پریشانی سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے سوچا...

پ پارس...
م مجھے بھی تم سے معافی مانگنی ہے...
اسد نے ہمت کر کے اسکے قریب جا کر اذیت سے کہا...
جو کیا ہے وہ قابل معافی نہیں مگر پھر....

شش....

میں جانتا ہوں,, وہ بھول جاؤ میں بھول گیا ہوں تم بھی بھول جاؤ...
پارس نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا...

م مطلب....

اسد نے لرزتی آواز میں کہا جبکہ کمرے میں موجود سب سانس روکے یہ اب نیا منظر دیکھنے لگے....

مطلب جس دن تمہاری شادی تھی میں سب جان گیا تھا اسلیے ایسے سوال کر رہا تھا...
یقین کرو دل تو کر رہا تھا تمہیں یہاں گولی مار دوں...
پارس نے اسکے دل پر انگلی رکھی...
جبکہ کمرے میں موجود سب کے دل تکلیف اور ازیت سے تڑپے...

تو مار دیتے میں اسی قابل تھا....
اسد نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بے بسی سے کہا....

یقین کرو مار دیتا لیکن نہیں مار سکا.. کیونکہ یہ میری ہی محبت سے بھرا پڑا ہے... اور جب تک
یہاں میرے لیے محبت ہے کچھ نہیں کر سکتا مجبور ہوں...
پارس نے منہ بسورتے ہوئے کہا... جبکہ اسد نے نم آنکھوں سے آگے بڑھ کر اسکی پیشانی کو
چوما...

یقین کرو جس دن یہ تمہاری محبت سے خالی ہوگا میں بھی مر جاؤں گا...

اسد نے بھیگے لہجے میں کہا...

پاکیزہ اور پرتیحا بھابھی لگتا ہے ان دونوں کو آپ لوگوں سے زیادہ آپس میں پیار ہے...

ماہ رخ نے شرارت سے کہا...

جس پر سب کے لب مسکرائے...

جبکہ پاکیزہ اور پرتیحا نے اسد اور پارس کو گھور کر دیکھا...

اوکے اوکے... میرے ساتھ یہاں پرتیحا بھی رہ سکتی ہے... میں اس کے ساتھ یہ جگہ شیئر کر سکتا...

پارس نے شرارت سے اسد کے دل کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا...

جس پر پرتیحا کے گال دہکے...

اور کمرے میں سب کا قہقہہ گونجا...

اور میں اپنی پیاری بیوی کو ان سب کی شادی کے بعد امریکا لے جاؤں گا تاکہ ہم وہاں سیٹل
ہو کر اپنا وقت گزار سکیں....

جس پر پاکیزہ نے اسے گھورا....

او کے منظور ہے....

ضیاء صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا....

نہیں یار دل نہیں لگے گا مت جا... اسد نے جلدی سے کہا... ..

ہا ہا پرتکا ادھر ہی ہے... ویسے بھی اب یہ سزا ہے کچھ وقت اب تو مجھ سے دور رہ سارا وقت

میری کا بیوی کا اب.....

پارس نے شرارت سے کہا....

کوئی نہ میں تو آیا کروں گا وہاں گھومنے...

اسد نے مسکراتے ہوئے کہا.... جس پر سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری...

اللہ میرے بچوں کو ہمیشہ ہنستا مسکراتا رکھ....

ملیجہ بیگم نے دل ہی دل میں سب کی نظر اتاری



پانچ سال بعد...

نہیں تو مطلب نہیں...

پارس نے پاکیزہ کے کان میں آہستگی سے کہا اور ساتھ ہی اسکی کمر کے گرد اپنی گرفت سخت کر دی...

کیا مطلب نہیں... اتنا وقت ہو گیا ہے ہمیں یہاں آئے.. اب جانا چاہئے پاکستان...
پاکیزہ نے پارس کی گرفت ہلکی کرنے کی کوشش کرتے ہوئے منہ بسور کر کہا...

نہیں.. کہہ دیا نہ...

اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے پاکیزہ کی کمر پر اپنی گرفت مزید سخت کر دی.. اور وہ آہستگی سے نیچے جھکا اور پاکیزہ کے چہرے پر محبت بھری گستاخیاں کرنے لگا...

جس پر پاکیزہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...

پ پ پارس پلیز... پیچھے ہوں ورنہ میں آپکے خلاف پولیس میں کمپلین کردوں گی... آپ بہت تنگ کرتے مجھے...

وہ خود کو مضبوط ٹھہرانے کی کوشش کرتے ہوئے جو منہ میں آیا بول گئی..

واٹ...!!

پارس نے صدمے سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا جس کے گال شرم سے دھک رہے تھے اور پلکیں لرز رہی تھی...

وہ ہی جو آپنے سنا ہے اور یہاں کا قانون بھی کافی سخت ہے....
پاکیزہ نے شرارت سے اپنے لب چباتے ہوئے کہا...

شکایت تو تب کرو گی جب یہاں سے رہائی ملے گی...

پارس نے اپنی بانہوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو پاکیزہ کو مضبوطی سے جکڑے ہوئے تھیں...

..I think i got a better idea

پاکیزہ نے مسکراتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

واٹ.....!!

اس نے نا سمجھی سے پاکیزہ کی جانب دیکھا...

!!...Ace

...Your father is being mean to me

پاکیزہ نے اونچی آواز میں کہا اور کچھ ہی لمحوں میں ایس اپنے کمرے سے ان دونوں کے کمرے میں موجود تھا...

؟؟...Daddy... why are you being mean to mamma

میں نے کچھ بھی نہیں کیا....

پارس نے اپنے چار سالہ بیٹے کی جانب دیکھتے ہوئے معصومیت سے کہا جو بالکل اسکی کاپی تھا
بس آنکھوں کا رنگ اپنی ماما سے چرایا تھا...

Classic Urdu Material

ساتھ ہی اسنے پاکیزہ کے گرد سے اپنی گرفت ہلکی کر کے اپنی بانہوں سے آزاد کر دیا...

...He was Ace... He was being mean to me, very mean
پاکیزہ نے اداسی نے منہ بناتے ہوئے کہا... جبکہ اسکی آنکھوں سے شرارت صاف جھلک رہی
تھی...

پاکیزہ چھوڑوں گا نہیں میں تمہیں...

پارس زیر لب بڑبڑایا...

پاپا آپکی وجہ سے ماما پریشان ہوئیں ہیں معافی مانگیں ان سے...

....Ace the protective son ordered

....I'm sorry janam

پارس نے پاکیزہ کے کان پکڑ کر کہا جس پر پاکیزہ نے گھور کر اسکی جانب دیکھا...

...Now hug

ایس کی آواز انکے کانوں سے ٹکرائی...

پارس نے خوشی سے اسکی جانب دیکھا جبکہ پاکیزہ نے صدمے سے ایس کی جانب...

لیکن ہگ کیوں....

پاکیزہ نے منہ پھولاتے ہوئے کہا...

اما آپ ہی کہتی ہو نہ جب کسی سے صلح کرتے ہیں تو ہگ بھی کرنا چاہیے تاکہ دل سے ساری
خلش اس ایک ہگ کے ذریعے ختم ہو جائے اسلیے ہگ کریں.....

ایس نے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے معصومیت سے کہا...

نہیں ایس... میں انہیں ہگ نہیں کر رہی یہ مجھے بہت تنگ کرتے ہیں اسلیے اتنی آسانی سے
معاف نہیں کروں گی...

اسنے اداسی سے اپنے لاڈلے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو اسکی جانب ہی دیکھ رہا تھا...

اچھا پاپا ایسا کیا کریں کہ آپ مان جائیں گی... پاپا کچھ بھی کریں گے آپکو منانے کیلئے...

ہیں نہ باباجانی...

ایس نے پارس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے یونین کہا پارس نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا....

مجھے نہیں لگتا ایس جو میں کہوں گی وہ یہ مانیں گے...
پاکیزہ نے منہ پھولاتے ہوئے کہا...

...He will mamma... He will
ایس نے پاکیزہ کے گلے لگ کر محبت سے کہا...

...No Ace, i know he won't
کیونکہ اب انہیں مجھ سے پیار ہی نہیں ہے...

پاکیزہ نے شرارت سے پارس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو اسے گھور کر رہ گیا کیونکہ وہ جانتا تھا
وہ کیا منوانا چاہ رہی ہے...

پاپا کریں گے ماما آپ بس حکم کریں...

...And daddy loves you so much

او کے مجھے واپس پاکستان جانا ہے میرا دل اداس ہے...
پاکیزہ نے نظر اٹھا کر پاس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا... جو لب بھیج کر رہ گیا...

اوہ واؤ پاکستان یعنی اپنوں کے ملک....

یعنی اس فیری کے پاس...

ایس نے چمکتے ہوئے کہا...

اسی پل پاس کے سیل پر اسد کی کال آنے لگی...

ہاں ایشاء کے پاس...

پاکیزہ نے مسکراتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

اوہ واؤ... میں آج تک اس پرنس کو وڈیو کال پر دیکھتا آیا ہوں اب فائنلی دیکھنے کو ملے گی..
ایس نے پارس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو پاکیزہ کو گھورتے ہوئے اپنا سیل کان سے لگاتے
باہر کی جانب بڑھنے لگا...

پ پارس پلیز....
پاکیزہ نے نم لہجے میں کہا...

ہم جارہے ہیں.... اس نے واپس پلٹ کر پاکیزہ کے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر محبت سے
کہا...

یاہوووو

ایس نے دونوں کی ٹانگوں سے چمٹتے ہوئے اونچی آواز میں کہا...

Hug is pending

بعد میں لیتا واپس آکر اس نے نیچے جھک کر پاکیزہ کے کان میں آہستگی سے کہا اور ساتھ ہی
ایس کے بال بکھیرتا باہر کی جانب بڑھ گیا...

خوش ماما....

بہت میری جان...

پاکیزہ نے نیچے جھک کر ایس کو ہگ کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اسکی پیشانی کو محبت سے

چوما...

ماما چلیں میرے روم میں کچھ دکھانا آپکو...

وہ پاکیزہ کی انگلی کو اپنے ہاتھوں میں پکڑتے ہوئے اپنے روم میں بڑھنے لگا...

...Ace mamma loves you so much

پاکیزہ نے محبت سے کہا...

..Mamma i love you more

ایس نے پاکیزہ کو بیڈ پر بٹھا کر اسکے گال پر کس کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اپنا بیگ کھول

کر نوٹ بوک نکالنے لگا... جبکہ پاکیزہ محبت سے پاس بیٹھ کر اسکے بال سنوارنے لگی....



پرتحا

پرتحا

اسد نے کمرے سے باہر نکل کر پرتحا کو پکارا...

اسد روم میں ہی رہیں میں بس آرہی... بس آپ کیلئے سوپ تیار کر رہی...
پرتحا نے کیچن سے باہر آکر اسے دیکھتے ہوئے کہا...

کیوں ابھی کہ ابھی روم میں آؤ ورنہ میں نیچے آ رہا...
اسد نے ضدی لہجے میں کہہ کر سیڑھیاں اترنے لگا...

اوہ میرے خدا اسد اتنی ضد اچھی نہیں ہوتی آپکو پتہ ہے نہ آپکی طبیعت خراب ہے پھر کیوں
بچوں والی حرکتیں کرتے آپ...
پرتحا نے اسے گھورتے ہوئے کہا...

ہاں تو کیا کروں تمہارے بغیر دل اداس ہو جاتا ہے...

اس نے بالکل پرتیحا کے قریب آکر کہا...

بس ہی کریں دو سے زائد گھنٹوں سے پارس بھائی ساتھ باتوں میں مصروف تھے اب مسکے لگا رہے مجھے...

پرتیحا نے اسکے بازو پر چٹکی بھرتے ہوئے کہا...

اوہ کوئی جیلز ہو رہا ہے...

اسد نے پرتیحا کے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے شرارت سے کہا...

دور رہیں یہ آپکا بیڈ روم نہیں ہے حال ہے...

پرتیحا نے دہکتے گالوں سے کیچن کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جہاں اب ملازمہ سوپ میں چمچ چلا رہی تھی...

میرے پاس تمہارے لیے گڈ نیوز ہے پارس لوگ واپس آرہے...

اسد نے محبت سے کہا....

اوہ... واؤ واٹ... !!

پرتھا نے خوشی اور بے یقینی کے ملے جلے تاثرات سے اسد کی جانب دیکھا... اور ساتھ ہی ایک نظر کچن میں جہاں ملازمہ پریشانی سے ان دونوں کی جانب دیکھنے لگی...

جبکہ پرتھا کے گال دہکے اور اسنے اسد کو خود سے پرے دھکیلا...

ہاں سچ میں....

اسد نے پرتھا کی حالت کا مزہ لیتے ہوئے سکون سے کہا...

اوکے آپ جائیں میں آپ کیلئے سوپ لے کر آتی ہوں کیونکہ آپکو میڈیسن بھی لینا ہے...

پرتھا نے اپنے لب چباتے ہوئے کہا..

اوکے تب تک میں اپنی فیری سے تھوڑا سا پیار کر لیتا ہوں...

اسد نے اپنی 1 سالہ خوبصورت سی بیٹی کو سوچتے ہوئے کہا...

نہیں بالکل بھی نہیں... اتنی مشکل سے میں نے سلایا ہے... آپ اٹھا دو گے...
پرتحانے پریشانی سے کہا...

اور میرا لاڈلا انس وہ کہیں نظر نہیں آ رہا...
اسد نے اپنے چار سالہ بیٹے کا حوالہ دیا...

جناب ابھی وہ اکیڈمی میں ہے میں نے ڈرائیور کو بولا ہے لانے کو بس آتا ہی ہوگا...
اب آپ روم میں جائیں گے...
پرتحانے اسے گھورتے ہوئے کہا...

بہت جلدی ہو رہی روم میں بھیجنے کی خیر ہے...
اسد نے معنی خیز نظروں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو دن بادن مزید خوبصورت ہوتی
جاری تھی...

آپ بھی نہ.....

اسد کی بات کا مفہوم سمجھ کر اسنے دھڑکتے دل سے کہا... اور اسکے بازو پر پنچ مارتی کچن کی
جانب بڑھ گئی جبکہ اسد بھی روم کی جانب پلٹ گیا...

اگر تم چاہتی ہو میں میڈلسن کھاؤں تو پہلے کس کرو...
سوپ پینے کے بعد جب پرتیحا اسد کو میڈلسن کھلانے لگی تو وہ اسے شرارت سے کہنے لگا...

کیا ہے اسد چپ کر کے یہ میڈلسن کھائیں... ورنہ بخار زیادہ ہو جائے گا...
پرتیحا نے دھڑکتے دل سے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا...

اوکے اگر تم چاہتی ہو میں ٹھیک ہو جاؤں تو پہلے کس کرو تب ہی کھاؤں گا میڈلسن...
اسد نے سنجیدگی سے کہا جبکہ آنکھوں سے شرارت صاف جھلک رہی تھی...

....I think you need a punch

پرتیحا نے اسے گھورتے ہوئے کہا...

...No, i think kiss is better than a punch

اسد نے پرتیحا کو خود کے قریب کر کے محبت سے کہا...

اسد....

پلیز پرتکا....

...Okay fine

پرتکا نے ہار مانتے ہوئے دھڑکتے دل کے ساتھ اس کے گال کو اپنے لبوں سے چھوا....

چلو ہو گئی کس جلدی سے میڈلسن کھاؤ اب...

پرتکا نے جلدی سے اس کے قریب سے اٹھ کر کہا...

جبکہ اسد اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر صدمے سے اسکی جانب دیکھنے لگا....

یہ کس تھی کیا....؟؟؟

اسنے پرتکا کو نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے پوچھا....

جی بالکل....

پریتھا نے میڈلسن اسکے آگے بڑھائی...

تمہیں تو بتاتا ابھی...

اما پاپا...

اس سے پہلے اسد پریتھا کو واپس سے پکرتا انس کی آواز نے ان دونوں کو اپنی جانب متوجہ کیا...

کیا ہوا پاپا ابھی تک بخار نہیں اتر آکا...

انس نے پریشانی سے قریب آکر کہا...

نہیں میری جان میں بالکل ٹھیک ہوں...

اسد نے انس کو اپنی بانہوں میں لیتے ہوئے محبت سے کہا...

اور یہ آپکے پاپا میڈلسن کھائیں گے تو بالکل ٹھیک ہو جائیں گے...

ہاں پاپا کھائیں گے...

انس نے پیچھے ہوتے ہوئے کہا تو پرتحا نے اسی 2 گولیاں پکڑا کر ساتھ پانی کا گلاس آگے بڑھایا...

جو اسد لب بھیختے ہوئے کھانے لگا...
جبکہ پرتحا مزے سے اسے دیکھنے لگی...

چلو ماما کی جان جلدی سے فریش ہو جاؤ پھر آپکی ماما آپکے لیے کھانا لگاتی ہے...
پرتحا نے انس کے بال بگاڑتے ہوئے کہا..

اوکے ماما بس دس منٹ میں ابھی آیا...

میں ہیلپ کرواتی ہوں نہ...

پرتحا نے اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھتے ہوئے محبت سے کہا...

نہیں ماما اب میں بڑا ہو گیا ہوں... میں خود ہو جاؤں گا... بس ابھی آیا...

وہ اپنی ماما کے گالوں پر چٹاچٹ پیار کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا...

جبکہ پرتیکا کی آنکھیں برسے لگیں...

پرتیکا... کیا ہوا ہے.... اسد نے تڑپ کر اسے خود کے سینے سے لگاتے ہوئے کہا...

اسد شکریہ مجھ سے شادی کرنے کیلئے... مجھے اپنا بنانے کیلئے, مجھ سے محبت کرنے کیلئے...
پرتیکا نے نم لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اسد کے گرد اپنی گرفت سخت کر دی...

یہ تو میری خوش قسمتی ہے جو اللہ نے تمہیں میرے لیے لکھا تم مجھے مکمل کرتی ہو...
تم سے تو میں ہوں...
تم محبت ہو...

تم نے مجھ سے دیا ہے محبت, اولاد, سکون, روح...

...I love you Pareeha

اسد نے پرتیکا کے گالوں سے آنسو چلتے ہوئے محبت سے چور لہجے میں کہا...

..I love you too

پرتیکا نے اس کے سینے میں خود کو چھپاتے ہوئے کہا...

پرتحا جب تک ہم ساتھ ہیں جیسے یہ زندگی محبت بھری گزاری ہے باقی بھی گزار لیں گے...
ایک دوسرے کے ساتھ...

ایک دوسرے کے پاس...

ایک دوسرے تک محدود رہ کر...

اسنے پرتحا کے بالوں پر انگلیاں چلاتے ہوئے کہا جس پر پرتحا کا دل خوشی سے تیزی سے
دھڑکنے لگا...



اوہ مائی گاڈ سیرپسلی عنایا...

زاویار نے خود کے اوپر سے برف کے ٹکرے اٹھاتے ہوئے دانت پیستے کہا...

اور ساتھ ہی ایک نظر سامنے کھڑی اس دشمن جان کو دیکھا جو ٹرے میں برف کے چھوٹے
چھوٹے ٹکرے لیے کھڑی تھی...

...Yep Mr zawyaar seriously

عنایا نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا....

.. Whatever

اب میں سونے لگا ہوں مجھے تنگ نہ کرنا....
وہ واپس سے بلینکٹ لے کر لیٹ گیا..

ابھی بتاتی ہوں...

وہ زیر لب بڑبڑاتی...

آہستگی سے اسکی جانب بڑھی اور بلینکٹ اتار کر اسکی شرٹ کو تھوڑا سے نیچے کر کے اس کے اندر آئس کے ٹکرے ڈالنے لگی...
اور یہ کام عنایا نے اس قدر جلدی سے کیا کہ وہ مزاحمت بھی نہیں کر پایا...

اللہ....

زاویار تڑپ کر بیڈ سے نیچے اترا اور جلدی سے شرٹ اتار دی تاکہ آئس نیچے گر جائے...

عنایا جو اسکی حالت پر کھلکھلا کر ہنس رہی تھی زاویار کے یوں شرٹ اتار دینے پر بوکھلا کر نیچے کی جانب دیکھنے لگی.....

اف عنایا کون کسے گا تم دو بچوں کی ماما ہو اور وہ بھی ٹوینز کی....

زاویار نے صدمے سے اپنے تین سالہ بچوں دانیال اور زرینہ کو سوچتے ہوئے کہا...
اسی پل اسکی نظر عنایا کے گالوں پر بکھرے مختلف رنگوں پر پڑی جو ہر جگہ دیکھ رہی تھی
سوائے اسکے....

شرات سے اسکی آنکھیں چمکیں...

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکی جانب بڑھنے لگا....
عنایا اپنے آپ میں سمٹنے لگی...

ز زاویار...

س سوری ت تم اٹھ ن نہیں رہے تھے ت تو میں نے یہ کیا بس....

عنایا نے لرزتی آواز میں کہا جبکہ زاویار کے ہر اٹھتے قدم کے ساتھ اسکا دل پاگل ہونے لگا...

ز زاویار...

اسکے بالکل قریب آکر عنایا کے اوپر ہلکا سا جھکنے سے وہ تڑپ کر پیچھے ہوئی لیکن اسکی پشت ہیڈ بورڈ سے جاٹکرائی..

جی...

وہ مزید نیچے جھک کر اسکے کان میں سرگوشی نما بولا...

پلیز...

وہ منمائی...

کیا پلیز....

اس نے لودیتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا...

اسکی آنکھوں کا مفہوم سمجھ کر وہ مزید خود میں سمٹنے لگی...

زاویار اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ سائیڈ ٹیبل کی طرف لے گیا... اور وہاں سے پانی کا جگ پکڑ کر بغیر اسے سوچنے سمجھنے کا موقع دیے اسنے وہ پانی عنایا کے اوپر گرا دیا....

عنیا نے تڑپ کر اسکی جانب دیکھا...
پھر اسے گھور کر خود سے پرے کرتی سائیڈ پر جا کھڑی ہوئی...

کوئی بہت ہی برے انسان ہو آپ....
عنیا نے خود کے کپڑے جھاڑتے ہوئے غصے سے کہا...

اچھا ویسے تم کس بات کیلئے پلینز کہہ رہی تھی...
زاویار نے شرارت سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اپنے قدم اسکی جانب
بڑھائے...

ک کچھ نہیں... دور رہو بندر نہ ہو تو....

عنیا نے شرم و حیاء اور غصے کے ملے جلے تاثرات میں کہا... جب اسے لگا زاویار مسلسل اسکی
قرب آ رہا ہے تو اسنے اپنے قدم پیچھے کی جانب بڑھائے... جہاں اسکی پشت دیوار کے ساتھ
جائکرائی....

بتاؤ نہ عنایا....

زاویار نے شرارت سے اسکی گردن پر انگلی چلاتے ہوئے کہا...

کچھ نہیں... ایک ٹائم پر تو تم نے مجھے ٹھکرا دیا تھا...

عنایا نے پانچ سال پہلے کا سوچتے ہوئے آہستگی سے کہا اور اسکی آنکھیں بھینگے لگیں...

جبکہ زاویار کا وجود پتھرایا...

تم جانتی ہو ایسا کچھ نہیں ہے وہ صرف غصہ تھا اگر ٹھکرایا ہوتا تم یوں میری دسترس میں نہ ہوتی...

زاویار نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا... اور پھر پلٹ کر واپس جانے لگا...

س سوری.. پتہ نہیں کیسے بول گئی میں یہ...

م مجھے بھولتا ہی نہیں.... اگر سچ میں ہمارا رشتہ وہاں ہی ختم ہو جاتا تو م میں جیتے جی مر

جاتی... اسنے جلدی سے زاویار کے سینے سے لگ کر سسکتے ہوئے کہا...

Classic Urdu Material

ایسا کیوں سوچتی ہو... جانتی ہو نہ تم سے محبت کرتا ہوں... تمہارے بغیر زندگی گزارنے کا سوچ
بھی نہیں سکتا اور وہ چھوڑ دو پیچھے...

بس اتنا یاد رکھو میں تمہارا ہوں, میرا دل تمہارا ہے...
میری زندگی ہو تم...

...I love you anaya

I really love you

...And i mean it

اس نے عنایا کے گرد اپنی گرفت سخت کر کے کہا اور ساتھ ہی اسکے بالوں پر اپنے لب رکھے...

جانتی ہوں زاویار...

...I love you too

اسنے زاویار کے گرد مزید سخت کرتے ہوئے کہا...

ویسے آگے کیا کہہ رہی تھی... پلینز....

زاویار نے شرارت سے اسکے کان میں سرگوشی نما کہا...

ک کچھ نہیں...

عنایا بوکھلاتے ہوئے اس سے دور ہوئی... لیکن وہ جلد ہی اسے اپنی بانہوں میں بھر گیا...

چلو میں خود بتا دیتا...

اسنے عنایا کے لبوں پر فوکس رکھتے ہوئے معنی خیز الفاظ میں کہا

اس سے پہلے وہ کوئی گستاخی کرتا اسکا سیل بچنے لگا...

ایک یہ ظالم لوگ...

وہ اسے خود سے آزاد کرتا سیل کی جانب بڑھا اور اسد سے بات کرنے لگا...

جبکہ عنایا اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لانے کی کوشش کرنے لگی..

آہاں یہ بہت خوشی کی بات ہے میں ابھی سب کو بتا دیتا....

زاویار نے خوشی سے کہا اور کال بند کر دی...

کیا ہوا سب خیریت...

عنایا نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا...

پاکیزہ لوگ پاکستان آرہے ہیں...

زاویار نے مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھا...

واؤ، فاسلی کتنے عرصے بعد وہ لوگ آرہے ہیں...

عنایا نے چمکتے ہوئے اسکے گلے لگ کر کہا...

اوکے تم فریش ہو جاؤ میں ماما کو بتا کر آتا ساتھ دانیال اور زربینہ سے مل آؤں...

زاویار نے شرٹ پہنتے ہوئے کہا...

اور اسکے ماتھے کو چومتانچے کی جانب بڑھ گیا...

جبکہ عنایا دل میں اس رب کا شکر ادا کرتی واشروم کی جانب بڑھ گئی...

کیونکہ اسے یقین تھا اب یہاں ہمیشہ خوشیوں کا راج رہے گا... اگر غم ہوا تو بھی وہ سب ایک

دوسرے ساتھ قدم سے قدم ملائے کھڑے ہیں...



...I'm back

پارس اسد سے بات کرنے کے بعد جب اپنے روم میں گیا وہاں پاکیزہ کو نہ پا کر سیدھا ایس کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے خوشی سے بولا...

شش...

اما سو رہی ہیں شور نہیں کریں....

ایس نے اپنی گود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں پاکیزہ مزے سے سو رہی تھی اور وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا...

...Sorry

پارس نے کان پکڑتے ہوئے کہا اور آہستگی سے اپنے قدم ان دونوں کی جانب بڑھائے، ان کے قریب آکر وہ گھٹنوں کے بل جھکا اور پاکیزہ کے ماتھے کو اپنے لبوں سے چھوا...

جو ایس نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے صاف کر کے خود اپنی اما کی پیشانی کو چوما...

جس پر پارس اسے گھور کر رہ گیا اس نے واپس سے وہ جگہ اپنے ہاتھ سے صاف کر کے خود

کے لب وہاں رکھے... جو ایس نے جلدی سے دوبارہ صاف کر کے خود کے رکھ دیے...

...What is your problem Ace...she is my wife

پارس آہستگی سے بڑبڑایا اور پاکیزہ کے چہرے کے سارے نقوش کو باری باری اپنے لبوں سے چومنے لگا...

...So what.. she is my mama

وہ بھی ایک ایک لفظ پر زور دیتا اسکا سر دور جھٹک کر واپس سے اپنی ماما کے گالوں کو باری باری چومنے لگا...

جس پر پارس نے اسے صدمے سے دیکھا...

اس سے پہلے وہ واپس سے پاکیزہ کے چہرے پر اپنا لمس چھوڑتا پاکیزہ کمرٹ بدل کر ایس کی گود میں اپنا چہرہ چھپا گئی...

جس پر ایس نے اپنی ہنسی دبائی اور اپنے پاپا کو زبان چڑائی...

...Not fair

میں لے کر جا رہا اسے...

پارس پاکیزہ کو آہستگی سے اپنی بانہوں میں بھرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا...

Classic Urdu Material

یہ کیا کر رہے ہیں آپ ماما یہاں ہی سوئیں گے میرے کمرے میں...
ایس نے پارس کو بازو سے پکڑ کر روکتے ہوئے آہستگی سے کہا...

نہیں میرے کمرے میں سوئے گی اور میں لے کر جا رہا.....

...No no no no

..Yes yes yes

..I said No

پلیز بیٹا تمہارا بیڈ چھوٹا ہے تم بھی ادھر آجاؤ ساتھ سو جاتے ہم سب...
پارس نے اپنے چار سالہ بیٹے سے ہار مانتے ہوئے کہا جو پاکیزہ کو لے کر اس کے جتنا ہی پوزیسیو
تھا...

...Ok but mama loves me more remember that

Classic Urdu Material

ایس نے مسکراتی آنکھوں سے پارس کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر پارس محض دانت پیس کر رہ گیا... اور وہ دونوں کمرے میں داخل ہو گئے...

پارس نے آہستگی سے پاکیزہ کو بیڈ پر لٹایا...

ایس جلدی سے بھاگ کر پاکیزہ کے سینے کے ساتھ سر ٹکا گیا...

نیند میں بھی پاکیزہ نے اس کے گرد اپنے بازو حائل کر کے خود کے اور قریب کر لیا...

جس پر ایس نے واپس سے شرارت سے پارس کی جانب دیکھا جس پر وہ سر جھٹک کر رہ گیا...
ایس اپنا سر پاکیزہ کے سینے سے لگا کر جلد ہی سو گیا....

حد ہے اب میں اپنے بیٹے سے جیلس ہو رہا ہوں...

پارس منہ ہی منہ میں بڑ بڑایا...

پھر مسکراتے ہوئے دونوں کے ماتھوں کو باری باری چومنے لگا..

This is My family

My lifeline

..You touch them, i will kill you for sure

وہ مسکراتی آنکھوں سے دونوں کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں بولا.. اور پھر ان کے گرد اپنے بازو کا حصار باندھتا خود بھی نیند کی وادی میں اترنے لگا...



اف یہ کیسا شور ہے...

پارس منہ ہی منہ میں بڑبڑایا....

جب آواز آنا بند نہیں ہوئی تو اسنے پاکیزہ کے کانوں کے گرد اپنے ہاتھ رکھ دیے تاکہ اسکی نیند خراب نہ ہو....

یہ شور بند کیوں نہیں ہو رہا... اگر ایس اور پاکیزہ کی نیند خراب ہوئی تو پھر دیکھنا... وہ دانت پیستے ہوئے بولا...

اس سے پہلے وہ شور کی تلاش میں اٹھتا پاکیزہ نے کروٹ بدل کر اپنی آنکھیں کھول دیں...

یہ الارم کس نے لگایا اس وقت کا...

پاکیزہ نے پارس کے کندھے پر سر رکھ کر ایس کو خود کے قریب کرتے ہوئے آہستگی سے کہا....

اوہ نو پاکیزہ ہماری 2 گھنٹے کے بعد کی پاکستان کی فلائٹ ہے...
پارس نے الارم بند کر کے جلدی سے کہا...

واٹ...!!!

پاکیزہ نے بے یقینی سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

ہاں جانم اٹھوپیکنگ کرنی ہے...
تم سے تمہاری خوشیوں سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں...
اس نے محبت سے پاکیزہ کے ماتھے کو چومتے ہوئے کہا...
جس پر پاکیزہ کی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی شکل میں گرنے لگے...

شش... اگر ایسے روگی میں کبھی بھی نہیں لے کر جاؤں گا...
اسنے لبوں سے اسکے آنسو چنتے ہوئے سنجیدگی سے کہا...
جبکہ پاکیزہ کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں....

م میں نہیں رو رہی پارس...

ت تم بہت اچھے ہو...

اور میں بہت خوش نصیب ہوں جو اس قدر چاہنے والا ہمسفر اور محبت کرنے والا بیٹا ملا...

پاکیزہ نے ایس کی پیشانی پر محبت سے بوسہ دیتے ہوئے نم لہجے میں کہا....

...I love you pakeeza

...You are like my drugs which i need it for breathing

چلو اب اٹھ جاؤ...

پارس نے پاکیزہ کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا....

لیکن ایس سو رہا ہے اسے اٹھانے کو دل نہیں کر رہا...

کتنی سکون بھری نیند میں ہے...

پاکیزہ نے ایس کی پیشانی سے بال ہٹا کر محبت سے کہا....

ہم ایسا کرتے اسے ایسے سوئے ہوئے ہی لیجا..

اما کیا ہوا ہے...

اس سے پہلے وہ اپنے الفاظ مکمل کرتی ایس کے الفاظ اسکے کانوں سے ٹکرائے جو آنکھیں مسلتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا...

بیٹا ہماری کچھ وقت میں فلائٹ ہے پاکستان کی ...

پارس نے ایس کو خود کی گود میں بٹھاتے ہوئے محبت سے کہا...

اوہ واؤ... مطلب میں پرنسس سے ملوں گا...

...Papa she is my princess

ایس نے محبت سے ایشاء کو سوچتے ہوئے کہا...

پاکیزہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی اور اسکی نظروں میں پارس اور خود کا بچپن آسمایا...

تمہارا بیٹا مجھ سے بھی چار ہاتھ آگے ہے اللہ بھلا کرے میری بھتیجی کا...

پارس نے منہ بسورتے ہوئے کہا...

جبکہ پاکیزہ دل سے کھلکھلا کر ہنس دی....

اللہ بہتر کرنے والوں میں سے ہے...

وہ زیر لب بولی...

اوکے سب اٹھ کر فریش ہو جائیں اور ساتھ پیکنگ بھی ہو جائے...

پاکیزہ کی بات پر وہ دونوں بھی بیڈ سے اٹھ گئے...



Thank you Paras

...You are lifeline

پاکیزہ نے پارس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جس نے پیکنگ میں اسکی مکمل ہیلپ کی تھی...

مجھے شکریہ نہیں کس چاہیے....

پارس نے اسے کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کرتے ہوئے سرگوشی نما الفاظ میں کہا...

...No, Ace

پاکیزہ نے سٹیٹاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی...

وہ اپنے کمرے میں کپڑے بدلنے میں مصروف ہے وہ نہیں دیکھے گا...

...Now kiss me

پارس نے اسے خود کے مزید قریب کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اسکے لبوں پر جھکنے لگا...

اما مجھے یہ پہننا چاہیے یا

...Eewww, Papa stop giving mamma your germs

ایس جو کپڑے دکھانے آیا تھا سامنے کا منظر دیکھ کر بولا...

وہ جلدی سے ایک دوسرے سے دور ہوئے... جبکہ پاکیزہ کے گال شرم سے دھکنے لگے...

??? Why son

...Why

تم ہمیشہ میرے ساتھ یہ کیوں کرتے ہو...؟؟

پارس نے دانت پیستے ہوئے کہا جبکہ پاکیزہ نروس ہونے کی وجہ سے اپنے لب چبانے لگی...

..Because i love you papa

ایس نے تنگ کرتے ہوئے کہا ساتھ شرارت سے اپنی اما کی جانب دیکھا جن کے چہرے پر
مسکراہٹ بکھری...

لگتا تو ایسا کچھ نہیں...

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا اور پھر گھور کر پاکیزہ کی جانب دیکھا جو اپنی ہنسی ضبط کرنے کے چکر
پر اپنے لبوں اپنے دانتوں تلے دبائے ہوئے تھی...

اما بتاؤ نہ میں کونسا ڈریس پہنوں... بلو یا ریڈ...

امم میں بھی بلو کلر پہن رہی تم ایسا کرو یہ والا پہن لو...
اس نے بلو کلر کی شرٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا...

اوکے پاپا آپ بھی یہی کلر پہننا میچنگ ہو جائے گی...
ایس نے محبت سے کہا...

اوکے بیٹا...

پارس کے جواب دینے پر وہ مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا...

کیا ہم وہاں سے ہی واپس سے شروع کریں جہاں ہم ابھی رکے تھے...
پارس نے شرارت سے کہہ کر پاکیزہ کی جانب قدم بڑھائے...

بالکل نہیں....

پاکیزہ نے واپس سے پکڑے جانے کے خوف سے چیختے ہوئے کہا...
جس پر پارس کے لب مسکرائے...

ویسے پارس مہوش آپی اور ماہر خ بھی پاکستان ہی ہیں...؟؟

نہیں احمد اور ماہر خ گھومنے کیلئے پیرس گئے ہوئے ہیں... کہہ رہے ایک ایک تک آجائیں گے
اور رہی بات مہوش کی وہ کینڈا ہی ہے اپنے سسرال والوں کے پاس... کہہ رہی تھی وہ لوگ
بھی جلد چکر لگائیں گے....

اور ماہا؟

وہ بھی اپنے شوہر اولیس کے ساتھ دبئی ہے....
کیونکہ ماہا کی بھی اپنے چچا کے بیٹے کے ساتھ تین سال پہلے شادی ہوگئی تھی

صحیح سب ماشاء اللہ کتنے خوش ہیں نہ...
پاکیزہ نے مسکراتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا...

جی بالکل بہت...
بے شک وہ اللہ غم دینے کے ساتھ ساتھ خوشیاں بھی لٹاتا ہے...

بے شک....

جب تک ساتھ ہیں ہر مشکل سے, ہر آزمائش سے ساتھ مل کر لڑیں گے...
ایک دوسرے پر اندھا اعتماد اور دیوانگی کی حد تک محبت کریں گے...
پاکیزہ نے اسکی تھوڑی پر کس کرتے ہوئے محبت سے چور لہجے میں کہا...

اس سے پہلے میں مزید شرارت کروں شرافت سے دور ہو کر تیار ہو کے آؤ...

پارس نے اسکے کان میں سرگوشی نہ کہہ کر اسکے کان کی لو کو اپنے لبوں سے چھوا...
پاکیزہ دھڑکتے دل کے ساتھ جلدی سے اس سے علیحدہ ہو کر واشروم کی جانب بھاگی... جبکہ
پارس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی...



??? Can i click one family picture

سب کہ ایک جیسے کلر کے لباس میں تیار ہونے کے بعد ایس نے کیمرا اون کرتے ہوئے
سوالیہ نظروں سے پوچھا....

...Yep sweetheart

پاکیزہ نے نیچے جھک کر اسکو گلاس لگاتے ہوئے کہا...
جو بلو پینٹ کوٹ میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا..
پارس نے ایس سے سیل پکڑ کر تینوں کی پکس کلک کرنے لگا
جہاں وہ تینوں اس دنیا سے دور اپنی الگ دنیا میں محبتوں میں پروئے ایک الگ اور مکمل فیملی
نظر آرہے تھے...

چلیں اب...

پاکیزہ نے محبت سے دونوں کی جانب دیکھا...

چلیں...

پاکیزہ کا ایک ہاتھ پارس اور جبکہ دوسرا ہاتھ ایس نے تھاما...

وہ ان دونوں کی سنگت میں ایک نئے سفر پر روانہ ہوگئی...

جہاں محبتیں اپنا دامن کھولے انکا انتظار کر رہی تھیں...

اگر کبھی کوئی غم بھی آئے تو وہ سب ساتھ تھے ان سے لڑنے کیلئے...

ایک دوسرے ساتھ رہنے کیلئے

ایک دوسرے کو محبت کرنے کیلئے...

اور ایک دوسرے پر جان تک نہچھاور کر دینے کیلئے.....

The End